اعلان۔ یہ کتاب خاص شیعوں کے لیے شائع کی گئی ہے حضرات اہل سنت والجماعت اسے نہ دیکھیں

۷۸۶

حصہ اول

صراط مستقیم

(مصنفہ)

عالیجناب ملکی آداب مولوی سید مظہر حسن صاحب قبلہ

تعلقدار دامت برکاتہ و زادت افاداتہ

(مطبوعہ)

مطبع ریاض رضا لکھنؤ

سنہ ۱۳۱۹ھ

والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم

ذلك الكتاب الكريم لا لغو فيه ولا تأثيم فضل من الله العليم الحكيم وعوذ من الشيطان اللعين الرجيم تذكرة لكل أوّاه حليم وتبصرة لمن له قلب سليم وموعظة لكل ذي حظ عظيم مقمع لرأس كل أفاك أثيم ومعول لأساس كل مبتدع زنيم قائد الى جنات النعيم وحاجز من نار الجحيم موصل الى النهج القويم مسمى

بالصراط المستقيم

ألّفه السيد الجليل والحبر النبيل المرتقي من العلوم والكمالات ذُراها المجتني من ثمار الفخار أجلاها وأصفاها الفاضل الأبجل المبجل والعالم الأعز الأجل الجامع بين مرتبتي العلم والعمل بالنحو الأكمل القبيل القابس كالبدر في الحنادس الواقف على رموز حكمة الأخلاق البالغ صيت مكارمه في الآفاق صاحب المجد الأثيل المقتبس في هذا التأليف من أنوار الوحي والتنزيل الوسني الموفّق المولوي السيد **مظهر حسن**

دامت إفاداته مرّ الزمن

در مطبع رياض الرضا لكهنو محله اشرف آباد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ علی سید المرسلین
وآلہ الطیبین الطاہرین

اما بعد۔ پس واضح ہو کہ اس کتاب کا نام صراط مستقیم ہی اور اسکی دو جلدین
ہین یہ پہلی جلد مشتمل ہی ایک تمہید اور ایک مقدمہ اور ایک فاتحہ اور پانچ باب اور ایک
خاتمہ پر **تمہید** اے شخص تو جو اس کتاب مین نظر کرتا ہے یہ تو بالیقین معلوم
ہی کہ تو از قسم جماد و نبات یعنے پتھر و درخت نہین ہی چلتا ہی پھرتا ہے کھاتا ہی پیتا ہی
اور یہ بھی ظاہر ہے کہ حیوان مطلق بھی نہین ہی کہ سوائے اپنی خواہش اور مقتضائے
طبیعت کے اور کچھ نہ سمجھتا ہو بولتا ہے بات کرتا ہے آخر تو انسان ہی ہی اور تیری بنی نوع
کی شان سے یہ بات ہی کہ اپنا نیک و بد پہچانین اور اپنا نفع و ضرر سمجھین اور جانین یہ بھی
ثابت ہوا کہ تو طفل صغیر اور مجنون بھی نہین ہے کہ محض لا یعقل ہو ورنہ اس کتاب مین
نظر ہی کاہے کو کرتا اب یہ بتا کہ تو اپنا نفع چاہتا ہی یا ضرر اور اپنے انجام کی درستی چاہتا ہی
یا خرابی و بربادی اگر تحصیل نفع اور دفع ضرر کی تجھے فکر ہی نہین تو تو صورت مین

انسان ہر امد سیرت مین وحوش و طیور سے بدتر اسلئے کہ بقدر ضرورت تو اپنا نفع و ضرر
وہ بھی سمجھتے ہین اور اپنے دشمن کو بخوبی پہچانتے ہین کوئی آہو کسی درندے کے مسکن
کے قریب ہوکے نہ نکلے گا اور کوئی کبک کسی باز کے ساتھ پرواز نکرے گا اور اگر کچھ فکر ہی
تو یہ کہ نفع عاجل اور فانی کا خواہان ہے یا دائم اور باقی کا اگر عاقل ہے تو لامحالہ شق اخیر کو
اختیار کریگا تبصرہ اہل دنیا کو جو ہم بغور و تامل دیکھتے ہین تو بعض لوگون کو تو ایسا پاتے ہین
کہ وہ ہمہ تن اکل و شرب و عیش و آرام مین مبتلا ہین اور کبھی اپنے آغاز و انجام کا کچھ خیال ہی
نہین کرتے یہ لوگ تو بلاشبہہ حیوانات سے اپنی زندگی ہے مین بدتر ہین اسلئے کہ نہ اُنکے
برابر یہ کھا سکتے ہین نہ پی سکتے ہین نہ اُنکی طرح اِنکو آزادی حاصل ہے نہ اُنکی طرح انکا رزق
وسیع ہے اُنکی معاش اور عیش و نشاط کے لئے بڑے بڑے صحرا ہین اور اونچے اونچے
پہاڑ اور وسیع و عریض دریا کہ ہر چیز موافق خواہش نفس کے اُنکو وہان بہم پہونچتی ہی اور
نہایت آزادی کے ساتھ چرتے اور چلتے ہین اور خوش فعلیان کرتے ہین نہ کسی حاکم کے
محکوم ہین کہ اُسکے قانون کی پابندی کرنا پڑی نہ مال جمع کرنیکی فکر نہ چوری کا ڈر نہ معاش کم ہوجانیکا
خطر یہان یہ حال ہے کہ معاش محدود آزادی اور فراغت مفقود وہ بھی جب ہزار طرح کی فکر
اور مزدوری اور کسب کرین تو نصیب ہو اگر کسی کے پاس آبا و اجداد کی جمع کی ہوئی کچھ جائداد
اور ریاست ہے تو اُسکے انتظام مین بھی ہزار طرح کی دقتین ہین اور اگر نقد نقد و اثاثہ ہی تو اول تو
اُسکے حفاظت کی فکر بعد اُسکے اُسکے بقا کی تدبیر از قبیل تجارت وغیرہ ورنہ بغیر آمد کے تو کنوئین اور
تالاب کا پانی بھی خشک ہوجاتا ہے یہ مال کب تک باقی رہ سکتا ہے پھر اس انتظام کی فکر
کہ آمدنی سے زیادہ خرچ نہو ورنہ چند روز مین اصل مال ہی تلف ہوجائیگا چنانچہ یہ لوگ
کہ جو راحت طلب اور عیش دوست اور خواہش پرست ہین انمین سے اکثر کا یہی انجام ہوتا ہی
کہ چند روز مین سب جائداد موجودہ خواہ ریاست ہو خواہ زر و مال و دولت تلف ہوجاتی ہے
اور پہلے قرض ہونا شروع ہوتا ہے پھر رہن اور بعد اُسکے بیع کی نوبت آتی ہے آخر کو امیر سے

فقیر اور غنی سے محتاج ہو جاتے ہین اور عیش و فراغت کی جگہ فقر و فاقہ اور راحت و لذت
کے عوض رنج و مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور عزت کے بعد ذلت حاصل ہوتی ہے
اور بعض لوگون کو ایسا دیکھتے ہین کہ انکو اپنی زعم مین اپنے نفع اور فائدہ کے حاصل
کرنیکا خیال ہے اسی بنا پر ایک بڑا اور عمدہ حصہ عمر کا تو وہ تحصیل علوم و فنون مین صرف
کرتے ہین اور اسقدر محنت شاقہ کرتے ہین کہ بعض تو امراض مہلکہ مین مبتلا ہو جاتے ہین اور
بعض کا دماغ ماؤف ہو جاتا ہے اور بعض جو صحیح اور تندرست رہے تو قوی کا ضعیف ہو جانا
تو یقینی ہے اور بعد اسکے سفر دور و دراز صحرا اور دریا کا در پیش بعد ان سب مصائب
شدیدہ کے بعض تو بے نیل مقصود رہتے ہین اور محرومی و ناکامی ہی مین مر جاتے ہین اور بعض
کا مقصود بھی حاصل ہو جاتا ہے اب مین اور سب سے قطع نظر کرکے انھین لوگون کے باب مین
گفتگو کرتا ہون کہ جو کامیاب ہوتے ہین اور جن کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے وہ کیا ہے کہ
وکیل یا بیرسٹر ہو گئے یا کسی عہدہ پر مامور ہوے مختصر حالت انکی یہ ہے کہ صبح سے اُٹھکے
رات تک چکی پیسنا اور رات کو بیدم ہوکے پڑ رہنا اور پھر دوسری صبح کو اٹھکے وہی کام کرنا نہ کھانے کی
لذت نہ پینے کا مزا نہ صحبت احباب کا لطف نہ کہین آ سکتے ہین نہ جا سکتے ہین اپنے ازواج
اور اولاد تک کو جی بھر کے نہین دیکھ سکتے عزیز و اقارب کو کون پوچھتا ہے لوگون کو بیلی نا
سمجھتے ہین مگر یہ نہین سمجھتے کہ خود قید سخت با مشقت مین مبتلا ہین آزادی کہان اور راحت کیسی
کاش یہ لوگ ایسی کوئی تدبیر کرتے کہ کبھی نہ مرتے اور ایسی حالت مین زندگی کرتے مگر یہ تو محال ہے
موت کے آگے نہ وکالت چلتی ہے نہ بیرسٹری نہ حکومت نہ ججی نہ ڈپٹی کمشنری وہ تو جب آتی
ہو تو آرزوون اور حسرتون سمیت انکو لے ہی جاتی ہے اور سب کو خاک مین ملا دیتی ہے
پس ان لوگون کو لازم ہے کہ یا تو موت سے بچنے کی کوئی تدبیر نکالین اور یا اس
امر کو محال سمجھتے ہین تو اور کوئی صورت اپنے نفع کی تجویز کرین یہ نفع تو عقل سلیم کے نزدیک
کوئی چیز نہین ہے اول تو چند روزہ اور ان چند روز کا بھی کچھ اعتبار نہین موت کے آنے کا

کوئی وقت مقرر و معین نہین جسوقت آجاے صبح ہوتی ہو تو شام کے ہونے کا یقین
نہین اور شام ہوتی ہو تو رات کے کٹنے کا اعتبار نہین پھر تو ہی انصاف کر کہ ایسے خوف
کی حالت مین کونسا عیش گوارا ہو سکتا ہے اور کونسی چیز مزا دے سکتی ہو اور پھر وہ عیش
بھی ایسا کہ ہزار طرح کی محنت اور جانکاہی اور اسیری اور گرفتاری کے ساتھ ہو ہر چند
کہ یہ لوگ بہ نسبت فرقہ اولی کے کسی قدر عالی ہمت ہین اور انکی زندگی کی حالت
بھی اُن لوگون سے اچھی ہے مگر تو ہی انصاف کر کہ ان لوگون کو بھی جانورون کی آزادی
سے کیا نسبت اور اُنکے عیش و فراغت سے کیا مناسبت ای عزیز یہ امر تو مسلم ہو
کہ جانور نطق و عقل سے محروم ہین اور انسان کو یہ نعمت عطا ہوئی ہو پس اگر انسان کی
ہمت فقط اُنھین کامون کی درستی مین مصروف ہو کہ جو زندگانی دنیا سے متعلق ہین
اور فقط اسی امر مین وہ ہمہ تن منہمک ہو اور اپنی سعی و کوشش کو اسی کی اصلاح مین
رائیگان کرتا ہے تو اُسکو حیوانات پر کیا ترجیح اور تفضیل ہے اور اس نطق اور عقل سے
اُسکو کیا فائدہ آخر مرنے مین تو جانور اور آدمی سب برابر ہین بلکہ اگر غور کیجاتی ہے
تو اس امر مین بھی جانور ہی بہتر ہین اسلئے کہ یہ تو ظاہر ہے کہ موت کے تقدیم و تاخیر مین کسی
ذیحیات کو اختیار نہین زیادہ برین نیست کہ انسان اپنی عقل سے کچھ قواعد حفظ صحت کے
مقرر کرکے اُنپر عمل کرتا ہے تو نظر غور و تامل سے دیکھ اور انصاف کر تو تجکو معلوم ہو جائیگا
کہ کوئی کیسا ہی حکیم اور فلسفی کسی طرح کے قواعد حفظ صحت مقرر کرے اور لاکھ اُسمین
کد و کوشش کرے مگر وہ سب باتین جانورون کو خود بخود بدرجہ اولی حاصل ہین بلکہ
کسی انسان کی قوت اور قدرت مین یہ بات نہین ہو کہ اُن قواعد حفظ صحت کے ساتھ
اُس طرح زندگی بسر کر سکے کہ جس طرح جانور کرتے ہین اور وہ اسباب حفظ صحت انسان
کے لئے ممکن ہے نہین کہ جو جانورون کے لئے مہیا ہین سب سے بڑا انتظام ہوا کا ہو
اور ہوا مین عقل انسانی کے نزدیک ایک تو کثافت اور غلاظت اور عفونت وغیرہ ہے

خرابی پیدا ہوتی ہی کہ یہ سب چیزین کثرت مردم اور تنگی مقام مین بوجہ اُنکے فضلات کے مجتمع ہو جاتے ہین انسان اُنکے دفع کی تدبیرین کرتا ہی اور حکام خصوصًا اس زمانے کے حسب مقدور بشری اُسکا انتظام کرتے ہین مگر جیسا چاہیے ویسا کہان ممکن ہو سکتا ہے اور دوسرے خود کثرت مردم اسکا باعث ہوتی ہے خصوصًا جبکہ وہ کسی مکان مین مجتمع ہون اسلئے کہ اُنکے نفس سے جو ہوا ے گرم نکلتے ہی وہ موجب خرابی ہوتی ہی چنانچہ ظاہر ہے کہ دیہات اور قریے سے شہرونمین زیادہ ہوا مین رداءت ہوتی ہے جانورون کے رہنے کے لئے بڑے بڑے صحرا ہین اور نہایت وسیع میدان کہ جہان ان خرابیون کا گذر ہی نہین ہو سکتا دوسرا انتظام پانی کا ہی اور اسمین بھی جو کچھ خرابی ہوتی ہے انسانون ہی کے اجتماع کے سبب سے ہوتی ہی کہ اُنکے زندون اور مردون کے رطوبات اور کثافات کا اثر خواہ مخواہ اُس تک پہونچتا ہے جانورون کے پانی پینے کے لئے بڑے بڑے چشمے اور دریا مہیا ہین تیسرا انتظام مقام اور مسکن کا ہی کہ جسمین ضیق اور تنگی نہو ظاہر ہے کہ جیسے مقامات وسیع و فسیح جانورون کے رہنے کے لئے ہین انسان بیچارے کے لئے کہان ممکن چوتھے انتظام روشنی کا ہی کہ ظلمت اور تاریکی مکانات کی مضر ہوتی ہی اور روشنی سے مراد شمع اور چراغ اور لمپ اور گیاس وغیرہ کی روشنی نہین ہے یہ تو نفع کی جگہ مضر ہو جاتی ہی بلکہ قدرتی روشنی مراد ہے کہ جو آفتاب و مہتاب وغیرہ سے حاصل ہوتی ہے بدیہی ہی کہ جانورونکے لئے یہ بھی بدرجۂ اتم حاصل ہے پانچوان انتظام ریاضت کا ہے کہ جو بغیر اکراہ و اجبار خوشی اختیار کی ہے ہو کہ بغیر اسکے غذا مین ہضم کامل نہین ہوتا اور رطوبات فضلیہ تحلیل نہین ہوتی آخر کو انکی زیادتی سے انسان امراض مہلکہ مین مبتلا ہو جاتا ہے اسکی یہ کیفیت ہی کہ انسان بیچارے نے تھوڑی سی مشی یا کچھ ورزش کر لی وہ اور چھل کود اور دوڑ دوڑ وحوش جانورون کیسی کہ جو اُنکو نہایت آزادی کے ساتھ اپنی خواہش و مقتضاے طبیعت سے حاصل ہی

اس بیچارے کو کہان نصیب چھٹی بڑا انتظام اس بات کا ہی کہ کوئی فکر و تردد اور رنج
والم لاحق نہو کہ یہ امور اعضاے رئیسہ کو ضعیف کردیتے ہین اور صحت مین خلل
انداز ہوتے ہین یہ بھی حضرت انسان ہی کے لئے مخصوص ہین اسلئے کہ منشا انکا عقل ہی
کہ جو اُن آدمیون کے لئے کہ ہمہ تن انتظام دنیا مین مصروف ہین وبال ہوگئی ہے اور
یہ مثل اُنھین پر صادق آتی ہے کہ زیادہ عقل بھی اجیرن ہو جاتی ہے جانورونکو
اس سے کیا علاقہ یہ مین نے چند کلیات حفظ صحت بطور مشتے نمونہ از خروارے
لکھدیئے ہین ورنہ تفصیل مین بہت طول ہوتا اور مقصود اس کتاب مین اور ہی کچہ
لکھنا ہے جو شخص کہ عقل سلیم رکھتا ہے اُسکو اسباب مین اتنا ہی کافی ہے ورنہ عقل غیر
سلیم کے لئے تو دفاتر مبسوطہ بھی کافی نہین ہوسکتے اب مین اُس نتیجہ کو لکھتا ہون کہ
جو اس باب مین انسان کی عقل و تدبیر و انتظام حفظ صحت اور جانورون کی مطلق النانی
اور بیعقلی سے پیدا ہوتا ہے اور انسان اور جانورون کے حالات کا مقابلہ کرتا ہون
اول ضعف و قوت سے ظاہر ہے کہ انسان بہ نسبت حیوان کے بہت ضعیف ہی
اسپر یہ اعتراض نہین ہوسکتا کہ اُنکے جثے بڑے ہوتے ہین اسلئے کہ اگر تو غور و تامل
کرے تو تجھے یہ بات ثابت ہو جائیگی کہ جو چھوٹا سے چھوٹا جانور ہوتا ہے اُسکو بھی اپنی
جثے کے حیثیت سے جو قوت ہوتی ہے وہ انسان کو اپنے جثی کی حیثیت سے ہرگز نہین ہوتی
ایک چونٹی اتنی بڑی چیز اُٹھا لیتی ہے کہ اگر اُسے حساب سے انسان کے جثے کے
موافق کوئی چیز دیجاے تو وہ اُسکا عشر عشیر بھی نہین اُٹھا سکتا دوسرے اکل و شرب
انسان اگر معمول و معتاد سے زیادہ کھالے تو مرجاے یا لااقل بیمار ہو جاے جانور
دن بھر کھایا اور پیا کرتے ہین اُنکو کچہ بھی نہین ہوتا کیا کسی جانور صحرائی کو بھی تو نے کبھی
تخمہ ہوتے ہوے دیکھا یا سنا ہے اور لذائذ اور خواہشہاے نفسانی کو بھی اسی پر قیاس
کرلینا چاہئے کہ جانور جس قوت اور قدرت اور آزادی کے ساتھ اُنسے متمتع ہوتی ہین

انسان ہرگز نہین ہو سکتا تیسری مرض اور صحت انسان انواع و اقسام کے عوارض
و امراض مین مبتلا ہوتا ہے کہ بڑے بڑی کتابین اطبا کے بھی اُسکا شمار و احصا
نہین کر سکتین بہت سے انسان ایسے ہین کہ بسبب شدت مرض و زیادتی ضعف و کمی
قوت صاحب فراش ہو جاتے ہین اور مدتون بستر ناتوانی پر پڑے رہتے ہین کہ اُنکو چلنا پھرنا
محال اور کروٹ لینا تک دشوار ہو جاتا ہے کبھی تو نے کسی جانور کو بھی دیکھا ہے
کہ جنگل اور صحرا مین بسبب بیماری کے چلنے پھرنے سے معذور ہو گیا ہو چہ جائیکہ موت
و زندگی اسمین بھی کچھ شک نہین کہ اس امر مین بھی جانور ہی اچھے ہین اسلئے کہ یون تو
آدمی روز ہے مرا کرتے ہین لیکن جب انمین وبا آئے تو لاشون کا شمار نہین ہو سکتا
سچ بتا کہ اُن بڑے بڑے صحرا اور جنگلون مین کہ جہان جانور مثل آدمیون کے بکثرت ہوتے
ہین تو نے دو چار مردے بھی انکے ایک جگہ دیکھے ہین مجھے تو یہ گمان ہے کہ تو نے ایک
مردہ بھی انکا ایسا نہ دیکھا ہوگا کہ جو بغیر کسی آدمی یا دوسرے جانور کے مارے ہوئے
بسبب بیماری کے خود سے مرا ہو تنبیہ یہ بیان جانوران وحشی اور صحرائی کا ہے
اہلی کا ذکر نہین ہے کہ جو انسان کی قید و بند مین ہوتے ہین یہ بیشک بیمار بھی ہوتے ہین
اور امراض ساریہ اور متعدیہ بھی انمین پھیلتے ہین سو یہ بھی حضرت انسان ہی کا فیض صحبت
ہے اب تو مجھے بتا کہ امر معاش مین کیونکر اپنی ترجیح اور فضیلت جانورون پر ثابت کریگا
اور کونسا فائدہ اپنی عقل کا بتائیگا اگر تو یہ کہے گا کہ ہم عمدہ عمدہ کھانے نہایت لذیذ پکا کے
کھاتے ہین تو مین جواب دونگا کہ یہ اُنکی عمدگی اور لذت تیرے مذاق کے موافق ہو
جانورون کو جو لذت اور قوت اور منفعت نباتات خودرو اور گوشت خام سے حاصل
ہوتی ہے وہ ہرگز ہرگز قورمہ اور قلیا اور کباب اور پلاؤ اور پوریون اور پراٹھون سے
حاصل نہین ہو سکتے بلکہ تو تو اشیاے قدرتی کو فاسد اور خراب کر کے کھاتا ہی جو گوشت
خام مین قوت ہے وہ پختہ مین ہرگز نہین اور یہی کیفیت غلہ کی بھی ہے لیکن چونکہ تو کچے سے

اِن کھانون کا عادی ہو گیا ہے اور اسی مین نشو و نما پائی ہے لہذا اسکے خلاف تجھے
ممکن نہین ہے کیا تو نہین دیکھتا ہی خود انسان ہی کے مذاق اور طبائع مین کسقدر
اختلاف ہے ایک ملک کے رہنے والے دوسرے ملک والون کا کھانا ہرگز پسند نہین
کرتے ایرانی اور عرب ہندوستانی کھانون سے متنفر ہین اور اسی طرح بالعکس تو انگریزون
کو دیکھلے کہ جن سے اس زمانے مین بوجہ حاکمی اور محکومی کے ہندوستانیون کو
زیادہ اختلاط ہے ہندوستانی کو اونکے کھانے کسقدر بدمزہ اور بدبو معلوم ہوتے ہین
اور وہ اگر انکا کھانا کھائین تو یقیناً بیمار ہی ہو جائین مثلاً مچھلی ہی کہ اُسکو مدت تک انگریز رکھ
چھوڑتے ہین اور ولایت سے اُسکے بکس آتے ہین اور یہ لوگ اپنے یہان کے بڑی بڑی
دعوتون مین اُسکا بہت فخر کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور نہایت مزے سے کھاتے ہین
اگر ہندوستانی اُسکی بو سونگھ لے تو یقین ہے کہ کئی روز اُسکو بھوک نہ لگے اسی طرح اگر
کوئی ہندوستانی کسی انگریز کو اپنے یہان کی مرچون کا سالن کھلا دے تو اول تو وہ کھا ہی
نہ سکے اور اگر کسی طرح بجبر اُسکے حلق تک پہونچایا جاوے تو تو ہی بتا کہ اُسکا کیا حال ہو جب
ایک نوع کے مذاق مین اسقدر اختلاف ہی تو ظاہر ہے کہ انواع مختلفہ مین کسقدر ہوگا اور
اگر تو غور کرے تو اصل یہ قرار پائیگی کہ جو کھانا جسقدر جانورون کے کھانے سے قریب ہے
اُسی قدر اُسمین زیادہ قوت اور نفع ہے جو اوبالے ہوے گوشت مین قوت اور فائدہ
ہے وہ بھنے ہوے مین ہرگز نہین وقس علی ہذا پس اگر انصاف کرے گا تو اس باب
مین بھی جانور ہی تجھسے بہتر قرار پائینگے اور اگر تو کہے کہ ہم کپڑے عمدہ اور نفیس پہنتے ہین تو مین
کہونگا کہ اُنکو اسکی ضرورت ہی نہین سب سے بڑی ضرورت کپڑا پہننے کی ستر عورت ہے
سو وہ طیور کو تو اس خوبی کے ساتھ حاصل ہے کہ انسان کو ممکن ہی نہین اب رہے
وحوش و بہائم تو اُنکے پیچھے کی پردہ پوشی کے لئے تو دم ہے اور آگے کے لئے نہایت
عمدہ اور مستحکم غلاف اور اگر تو برہنہ رہے تو کسقدر مکروہ اور بدنما معلوم ہو اور اُنکے

لئے یہی حالت نہایت خوشنما ہی علاوہ اسکے اگر تو غور کرے تو تجھے معلوم ہو جا
کہ اگر مرد وعورت ہمیشہ برہنہ رہیں تو اسکے آپسمین بسبب کراہت اور مساوات کے
رغبت اور خواہش ہی جاتی رہے اور توالد و تناسل ہی موقوف ہو جاے کہ جو سبب
بقاے نوع انسانی ہی دوسری ضرورت حفاظت جسم ہی حرارت و برودت
سے سو یہ بھی اُنکو بغیر کپڑون کے بدرجۂ اتم حاصل ہے خالق وصانع ومدبر عالم نے
اُنکو ایسی جلد غلیظ ودبیز عطا فرمائی ہے اور اُسپر ایسے بال اور رونگٹے جماے ہین
اور اس طرح کی اُنکی طبیعت قوی خلق کی ہے کہ حرارت اور برودت کا اُنکو کچھ ازہی
نہین ہوتا یہان یہ حال ہے کہ انسان کیسے ہی گرم کپڑے پہنے اور اوڑھے لیکن
جب سرمای سخت ہوتا ہے اور ہواے سرد چلتی ہے تو بدن کانپنے لگتا ہے
اور گھر سے باہر نکلنا دشوار ہو جاتا ہے اور آگ جلانے کی ضرورت ہوتی ہے یہی
حال بلکہ اس سے بھی زیادہ موسم گرما مین باد سموم کا ہے کہ کوئی کپڑا اُس سے
حفاظت تامہ نہین کر سکتا بلکہ انسان اس باب مین بھی اُنھین جانورون کا محتاج
ہی کہ عمدہ سے عمدہ لباس انکا اُنھین کے جلد اور پشم ہی تیسرے ضرورت زینت
وآرائش یہ بھی انسان ہی کے لئے مخصوص ہے جانور اپنے جامہ اصلی ہی مین خوشنما
معلوم ہوتے ہین تو ہی بتا کہ اگر کسی جانور کو کپڑے پہناے جائین تو کیسا معلوم
ہوگا بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ انسان اپنا عیب چھپانے کے لئے کپڑے پہنتا ہی اسلئے
کہ جانورون مین کوئی انسانکی طرح بادی العورۃ نہین ہے اگر تو یہ کہے کہ ہم عمدہ عمدہ
اور بڑی بڑی عمارتون مین رہتے ہین تو اسکی بھی تجھے کو ضرورت ہے جانورونکو کچھ
احتیاج نہین اور اپنی بقدر ضرورت وہ بھی رہنے کی جگہ بنا لیتے ہین اور بعض تو نہایت
عمدگی سے بناتے ہین بیا جو ایک بہت چھوٹا طائر ہے ایسا عمدہ و مستحکم گھونسلا بناتا ہی
کہ تیری عقل حیران ہو جاتی ہی اور شہد کی مکھی کہ جو نہایت ضعیف الجثہ جانور ہو موم سے

اسطرح کی خوبصورت اور برابر خانے بناتی ہی کہ تو لاکھ علم ہندسہ اور ہئیت صرف کرے مگر
ایسے گھرے اور کوٹھریان نہین بنا سکتا اور پھر اگر غور کر کے دیکھی تو یہ عمارات عالیہ تیرے لئے
باعث زحمت وکلفت ہین نہ موجب آرام و راحت تفصیل مین طول ہی مگر مختصراً
ہر شخص عاقل سمجھ سکتا ہی کہ جہان جسقدر کثرت عمارت ہی وہان اُسی قدر شدت خرابی
ہوا اور روائت علاوہ اسکی برسات مین خصوصاً جب شدت بارش ہوتے ہی تو ہر صاحب
عمارت کو خوف وخطر پیدا ہوتا ہی اور سیکڑون مکان گر پڑتے ہین اور ہزارون آدمی
بیچارے دبکے مر جاتے ہین کیا تو نہین دیکھتا ہی کہ تیرے بھائیون مین سے جو لوگ
کہ بادیہ نشین ہین اور جانورون کے مسکن کے قریب اور انھین کے مقلد کس راحت و فراغت
سے بسر کرتے ہین اور تجھسے زیادہ صحیح وتندرست اور چاق وچست رہتے ہین اور
نباتات صحرا سے جھونپڑے بنا لیتے ہین کہ نہ انکے گرنے کا کچھ ڈر نہ اپنی دبنے کا خوف
وخطر اور اگر تو یہ کہے کہ ہمین لطف حکومت وملک وسلطنت حاصل ہے جانورونکو
یہ کہان نصیب تو مین کہون گا کہ اگر ایک شخص کو لطف بادشاہت اور حکومت ہی تو
لاکھون آدمیون کو محکومی کی اسیری وذلت اور حکم اکثر پر کیا جاتا ہے نہ اقل پر
اگر جانور لطف حکومت سے محروم ہین تو قید محکومی سے بھی آزاد اور حاکم اور بادشاہ کو بھی کیا خاک
راحت ہوتی ہے اگر عاقل اور بیدار اور دور اندیش اور مدبر ہی تو ہر وقت فکر
انتظام ملک مین مبتلا وگرفتار کھانا پینا اور سونا تک دشوار راحت کہان اور فراغت
کیسی اور اگر غافل اور راحت طلب اور عیش دوست ہی تو ملک تباہ رعیت برباد
اور غنیم کو جب اسکے غفلت کا حال معلوم ہوا تو وہ آ کے اسکا ملک وسلطنت چھین لیتا ہے
اور یہ بادشاہ سے فقیر ہو جاتا ہی اور اُسی کی قید وبند مین مر جاتا ہی یا دار پر چڑھایا جاتا
ہی اور اگر تو بنظر تعمق وغور دیکھی تو تجکو ثابت ہو جائیگا کہ محکومی سے زیادہ کوئی چیز انسان کی
لئے موجب ذلت وخواری ومحنت وزحمت واسیری وگرفتاری نہین ہے لیکن

اسکی لیے بسبب دناءت طبع وفساد نیت ورذالت خصلت یہ امر ایسا ضروری و
لابدی ہوگیا ہی کہ اس سے چارہ نہین ہی اگر انکی لئے کوئی حاکم یا بادشاہ نہو تو سب
آدمی آپسمین لڑکے مرجائین اور ہرگز نوع انسانی صفحہ ہستی پر باقی نرہی اتفاق
انمین مفقود اور نزاع ونفاق ہر وقت موجود جانورون مین یہ بات نہین ہی ہزارون
وحوش وبہایم جنگلون مین ایک ہی جگہ رہتے ہین اور ساتھ ہی چرتے ہین اور ساتھ ہی
دوڑتے ہین اور ساتھی ٹھہرتے ہین اور ساتھی شب بسر کرتے ہین نہ آپسمین لڑتے
ہین اور نہ جھگڑتے ہین بلکہ ایک دوسرے کے لئے جان دینے کو موجود ہوجاتا ہی
اور اگر کوئی درندہ انکے جنگل مین آجاتا ہی تو یا تو اتفاق کرکے ساتھی سب اُس سے
بھاگ جاتے ہین اور یا اپنے مین قوت پاتے ہین تو یکجا مجتمع ہوکے اُس سے
مقابلہ کرتے ہین اور یہی حال طیور کا بھی ہی چنانچہ مشاہدہ ہی کہ اگر کوئی چڑیمار کسی جانور کو
دوسرے جانور کے ساتھ کہ جو اُسکا موذی ہو باندھکے ایک جگہ کسی میدان مین
ڈال دیتا ہے اور وہ شور کرتا ہی تو اُسکی فریادرسی کے لئے چارون طرف سے اُسکے
ہمجنس جانور موذی پر حملہ کرتے ہین اور صیاد کے دام مکروفریب مین گرفتار ہوجاتے ہین
جب انکے اتفاق کی یہ حالت ہی تو پھر انکو حاکم اور بادشاہ کی کیا ضرورت بلکہ جو جانور
کہ انسان پالتا ہی اُنمین اسکے تاثیر صحبت سے البتہ مادۂ جنگ وجدال پیدا ہوجاتا ہے
اب رہے سباع اور درندے انکی خصلت اور طبیعت بیشک آدمی کی سی ہے لیکن
اُنھون نے گویا یہ آپسمین فیصلہ کرلیا ہے کہ علحدہ علحدہ اپنی مسکن مین رہتے ہین
ایک جگہ مجتمع ہی نہین ہوتے کہ باعث کشت وخون ہو اور اگر تو یہ کہے کہ ہم کشتیان بناکی
دریا کے پار اُتر جاتے ہین تو جانور بغیر کشتی کے تیر کے اُس پار جاتے ہین اور جس قدر
تیری کشتی کو غرق ہونے کا خوف ہوتا ہے اُسقدر اُنکو نہین ہوتا اور بالفرض اگر
کوئی جانور ڈوب بھی گیا تو ایک ہی کا نقصان ہوا اور اگر تیری کشتی ڈوبی تو سیکڑون

آدمی کی جان گئی اور اگر تو کہے کہ ہم بڑے بڑے جہاز بنا کے سمندر کا سفر کرتے ہین
تو یہ تیری بوالہوسی اور زیادہ طلبی اور کثرت احتیاج کا باعث ہی جانورون کو ایسے
سفر دور و دراز اور اسطرح کے تہلکے مین گرفتار ہونیکی ضرورت ہی کیا ہی اور خلاصہ
تقریر یہ ہی کہ خشکی کے جانور صحرا مین اور پانی کے جانور دریا مین تجھسے بہتر ہین لاکھ تو
مستحکم جہاز بنائے مگر کیا مچھلیون وغیرہ کے برابر بیخوف وخطر سمندر مین سیر کر سکتا ہی
اور اگر تو یہ کہے کہ ہمین عقل سے یہ فائدہ ہی کہ ہم باوصف ضعف قوی اور جثہ بڑے بڑے
جانوران قوی الجثہ کو اپنے قابو مین لاتے ہین اور مطیع ومنقاد بناتے ہین اور
اُنسے ہرطرح کا اپنا کام نکالتے ہین پہلے تو تو اس بات کا انصاف کر کہ کیا تجکو اپنی عقل
کی خوبی فقط اسی قدر ثابت ہوئی کہ تو بے عقل بیچارون پر ظلم کرے اور اُنکو اذیت و
تکلیف دی اور پھر یہ بتا کہ تجکو باوصف اس اختیار کے بھی جانورون پر کس بات مین
فوق ہوا اگر تو گھوڑے پر سوار ہوکے دس کوس جائیگا تو ایک جانور اپنے پاؤن کی
قوت سے بیس کوس جا سکتا ہے اور پھر تیرے برابر اُسکو ماندگی نہوگی اور نہ مرکب کے
دانہ وکاہ کی کچھ فکر اور طیور کی سرعت سیر کو تو تیری ریل بھی نہین پہونچ سکتی اور اگر
تو بیل بیچارون کو پکڑ کے اُنسے ہل جوتتا ہے اور کھیت بوتا ہی تو جب وہ اُگتے ہین اور
تیاری پر آتے ہین تو تو لاکھ انتظام کرے مگر جانور بقدر ضرورت اُسمین سے کھائی جاتے
ہین اور تو رو کے رہجاتا ہے اور یہ مثل صادق آتی ہے کہ محنت کسی کشید و بمطلب
کسے رسید اور اگر تو ان بیچارون پر اپنا اسباب بار کرتا ہے تو جانورون کے پاس
کوئی اسباب ہی نہین ہے کہ اُنکو اسکی ضرورت ہو اور اسی پر اور باتون کو قیاس کرلے
اور اگر تجھے عقل سلیم ہو اور غور کرے تو تجکو معلوم ہو جائے کہ خالق عالم نے کہ جو قادر اور
حکیم ہے تیرے غرور کے توڑنے کے لئے چھوٹے سے چھوٹے اور ضعیف سے ضعیف
جانورون کو تیرے اوپر ایسا مسلط کر دیا ہے کہ تیرا کچھ اُنسے زور نہین چلتا مکھیان دن بھر

تجکو سنایا کرتی ہین اور کٹھمل اور مچھر رات بھر تیری بوٹیان نوچا کرتے ہین اور خون پیا کرتے ہین یہ چند باتین مین نے اس مقام پر لکھی ہین اسی کے اوپر اور امور معاش کا بھی قیاس کرنا چاہئے یہ حال تو زندگی کا ہے اب اسکا بھی خیال کرنا چاہیے کہ بعد موت کے کیا ہوگا اسمین کچھ شک نہین ہے کہ اگر تو نے اپنی ساری قوت اور ہمت اور عقل اور دانائی دنیا ہی کے بندوبست مین صرف کردی اور مرنے کے بعد کی کچھ فکر نہ کی اور اُسکی طرف کچھ عقل کو متوجہ نکیا تو جس قدر زندگی مین جانور تجھسے بہتر ہین اُس سے ہزار درجہ زیادہ بعد موت کے بہتر ہونگے یہ مقام اسکی تفصیل کا نہین ہے مگر جب اسکے بیان کا موقع آئیگا تو اس امر کو بھی یہ کتاب تیرے اوپر بخوبی ثابت کردے گی اگر تیری عقل سلیم ہے تو تو اس بات کو سمجھ گیا ہوگا کہ اس تقریر سے یہ مقصود نہین ہے کہ جانور انسان سے افضل ہے اور اب مین بتصریح بیان کرتا ہون کہ اصل مین ہرگز جانور آدمی سے بہتر نہین بلکہ انسان ہی افضل ہے اور کیسا افضل کہ جسقدر جانور ہین سب انسان ہی کی راحت و آرام یا تنبیہ و تادیب یا دوسرے کسی کام کے لئے پیدا ہوے ہین اور انسان سب حیوانون کا سردار اور حاکم اور بادشاہ ہے لیکن وجہ افضلیت کی کیا ہے آخر تو بھی کہے گا کہ عقل ہے کہ جس سے انسان نیک و بد کی تمیز کرسکتا ہے اور جانور کو یہ جوہر لطیف عطا نہین ہوا پس تو ہی انصاف کر کہ جانور کو تو عقل عطا ہی نہین ہوئی اگر وہ نیک و بد کی تمیز نکرسکے تو اُسکا کیا قصور اور یہ ثابت ہوگیا کہ اُسکو قواے حیوانی اور طبعی انسان کے قواے حیوانی اور طبعی سے بہت زیادہ قوی عطا ہوے ہین پس اگر انسان وہ کام نکرے کہ جسکے واسطے اُسکو عقل دیگئی ہے اور ہمہ تن خواہشہاے نفسانی مین کہ جو جانورون کا کام ہے مبتلا ہو جاے اور عقل کو بالکل بیکار کردے تو کیا وہ جانورون سے بدتر نہ ہو جائیگا فرض کر کہ اگر کوئی بادشاہ اپنی سلطنت کا کاروبار

چھوڑ کے رعایا کے سے کام کرنے لگی تو اُسکا کیا انجام ہوگا یہ ظاہر ہے کہ چونکہ اُسنے
ناز و نعمت مین پرورش پائی ہی لہذا نہ رعایا کی سی محنت اور جفاکشی کر سکیگا نہ رعایا
کی طرح کوئی پیشہ جانتا ہوگا پھر رعایا کی نظر مین اُسکی کیا خاک وقعت باقی رہیگی اور
دوسرے بادشاہ جو اُسکے امثال اور اقران مین سے ہین اُسکو کیا کہین گے اور
کس نظر سے دیکھین گے اور کس بے لطفی اور ذلت اور خواری سے اُسکی عمر بسر
ہوگی انسان کی بھی بعینہ یہی مثال ہی اور بنا اسکی سلطنت اور حکومت کی عقل سلیم ہی
اگر اسنے اُسکو چھوڑ دیا اور اُسکے مقتضا پر عمل نہ کیا تو خواہ مخواہ جانورون سے
بدتر ہے ای عزیز تو بہت اچھی طرح غور کر کے دیکھ لے کہ خالق اور مدبر عالم نے
کہ جو حکیم علی الاطلاق ہی اپنی ہر مخلوق کو موافق اُسکی ضرورت کے اعضا اور
جوارح اور قوے عطا فرمائے ہین اسکی تفصیل مین تو بہت طول ہے اور
شاید اس کتاب مین کسی مقام پر یہ مصالح اور حکم بیان بھی کئے جائین مگر مختصر طور پر
چند مثالین مین یہان لکھتا ہون مثلاً وحوش و بہائم کو چونکہ زمین پر چلنے اور دوڑنے
کی زیادہ ضرورت تھی انکو چار پاؤن عطا ہوے طائرون کو چونکہ بسبب پرون کی
اسکی بہت کم ضرورت ہی اُنکو دو ہی پاؤن عطا ہوے اُنکے لئے نہایت سخت و مستحکم
دانت ہین کہ گھانس وغیرہ کو اچھی طرح چبا سکین انکو فقط دانہ چگنے کی ضرورت ہی
لہذا اُسی کے واسطے فقط منقار عطا ہوئی درندون کو چونکہ گوشت کھانیکی ضرورت ہی
لہذا اُنکو اُسکی مناسب اعضا ملے ہین مثل ناخن تیز و دندان قاطع کے کہ جو اور جانورونکے
پاس نہین ہین اسی طرح طائرون مین سے بھی جو جانور کہ شکاری اور گوشت کھانے
والے ہین اُنکو اور ہی طرح کی منقار اور چنگل عطا ہوے ہین ہاتھی کو خرطوم عطا
ہوئی ہی اسلئے کہ اُسکا قد اونچا تھا اور گردن چھوٹی تھی نہ اُسکا منھ زمین تک پہنچ
سکتا تھا کہ گھانس چرے اور نہ زیادہ اونچا ہو سکتا تھا کہ درخت سے پتے اور شاخین

توڑ کے کھائے اور اسی پر تو ہر جانور کے اعضا کو قیاس کر سکتا ہے انسان کو جو عقل
اور فہم اور نطق عطا ہوا تو اسکا کیا باعث کیا فقط اسی واسطے کہ کھاے اور پیئے اور
عورتون سے صحبت کرے یہ تو ثابت ہو چکا کہ جانور رہین ان باتون کی انسان سے
زیادہ قوت ہی پھر عقل کا کیا فائدہ اگر حکومت ہوئی تو کیا اور ریاست ملی تو کیا آخر ان
سب باتون کا نتیجہ وہی لذائذ نفسانی ہین کہ جو فقط زندگی تک محدود ہین اور زندگی
ایک بہت ہی بے ثبات چیز ہے اور پھر اس زندگی مین بھی جو صحت اور تندرستی ہو
ورنہ اک تھوڑی سے بیماری انسان کو سارے مزے بھلا دیتی ہے ای عزیز عقل
نہایت شریف چیز ہے یہ بڑی پست ہمتی ہی کہ انسان اسکو فقط زندگی ہی کے انتظام
وبندوبست مین صرف کردے اور پھر مرکے خاک مین ملجاے اور اسکا کچھ بھی خیال
نکرے کہ بعد مرنیکے کیا ہوگا میری یہ غرض نہین ہے کہ انسان امور معاش کا کچھ انتظام ہی
نکرے اور اُسکو بالکل معطل چھوڑ دے اسلئے کہ بغیر غذا کے زندہ نہین رہ سکتا اور بغیر
کپڑون کے بھی گذارہ نہین ہو سکتا اور بغیر نکاح کے بھی چارہ نہین ہے کہ اگر سلسلہ
توالد وتناسل منقطع ہو جاے تو پھر دنیا مین انسان کا وجود ہی کاہے کو باقی رہجاے
اور علاوہ اسکے بہت سے امور ہین کہ اُنسے چارہ نہین ہے ان سب کو کرے
مگر مقصود یہ ہے کہ ان باتون مین ایسا مبتلا نہو جاے کہ جو اصل غرض عقل کے عطا ہونیکی
ہے اُسکو بالکل بھلا دے بلکہ مقدم اُسی کو سمجھنا چاہیے ای ناظر کتاب معلوم نہین کہ تو
کس حالت مین ہے اگر اُن لوگون مین سے ہی کہ جو بمقتضاے عقل سلیم کام کرتے ہین
تو یہ کتاب تیرے لیے ایک عمدہ معین ومشیر ہوگی اور اُسکا ملاحظہ کرنا تجھے بھی فائدہ سے
خالی نہوگا اسواسطے کہ سواے چند انسان کامل العقل وزکی النفس کے کہ جو گذر گئے اور
اب اُنمین سے کوئی باقی نہین ہی اور اس کتاب مین اُنکا ذکر بھی ضرور آویگا اور کوئی
ایسا انسان دنیا مین ہئی نہین کہ جسکو وعظ ونصیحت کی ضرورت نہو اور اگر تو اُن لوگون مین

سے ہی کہ جنکی عقل سلیم نہین تو تجکو اس کتاب کے دیکھنے سے فائدہ ہونا مشکل ہے مگر بالکل قطع امید بھی نہین ہو سکتی شاید اس کتاب کے فیض صحبت سے تجکو بھی سلامتی لیے د عقل حاصل ہو جاے ور اگر تو اُن لوگونمین سے ہی کہ تیرا قلب اور عقل سلیم ہی مگر بعض وجوہ و موانع کہ جن کا ذکر اور علاج عنقریب آتا ہی وہ تجکو اصل مقصود خلقت انسان و عطاے عقل سمجھنے نہین دیتی یا مقتضاے عقل پر عمل نہین کرنے دیتی تو گویا تیری ہی لئے یہ کتاب لکھی گئی ہے اور مین تجکو بشارت دیتا ہون کہ اگر تو بغور و تامل اس کتاب کو دیکھیگا اور سمجھیگا اور اُسپر عمل کریگا تو تجکو ایسی حیات ملیگی کہ اُسکے بعد موت نہین اور ایسی صحت کہ اُسکے بعد مرض نہین اور ایسی راحت و لذت کہ اُسکے بعد رنج و اذیت نہین اور ایسی عزت کہ اُسکے بعد ذلت نہین اور ایسی تونگری کہ اُسکے بعد فقیری نہین اور ایسی قوت و جوانی کہ اُسکے بعد ضعف و پیری نہین اور ایسا ملک و سلطنت کہ جمشید و فریدون و دارا و سکندر وغیرہ کے ملک و سلطنت سے کہین بہتر ہے اسلیئے کہ اُنکی بادشاہت زمین کے ایک حصے مین محدود تھی اور تجکو ایسی سلطنت ملیگی کہ کم سے کم تمام روے زمین کے برابر ہوگی اور اس سے زیادہ کی بھی امید ہے اور اُن لوگون کا ملک معرض فنا اور زوال مین تھا آخر وہ سب مر ہی گئے اور زمین کا پیوند ہو گئے اور نام کے سوا اب اُنکا نشان تک باقی نہین ہی شعر نہ گور سکندر نہ ہی قبر دارا + مٹے نامیون کے نشان کیسے کیسے + اور تجکو ایسا ملک عطا ہوگا کہ اُسکو فنا و زوال نہوگا اور تو ابد الآباد بلا شرکت غیر اُسپر قابض و متصرف ہوگا اور حکومت و سلطنت کریگا نہ غنیم کا کچھ ڈر نہ موت کے آنے کا خوف و خطر یہ ہے مقتضا عقل کا کہ ایسی نعمت عظمے و سلطنت کبریٰ کے لیئے انسان سعی و کوشش کرے اور اسی واسطے اُسکو عقل عطا ہوئی ہے نہ یہ کہ مثل جانورون کے عمر چند روزہ کو لذات ناپایدار کی تحصیل مین

بسر کردے جب تو اس مقام پر پہونچے تو شاید یہ کہے کہ مجکو یہ سب کچھ کہان ملے گا اور کیونکر ملے گا تو یہ امر تو ہر عاقل پر ثابت ہی کہ یہ دنیاے ناپائدار ان چیزون کے ملنے کا مقام نہین لیکن جہان کہین کہ یہ سب کچھ ملے گا اُسکو بھی یہ کتاب بتادیگی اور اُسکے ملنے کی تدبیر بھی سکھادیگی اب مین تجکو وہ شرائط اور آداب بتاتا ہون کہ اس کتاب کے دیکھنے کے لئے ضروری اور لابدی ہین اور وہ تین شرطین ہین اول بنظر غور و تامل ملاحظہ کرنا اسلئے کہ بے اعتنائی سے بطور سرسری دیکھنا کچھ مفید نہین ہوتا دوسرے فہم و ادراک اور تیسرے اُسپر عمل کرنا شرط اول کے لئے شرط دوم کی ضرورت ہے اسلئے کہ جو بات سمجھ مین نہین آتی اُسکے ملاحظہ مین پھر جی بھی نہین لگتا اور شرط سوم بالکل موقوف و منحصر ہے اسی شرط دوم پر اسلئے کہ جو بات سمجھ ہی مین نہ آیگی اُسپر عمل کیونکر ہو سکتا ہی لہذا شرط دوم کا بیان مقدم کیا گیا اب پہلے تجھے یہ سمجھنا چاہئے کہ وہ کون سے امور ہین کہ جو انسان کو امر حق کے سمجھنے سے باز رکھتے ہین اور مانع ہوتی ہین اور اُنکے دفع کی تدبیر کرنا چاہئے آگاہ ہو کہ آدمی جو دنیا مین پیدا ہوتا ہے تو خواہ مخواہ اُسکے لئے مان اور باپ عزیز و اقارب کنبہ اور قبیلہ ہمسایہ اور محلہ ہوتا ہے اور انہین لوگون مین ایام طفولیت سے تربیت اور نشو و نما پاتا ہی آنکھ کھول کے انہین سب کو دیکھتا ہی اور انہین کی زبان سیکھتا ہے اور انہین کا طریقہ اور انہین کی عادت اور انہین کا مذاق اور انہین کا دین و مذہب اُسکی آب و گل مین سرایت کرجاتا ہی جب وہ بڑا ہوا اور سن تمیز اور رشد کو پہونچا تو انہین مین کا ایک ہو جاتا ہی اب اگر اُسنے کوئی بات نئی یا دیکھی کہ جو اُسکے قوم اور قبیلے کے طریقے اور مذاق کے موافق ہے تو بہت جلد اُسکی سمجھ مین آجاتی ہے اور اگر وہ بات اسکے خلاف ہوئی تو کیسے ہی حق و راست و درست و قریب الفہم ہو مگر یہ شخص اُسکو نہین سمجھتا اور اسکو ایک شی عجب معلوم ہوتی ہے اور نہایت تعجب اور حیرت سے اُسمین نظر کرتا ہے ۔

اس کیفیت اور عادت کا انسان سے دفع ہونا بہت مشکل ہے اب مین اسکے دفع ہونے کا تجکو علاج بتاتا ہون واضح ہو کہ خالق و مدبر عالم نے کہ جو نہایت حمید و حکیم ہے انسان کی اصل فطرت ایسی خلق کی ہے کہ جو حق پسند اور انصاف دوست ہے اور خلعت عقل و فہم اپنے فضل و کرم سے عطا فرمایا ہے پس انسان کو چاہیے کہ اپنی اصل فطرت کے طرف رجوع کرے اور عقل کو مشعل راہ گردانے اور اسی خالق رحیم پر توکل کرکے اُسی سے استعانت اور طلب توفیق کرے اور بعد اُسکے غور و تامل سے دیکھے کہ ایک امر خاص مین جب دو شخص مختلف ہونگے تو آیا ممکن ہے کہ دونون حق پر ہون یا نہین بدیہی ہے کہ ممکن نہین یا دونون باطل پر ہونگے یا ایک حق پر ہوگا تو دوسرا بالضرور باطل پر ہوگا یہ محال ہے کہ دونون حق پر ہون مثلاً ایک شخص کہے کہ زید درخت ہے اور دوسرا کہے کہ پتھر ہے تو یقیناً دونو کا قول باطل ہوگا اور اگر ایک شخص کہے کہ زید درخت ہے اور دوسرا کہے کہ آدمی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ زید درخت بھی ہو اور آدمی بھی ہو لامحالہ ایک ہی شخص کا قول حق ہوگا اور اس بات کا سمجھنا کچھ دشوار نہین ہے اور ہر عاقل اسپر یقین کرے گا پس جب یہ بات تیری سمجھ مین آجاے اور اسپر یقین کرلے تو اب اس بات مین غور کر کہ دنیا مین بہت ایسی قومین ہین کہ انکا طریقہ و مذہب تیری قوم کے خلاف ہے اور جب دو آدمی کہ آپسمین مختلف ہون دونون حق پر نہین ہوسکتے تو اسقدر قومین جو آپسمین مختلف ہونگی سب کی سب کیونکر حق پر ہونگی آخر ایک ہی قوم کا قول حق ہوگا اور تجھے یہ کہانسے معلوم ہوا کہ تیری قوم نہایت عاقل اور دانا ہے اور تیرے ہی آبا و اجداد بڑے محقق تھے کہ وہ کسی بات مین غلطی کر ہی نہین سکتے تھے ممکن ہے کہ وہ باطل پر ہون اور کوئی قوم حق پر ہو اور اس بات کا سمجھ مین آنا بھی کچھ مشکل نہین ہے اور ہر عاقل اسکو بھی قبول کرے گا پس تو جب اسکو سمجھ لے اور مان لے تو اب حق کے دریافت کرنے پر کمر ہمت چست و مضبوط باندھ اور

تعصب اور رعایت قوم و آبا و اجداد کو طاق نسیان پر رکھدے جب تیری یہ حالت
ہو جائیگی اُسوقت تیرے دیدہ دل کہ جن پر تعصب کے پردے پڑے ہوئے ہین
روشن ہو جائینگی اور تجکو حق حق اور باطل باطل معلوم ہونے لگے گا اور اس کتاب
کے مطالب بھی بخوبی سمجھ مین آنے لگین سگے مگر بشرطیکہ اسپر راسخ اور ثابت قدم
رہے اور تقلید آبا و اجداد سے بالکل دست بردار ہو جاسے اور تعصب کی ہوا کو
جبو نکے تیرے عقل کے چراغ کو گل اور تیرے پاؤن کو متزلزل نکردین اس
مقام پر یہ شبہہ تجکو ہو کہ جب بہت سے مذہب اور طریقے ہین تو میرے عقل کیا کیا
کام کر سکتی ہے اسلیے کیونکر ممکن ہے کہ مین ہر مذہب کے دلائل پر نظر کرون اور حق و
باطل مین تمیز دون اور پھر جو بات میری سمجھ مین آئے اُسکے حق ہونے کا یقین
بھی کرلون شاید مین خود ہی سمجھنے مین غلطی کرون اسلئے کہ تعصب سے خالی ہونا اور
تقلید آبا و اجداد کا ترک کرنا یہ تیرا کام ہے اور امر حق کا سمجھا دینا یہ اس کتاب کا اگر تو اپنے
دعوی مین صادق ہوگا تو یہ کتاب بھی اپنے قول مین کاذب نہوگی وما توفیقی الا باللہ علیہ
توکلت والیہ انیب جب تو خداوند کریم کے فضل و احسان سے اس کتاب کے
مطالب کو سمجھنے لگے گا تو اب تیسری شرط باقی رہجائیگی یعنے اُسپر عمل کرنا یہ دوسری
شرط سے بھی زیادہ مشکل ہے اسلئے کہ مشاہدہ ہے کہ بہت سی باتین ایسی ہین کہ انسان
اُنکو سمجھتا ہی اور جانتا ہے کہ یہ نہایت خوب اور بہتر ہین مگر افسوس کہ اُنپر عمل نہین
کرتا اور بہت سے امور اُسکو مانع ہوتے ہین مین یہان چند موانع لکھتا ہون بغور رو
تامل ملاحظہ کرنا چاہیے اول وہی پابندی طریقہ آبا و اجداد اور محبت و مروت اہل و عیال
و قوم و قبیلہ کہ انسان اپنے مذہب و طریق قدیم کو گو اُسکا باطل اور مہمل ہونا اچھی طرح
اُسپر ثابت ہو جاسے انہین وجوہ سے ترک نہین کرتا اور دوسرے مذہب کو گو اُسکا
حق ہونا اُسکے ذہن نشین ہو جاسے اختیار نہین کرتا حالانکہ یہ امر صریح خلاف عقل و

انصاف ہی دوسرا مانع خواہش نفس و لذات جسمانی ہی کہ جو بات کہ انسان اسکے خلاف
دیکھتا ہے گو وہ کیسے ہی حق ہو اول تو اسکو سمجھتا ہی نہین اور ہزار طرح کے تاویلات رکیکہ
بعمل کرکے اُنکو اپنے مطلب کے موافق قرار دے لیتا ہے اور اگر سمجھا بھی تو خواہش
نفسانی کے خلاف اُسپر عمل کرنا بہت دشوار ہوتا ہی اور جو طریق حق ہوگا ضرور ہے
کہ اُسمین بعض قواعد و ضوابط ایسے بھی ہون کہ جو انسان کی خواہشہاے نفسانی و حیوانی کو
روکین اور انکو بعض لذات سے منع کرین تاکہ وہ درجہ پست حیوانیت سے نکلکر درجات
عالیہ تک پہونچے کہ جسکے واسطے وہ خلق ہوا ہے تیسرا مانع طمع ہے جب انسان اپنے
مذہب قدیم کو ترک کرنے کا اور دوسرے طریق کے اختیار کرنے کا ارادہ کرے تو
ممکن ہی کہ اُسکو یہ مانع بھی پیش آئے کہ اپنے مورث کے میراث نہ ملنے کا اندیشہ ہو
یا کوئی ایسی آمدنی کہ جو اُسکو مذہب کی بنا پر ملتی ہو اُسکے بند ہو جانے کا خیال جیسے ہندو نکے
یہان برہمن و پنڈت وغیرہ یا نصارا کی یہان پادری یا مسلمانون کے یہان پیرزادے
اب مین تمکو ان تینون موانع کی دفع کرنے کا علاج بتاتا ہون ظاہر ہی کہ منشا ان تینون
کا ایک ہی چیز ہے یعنے خواہش نفس امارہ اسلئے کہ ترک مذہب آبائی و ترک لذات جسمانی
و حیوانی و ترک طمع یہ سب اُسی خواہش کے خلاف ہین لہذا انکا علاج بھی ایک ہی
ہوگا یعنے اُس خواہش کا پابند نہونا اور اُسکا بہت بڑا علاج غور و فکر و تدبر ہی دنیا کی بیوفائی
اور لذات فانیہ کی بے ثباتی مین چونکہ یہ مقام تفصیل کا نہین ہے اور اکثر نفوس کے لئے
اسی قدر کہدینا کافی نہین اسلئے کہ خواہش نفس امارہ سخت مرض مہلک ہے لہذا مین
انشاء اللہ العزیز اس کلام کی تفصیل مناسب حسب ضرورت فاتحۃ الکتاب مین
بیان کرونگا اوسکا انتظار کرنا چاہئی چوتھا مانع خوف اور اندیشہ ضرر ہے اور یہ
دو جہتون سے ہوتا ہی ایک اپنے اہل مذہب قدیم کی طرف سے اور دوسرا حاکم
وقت کی جانب سے تمکو اور تمام طالبان حق کو اس بات کا شکر کرنا چاہئے کہ یہ زمانہ

خوف و خطر کا نہین ہی اور تحقیق اور طلب حق کے لئے نہایت مناسب و مساعد ہی اسلیے
کہ یہ کتاب زبان اردو مین خاص کر کے اہل ہند کے لئے لکھی جاتی ہی اور ہندوستان
کا بادشاہ اور حاکم اسوقت ایسا بے تعصب اور انصاف دوست اور رعایا پرور ہی کہ اسکو
کسی کے طریق اور مذہب و ملت سے کچھ تعلق نہین اور ہر شخص مطلق العنان و آزاد ہے
یہان تک کہ خود اپنی اہل مذہب کی جانب داری نہین کرتا اور کل اپنی رعایا کو ایک ہی
نظر سے دیکھتا ہے اور جب تک کہ کسی شخص کا فعل خود اسکے یا کسی دوسرے کے
ضرر و نقصان مال و جان کا باعث یا موجب فتنہ و فساد نہو تب تک اس سے تعرض
نہین کرتا اور اصل خوف حاکم وقت کا ہوتا ہی جب یہ نہین ہے تو پھر اور دوسرے کے
ضرر کا کیا اندیشہ اسلئے کہ اسوقت ہمارا حاکم اور بادشاہ ایسا بیدار اور منصف ہی کہ کسی
عزیز و قریب و قوم و قبیلہ سے کسی شخص کو خوف ضرر نہین ہو سکتا اور مین اس بات کا بھی
وعدہ کرتا ہون کہ جو شخص رعایا مین سے اس کتاب پر عمل کرے گا اس سے زیادہ حاکم
وقت کی نظر مین کہ جس سے مجکو اس بات مین حسن ظن ہی کوئی دوسرا عزیز و مکرم اور
قابل رعایت نہوگا اسلئے کہ پہلی تعلیم اس کتاب کی یہ ہوگی کہ انسان کو چاہیے کہ
فتنہ و فساد و نزاع و جدال و خصومت فیمابین سے باز رہے ظلم نکرے کسی کا حق
نہ غصب کرے کسی کو ایذا نہ پہونچاوے اسلئے کہ منشا ان سب خصائل رذیلہ کا وہی
خواہش نفسانی و حیوانی ہی کہ جس کا علاج بخوبی تمام اس کتاب مین موجود ہے
پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان حرکات غیر مہذبہ سے باز رہے اور عدل و انصاف
اور سلامت روی اختیار کرے اس سے زیادہ کون حاکم منصف کی نظر مین عزیز و مکرم
ہو سکتا ہے بلکہ مین تو یہ کہتا ہون کہ اگر کل رعایا اس کتاب پر عمل کرے تو فیمابین نزاع
و خصومت ہی باقی نرہجاوے اور عدالت مین کسی مقدمے کے دائر ہونے کی نوبت
نہ آوے چنانچہ اس باب مین اول تو فاتحۃ الکتاب قابل ملاحظہ ہے اور بعد اسکے اور

مقامات شاید تو جب ان دعاوی کو کہ جو اول ہی سے کی گئی ہین دیکھے تو کہے اس کتاب کا مصنف عجب طرح کا آدمی ہی عجیب وغریب دعوی کرتا ہی کہ جن کا ایفا امکان بشری سے خارج معلوم ہوتا ہی تو مین کہونگا کہ تیرا یہ گمان صحیح ہی مگر مین نے امکان اور قوت بشری کے اعتماد پر یہ دعوی نہین کئے بلکہ اسکے اعتماد پر کئے ہین کہ جسنے زمین اور آسمان اور انسان وحیوان کو پیدا کیا ہی اور انسان کو عقل وفہم کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے اور اسکو طریق ہدایت بتایا ہے اور اُسی کے کلام سے اپنے دعوونکو ثابت کرونگا نہ اپنی تقریر وتحریر سے تعالے شانہ وعظم برہانہ اب مین اُسی پر توکل واعتماد کرکے اس کتاب کو شروع کرتا ہون وہو حسبی ونعم الوکیل **مقدمۃ الکتاب** اور اُسمین تین فصلین ہین

فصل اول ای ناظر کتاب اگر تو عاقل ودانا ہی تو تجھے تین باتون مین فکر کرنا چاہیے اول یہ کہ دنیا مین تو کیونکر آیا ہے آیا خود بخود پیدا ہو گیا ہی یا کسی نے تجکو پیدا کیا ہی دوسرے یہ کہ کیون آیا ہی یعنے علت غائی تیرے پیدائش کی کیا ہے تیسرے یہ کہ تجھے کیا کرنا چاہیے ہر چند کہ تیسری بات موخر ہے لیکن چونکہ اسی سے دونون پہلی باتون کی تحقیق ہوتی ہی لہذا اسکا بیان مقدم کیا جاتا ہی پہلے تجھے اس بات مین نظر کرنا چاہیے کہ دنیا مین انسان کو کسی مذہب کی پابندی کرنا بہتر ہے یا لامذہب رہنا اگر تو تھوڑی سے بھی فکر وغور کریگا اور تیری عقل سلیم ہے تو تجکو یہ بات بہت جلد معلوم ہو جائیگی کہ انسان کے لئے لامذہب رہنے سے زیادہ کوئی امر قبیح نہین ہے چند وجوہ سے اول یہ کہ جو شخص لامذہب ہی اُسکی کسی بات کا اعتبار نہین ہو سکتا اور حاکم وقت کو دزد ورہزن سے زیادہ اُسکا انتظام ضروری بلکہ واجب ولازم ہی اسلئے کہ ہر مذہب مین گو وہ کیسا ہی صریح البطلان ہو کچہ نہ کچہ پابندی قواعد ورسوم کے ہوتے ہی اور یہ شخص جب بے قید اور مطلق العنان ہوا تو اسکو نہ کسی کا مال چھین لینے مین کچہ باک ہوگی اور نہ ہتک حرمت کرنے مین اور نہ مار ڈالنے مین بلکہ یہ شخص بمقتضاے خواہش نفسانی وطبیعت حیوانی عمل کرے گا اور ظاہر ہے کہ یہ امور قبیحہ

کسی مذہب مین جائز نہین اور جو شخص کہ لامذہب ہی اسکو تو سب کچھ مباح و جائز ہی لہذا
اس شخص کے سبب سے تمام رعایا و برایا کے جان و مال و آبرو ہمیشہ عرض تلف
مین رہیگی علاوہ اسکے نہ اس شخص کے قول و اقرار کا اعتبار نہ عہد و پیمان کا استحکام
ہوگا عدالتون مین اس سے حلف کیونکر لیا جائیگا اور اس سے کوئی معاملہ کیونکر کیا
جائیگا رہا خوف حاکم وقت سو یہ ایک بہت بے اعتبار و ضعیف چیز ہے اسواسطے
کہ کوئی حاکم عالم الغیب تو ہوتا نہین کہ اپنے کل رعایا کے اسرار و امور پوشیدہ پر مطلع
ہو لہذا یہ شخص اگر حاکم کے خوف سے ظاہر مین کوئی فعل بد نکریگا تو چھپاکے کریگا
آخر چور اور بدمعاش بھی یہی کرتے ہین اور ظاہر ہے کہ اگر دنیا مین سب یا اکثر لامذہب
ہون تو تمام معاملات عالم درہم و برہم ہوجاوین اور کسی کے جان و مال اور آبرو محفوظ
نرہے اور اگر بعض بھی ایسے ہوے تو جب بھی انسے خوف و خطر اور اندیشہ نقصان و
ضرر ہی اگر کوئی شخص لامذہب بہت کچھ اظہار خوش چلنی اور سلامت روی کا کرے
تو ہرگز اسکا اعتبار نہین ہوسکتا بلکہ یہی معلوم ہوگا کہ یہ اس شخص کا مکر و فریب ہے
تاکہ لوگ اس سے مطمئن رہین اور درپے آزار نہوان اور پیدا اس پردہ مین اپنا مطلب
حاصل کرے اور ظاہر ہے کہ جب اس شخص کا حاکم و رعایا اور اپنے امثال اور اقران
کسی کی نظر مین اعتبار نرہا تو کس بے لطفی کے ساتھ اسکی زندگی بسر ہوگی دوسری
قباحت یہ ہی کہ اس شخص لامذہب کے لئے اسکی ماں اور بہن اور بیٹی اور خالا اور پھوپھی
اور اپنی جورو اور غیر کے یہ سب برابر ہین اسلئے کہ کچھ حلال و حرام تو اسکے یہان ہی نہین
جب ایسا ہوا تو کیونکر کسی کا نسب صحیح ہوگا کیونکر کسی کو میراث ملیگی نہ باپ بیٹے مین
تمیز رہیگی نہ بھائی بھائی مین اولاد کی پرورش کیونکر ہوگی عزیز و اقارب کی آپس کی
محبتین کیونکر باقی رہجائینگی ہر عاقل اس بات کو سمجھ سکتا ہی کہ ایسی حالت مین عجیب
و غریب درہمی و برہمی پیدا ہوگی اور دنیا کا کوئی انتظام قائم نرہ سکیگا اگر کوئی اس عام پردہ کے

کہ مجوس بھی اسی کو قریب کرتے ہین حالانکہ وہ پابند مذہب ہین تو مین کہون گا کہ انکے
مذہب کے باطل ہونے مین بھی کچھ شک نہین ہی علاوہ اسکے لا اقل اسقدر تو اُنکے
بیان ہی کہ ایک کی جورو دوسرے کے پاس نہ جاوے اس سے نسب کا حال تو
معلوم ہوتا ہی یہان تو یہ بھی قید نہین ہی تیسری قباحت یہ ہی کہ جب انسان لامذہب
ہوا تو نہ وہ خالق وصانع حکیم کا قائل ہوگا نہ جزا وسزا و ثواب وعقاب وبہشت ودوزخ
وحشر ونشر کا پس لامحالہ اُسکو یہ بات مان لینا پڑیگی کہ جو کچھ ہی وہ یہی حیات دنیا ہی اور انسان
مثل نباتات کے ہی کہ اوگتا ہی اور چند روز کے بعد خشک ہو جاتا ہے یا مثل حیوانات کے
کہ پیدا ہوتا ہی اور ایک مدت تک کھاتا اور پیتا ہی اور بعد اُسکے مرجاتا ہے اور جب
اس بات کا قائل ہوا تو گویا اُسنے اسکا اقبال کر لیا کہ مین مثل جانور کی یا اُس سے بھی بدتر ہون اور
سارا شرف اور فضل اُسکا جاتا رہا ای عزیز نہایت افسوس کی بات ہی کہ انسان باوصف
اسقدر عقل وفہم کے مثل جانور کے یا اُس سے بھی بدتر قرار پاوے بلکہ حاکم وقت کو چاہیے
کہ ایسے شخص کے قتل کرنے پر قاتل سے قصاص بھی نہ لے جیسے کہ جانورون کے مارڈالنے کا
قصاص نہین لیتا اسلئے کہ یہ شخص اپنے اقبال سے جانور بن گیا چوتھی وجہ یہ کہ اگر بفرض
محال اسی لامذہب کی راے صحیح ہو تو جو لوگ پابند مذہب ہین اُنکا کیا نقصان وضرر اسلئے
کہ وہ بھی مثل اکل وشرب وغیرہ تمام لذائذ جسمانی سے متمتع ہوتے ہین سواے اسکے کہ اُنکو
تھوڑی سے محنت ومشقت عبادت کی اُٹھانا اور پابندی قواعد مذہبی کی کرنا پڑے حالانکہ
یہ پابندی اُنکے لئے امور معاش مین بھی مفید ہے جیسا کہ کسی قدر وجہ اول مین بیان ہوا
اور آئندہ بالتفصیل معلوم ہوگا اور اگر اسکی راے غلط اور اہل مذاہب کی راے صحیح ہوئی
تو تو ہی انصاف کر کہ بعد موت اس لامذہب کا کیا حال ہوگا اور یہ اُس جہان مین بھی
جانورون سے ہزار درجہ بدتر اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوگا یا نہین اور مقتضاے عقل یہ
ہی کہ جس مین احتمال ضعیف بھی ضرر کا ہو اُس سے احتراز کرے چہ جا کہ اہل مذاہب

بہ نسبت لامذہبون کے دنیا مین بہت ہین اور کثرت رائے بھی اسی طرف ہی اور سب جزا و سزا و ثواب و عقاب کے قائل ہین گو انواع مین اختلاف ہو یہ چار وجہین بطور اجمال مین نے یہان بیان کی ہین ورنہ انکی تفصیل کے لئے تو بڑے بڑے دفتر بھی کافی نہین ہو سکتے اور علاوہ اسکے اور بہت سے قباحتین ہین اور اسقدر تو ہر عاقل سمجھ سکتا ہی کہ جو طریقہ کہ باعث برہمی انتظام عالم ہو اُسمین کیا کیا خرابیان نہونگی اب مین ابطال باطل اور احقاق حق کی طرف متوجہ ہوتا ہون اور منشا میرا یہ ہی کہ مقدمہ کتاب مین بطور اجمال کل مذاہب مختلفہ باطلہ کو دلائل عقلیہ واضحہ بدیہیہ سے رد کرکے دین و مذہب حق کو ثابت کرون اور بادی النظر مین جو مذہب کہ حق معلوم ہو اُسکے قواعد اور ضوابط اور اصول و فروع کے لئے ابواب و فصول مقرر کرون اور اسی کے ضمن مین ہر مذہب باطل کے رد بہ تفصیل مناسب بیان کرون اگر میرا مالک و خالق مجکو توفیق اور قوت و فرصت عطا فرماے مین اُسی پر توکل کرتا ہون اور اُسی سے مدد چاہتا ہون اور اگر تیرے نیت خالص ہوے اور تو طالب حق ہی اور اُسنے چاہا تو مقدمہ کتاب مین بالاجمال اور ابواب و فصول مین بالتفصیل تجکو معلوم ہو جائیگا کہ ادیان و مذاہب مختلفہ مین سے دین و مذہب حق کا دریافت کرنا امکان بشری سے خارج نہین ہے بلکہ نہایت آسان ہی اب پہلے مین لامذہبون اور دہریون کی رد کرتا ہون اور اسی کے ضمن مین اور بعض مذاہب واضحۃ البطلان بھی آجائینگے تبصرہ اے ناظر کتاب اگر تو خدانخواستہ لامذہب ہی تو مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ یہ سب موجودات قدیم ہین یا حادث اگر تو کہیگا کہ سب قدیم ہین تو احمق و مجنون ہی آخر تو بھی انہین موجودات مین سے ہی کل تو تو پیدا ہوا آج قدیم کیونکر ہو گیا اسی طرح سب حیوان اور انسان بھی پیدا ہوتے ہین اور مر جاتے ہین اور نبات اور اشجار پہلے اوگتے ہین اور پھر خشک ہو جاتے ہین یہ قدیم کیونکر ہوے اور اگر تو کہیگا کہ سب حادث ہین تو مین کہونگا کہ انکا پیدا کرنے والا کون ہے اسلئے کہ کوئی

حادث بغیر محدث کے نہین ہو سکتا جب ہم کسی مٹی کے برتن کو دیکھتے ہین تو جانتے
ہین کہ اسکو کسی کمہار نے بنایا ہی اور جب کسی عمارت کو دیکھتے ہین تو جانتے ہین کہ
کوئی اسکا معمار ہی اسیطرح ہر مصنوع سے اُسکے صانع کا یقین ہو جاتا ہی یہ کیسے ممکن ہی
کہ ہم آسمان و آفتاب و مہتاب و ستارے و زمین اور پہاڑ اور دریا اور انسان و حیوان
وغیرہ اور اُنمین عجیب و غریب صنائع و بدائع دیکھین اور مشاہدہ کرین اور یہ بھی یقین
کرلین کہ یہ سب حادث ہین اور پھر کسی صانع حکیم کے قائل نہ ہون اور انکا خالق اور
محدث اور مدبر کسی کو نہ سمجھین اور جانین کہ یہ سب خود بخود پیدا ہو گئی ہین حاشا و کلا کوئی
عاقل اسکو قبول نہین کر سکتا اور اگر تو کہیگا کہ بعض ان موجودات مین سے حادث ہین
اور بعض قدیم ہین تو مین پوچھونگا کہ جو حادث ہین اُنکو کسنے پیدا کیا ہی پس اگر تو کہیگا انھین
نے کہ جو قدیم ہین تو پہلے مین تجھسے یہ سوال کرونگا کہ تیرے نزدیک قدیم کون کون سی
چیزین ہین لامحالہ تو اُنھین چیزون کو بتائیگا کہ جن کا وجود تیرے اور تیرے امثال
حیوانات و اشجار وغیرہ کے وجود پر مقدم ہی اور تجکو اُنکی ابتداے خلقت بوجہ کوتاہی نظر
اور کمی عقل کے محسوس اور معلوم نہین ہوے مثل آسمان و زمین و شمس و قمر وغیرہ کے
پس مین یہ پوچھونگا کہ ان سب نے ملکے محدثات کو پیدا کیا ہی یا انمین سے بعض نے اگر تو
کہیگا کہ بعض نے تو مین پوچھونگا کہ وہ کون ہی اگر تو کہیگا کہ زمین تو مین کہونگا کہ آسمان
اُس سے بہتر اور اعلی اور ارفع ہی یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ خالق اپنے سے بہتر مخلوق کو پیدا
کرے اور اگر تو کہیگا کہ آسمان ہی تو مین کہونگا اُسنے اپنے سے بہتر اجسام کو کہ جو روشن اور نورانی
ہین مثل کواکب و شمس و قمر وغیرہ کے کیونکر پیدا کیا اور اگر تو کسی ستارے کا نام لیگا تو مین
کہونگا کہ چاند اُس سے بہتر ہے اور اگر تو چاند کو بتائیگا تو مین کہونگا کہ آفتاب اُس سے بہتر
اور روشن تر ہے اور اگر تو آفتاب کو سب کا خالق قرار دیگا تو مین کہونگا کہ اُسمین تو صفات
حدوث اور مخلوقیت کے پائے جاتے ہین صبح کو نکلتا ہی اور شام کو غروب ہو جاتا ہی

اور کبھی سرخ اور کبھی سفید اور کبھی زرد اور نور اُسکا کبھی کم ہوجاتا ہی کبھی زیادہ
ایک ابر کا ٹکڑا اور سیاہ آندھی اُسکو چھپا لیتی ہی اور گہن اُسکو بے نور کر دیتا ہی اپنی حرکت مین
بے اختیار معلوم ہوتا ہی اور طلوع وغروب مین مجبور وناچار ان سب علامات سے
صاف ظاہر ہے کہ وہ مخلوق ہی نہ خالق اور مصنوع ہی نہ صانع اور مقہور ومغلوب ہے نہ
قاہر وغالب کسی دوسرے کا محکوم وتابع ہی نہ خود متبوع وحاکم ایسی شے کو محل حوادث
وتغیرات ہو ہم خالق وصانع عالم کیونکر کہہ سکتے ہین اور اگر تو کہیگا کہ ان سب نے ملکے عالم کو
پیدا کیا ہی تو مین پوچھونگا کہ یہ سب فاعل قادر ومختار ہین یا مجبور ومضطر وبے اختیار مثل
آگ کے کہ اُسکا کام جلانا ہی مگر اسمین کچھ اُسکا اختیار نہین اگر تو کہیگا کہ فاعل مختار ہین
تو مین کہونگا کہ انمین تو کوئی علامت قدرت اور اختیار کی نہین معلوم ہوتی زمین کو
آدمی جوتتے ہین اور اُسمین کنوئین اور تالاب اور نہرین وغیرہ کھودتے ہین اور اُسمین
سڑکین بناتے ہین اور اُسکی مٹی کو لیکے آگ مین جلاتے ہین اور اُس سے برتن
وغیرہ بناتے ہین ضعیف سے ضعیف جانور اُسمین سوراخ کر دیتا ہی اور اُسکا ہرگز
اختیار نہین معلوم ہوتا کہ اُنکو روکے اور منع کرے اور اپنے جسم کو بچاوے تو ہی انصاف
کر کہ یہ علامتین عجز کی ہین یا اختیار کی اور گو اجرام سماویہ تک انسان کا ہاتھ نہین پہونچ
سکتا مگر وہ بھی بادی النظر مین عاجز وبے اختیار معلوم ہوتے ہین آسمان ہمیشہ گردش مین
ہی اور کبھی ٹھہر نہین سکتا طلوع آفتاب اُسکو روشن کر دیتا ہی اور تاریکی شب بے نور
بنادیتی ہی اگر ستارون کی روشنی نہو تو دکھائی بھی ندے چنانچہ جب شب تاریک
مین ابر غلیظ ہوتا ہی تو مطلق معلوم نہین ہوتا ستارے بھی اپنے طلوع وغروب وحجاب
وظہور وحرکات مین بے اختیار ہین اور یہی حال چاند کا ہی اور اُسپر زیادتی یہ ہے
کہ سلخ کو نہایت باریک اور کاہیدہ اور کج ہو کے کہ جسے ہلال کہتے ہین مغرب کیجانب سے
نکلتا ہی اور بہت جلد غروب ہوجاتا ہی اور پہلی تاریخ سے کچھ کچھ بڑھنا شروع ہوتا ہے

یہانتک کہ چودھوین رات کو پورا اور کامل ہوجاتا ہی اور پھر پندرھوین رات سے گھٹنا
شروع ہوتا ہی اور کاہیدہ ہوتے ہوتے اخیر راتون مین مثل اول کے ہو جاتا ہی یعنی
اور پھر بے نور ہو کے ایسا چھپ جاتا ہی کہ کئے راتون مین نظر ہی نہین آتا جسکو محاق
کہتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ اُسکے عین کمال مین کہ جب بدر تمام ہوتا ہی گہن لگ
جاتا ہی اور اُسکو تاریک و بے نور کر دیتا ہی اور آفتاب کے حالات و تغیرات تو مین پہلے
ہی بیان کر چکا ہون اے شخص نہایت افسوس ہی کہ تو ان مخلوقات کے تغیرات اور
ضعف اور عجز کو اپنی آنکھون سے دیکھے اور پھر انہین کو خالق سمجھے اور انکے حالات کا
مشاہدہ کر کے خالق و صانع حقیقی کی طرف پے نہ لیجاے اور اُسکی حکمت بالغہ اور صنعت
کاملہ کا قائل نہو بڑی شرم کی بات ہی علاوہ اسکے یہ ظاہر ہی کہ انہین سے بعض قوی ہین
اور بعض ضعیف پس اگر فاعل قادر و مختار ہین تو جو اقوی ہی اور دنکو دفع کیون نہین کرتا
اور کیون اپنے ملک و سلطنت مین شریک رکھتا ہی اور خود اکیلا مالک مستقل نہین ہوجاتا
دو بادشاہ ایک ملک مین اور دو حاکم ایک شہر مین اور دو مالک و کدخدا ایک گھر مین نہین
رہ سکتے یہ اتنے بہت سے حاکم اور بادشاہ کیونکر سلطنت و خدائی کرتے ہین اور کس طرح
انتظام عالم درست رہتا ہی شاید تو کہے کہ انکی سلطنت جمہوری ہے اور انکے آپسمین اختلاف
ونزاع نہین سب ملکی مشورے سے کام کرتے ہین تو مین کہون گا کہ گو تیرا یہ قول ہنسی کی
قابل ہوگا مگر مین اسکا جواب بھی دو طرح پر دیتا ہون تاکہ تیرے اوپر اچھی طرح حجت تمام ہوجاے
اور تیرا کوئی شبہہ باقی نرہجاے اول یہ کہ اتفاق جب ہوتا ہی کہ طبائع مین اختلاف نہو
اور ظاہر ہی کہ ان سبکی طبیعتون مین کس قدر اختلاف ہی زمین کو آسمان سے کیا ربط یکسقدر
پست اور وہ کیسا بلند اجرام سماویہ گو سب جہت اعلی مین ہین مگر ستارے آفتاب کے
سامنے نہین ٹھہر سکتے اور چاند کے آگے بھی جب وہ پورا اور کامل ہوتا ہی تو بے نور ہوجاتے
ہین شمس و قمر مین بھی توافق نہین ایک روشن و نورانی بالذات ہی اور دوسرا بالغیر

یعنے ماہتاب کا نور آفتاب سے مستفاد ہے پھر اسکے آپسمین اتفاق کیونکر ہےگا دوسرے یہ کہ مین تجھسے سوال کرتا ہون کہ یہ سب غنی بالذات ہین یا محتاج اگر تو شق اول کا قائل ہوگا تو مین کہونگا کہ پھر انکو پارسمینٹ کرینگی کیا احتیاج اور اگر ثانی کو اختیار کریگا تو مین کہونگا کہ بڑی ناانصافی اور ظلم اور نادانی کی بات ہی کہ جسکو تو محتاج غیر کا سمجھے اُسی کے خدائی کا قائل ہو اور اگر تو یہ کہے کہ ان سب کے کام علحدہ علحدہ ہین اور ہر ایک کی مخلوقات جدا تو مین کہونگا کہ یہ خلاف مشاہدہ اور ہدایت ہی مثلاً درخت زمین مین سے اُگتے ہین اور اُسے پانی پانی ہین اور شبنم سے بھی منتفع اور ہوا سے سرسبز و بار آور ہوتے ہین اور آفتاب سے اُنکے میوے پختہ ہوتے ہین یہ سب ان اجسام مین سے ایک کے ساتھ کیونکر مخصوص ہو سکتے ہین اور اسی پر اور چیزون کا بھی قیاس کرنا چاہیے اور اگر تو کہیگا کہ یہ سب اجسام قدیمہ فاعل مختار نہین ہین تو انکو مجبور و مضطر و بے اختیار ماننا پڑے گا بس مین کہونگا کہ جو چیزین ایسی ہون وہ خالق و صانع عالم کیونکر ہو سکتے ہین بلکہ ضرور ہے کہ یہ سب مخلوق ہون اور کوئی دوسرا انکا خالق اور مدبر ہو کہ نہ اپنی ذات مین انکا شبیہ ہو اور نہ صفات مین لیکن شاید تو یہ کہے کہ کوئی کسی کا خالق اور مدبر نہین ہی اور ان سب کے اجتماع سے ایسے تاثیرات ہوتے ہین کہ اُنکے سبب سے مدثات مثل حیوانات و نباتات وغیرہ کے خود بخود پیدا ہو جاتے ہین اور پھر فنا ہو جاتے ہین تو مین پوچھونگا کہ اپنے تاثیرات کے بخشنے مین یہ سب مختار ہین یا محض مجبور و بے اختیار اگر تو کہے گا کہ مختار ہین تو پھر وہی رد و قدح اور نقض و جرح عائد و متوجہ ہوگی کہ جو پہلے گذر گئی اور اگر تو کہے گا کہ مضطر و بے اختیار ہین تو جب بھی پھر اُسی طرح انکا کوئی موثر اور خالق اور مدبر بیچ ماننا پڑے گا وہو المطلوب اور اگر تو طبعی ہی اور طبیعت کو خالق قرار دیگا تو مین تجھسے پوچھونگا

کہ طبیعت سے کیا چیز اور کسکی طبیعت مراد لیتا ہی اگر تو کہیگا کہ ہر شے حادث کی طبیعت
تو مین پوچھون گا کہ تو اس طبیعت کو اُس شے مین داخل اور دونون کے وجود کو ساتھی
سمجھتا ہی یا خارج اور اسکے وجود کو مقدم اگر شق اول کو اختیار کریگا تو مین کہون گا کہ اگر
طبیعت پہلے سے موجود نہ تھی تو اُسنے اس شے کو کیونکر پیدا کیا یہ کس طرح ممکن ہی کہ جو چیز
خود معدوم ہو وہ کسی دوسری چیز کو پیدا کرے اور اگر شق اخیر کو اختیار کرے گا تو مین
پوچھون گا کہ تو اس طبیعت کو کہ جس کا وجود شے حادث کے وجود پر مقدم سمجھتا ہی حادث
سمجھتا ہی یا قدیم اگر حادث سمجھتا ہی تو اول تو حادث کا حادث کو پیدا کرنا خلاف عقل ہے
اور دوسرے طبیعت کے لئے بھی تجھکو کوئی دوسرا خالق فرض کرنا پڑے گا اسلئے
کہ یہ ثابت ہو چکا ہی کہ کوئی حادث بغیر محدث کے نہین ہو سکتا پھر اس قول واہی سے
تجھکو حاصل کیا ہو گا اگر ہر شے حادث کا تو کوئی خالق سمجھے تو اسمین کیا قباحت ہے اور
اسکی کیا ضرورت ہی کہ ہر شے کے خلق کی لئے ایک طبیعت فرض کرے اور پھر اُسکا خالق دوسرا
قرار دے اور اگر قدیم سمجھتا ہے تو لاتعدد ولاتحصے تجھکو قدیم اور خالق فرض کرنا پڑینگی
یعنے ہر شے حادث کے لئے ایک قدیم اور خالق اور ظاہر ہے کہ یہ بات کسطرح کی بیہودہ
اور خلاف عقل ہی اور اگر ہر نوع کی طبیعت مراد لیگا تو نوع کوئی شے خاص نہین ہے
کہ اپنے افراد سے علحدہ ہو مثلاً انسان سے مراد اُسی کے افراد زید عمر بکر خالد ہین نہ یہ کہ
انسان کوئی شے خاص ان افراد سے خارج اور علحدہ ہو کہ اُسکی طبیعت تو مراد لیتا ہو لہذا
تیرے اس قول مین کئی شقین پیدا ہونگے اول یہ کہ تو انواع کے ہر ہر فرد کی طبیعت
مراد لے تو یہ وہی قول ہی کہ ہر شے حادث کی طبیعت مراد لینا اور اسکی رد پہلے ہی ہو چکی
دوسرے یہ کہ ہر نوع کے لئے ایک طبیعت علحدہ اور خارج از اجسام فرض کرے تو بھی
بھی وہی اعتراض وارد ہونگے کہ جو ابھی ہر شے حادث کی طبیعت خارج از شے فرض کرنے پر وارد ہو چکی تیسرے یہ
کہ تو ہر نوع کیلئے ایک وہ فرض کرے اور اُسکی طبیعت مراد لے یعنی حیوان کیلئے نطفہ حیوان اور مرغ کیلئے بیضہ یا مرغ

اور درخت کے لئے تخم یا درخت اس حالت مین تجھسے سوال کیا جائیگا کہ آیا ان سب
سلاسل مین سے ہر سلسلہ کے لئے تو کوئی پہلا مادہ تجویز کرتا ہی یا نہین کہ وہ سلسلہ
اسکی طرف منتہی ہوتا ہو اگر شق اول کو اختیار کرے گا تو تجھے یہ بتانا ہوگا کہ تو اس
مادے کو قدیم سمجھتا ہی یا حادث اگر قدیم سمجھتا ہی تو لازم ہی کہ جو شی قدیم اور ازلی ہو وہ فانی
نہو بلکہ ابدی و سرمدی بھی ہو پس مجھے یہ بتا کہ پہلا مادہ کونسا ہی اور کہان ہی مثلاً پہلا
انسان یا نطفہ کہان موجود ہے کہ اسکی طبیعت نے سب آدمیون کو پیدا کیا اور اسی طرح
پہلا حیوان یا نطفہ اور پہلا مرغ یا بیضہ اور پہلا درخت یا تخم اور اگر حادث سمجھتا ہی تو مین
پوچھونگا کہ اب وہ موجود ہی یا فنا ہو گیا اگر موجود ہی تو کہان ہی ذرا مجھے بھی دکھادے
کہ اسکی زیارت سے مشرف ہون اور اگر فنا ہو گیا تو اب کیونکر اپنے نوع کی افراد کو پیدا
کرتا ہی کیا یہ بھی ممکن ہی کہ کوئی شی معدوم کسی کو پیدا اور موجود کر سکے اور اگر تو شق ثانی کو اختیار
کرے گا یعنے کہیگا کہ ہم ان سب سلاسل کی کوئی انتہا نہین فرض کرتے بلکہ ہمیشہ سے دیکھتے
آتے ہین کہ آدمی سے نطفہ پیدا ہوتا ہی اور نطفے سے آدمی اور مرغ سے بیضہ اور بیضے سے
مرغ اور درخت سے تخم اور تخم سے درخت تو مین کہونگا کہ ای شخص مخبوط و مہمل پھر تو کسکو
کسکا خالق سمجھتا ہی آیا باپ کو بیٹے کا اور تخم کو درخت کا اگر ایسا ہی تو ہر شخص کو یہ اختیار کیون نہین
کہ اپنے لئے حسب دلخواہ جیسے چاہے اولاد پیدا کرے حالانکہ ہم دیکھتے ہین کہ بعض آدمی تمام عمر
اسی افسوس و حسرت مین مبتلا رہتے ہین کہ ہمارے کوئی اولاد ہوا اور نہین ہوتی باوصف
اسکے کہ انکے ازدواج متعدد ہوتے ہین یا ایک ہی سہی اور انکی رجولیت مین بھی کچھ فرق
نہین ہوتا اگر تو کہے کہ انکو کوئی مرض ہوتا ہی تو مین کہونگا کہ جب انکو خود اختیار ہی
تو اپنے تئین مریض کیون کرتے ہین اور بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ کثرت اولاد سے
گھبرا جاتے ہین اور بوجہ قلت معاش وغیرہ کے چاہتے ہین کہ اب ہمارے یہان
اولاد نہو مگر نہین رکتی اور خواہ مخواہ ہوتی ہی اور اگر تو یہ کہیگا کہ کوئی کسیکا خالق نہین ہی

اگر بے اختیاری کا قائل ہوگا تو یہ سب اجسام عاجز و مجبور قرار پائینگے اور یہ دلیل حدوث ہی نہ قدیم اور علامت مخلوقیت ہی نہ خالقیت اور اگر اُس طبیعت کو قدیم فرض کرے گا تو تجھے اجتماع نقیضین کا قائل ہونا پڑیگا یعنے جس شئ کو تو یہ خود کہتا ہی کہ اجتماع اجسام سے حادث ہوے اُسی کو پھر قدیم کہے گا ایک ہی چیز حادث بھی ہو اور قدیم بھی یہ کیسے ہو سکتا ہے اور اگر تو باوصف اسکے بھی اپنی جہل مرکب سے باز نہ آئیگا اور کہیگا کہ ہم طبیعت کو حادث جانتے ہین مگر حدوث زمانے کے قائل نہین بلکہ حدوث ذاتی مراد لیتے ہین جیسے کہ بعض فلاسفہ عالم کی نسبت اور بعض عقل اول کی بابت کہا کرتے ہین تو مین کہون گا کہ فلاسفہ کے اس قول کی رد اسی کتاب کے باب التوحید مین موجود ہی اگر آنکھین ہون تو اُسے دیکھ لے حالانکہ تیرے اس قول کو اُنکے قول باطل سے بھی کوئی مناسبت نہین وہ جس شئ کے حدوث زمانے کے منکر ہین اُسکو علت اولی کا معلول سمجھتے ہین اور علت اولی کو قدیم و غنی بالذات جانتے ہین اور تو اس طبیعت کی نسبت اُن اجزام و اجسام کی طرف کرتا ہی کہ جنکے سب سے آثار حدوث و احتیاج ظاہر ہین اور تفصیل اس بحث کی رد فلاسفہ مین آویگی انشاء اللہ تعالے اور اگر طبیعت کو تو ان سب اجسام اور اشیا سی مجرد اور منزہ فرض کرے گا اور اُسکو سب کا خالق قرار دیگا تو مین یہ پوچھونگا کہ وہ حادث ہی یا قدیم اگر حادث کہے گا تو پھر یہ اعتراض وارد ہوگا کہ جو شئ خود حادث ہو وہ خالق عالم کیونکر ہو سکتی ہی اور اُسکے لیے بھی تجکو کوئی دوسرا محدث و خالق فرض کرنا پڑے گا اور اگر قدیم کہے گا تو مین یہ سوال کرون گا کہ اُسکے صفات کیا ہین آیا اُسکے لیے حیات اور قدرت اور علم اور ادراک اور ارادہ ہی یا نہین اگر انمین سے ایک صفت کا بھی تو انکار کرے گا تو اُسکی خالقیت کسی طرح ثابت نہین ہو سکتی جو چیز خود حی قایم نہو وہ دوسرے شئ کو کیونکر پیدا کر سکتی ہی اسی طرح اگر اُسی قدرت ہی نہوگی تو کیونکر پیدا کریگی اور اسی طرح علم و ادراک نہوگا تو شخص جاہل سے کیونکر ممکن ہے کہ

انواع واقسام سکے اشیا کہ جنمین صنعتہاے گوناگون ہون پیدا کرے اور اُنکی پرورش
اور رزق وغیرہ مایحتاج کا متکفل رہے اور اگر ارادہ نہوگا تو ظاہر ہی کہ کوئی شخص بغیر
ارادہ کے کوئی فعل نہین کرسکتا نہ کہ ایسا فعل عظیم مثل خلقت عالم کے پس اگر تو نے
یہ سب صفات طبیعت مین ثابت کئے اور اُنکا قائل ہوا تو پھر مین یہ سوال کرونگا کہ آیا
یہ سب صفات اُسمین مثل صفات مخلوقات کے ہین یا ایسے اعلی وارفع واوسع کہ
فیمابین کسی طرح کی مشابہت ہی نہین ہو سکتی اگر شق اول کا قائل ہوگا تو محال ہی کہ تو
اُس طبیعت مفروضہ کی خالقیت ثابت کرسکے اسلئے کہ مخلوقات کے یہ صفات ناقص
وناتمام ہین مثلا انسان ہے کہ اُسکی حیات عارضی ہی اور قدرت ناقص اور علم اور ادراک
محدود اور ارادہ ناتمام ایسے صفات ناقصہ کے ساتھ کوئی خالق عالم کیونکر ہوسکتا ہی
اور اگر شق اخیر کو اختیار کرے گا اور اُسکو ایسے صفات کے ساتھ موصوف سمجھے گا
کہ جو مثل اُسکی ذات کے صفات مخلوقات سے کسی طرح کی مشابہت نہین رکھتی تو مین کہونگا
کہ تو نے ایسی خالق کا نام طبیعت کیون رکھا ہی کہ جو بادی النظر مین بے ادراک وشعور معلوم
ہوتی ہے اے نادان عقل کے دشمن یہ کیون نہین کہتا کہ خالق عالم وہ ذات منزہ صفات
ہی کہ جو حی وقیوم وقادر وعالم ومدرک ومرید وسمیع وبصیر ولطیف وخبیر ہے اور
موحدین کے روش کیون نہین اختیار کرتا اسلئے کہ اب تجھمین اور اُنمین فقط نزاع
لفظی اور نام کا فرق باقی رہگیا کہ تو طبیعت کو خالق عالم کہتا ہی اور وہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ
کو اب تو ہی انصاف کر کہ خالق عالم کا طبیعت نام رکھنا اچھا ہی یا اللہ ورحمن ورحیم کہ جسکے واسطے
اور بہت سے نام ہین تو غور کر اور سمجھ کہ طبیعت کس طرح کا نالائق نام ہے کہ اُسکا
بے شعور وادراک بلکہ جزو مخلوقات ہونا اس نام ہی سے ظاہر ہی پھر کس قدر نازیبا وغیر
مناسب ہی کہ تو خالق عالم کا ایسا نام رکھے اور اگر تو دہری ہی یعنے زمانے کو خالق عالم
سمجھتا ہی تو مین تجھسے یہ سوال کرتا ہون کہ زمانے سے تو کیا مراد لیتا ہی آیا یہی روز وشب

سکتے ہین نہ سونگھ سکتے ہین اوران سب مخلوقات گوناگون اور مصنوعات بوقلمون سے اسکے خالق اور صانع کو نہ پہچانین اور اُسکے وجود کے اقرار کرنے مین معاینہ اور مشاہدہ کی ضرورت سمجھین یہ عجیب وغریب بات ہی حالانکہ مخلوق کو خالق سے کیا مشابہت اور مصنوع کو صانع سے کیا مناسبت کہان روح ایک مخلوق حادث وناچیز اور کہان خالق قدیم وحکیم وقوی وعزیز مصرعہ بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + یہ مین نے فقط ایک روح کی مثال لکھی ہی ورنہ بہت سی ایسی چیزین ہین کہ اُنکا وجود یقینی ہی اور حواس ظاہری سے محسوس نہین ہوتین مثل عقل ونفس ناطقہ وقواے انسانی مثل حافظہ وواہمہ ومتخیلہ وجاذبہ وماسکہ ودافعہ وغیرہا سکے سب کے اسکو تطویل لاطائل سمجھکے ترک کردیا تنبیہ آگاہ ہو کہ جو لوگ خالق وصانع حقیقی کے منکر ہین اور عالم کو قدیم سمجھتے ہین اونکو عربی مین طبیعہ اور مادیہ اور دہریہ کہتے ہین اور اُسکے آپسمین بہت اختلاف ہی اگر ان سب کے اقوال نقل کیے جاتے اور ہر ہر بات کا جواب لکھا جاتا تو اول تو طول بہت ہوتا اور دوسرے عوام کہ جو علم منطق وفلسفہ سے ناواقف ہین اونکی سمجھ مین نہ آتا لہذا حق سبحانہ تعالی کے فضل واحسان اور اُسی کی حسن توفیق سے یہ ایسی تقریر جامع کی گئی ہے کہ کوئی قول ان لوگون کا ایسا نہین ہی کہ جسکے رد اس تقریر سے نہو جاے پھر اسپر خوبی یہ کہ عام فہم ہے اور جسکو کچھ بھی عقل سلیم ہے وہ اس بات کو بھی سمجھ گیا ہوگا کہ گو ابتک فقط لامذہبون سے ظاہر مین مخاطبہ ہی مگر مقدمہ کتاب سے یہان تک اسی تقریر سے اکثر مذاہب باطلہ کی رد ہوئی مثل اُن لوگون کے مذہب کے کہ جو ستارے یا چاند یا آفتاب وغیرہ کو اپنا معبود اور خالق یا شریک باری تعالی قرار دیتے ہین اور جو اجسام ارضیہ کے مثل پتھر اور درخت ودریا وغیرہ کی پرستش کرتے ہین اُنکی رد بھی بدرجہ اولی سے

جب کل کرۂ زمین خالق ومعبود نہین ہو سکتا تو اُسکے اجزا کیونکر ہو سکتی ہین اور جو
اور مشرک ہین اُنکی بھی رد ہی اسلئے کہ اس تقریر سے نفی شرک بخوبی ظاہر ہے اور
انہین مشرکین مین مجوس بھی داخل ہین اسلئے کہ وہ یزدان واہرمن دو خالق کے
قائل ہین لیکن مین فقط اسی تقریر پر اکتفا کرونگا اور انشاء اللہ العزیز مجوس اور
بت پرستونکی رد علحدہ لکھونگا اسلئے کہ اب اس زمانے مین اُن لوگون کا کہ جو
ستارے یا چاند یا آفتاب کی پرستش کرتے ہین وجود علحدہ بہت کم معلوم ہوتا ہی
لہذا اُنکے لئے اسی قدر تقریر کافی ہی اور موجود ہین وہ مجوس اور بت پرست انہین
دو مذہبون کے تحت مین داخل ہین اور اگر علحدہ بھی ہوے تو شاذ ونادر والنادر
کالمعدوم اب مین طبعیہ اور دہریہ کی طرف پھر متوجہ ہوتا ہون اسلئے کہ اسباب مین
ابھی سبھے کچہ گفتگو باقی ہی العزیز اگر تجھے کچہ عقل سلیم ہی تو تو اس بات کو بھی یاد رکھیگا
کہ منشا اس فرقہ باطلہ کا وہی خواہش نفسانی اور طبیعت حیوانی ہی کہ جسکی متابعت
سے مین تجکو منع کرچکا ہون اسلئے کہ اس طریقے سے زیادہ کسی طریقے مین
آزادی نہین ہی اور ان لوگون کو اپنے لذات نفسانی کے حاصل کرنے مین
کسی طرح کی پابندی نہین نہ کوئی چیز حلال نہ حرام نہ کچہ مستحسن نہ قبیح جو چاہین کھائین
اور جو چاہین پئین اور جو چاہین کرین اور جو چاہین کہین پس دو حال سے خالی
نہین یا یہ لوگ اپنے مذہب کا بطلان سمجھتے ہین مگر خواہش نفس اور محبت
آزادی اُسکو ترک نہین کرنے دیتی یا سمجھنے نہین دیتی اسلئے کہ بدیہی ہی کہ جو بات
خلاف خواہش نفس ومقتضاے طبیعت ہو وہ سمجھ مین نہین آتی گو کیسی ہی حق
اور راست ودرست ہو ہماری سرکار دولتمدار کو خدا وند عالم اس فرقے کے
شر وفساد سے محفوظ رکھے کہ ہم اُسکے عہد سلطنت وحکومت مین باوصف تخالف
مذہب نہایت آرام وآسایش اور آزادی وفراغت سے بسر کرتے ہین اسلئے

کہ یہ فرقہ منحوسہ جس دولت اور حکومت مین پیدا ہوا ہی اُسپر بہت جلد زوال آگیا ہی ناظرین کتب تواریخ و سیر پر یہ امر پوشیدہ نہین رہ سکتا اگر بنظر بصیرت دیکھین

فصل دوم اے ناظر کتاب اگر فصل اول کے مضامین اور دلائل و براہین بخوبی تیرے ذہن نشین نہین ہوے تو تو عجلت نکرنا اور گھبرانا نہین ابھی تو گویا اصل کتاب شروع بھی نہین ہوئی بھلا جلد اول کے پانچون باب تو بغور و تامل ملاحظہ کر لے شاید تیرا مادۂ قابل اور نیت خالص ہوا اور خداوند عالم تیرے ہدایت کرے اور اگر اُسکے فضل و احسان سے تو سمجھ گیا ہی اور یہ بات تجکو بخوبی معلوم ہو گئی ہے کہ آدمی کو لامذہب رہنا اچھا نہین اور پابندی مذہب خوب چیز ہے اور خالق و صانع حقیقی کا تو قائل ہوا اور صدق دل سے اُسپر ایمان لایا تو اس مقدمے کے پہلی بات تجکو معلوم ہو گئی کہ دنیا مین تو کیونکر آیا ہی یعنے خود بخود نہین آیا بلکہ اُسے خالق عالم نے تجکو بھی پیدا کیا ہی اب تجھے اس بات کا دریافت کرنا باقی رہگیا کہ کیون آیا ہی یعنے علت غائی تیرے پیدایش کی کیا ہے آگاہ ہو کہ جس راستے پر تجکو چلنا ایسا ضروری اور لابدی ہی کہ بغیر اُسکے تو آدمیون کے شمار مین نہین آسکتا وہ ایک ایسی راہ ہی کہ اُسمین بہت سے چاہ عمیق ہین اور سیکڑون دام مکر و فریب بچھے ہوے ہین لیکن ہر مقام مخدوش اور خوفناک ایک ایسا چراغ ہدایت اور نور معرفت روشن ہی کہ آدمی اُسکی روشنی سے بخوبی راہ راست کو دیکھ سکتا ہی اور ہر چاہ تاریک اور دام تزویر سے بچ سکتا ہی لیکن یہ روشنی چشم ظاہر سے نہین معلوم ہوتی بلکہ دیدۂ عقل سے دکھلائی دیتی ہے لہذا جن لوگون کی عقل پر غفلت و خواہش نفس کے پردے پڑے ہوے ہین اُنکو یہ راہ تاریک معلوم ہوتی ہی اور کچھ سوجھائی نہین دیتا پس وہ کسی کنوئین مین گر پڑتے ہین یا کسی حال مین گرفتار ہو جاتے ہین اور

پھر اُس سے نکلنا بہت مشکل ہوتا ہی مگر یہ کہ اُنکا مالک اور خالق اُنمین سے کسی پر
رحم کرے اور اُس مہلکہ سے نجات بخشے کہ وہ روشنی اُسکو دکھائی دینے لگے اور
اُس قید و بند سے چھٹکر راہ راست پر آجاے مین ایک بندہ ذلیل و ضعیف بہت
و گنہگار خداے قادر و مختار و رحیم و غفار کا ہون اور اُسی کی مدد اور حسن
توفیق سے تجکو اُس راہ پر چلنے کے لئے تین چراغ دیتا ہون اگر اِنکو دیکھتا
جائیگا تو خدا چاہے گا سیدھا منزل مقصود کو پہونچ جائیگا وما توفیقی الا
باللہ علیہ توکلت والیہ انیب **مصباح اول** ہر انسان کہ جسکو کچھ بھی
عقل سلیم ہو بآسانی سمجھ سکتا ہے توحید نہایت خوب چیز اور شرک بہت بری
بات ہے اور فصل اول مین دلائل نفی شرک کسی قدر بیان ہو چکے ہین اور
یہان پر باجمال اُنکا اعادہ کرتا ہون اگر عیاذاً باللہ تو دو خدا کا قائل ہوا تو دو حال
سے خالی نہین یا دونون مین اختلاف سمجھیگا یا اتفاق اگر اختلاف سمجھیگا
تو تین حال سے خالی نہین یا دونون کو قوی سمجھیگا یا دونون کو ضعیف یا ایک
قوی دوسرے کو ضعیف اگر تیرے نزدیک دونون قوی ہین تو ظاہر اور بدیہی ہی
کہ اُنکے اختلاف و نزاع سے کیا حرج و مرج زمین و آسمان مین پیدا ہوگا اور
انتظام عالم کیسا درہم و برہم ہو جائیگا اور اگر دونون ضعیف ہین تو تو ہی انصاف
کر کہ ضعیف بیچارہ خدائی کیا کرے گا اور اگر ایک قوی ہے اور ایک ضعیف تو
اول تو ضعیف کی خدائی نہین ثابت ہو سکتی اور دوسرے مین یہ سوال کرونگا
کہ قوی ضعیف کو دفع کیون نہین کر دیتا اور خود اکیلا مالک مستقل کیون نہین ہوجاتا
تو ہرگز اسکا جواب نہین دے سکتا اور اگر دونون مین اتفاق سمجھیگا تو خواہ مخواہ ایک کی
دوسرے کے ساتھ احتیاج ثابت ہوگی اور محتاج ہرگز خدائی کے لائق نہین ہو سکتا
اور یہ بات ظاہر ہی کہ جب دو خدا کا وجود ثابت ہوا تو زیادہ کا بدرجہ اولی ثابت ہوگا

چونکہ امر توحید نہایت واضح اور روشن اور قریب العقل ہی اور یہ مقام بھی قابل اور اختصار کا ہی لہذا اسی قدر پر مین نے اکتفا کی انشاء اللہ العزیز اس کتاب کے باب اول مین کہ جو باب التوحید ہی اسطرح کی دلائل وحقائق ومعارف بیان ہونگی کہ تیری دیدۂ دل روشن اور پر نور ہو جائینگے مگر نیت خالص اور عزم درست شرط ہی اب مین تجکو یہ نصیحت کرتا ہون کہ تو ہرگز ہرگز مذاہب مختلفہ مین سے کسی ایسے مذہب کے نزدیک نہ جانا کہ جس مین کسی طرح کا شرک ہو اور یہی چراغ اول راہ ہدایت کا ہی کہ جو مین تجکو دیتا ہون اور یہ بتاکید کہہ دیتا ہون کہ اس روشنی سے تو علحدہ ہوا اور مہلکہ مین گرفتار ہو گیا اور یہ بھی تجھے بتائے دیتا ہون کہ شرک کے بہت سے اقسام ہین انکی تفصیل انشاء اللہ المستعان آیندہ معلوم ہوگی مصباح دوم مین اول ہی سے کہہ رہا ہون کہ خالق وصانع حقیقی نے انسان کو اسی واسطے عقل عطا فرمائی ہی کہ اور جانورون پر اسکو ترجیح وفضیلت ہو اور نیک وبد پہچانے اور نفع وضرر کو سمجھے کہ جس مین ایک بہت بڑا دھوکا ہوتا ہی اور شیطان ملعون نے کہ جو بنی آدم کا دشمن قدیم ہی اس مغلطہ عظیم سے ایک ایسا جال تیار کیا ہی کہ اسمین ہزارون پھندے ہین اور انسکو اسے راہ راست وصراط مستقیم پر بچھایا ہی کہ جس پر تجکو چلنا ہی اور اس جال مین زیادہ تر وہی لوگ گرفتار ہوتے ہین کہ جنکو عقل کا دعوی اور اسی پر اعتماد اور تکیہ ہی اور اس مردود کا قاعدہ ہی کہ ہر انسان کو اسی راہ سے بھکاتا ہی کہ جسکی طرف اسی متوجہ ومنہمک پاتا ہی مثلاً عابدونکو عبادت کی راہ سے اور عاقلون کو عقل کی راہ سے اور عالمون کو علم کی راہ سے چنانچہ برصیصا عابد کی حکایت تونے نہین سنی کہ جو مشہور ہی اور کتب تواریخ وسیر مین مثبت ہی اور مثل اسکی اور بہت سے حکایتین مین انشاء اللہ العزیز فاتحۃ الکتاب مین کہ جو مواعظ حسنہ پر مشتمل ہی اس مطلب کی تفصیل اور یہ حکایت مع بعض دیگر حکایات

کے حسب گنجایش مقام بیان کرون گا تجھے اُسکا منتظر رہنا چاہیے اس جگہ میرا
یہ مقصود ہے کہ تجکو آگاہ کردون کہ حق سبحانہ تعالی نے انسان کو جو عقل عطا فرمائی ہی
اُسکے ہر امر مین اک حد معین کردی ہی کہ وہ اُس سے تجاوز نہین کر سکتی اور مین تجکو
یہان دلائل عقلی ہی سے عقل کی حدود ثابت کئے دیتا ہون تاکہ تو اُسکو دوسرا چراغ
ہدایت کا سمجھے اور اون حدود سے تجاوز نکرے ورنہ خواہ مخواہ شیطان کی دام مکر و تزویر
مین گرفتار ہوجائیگا حد اول یہ بات انسان کو عقل سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہی کہ ہمارا
اور تمام موجودات اور مخلوقات کا ایک خالق اور صانع ہی مگر ہرگز عقل اُسکی کنہ
ذات کو نہین دریافت کر سکتی اسواسطے کہ عقل بھی مخلوقات حق سبحانہ تعالی مین
سے ایک مخلوق ہی اور یہ امر عقلا محال اور ممتنع ہی کہ مخلوق اپنی خالق تک پہنچ سکی اور
اُسکی کنہ ذات کا ادراک کر سکے اے عزیز آیا تو نہین دیکھتا کہ اکثر مخلوقات کی حقیقت و
ماہیت تیری عقل نہین دریافت کر سکتی پھر تو ہی بتا کہ خالق عالم کی حقیقت کا کیونکر
ادراک کر سکی گی پس تجکو لازم ہی کہ اپنی عقل سلیم سے خالق وصانع عالم کی وجود کا یقین کرکی
اُسپر ایمان لاے اور ہرگز اُسکی کنہ ذات کے دریافت و ادراک مین غور و فکر نکرے ورنہ
وہان تک تیری عقل کی رسائی تو ہوگی نہین خواہ مخواہ تو گمراہ ہوجائیگا حد دوم جب تجکو
یہ معلوم ہوگیا کہ موجودات کا کوئی خالق و صانع ہی تو یہ بھی عقل سے بآسانی دریافت ہو سکتا ہی
کہ وہ حی و قیوم ہی اسلئے کہ جو خود ہی حی و قائم نہوگا وہ دوسری شی کو کیونکر پیدا کر سکتا ہی
اور قادر و توانا ہی اسلئے کہ بغیر قدرت کے بھی کسی کا پیدا کرنا محال ہی اور عالم و دانا ہی اسلئے
کہ جس چیز کا علم ہی نہوگا اُسے پیدا کیونکر کریگا اور مدرک و سمیع و بصیر ہی اسلئے کہ بغیر
ادراک کی بھی خلق اشیا غیر ممکن ہی اور مرید بھی ہی اسلئے کہ بغیر ارادہ کی بھی کوئی فعل نہین
ہو سکتا اور قدیم اور ازلی ہی اسلئے کہ حادث خالق عالم نہین ہو سکتا جب تجکو یہ سب مقامات
معلوم ہوگئی کہ جو خالق عالم کی لئے ضروری ہین تو یہ بھی عقل سے دریافت ہو سکتا ہی

کہ صفات خالق مثل صفات مخلوق نہین ہوسکتی اور اُسکی ذات پر زاید اور اُن سے
علٰحدہ اور مغایر نہین ہین مثل انسان کے کہ جب حیات اُسمین حلول کرے
تو زندہ رہے ورنہ مرجاے اور تحصیل علم کرے تو عالم ہو ورنہ جاہل اور اگر بھول
جاے جب بھی جاہل ہوجاے اور آنکھ نہو تو نہ دیکھ سکے اور کان نہون تو نہ سن سکے
صفات خالق عالم ایسی نہین ہین بلکہ اُسکی عین ذات ہین یعنے اپنی ذات ہی سے
حی ہی اور اُسی سے قادر اور اُسی سے عالم اور اُسی سے سمیع و بصیر اسلیے کہ اگر اُسکی
صفات غیر ذات ہون تو دو حال سے خالی نہین یا قدیم ہونگے یا حادث اگر
قدیم سمجھے جائین تو تعدد قدما لازم آئیگا ایک اُسکی ذات اور کئی صفات اور سوا
ایک ذات کے اور کوئی قدیم نہین ہوسکتا علاوہ اسکے خالق عالم کو ان صفات
قدیمہ کی طرف احتیاج لازم آئیگی حالانکہ وہ غنی بالذات ہی غیر کا محتاج کیونکر
ہوسکتا ہی اور اگر حادث سمجھے جائین تو خالق مثل مخلوق کے محل حوادث قرار پائیگا
کہ پہلے نہ تھا اور پھر حی ہوگیا اور پہلے عاجز تھا اور پھر قادر ہوگیا اور پہلے جاہل تھا
اور پھر عالم ہوگیا معاذ اللہ یہ کیونکر ہوسکتا ہی پس جب ثابت ہوگیا کہ صفات اسکے
عین ذات ہین تو اُنکی کنہ کو بھی دریافت کرنا مثل اُسکی ذات کے عقل مخلوق کے
حد سے باہر اور خارج ہی اور اسمین بھی فکر کرنا موجب ضلالت و گمراہی حد سوم
جب حق سبحانہ تعالی کے فضل و احسان سے تونے اُسکی ذات و صفات کو اپنے
عقل کی حد رسائی تک پہچان لیا تو یہ بھی عقل سے بسہولت معلوم ہوسکتا ہی کہ وہ
حکیم علی الاطلاق ہی اسلیے کہ جو حکیم نہو وہ ایسے عجیب و غریب مخلوقات کہ جو انواع
و اقسام کے صنائع و بدائع پر مشتمل ہین کیونکر پیدا کرسکتا ہی اور یہ بھی بدیہی ہی کہ حکیم
سے کوئی فعل خالی از حکمت اور عبث اور بیفائدہ نہین ہوسکتا پس تجکو جو اُسنے پیدا کیا
اور عقل و فہم عطا فرمایا اور سب حیوانات پر تجکو حکومت بخشی اور اُنکو تیرے لیے مسخر و مطیع کرنا

اور اگر تو بنظر معرفت دیکھے تو حقیقت مین آسمان وزمین اور آفتاب اور مہتاب اور
ستارے اور ابر وہوا یہ سب تیرے کام مین مصروف ہین اور مخلوقات مین سے
کوئی ایسا نہین کہ جس سے تجکو نفع نہ پہونچتا ہو یہ تو مقام اجمال کا ہے تفصیل اسکی
باب اول کی فصل اول مین معلوم ہو گی یہ سب کیون کیا اور تجکو کس لئے ایسی فضیلت
اور بزرگی بخشی اور اسطرح کی نعمتین عطا فرمائین کیا اسی لیے کہ تو جانورونکی طرح
اکل وشرب ودیگر لذات جسمانی مین تمام عمر مبتلا رہے اور پھر ایکدن مرکے خاک مین
ملجاوے یہ تو ایک فعل عبث اور بیفایدہ ہے اور ایسا فعل حکیم علیم قادر ومختار سے
ہرگز نہین ہوسکتا پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ تجکو کسی امر عظیم وعمدہ کے لئے پیدا کیا ہے
اور وہ سواے اسکے اور کوئی بات نہین ہوسکتی کہ تو اسکی عبادت اور بندگی بجا لاوے
اور اسکی اطاعت وفرمانبرداری ہر کام مین اختیار کرے اور اسکی قہر وغضب
سے خائف وترسان رہے اور کوئی بات ایسی نکرے کہ جو اسکے خلاف مرضی اور باعث
ناراضی کا ہو یہان تک تو تیری عقل پہونچ سکتی ہے لیکن اس بات کو ہرگز نہین دریافت
کر سکتی کہ اسکی عبادت کیلئے کونسا طریقہ اختیار کرنا چاہیے کہ جو اسکو پسند آوے اور کون کونسی
باتین موجب اسکی خوشی اور رضامندی کی ہین اور کون کونسی باعث اسکی
ناراضی اور غضب کا اگرچہ اسقدر معلوم ہو سکتا ہے کہ اچھی باتین موجب اسکی
خوشی کا ہین اور بری باتین باعث اسکی ناخوشی کا مگر اسکی تفصیل عقل بشری مین
کہان آسکتی ہے ای شخص تو بنظر غور وتامل ملاحظہ کر کہ ایک حاکم اور بادشاہ دنیا کی
مرضی تو بغیر اسکے آگاہ کئے ہوے دریافت نہین ہوسکتے اس قادر مطلق کی مرضی
کہ جو مالک الملوک ہے کیونکر عقل سے معلوم ہو گی پس ضرور ہوا کہ وہ خالق رحیم وکریم
اپنے رضا وغضب سے بندون کو مطلع فرماے تاکہ انکو اسکی بندگی وطاعت مین
کوئی عذر وحجت باقی نرہجاے اور اگر بغیر اتمام حجت کی خطا وقصور پر مواخذہ کرے

تو یہ اسکے فضل و احسان اور رحم و کرم سی نہایت بعید ہی اور یہ امر بھی ظاہر ہو کہ ہر انسان
کو ایسی قابلیت کہان ہو سکتی ہی کہ اُسکا محرم راز او راسکے کلام و خطاب سی سرفراز ہو
لہذا ضرور ہی کہ وہ اپنے اور اپنی خلق کے درمیان مین ایسے لوگون کو واسطہ قرار دی
کہ جو دو جہتین ہون یعنی ایک جہت قدسی کہ اُس سی اپنے خالق سی اُسکے معارف
و احکام کو اخذ کرین اور دوسری جہت بشری و انسانی کہ اُس سی اور آدمیون کو
پہونچا دین اور اُنکی ہدایت کرین اور آدمی اُنکو اپنا ہمجنس سمجھکے اُنسے موانست
اور مخالطت کرین اور وحشتناک نہون اور یہی وہ لوگ ہین کہ جنکو عربی مین نبی اور
رسول کہتے ہین اور فارسی مین پیغمبر کہ اپنی خالق کا پیغام اُسکے بندون کو پہونچا تی
ہین تا کہ موجب اُس پیغمبر کے ہدایت کی لوگ اپنی خالق اور معبود کی عبادت و طاعت
کرین اور مستحق نعمات اخروی ہون کہ جو غیر فانی اور ہمیشہ کی لیے باقی ہین اور اگر کہنا
نہ مانین تو عذاب ابدی مین مبتلا ہون جب تجکو یہ سب کچھ معلوم ہو گیا تو لازم ہی کہ
ہرگز انبیا علیہم السلام کے دایرہ اطاعت سی قدم باہر نہ رکھے اور اُنکے احکام کو
بلا عذر و حجت تسلیم کرے اور ہرگز اسمین اپنی عقل ناقص کو دخل نہ دی اور ہر حکم کی
علت اور مصلحت دریافت کرنیکے درپے نہو اسلئے کہ عقل کا مقتضا یہ ہی کہ حاکم کو پہچان
لے اور اُسکے صدق و کذب کو دریافت کرے اور جب یہ معلوم ہو جاوی کہ اسکا
حاکم ہونا حق اور درست ہی تو پھر اُسکے ہر ہر حکم مین دخل در معقولات کرنا یہ بالکل خلاف
عقل ہی تو حاکم دنیا کے احکام مین تو دخل دی نہین سکتا اور اُسکے ہر حکم کی مصلحت کو
دریافت کر نہین سکتا پھر تو ہی انصاف کر کہ حاکم دین کے ہر حکم کی مصلحت کیونکر تیری
عقل دریافت کر سکتی ہی یہ دوسرا چراغ راہ ہدایت ہی اور خلاصہ اس تقریر کا یہ ہی
کہ جو حدود عقل کی رسائی کے ہین اُنسے تجاوز نکرے یعنی حق سبحانہ تعالی کی کنہ
ذات و صفات سمجھنے کا ارادہ نکری اور انبیا علیہ السلام کے احکام مین عقل کو

دخل ندی اور دلائل اثبات رسالت اس کتاب کے باب سوم مین آوینگے
انشاء اللہ تعالیٰ اگر تجکو اسقدر کافی نہو تو اُس باب کو بغور و تامل ملاحظہ کرلے
مصباح سوم جب تجکو یہ بات معلوم ہو گی کہ انبیا علیہم السلام خالق عالم کے سفیر
اور اُسکے اور خلق کے درمیان مین واسطہ ہین تو مقتضای عقل یہ ہو کہ تو اُنکے حق مین
افراط و تفریط اور اُنکے مرتبہ مین زیادتی و کمی نکرے افراط و زیادتی سے یہ مراد ہو کہ اُنکو مرتبہ
عبودیت سے بڑہاکر اُلوہیت کی حد تک پہونچاوے اور تفریط و کمی کا یہ مطلب ہو کہ امور
قبیحہ اور معاصی کے اُنکی طرف نسبت کرے امر اول اس سبب سے محال ہے
کہ جب وہ اس واسطے مبعوث اور مقرر ہوے ہین کہ خلق کو خالق کی طرف ہدایت
کرین اور اُسکی رضامندی کو بتائین اور اُسکے قہر و غضب سے ڈرائین تو یہ کیسے ممکن ہو کہ
اس راہ راست کو چھوڑکے خود اپنے نفس کی طرف خلق کو دعوت کرنے لگین اور
آپ ہی خدا بن بیٹھین اور امر دوم اسلیے ممتنع ہو کہ جب اور لوگون کو وہ امور قبیحہ سے
منع کرنیکے لیے آئی ہین تو یہ کیونکر ہو سکتا ہو کہ خود ہی اُنکے مرتکب ہون اور یہ بھی تجکو
عقل سے معلوم ہو سکتا ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ کہ جو عادل و رحیم و کریم ہو ہرگز اپنے بندونکو
ایسی تکلیف نہ دیگا کہ جو مالا یطاق ہو یعنی اُسکی طاقت و قوت سے باہر ہو اور یہ امر
بھی ظاہر ہو کہ دین حق مین دو باتون کا ہونا ضرور ہو ایک عقائد کہ جنپر مکلف ایمان
لاوے اور ایک احکام کہ جنپر وہ عمل کرے اور یہ امر مصباح دوم مین ثابت ہو چکا ہو
کہ احکام الٰہی مین سے ہر حکم کی علت و مصلحت عقل بشری دریافت نہین کرسکتی اسواسطے
کہ اُسپر اُسکو فقط عمل کرنے کا حکم ہوگا نہ اُسکی علت و لم دریافت کرنے کا لیکن عقائد
کہ جنپر ایمان لانے کی تکلیف دی گئی ہو اُسمین ہرگز کوئی ایسی بات نہونی چاہیے
کہ جسکو عقل بشری سمجھ نسکے اور اُسکے ادراک سے عاجز ہو ورنہ انسان ہرگز اُسپر یقین
نہین کرسکتا اور ایمان نہین لاسکتا اور اگر ایسا ہو تو پھر حق و باطل مین تمیز کیونکر باقی رہیگی

ہی لہذا انبیا علیہم السلام ہرگز ایسی بات پر ایمان لانے کا حکم نہ دینگے کہ جو عقل بشری
مین نہ آسکے پس تو زنہار زنہار تو ایسے مذہب کو نہ اختیار کرنا اور ہرگز اُسکے نزدیک
نجانا کہ جس مین نبی کو خدا سمجھتے ہون یا اُسکی طرف امور قبیحہ کی نسبت کرتے ہون اور
اُسکو سب عیوب اور معاصی سے پاک اور معصوم نجانتے ہون یا اُس مذہب مین
ایسے اعتقادات ہون کہ جو عقل کے خلاف ہون یہ تیسرا چراغ راہ ہدایت ہی اے
عزیز ان تینون چراغون مین سے پہلے چراغ کو اپنی داہنے طرف سے کھلا اور دوسرے
کو اپنے آنکھون کے سامنے اور تیسری کو اپنے بائین طرف اور راستی پر بخوف وخطر
سیدھا انہین کی روشنی مین چلا جاو کیون تو کون تجکو بہکا دیتا ہی اور تجکو کون گمراہ
ہو جاتا ہی اور جب تجکو راہ ہدایت اور صراط مستقیم واضح و روشن ہو جاوے تو اس عاصی کو
بھی دعای خیر سے یاد کرنا اور اس التماس کو بھول نجانا اب خدا کی فضل سے تجکو
اس مقدمہ کے دوسرے بات بھی معلوم ہوگئی یعنی دنیا مین تو کیون آیا ہی اور علت
غائی تیری پیدایش کی کیا ہی اسلئے کہ اگر تجکو عقل سلیم ہی تو یہ بات اس فصل کی مصباح سوم
سے تمیز بخوبی روشن ہوگئی ہوگی کہ تو اپنی خالق کی عبادت اور اطاعت کرنیکے لئے دنیا مین
آیا ہی لیکن ابھی تیسری بات مین بہت کچھ باقی ہی اور تجھے یاد ہوگا کہ وہ یہ ہی کہ تجکو کیا کرنا
چاہیے اور اسکا تمام ہونا موقوف ہی دین و مذہب حق کے دریافت کرنے اور
اسکے طریقہ کے موافق عمل کرنے پر لہذا اب اسی مقدمہ کی فصل سوم کو بغور
و تامل ملاحظہ کر

فصل سوم اور اُسمین چند عقبات ہین عقبہ اول العزیز جب تجکو
ان چراغون کو لیکے تحقیق کی راہ پر چلیگا تو تجکو سب سے پہلے ایک دام بزرگ ملیگا کہ جو
عقول فاسدہ اور اوہام باطلہ کے تار و پود سے بنا گیا ہی یہ دام فلاسفہ ہی اور اسی کا
ایک شعبہ طریقہ طبیعیہ و دھریہ بھی ہی کہ جسکی رد فصل اول مین ہو چکی اور یہ اسی
اس سبب سے اُن لوگون سے ابتدا کی کہ وہ صانع حقیقی کے قطعاً منکر ہین اور

اُنکے سوا اور خالق کا بالکلیہ انکار نہین کرتے جب تو اس دام کو نزدیک سے دیکھے گا تو تجکو مصباح اول سے معلوم ہوگا کہ اسمین توحید نہین اور دوم سے روشن ہوگا کہ یہ لوگ اُنھین باتون کے تحقیق کرنے کے درپے ہین کہ جن کا دریافت کرنا حدود عقل بشری سے بالکل باہر ہی اور بوجہ اپنے عجب وخودپسندی ونخوت وغرور کے کسی کی تقلید واطاعت وپیروی انکو گوارا نہین ہی لہذا مصباح ہدایت رسالت سے کہ جو انوار فیوض آلہی سے روشن ہی کوسون دور ہین اور بعثت انبیا علیہم السلام سے قاطبۃً منکر ونفور رہا ہتے ہین کہ ہر بات کو اپنی عقل ناقص ہی سے دریافت کرلین اور اُسی پر انکو اعتماد وتکیہ ہی لہذا خود بھی گمراہ ہوگئے ہین اور لوگون کو بھی گمراہ کرتے ہین اور خود ان لوگون کی اقوال مین اسقدر اختلاف ہی کہ جسکی حد نہین اور بڑی بڑی کتابون مین اُنکا حصر نہین ہوسکتا اور اگر بنظر غور وتامل دیکھا جاے تو حقیقت مین اُنکا کوئی دین ومذہب نہین جو جسکی عقل مین آئے وہی اُسکا مذہب ہی اور حق وباطل اُس مذہب کا دریافت کیا جاتا ہی کہ جو معین ومشخص ہو جبکہ ایسا نہین ہی تو عدم تعین وتشخص خود اُسکے لئے دلیل ابطال ہی اور بیان اس دلیل کا یہ ہی کہ مین فلسفی سے پوچھتا ہون کہ آیا تو کسی خالق وصانع کا قائل ہی یا نہین اگر کہیگا نہین تو مین کہون گا کہ تو طبیعی ودھری ہی تیرے مذہب کی رد فصل اول مقدمہ ونیز فصل اول باب التوحید مین دیکھ لے اور اگر قرار کریگا تو مین کہون گا کہ آیا تجھے اپنی خالق اور صانع کی بندگی وعبادت اور فرمان برداری واطاعت کرنا چاہیئے یا نہین اگر کہے گا کہ نہین تو مین کہون گا کہ بڑی ناحقشناسی اور ظلم کی بات ہی کہ جو تجکو باپ کے صلب سے ماں کے رحم مین لائی اور ایک قطرۂ آب سے علقہ اور اُس سے مضغۂ گوشت بنای، اور پھر اُس کی استخوان پیدا کرے اور اُنپر گوشت اور پوست چڑھاے اور یہ تیرے سب اعضا وجوارح

بنای اور تیرے قالب مین روح کو پھونکے اور اس مقام تنگ تاریک مین قبل
حلول روح اور بعد اسکے تجکو غذا پہونچای کہ تو اس سی نشو و نما پائی اور پھر اسکے بعد
جب تیری خلقت پوری ہوجاے تو تجکو ایسی قوت بخشی کہ تو اس مقام تنگ
سے باہر آئے اور تیری مان کو تیرے اوپر ایسا مہربان فرمائی کہ وہ تجکو اپنی جان
سے زیادہ عزیز سمجھے اور تیرے لئے تیری پیدایش کی پہلے ہی سی اسکی چھاتیون مین
رزق مناسب کہ جو دودھ ہی مہیا کر رکھی کہ وہ تجکو پلای اور تو اس سی پرورش پای
اور روز بروز تیرے اعضا و جوارح بڑہین اور قوت پکڑین اور مضبوط ہون بعد
اسکے تجکو دانت عطا فرماے کہ تو دودھ کو چھوڑ کر اس سے سخت چیزون کو
قطع کرے اور کھاے تاکہ تیرے اعضا مین سختی و صلابت اور قوت پیدا ہو
اور پھر تجکو ہوش و حواس عطا کرے اور روز بروز انمین ترقی بخشی یہان تک
کہ تیری عقل کامل ہوا اور پھر تجکو انواع و اقسام کی نعمات از قسم ماکول و مشروب
و ملبوس و مرکوب وغیرہ عطا کرے اور تو باوجود ان سب نعمتون اور کرامتون کے
کہی کہ مجکو ایسے خالق و منعم و رازق کی اطاعت و بندگی نہ بجالانا چاہیے اور شکر
اسکی نعمات کا نہ ادا کرنا چاہیے بڑی حیف کی بات ہی قطعہ ابر و باد و مہ و خورشید و
فلک در کار اند ؎ تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری ؎ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و
فرمان بردار ؎ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ؎ اور اگر کہے گا کہ ہان کرنا
چاہیے تو مین پوچھون گا کہ اسکی عبادت اور بندگی کا مجکو طریقہ بتا کہ کیا ہے اور
کس طرح کرنا چاہیے اگر تو کوئی بات تبلائیگا تو مین پوچھون گا کہ اسکی سند تیرے
پاس کیا ہی اور ہمکو کیونکر معلوم ہو کہ یہ طریقہ صحیح اور راست و درست ہی اور خدا کو
یہی پسند بھی ہی اور تجکو کہان سے اور کیونکر معلوم ہوا اگر تو کہے گا کہ عقل سے معلوم
ہوا تو مین کہون گا کہ تیرے اور بھائی جو مثل تیری عقل و فہم و علم رکھتے ہین وہ

اور ہی کچہ کہتے ہین اور تیری رای سے اُنکی رای بالکل مختلف ہی اور جب کہ خالق
اور صانع عالم کی طرف سی لوگون کے پاس کوئی سند نہین ہی اور سارا دار و مدار
عقل پر ہی اور عقول کا یہ حال ہی کہ ایک دوسرے سی مختلف ہین تو ہم کسکی عقل کو
صحیح اور کسکی قول کو درست سمجھین اور کس کا کہنا مانین علاوہ اسکے کچہ فقط عبادت
ہی پر موقوف نہین ہی تم لوگ اپنے خالق کی پہچاننے مین اور اُسکی صفات کی جاننے
مین بھی آپسمین مختلف ہو کوئی کچہ کہتا ہی کوئی کچہ کہتا ہی اور پھر اپنی قول کی حقیقت کیلئے
کوئی اُس خالق حقیقی کی طرف سی کسی طرح کی سند اپنی پاس نہین رکھتا پھر ہم کسکا
کہنا صحیح جانین ہمکو تو تمھارے اقوال سی نہ خدا کی معرفت حاصل ہوتی ہی نہ اُسکی
عبادت کرنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہی پھر ہم کیا کرین اور کہان جائین اگر تو کہے گا
کہ تم بھی اپنی عقل سے دریافت کرو تو مین کہونگا کہ بھائی نہ ہمکو تمھاری سی عقل ہی
اور نہ اُسپر ایسا اعتماد و تکیہ کہ اُسی سے سب کچہ دریافت کرلین پھر متعین بتاؤ کہ ہم
کیا کرین مجکو معلوم نہین کہ تو اسکا کیا جواب دیگا شاید تو یہ کہے کہ جو لوگ رسالت
کے قائل اور انبیا علیہم السلام کے پیرو ہین اُنکے آپسمین مین بھی اختلاف ہے
تو مین کہونگا کہ یہ تیری سمجہ کا پھیر ہی اول انبیا سے خاتم انبیا تک کسی مین اختلاف
نہین ہی سب کا ایک ہی قول ہی سب خدا کو واحد لاشریک عالم و دانا قادر و توانا
سمیع و بصیر حکیم و خبیر اور تمام خلق کا خالق اور رازق جانتے ہین اور سوا اسکے
اُسکے کسی کو نہ خالق اجسام سمجھتے ہین نہ کسی دوسرے کی عبادت جائز جانتے ہین
نہ اُسکی ذات و صفات ملک و سلطنت مین کسی کو شریک سمجھتے ہین نہ تیری طرح
اُنمین سے کوئی عقول عشرہ وغیرہ کی خالقیت کا قائل ہی نہ خدا کی قدرت و اختیار
کا منکر کہ تیری طرح کہتا ہو کہ واحد سوای ایک چیز کی دوسری چیز کو پیدا کرہی نہین سکتا
آسمان و زمین و عقل وغیرہ کسی کو قدیم نہین سمجھتے بلکہ تمام مخلوقات کو حادث جانتے

ہین سب فرشتون کے وجود کے قائل ہین شیطان کا وجود بھی کہ جو تیرا بہکانیوالا ہی ہر نبی کی کتاب سی ثابت ہی قیامت کی آنے کا سب کو اقرار ہی اور سب یہ ارشاد فرماگئی ہین کہ ایک دن تمام مخلوقات فنا ہو جائیگی اور آسمان وزمین اور آفتاب ومہتاب وستاری وغیرہ کچھ باقی نرہیگا اور بعد اُسکے پھر حق سبحانہ تعالی اپنی قدرت کاملہ سے سب کو زندہ کریگا جزا وسزای اعمال مین بھی اُنکی آپسمین اختلاف نہین ہے بہشت ودوزخ کے بھی سب قائل ہین بعثت انبیا علیہم السلام ونزول وحی وغیرہ مین بھی سبکو اتفاق ہی اور اسی پر اور امور اعتقادی کا بھی قیاس کرلے اب ہا اُنکی شرائع کا اختلاف سو یہ حسب مصلحت زمانہ ہی یعنے جس نبیؑ کے زمانے کے لئے جو احکام مناسب اور قرین مصلحت تھی حق سبحانہ تعالی نے وہ اُسپر نازل فرمائے اور اس سے زیادہ دلیل اتفاق کی کیا ہوگی کہ جو نبیؑ مبعوث ہوا ہی اُسنے نبیؑ سابق اور مقدم کی اور اُسکی کتاب کی اور اُسکے جمیع اقوال کی تصدیق کی ہی اور یہ فرمایا ہی کہ جو ایک نبیؑ کی نبوت سے بھی انکار کرے گا وہ کافر ہو جائیگا اور دین خدا سے خارج اور اختلاف شرایع کی سبب کو بھی بیان فرمایا ہی اور مین انشاء اللہ العزیز اسی کتاب مین اس مبحث کو بالتفصیل لکھونگا اور سب کا توافق اور تطابق بخوبی اُنھین حضرات کے کتب موجودہ سے ثابت کردونگا اب رہا امتون کا اختلاف تو یہ دو حال سے خالی نہین یا اُنھون نے احکام آلہی واقوال رسالت پناہی مین اپنی عقل کو دخل دیا ہی اور اس سبب سے مختلف اور گمراہ ہوگئے ہین تو یہ آپ ہی لوگونکی شاگردی ہے اور یا اپنی خواہش نفس کے متابعت کی ہی اور یہ امر باعث اختلاف ہوا ہی مثلاً حضرت موسیٰؑ جب کوہ طور پر تشریف لیگئی تو اپنی قوم وامت مین حضرت ہارونؑ اپنی بھائی کو اپنا خلیفہ وجانشین مقرر کرگئی اور سب سی کہدیا کہ انکے خلاف نکرنا مگر اُن لوگون نے اُنکا کہنا نمانا اور اپنے خواہش نفس اور سامری کے بہکانے سے

گوسالہ پوجنے لگے اسمین حضرت موسیٰ پر کیا الزام ہی اور حضرت ہارون کا کیا قصور
یا حضرت عیسیٰ جب آسمان پر تشریف لیگئے تو اپنی امت مین حضرت شمعون کو
کہ جنکو پطرس بھی کہتے ہین اسلئے کہ وہ دین کے کامون مین نہایت سخت تھے وصی
وخلیفہ وجانشین مقرر کر گئے مگر لوگون نے اُنکی اطاعت سے عدول کر کے
اورون کی پیروی اختیار کی اسمین حضرت عیسیٰ کا کیا قصور اور حضرت شمعون کا
کیا اختیار اسی پر اور اختلافات کو بھی قیاس کر لے اور ایک امت کو دوسرے
امت سے جو اختلاف ہی اُسکی وجہ صریح ظاہر ہی کہ وہی خواہش نفسانی اور محبت
دین آبائی ہی اور تفصیل اس اجمال کی یہہ کہ بعثت انبیا علیہم السلام دو طرح پر ہی
اول یہ کہ ایک نبی جو صاحب شریعت وکتاب ہوا اُسکے بعد اور انبیا ایسے مبعوث
ہوے کہ جن پر کوئی کتاب اور شرع علیحدہ نازل نہین ہوئی اور اُسی پہلے نبی کے
تابع اور پیرو اور اُسی کے شریعت کے حافظ رہے اور خود بھی اُسپر عمل کرتے رہے
اور اور لوگون کو بھی اُسی کی طرف ہدایت کیا کئے اور دوسرے یہ کہ جب ایک
نبی کی بعثت کو عرصہ ہوا اور دین خدا مین لوگون کی اتباع ہوا وہوس واغوائے
شیطان کے سبب سی بہت اختلاف اور خرابیان پیدا ہوئین تو حق سبحانہ تعالی
نے دوسرے نبی کو مبعوث فرمایا اور چونکہ بسبب مرور ایام لوگون کی طبایع اور
امزجہ اور قوی مین اختلاف پیدا ہو گیا اور احکام اول اُنکی حالت کے مناسب
نرہے لہذا اُس نبی کو علیحدہ شریعت اور کتاب عنایت فرمائی کہ جو اُس زمانے
کے لوگون کے لئے مناسب تھی پس نبی سابق کی امت نے بوجہ اپنی خواہش
نفس ومحبت دین قدیم اس نبی لاحق کی نبوت سے انکار کیا اور نفسانیت کی
سبب سے اُسکی متابعت اختیار نکی چنانچہ ظاہر ہی کہ ہر اہل کتاب اپنے نبی مابعد کا
منکر ہے اور انبیای ماسبق کا کوئی بھی انکار نہین کرتا اگر تجکو طلب حق منظور ہے

تو اُسکا دریافت ہونا کچہ مشکل نہین ہی بشرطیکہ تو متابعت ہوا و ہوس و محبت
مذہب آبائی مین گرفتار نہوا سلیئے کہ فقط تجکو اسقدر لازم ہی کہ جو پیغمبر سب سی آخر مین
ہو اُسکی حقیت نظر انصاف و غور و فکر سے دریافت کرے جب اسکی حقیت تیری
اوپر واضح و ثابت ہو جائیگی تو امم سابقہ کے اختلاف مین نظر کرنے کی کوئی ضرورت
ہی باقی نرہیگی اور اصل مین اطاعت و پیروی اسی پیغمبر کی واجب و لازم ٹھہریگی
اب رہا اس پیغمبر کی امت کا اختلاف تو اُسکا بیان انشاء اللہ العزیز اس کتاب کی
باب چہارم مین بالتفصیل آویگا اُسکو بغور و تامل ملاحظہ کرے خدا چاہے گا کوئی
امر تیری اوپر مشتبہ نرہیگا علاوہ اسکے نبی کی امت مین جو اختلاف ہوتا ہی تو دو حال سے
خالی نہین ہوتا بعض لوگ تو حق کو سمجھتے ہین اور بسبب نفسانیت کے اُسپر عمل نہین
کرتے اسکا الزام خود اُنکے اوپر ہے نہ پیغمبر و شریعت پر اور بعض لوگ حق کو نہین سمجھتے
اور اُسکی تحقیق و جستجو مین رہتے ہین اور حق اُن سبکے نزدیک وہی ہی کہ جو کچہ خدا و رسول
نے فرمایا اور اُسپر عمل کرنے کا حکم دیا تم لوگون کے یہان جو اختلاف ہی تو کونسا امر حق
قرار پائیگا کہ جسکی تلاش و جستجو کیجاوے اور اگر تو یہ کہی کہ انبیا علیہم السلام کے پاس اپنی
حقیت پر کون سی سند اور دلیل ہوتی ہی تو مین کہونگا کہ اول دلائل قطعیہ و اضحہ کہ
جو ہر شخص کی عقل مین آسکتے ہین اور دوسری خوبی احکام شریعت کہ جو مصالح دنیا و
آخرت پر مشتمل ہین اور تیسرے معجزات اور خوارق عادات کہ مثل اُسکا امکان بشری
سے خارج ہی مثلاً بعض انبیا نے عصا کو اژدہا بنا دیا اور بعض نے مردون کو زندہ
کیا اور بعض نے ایک انگشت مبارک کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا کہ تیرا
جو مذہب ہی کہ اجرام سماویہ قابل خرق و التیام نہین باطل ہو گیا اسلیئے کہ سب نے
اس معجزے کو اپنی آنکہ سے معاینہ کیا اور اب اس زمانے مین تواتر اخبار و شہرت
آثار اُسپر دلیل واضح و مبین ہی تنبیہ واضح ہو کہ ان لوگون کے اقوال مختلفہ کا جمع کرنا

اور اُسکی رد لکھنا کوہ کندن و کاہ برآوردن ہی اور کچھ فائدہ بھی نہین اسلئے کہ اول تو جو
لوگ علم فلاسفہ سے واقف نہین وہ اُنکے اقوال کا مطلب ہی نہین سمجھ سکتے اور دوسرے
یہ کہ جب ان لوگون کے بنا محض عقل کے اوپر ہی اور کسی نبی کے قائل نہین اور کسی
شرع و کتاب کی پابند نہین تو لا محالہ اُنکی اقوال کی رد بھی دلائل عقلی سے کیجائیگی اور جب
ہمنے دلیل عقلی ہی سے یہ امر ثابت کر دیا کہ عقل رضا و غضب خالق حقیقی اور اُسکے طریق
عبادت کے دریافت اور ادراک کے لئے کافی نہین تو یہی ایک دلیل ایسی جامع ہی کہ انکی
کل اقوال کی رد کے لئے کافی ہی اور اس دلیل کا حق درست ہونا ان لوگون کی آپس کی
اختلاف کے سبب سے بخوبی ثابت لیکن بطور اختصار مین اسقدر لکھتا ہون کہ جب
یہ لوگ صانع عالم کی قدرت کے منکر ہین اور کہتے ہین کہ وہ سوا ایک چیز کے کہ جو
عقل اول ہی اور کسی کو پیدا نہین کر سکتا اور تمام مخلوقات کو عقول عشرہ وغیرہ سنے
پیدا کیا ہی اور پھر عالم کو قدیم جانتے ہین تو اُن لوگونکے مشرک ہونے مین کوئی شک نہین
اور اس سے زیادہ اور شرک کیا ہوگا کہ خالق حقیقی کو محض بے اختیار و مجبور و لاچار سمجھی
اور تمام مخلوقات کا خالق اور ون کو قرار دے اگر تیری عقل سلیم ہی تو تجکو اسی قدر کافی ہی
اور یہ مقام بھی اجمال کا ہی لہذا مین اسی پر اکتفا کرتا ہون ؎ ایا فلسفہ دان بسیار گوئی
نپویم بر اہیکہ گم ہوئی ؎ سخن در جہان بہ ز توحید نیست ؎ بناگفتن و گفتن ایزد یکیست
عقبہ دوم جب تو حق سبحانہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے دام فلاسفہ سے نکل گیا تو
تجکو چند مذاہب مختلفہ مین نظر کرنا ہوگی پہلا اُنمین سے مذہب مجوس ہی کہ جنکو آتش پرست
بھی کہتے ہین اور وجہ اُسکی تقدیم کے یہ ہی کہ ان لوگون کے دساتیر کے ملاحظہ سے
معلوم ہوا کہ یہ مذہب طریقہ فلاسفہ سے اقرب ہی اور اُسپر زیادتی یہ ہی کہ یہ لوگ یزدان
و اہرمن دو خالق کے قائل ہین اور اسی اعتبار سے انکو عربی مین ثنویہ بھی کہتے ہین
نیک چیزون کا خالق یزدان کو قرار دیتے ہین اور بد چیزون کا اہرمن کو اگر تجکو کچھ بھی

توحید کے حقیت و خوبی معلوم ہو گئی ہی تو اسی اعتقاد کے سبب سی اُنکے مذہب پر نفرت ہو جائیگی اور اُسپر طرہ یہ ہی کہ آفتاب اور ماہتاب اور ستارے وغیرہ کل اجسام نورانی کی پرستش اور عبادت کرتے ہین اور آگ کی سب سے زیادہ چنانچہ جب انکی قوم مین حکومت و سلطنت تھی تو سیکڑون برس تک آتشخانے روشن رہتے تھے اور بجھنے نہین پاتے تھی اور اب بھی بقدر وسع اہتمام کرتے ہین اور انکے یہان کے معاملات کا یہ حال ہی کہ مان اور نانی اور دادی اور بیٹی اور بہن اور پھوپھی اور خالہ کسی کو حرام نہین جانتے اور سب کی ساتھ نکاح جائز سمجھتے ہین چنانچہ بہمن بن اسفندیار نے اپنی بیٹی ہما کو زوجہ بنایا تھا اور اس سے داراب پیدا ہوا اور اُس سے دارا کہ جسکو سکندر نے شکست دی اور اُسکے ملک کو چھین لیا اور وہ اپنے ملازمون کے ہاتھ سے قتل ہوا العزیز جب اس مذہب کے قبایح اور شنایع کا یہ حال ہی تو کون عاقل اسکی طرف رغبت کرے گا اور مجکو زیادہ لکھنے کی کیا ضرورت ہی لیکن تاہم مین اسی قدر پر اکتفا کرونگا اور انشاء اللہ العزیز باب التوحید مین انکی رد مختصر علٰحدہ لکھون گا عقیدہ سوم دوسرا مذہب بت پرستون کا ہی اس فرقے کی عجیب کیفیت ہی اول تو یہ لوگ اپنے یہان کے اوتارونکو خدا سمجھتے ہین اور کہتی ہین کہ العیاذ باللہ خداوند عالم انمین حلول کر گیا تھا اور اُسپر تکلف یہ ہی کہ اُنکے اور نیز اپنے دیگر بزرگان دین کی طرف عجیب و غریب امور شنیعہ و قبیحہ کی نسبت کرتے ہین کہ جسکے سننے سے انسان کو کراہت شدید پیدا ہوتی ہی اور عجیب و غریب واقعات خلاف عقل بیان کرتے ہین انشاء اللہ العزیز انکے یہان کے بعض حکایات و معاملات باب التوحید مین انکی رد کے ذیل مین بیان کرونگا دوسرے یہ کہ مخلوقات مین سے مثل آفتاب و مہتاب و کواکب اجسام سماویہ اور پتھر اور درخت اور دریا وغیرہ اجسام ارضیہ کوئی چیز ایسی باقی نہین ہی کہ جسکی یہ پرستش اور اُسکے آگے سجدہ نکرتے ہون اور ہرگز

ہرگز اپنی خالق اور مالک اور صانع اور پروردگار کا سجدہ نہین کرتے نہ اُسکی عبادت
بندگی بجا لاتے ہین کیا تعجب کی بات ہی تیسرے یہ کہ اپنے دین و مذہب مین کسی
دوسرے کو داخل نہین کر سکتے حالانکہ جو مذہب حق ہو چاہیے کہ وہ عام ہو کہ ہر شخص
اُسکو اختیار کر سکے جب ایسا ہی تو بالفرض محال اگر کسی کو انکی مذہب کی حقیت ثابت
بھی ہو جاوے تو وہ بیچارہ کیا کرے اسمین داخل تو ہو ہی نہین سکتا شاید یہ لوگ یہ عذر
پیش کرین کہ ہمارے نزدیک سب مذہب حق ہین اور ہر شخص کو اپنے مذہب ہی کا پابند
رہنا بہتر ہے تو مین کہونگا کہ اور لوگ تمھارے مذہب کو باطل سمجھتے ہین اور تم اُنکے
مذہب کو حق لہذا اُنکے مذہب کی حقیت تو بالاتفاق ثابت ہوگئی اور تمھارے
مذہب کے حق ہونے مین شک رہا اور عقل کا مقتضا یہ ہی کہ جس بات کی خوبی
بالاتفاق ثابت ہو آدمی کو وہی اختیار کرنا چاہیے اور جسمین تردد اور خوف ضرر ہو اُسکو
ترک کر دینا چاہیے لہذا اُنکو تمھارے ہی قول سے لازم ہو گیا کہ اپنے مذہب کو ترک کرو
اور دوسرا مذہب اختیار کرو ہر چند کہ انکی بات مین زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت
نہین لیکن چونکہ ان لوگون کی ہندوستان مین کثرت ہی کہ جہان کی باشندون کے لئے
خاصکر یہ کتاب لکھی جاتی ہی لہذا مین باب توحید مین حتی الوسع انکی افہام و تفہیم مین
کوشش کرونگا شاید یہ لوگ اپنی ضلالت و گمراہی سے باز آئین اور دین حق کو
اختیار کرین انشاء اللہ تعالی یہان طالب حق کے لئے اسی قدر کافی ہی اور ہر شخص
عاقل کو بادی النظر مین انکے مذہب کا بطلان بخوبی معلوم ہو سکتا ہے
عقبۂ چہارم اے عزیز جب تو ان مذاہب باطلہ کی ظلمت و تاریکی سے نکلیگا اور
آگے بڑھیگا تو تیرے اور انوار حق کی بیچ مین فقط ایک پردہ و حجاب کہ جو مانع
تجلی و ظہور ہی باقی رہجائیگا ہر چند کہ یہ حجاب نہایت کثیف اور غلیظ ہی لیکن
ایسے زیادہ نہین کہ جو آفتاب کو چھپا لیتا ہی مگر تاہم اُسکی روشنی ظاہر رہتی ہے

اور لوگ اُس سے متمتع ہوتے ہین اور پھر اپنے عدم ثبات اور قرار کے سبب سے جلد دفع
ہوجاتا ہے اور خورشید منور کا چہرہ پہلے سے بھی زیادہ صاف اور روشن سکو نظر آنے
لگتا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب مذاہب متذکرہ بالا کا باطل ہونا تجکو معلوم
ہوگیا تو اب فقط اہل کتاب باقی رہگئی کہ جو بعثت انبیا اور نزول وحی وکتاب وغیرہ
کے قائل ہین اور یہ تین فرقے ہین ایک یہود اور ایک نصارا اور ایک اہل اسلام
اور ان تینون فرقون مین اصل اختلاف تو فقط اسی قدر ہے کہ ہر فرقہ مقدم فرقہ مؤخر
کے نبیؑ کا قائل نہین ہے یعنے یہود دو پیغمبرون کے منکر ہین اور نصارا ایک پیغمبر کے
لیکن اس اختلاف کے سبب سے توحید وغیرہ اور ضروریات دین مین بھی سخت
اختلاف پیدا ہوگیا ہے اور مین رد فلاسفہ مین بیان کرچکا ہون کہ ہر نبی مابعد اپنے
نبی ماسبق کی کتاب اور جمیع اقوال واعتقادات کا معترف ومصدق ہوتا ہے
لہذا بدیہی اور ضروری ہے کہ اگر نبیؑ مؤخر حق پر ہوا تو امم سابقہ جو اُسکی نبوت کے
منکر ہونگے وہ خواہ مخواہ باطل پر ہونگے اسلئے کہ نبیؑ موخر کی امت تو سب انبیا کی
نبوت کی مقر ہوئی اور امم سابقہ اس نبیؑ کے منکر کہ جسکی نبوت ثابت ہوچکی اب
تجکو فقط دو باتون کی تحقیق باقی رہگئی ایک دین اسلام وپیغمبر اسلام کی حقیت
اور دوسرے اُن امور کا حق یا باطل ہونا کہ جسمین یہود ونصارا کو اہل اسلام سے
اختلاف ہے چونکہ امر مؤخر مستلزم تحقیق امر مقدم ہے لہذا اُسکا بیان بھی مقدم
کیا جاتا ہے واضح ہو کہ ان تینون فرقون سے کے آپسمین چند امور مین اختلاف ہے
چونکہ یہ مقدمۃ الکتاب مقام اجمال ہے لہذا مین اُنمین سے بعض باتون کا کہ جو اصل
اصول مین یہان ذکر کرتا ہون اول یہ کہ مسلمان کہتے ہین کہ خدا ایک ہے اور کوئی
اُسکی ذات وصفات اور قوت واقتدار مین شریک نہین اور کوئی اُسکا مثل و
شبیہ ونظیر نہین ہے اور کوئی صفت حادثہ مثل صفات مخلوق کے اُسمین نہین

بمثل کہانے اور پینے اور سونے وغیرہ کے اور اسمین کسی طرح کا تغیر نہین ہوتا مثل اسکے کہ آدمی پہلے طفل صغیر اور ناتوان ہوتا ہی اور بعد اُسکے جوان و قوی اور پھر بڈھا اور ضعیف ہو جاتا ہے نہ کوئی اُسکی زوجہ ہی نہ کوئی بیٹا ہی نہ کوئی ماں ہی نہ کوئی باپ ہی وقس علی ہذا غیرہا اسلئے کہ یہ سب صفات مخلوقیت اور حدوث مین اور حق سبحانہ تعالی قدیم و ازلی و ابدی ہی اور یہود حضرت عزیر پیغمبر کو خدا کا بیٹا کہتے مین اور نصارا حضرت عیسٰی کو خدا کا بیٹا بھی کہتے مین اور خدا بھی کہتے ہین اور تثلیث یعنے تین خدا کے قائل ہین اسکے یہان کی متقدمین تو خدا اور حضرت عیسٰی اور حضرت مریم ان تینون کو خدا جانتے ہین اور متاخرین حضرت مریمؑ کی جگہ روح القدس کو شریک کرتے ہین اور یہ سب لوگ اسکے قائل ہین کہ حضرت عیسٰی کئی مہینے تک ماں کے پیٹ مین رہی اور اسکے بعد مثل اور لڑکون کے پیدا ہوے اور دودھ پیتے تھے اور روتی تھی اور ہنستے تھی پہلی بچی تھی بعد اسکے جوان ہوے اور مثل اور آدمیون کے نشو و نما پائے اور کھاتے تھے اور پیتے تھے اور چلتے تھے اور پھرتے تھے اور سوتے تھے اور جاگتے تھے اور پیشاب کرتے تھے اور پیخانہ جاتے تھے اور مثل اسکے اور سب صفات آدمی کے انمین موجود تھے اور پھر خدائے قدوس و قدیم تھے اور یہودیون نے اونکو زبردستی پکڑ کے صلیب دیدے یعنی سولی پر چڑھا دیا اور وہ مرگئی اور روح مبارک جسم شریف سے مفارقت کر گئی اور پھر خدائے حی و قیوم ازلی و ابدی تھے تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیرا دوسرے یہ کہ مسلمان کہتے ہین کہ نبی کو ہمیشہ پاک و پاکیزہ اور طاہر و مطہر اور اول عمر سے آخر عمر تک سب گناہون سے بری و معصوم ہو اور یہود و نصارا کی کتابون مین کہ جنکو وہ لوگ کتب سماویہ اور منزل من اللہ سمجھے ہین کوئی فعل شنیع اور قبیح باقی نہیں ہی کہ جسکی نسبت انبیا علیہم السلام کی ذات مقدسہ کی طرف نہو یہان تک کہ ان لوگونکا معاذ اللہ زنا کرنا اور جھوٹ بولنا

اور خدا پر تہمت و افترا کرنا اور بت پرستی کرنا تک لکھا ہوا ہی مسلمان یہ نہین کہتے
کہ انکی کتابین جھوٹی ہین بلکہ انکی اصل کتب کے تو مثل اپنی کتاب اقدس کی تصدیق
کرتے ہین بلکہ یہ کہتے ہین کہ ان کتابون مین تحریف ہو گئی ہی اور لوگون نے یہ جا بیجا
قصے اپنی طرف سے انمین داخل کر دیئے ہین انبیا علیہم السّلام ان قبایح سے
پاک و پاکیزہ ہین اور ہرگز اس طرح کے افعال شنیعہ اُنسے سرزد نہین ہو سکتے اور
قرآن مجید سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہی کہ ان کتابون مین تحریف بہت ہوئی
ہی اور جب قبل نزول قرآن ان کتابون کا محرف ہونا ثابت ہوا تو جب سی ابتک
اس مدت مدید مین نہین معلوم کیا کیا کچھ تغیر و تبدیل ہوا ہوگا اور حال ان کتابونکی
عدم تحفظ کا یہ ہی کہ اصل انجیل حضرت عیسیٰ کے بعد ہی سے غائب اور مفقود ہو گئی
فقط اُسکی ترجمے شائع اور متداول ہین اسکا کوئی شخص انکار نہین کر سکتا اے
ناظر کتاب جب تو اس مقام پر پہونچے اور شاید انکی کتابین ملاحظہ نکی ہون تو تجھکو
اس بات کا تعجب ہوگا کہ ایسے امور قبیحہ انکی کتابون مین کیونکر مندرج ہین اور
کیونکر پادری ان کتابون کا ہر زبان مین ترجمہ کروا کے بانٹتے پھرتے ہین اور انکے
مطالعہ اور ملاحظہ کی طرف ہر شخص کو دعوت کرتے ہین تو مین کہونگا کہ تو فقط انہین
باتون کا تعجب نکر ہین ایک بات اس سے بھی زیادہ تعجب انگیز تجھکو بتاتا ہون اور
وہ یہ ہی کہ اب بھی باوصف تبدیل و تحریف کے انکے یہان کی کتابونمین حق سبحانہٗ تعالےٰ
کی توحید اور اُسکا وحدہ لاشریک ہونا مفصل اور مکرر نہایت ظاہر اور واضح طور پر
لکھا ہوا ہی اور یہ لوگ ان سب مطالب کو آخر دیکھتے ہی ہونگے لیکن پھر تثلیث کی
قائل ہین اور دو اور خدا اسکے شریک بتاتے ہین تعالی اللہ عما یشرکون تو گھبرا
نہین مین انکی کتابونمین توحید کا موجود ہونا اس کتاب کے باب التوحید مین
کہ جو باب اول ہی اور سب قصص اور حکایات امور شنیعہ کہ جو انبیا علیہم السلام کی

نسبت انکی کتابون میں لکھی ہوئے ہین باب النبوۃ مین کہ جو باب سیوم ہی انشاء اللہ لفرینا
بتفصیل وتصریح لکھونگا اور انکی کتابون کی ہر ہر مقام کا پتہ ونشان بھی بہت وضح
کرکے لکھونگا تو انکی کتابون مین خود معاینہ کرلینا کہ میرا یہ بیان صحیح ہی یا غیر صحیح دیگر
یہ کہ مسلمان کہتے ہین کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے جو اوامر ونواہی ارشاد فرمائے ہین اور
حدود معین کردئے ہین اگر انسان اُنکے خلاف کریگا اور معصیت سی نہ بچیگا تو عذاب
الیم مین مبتلا ہوگا اور جہنم مین داخل کیا جائیگا اور اگر خلاف نکریگا یعنے اوامر کو بجالائیگا
اور نواہی سے بچیگا اور حدود اللہ سے تجاوز نکریگا تو مستحق نعمات ابدی ہوگا اور
بہشت مین اُسکو رہنے کے لئے مقام کریم ملیگا ہان البتہ چونکہ خداوند عالم رحیم
وغفار ہی اور انبیاء علیہم السلام کو خصوصاً ہمارے نبی صلوات اللہ علیہ وآلہ کو مرتبہ
شفاعت حاصل ہے لہذا یہ ممکن ہی کہ حق سبحانہ اپنی فضل ورحمت اور انبیاء علیہم السلام
کی شفاعت سے جس گنہگار کو چاہے بخشدے بشرطیکہ اُسکا ایمان درست اور
اعتقاد صحیح ہو اور سب مسلمان خدا کی رحمت اور اپنے پیغمبر کی شفاعت کے
امیدوار ہین مگر یہ کہتے ہین کہ انسان کو یہ لازم نہین ہی کہ اسپر تکیہ کرکے بیخوف
وخطر گناہون کا مرتکب ہو بلکہ اُسکو چاہیے کہ اپنے معبود برحق کو ہر وقت اپنے
حال کا حاضر وناظر جانکے کمر اطاعت وعبادت چست باندھے اور جن باتون کا
اُسنے حکم کیا ہی اُنکو بجالاے اور جن باتون سے منع فرمایا ہی اُس سے بچتا رہے
اور نصاریٰ کہتے ہین کہ جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مصلوب ہوکے تمام
خلق کے گناہون کا کفارہ ہوجانے پر اور معاذاللہ کئے روز دوزخ مین رہنے
پر ایمان لاے اُسکو سب کچھ مباح ہی چاہی چوری کرے چاہے زناکاری چاہے
جھوٹ بولے چاہے کسی کو قتل کرے اُسکا کوئی پوچھنے والا نہین ہی نہ اُسکو کسی
عمل خیر کرنیکی ضرورت ہی نہ کسی عمل بد سے بچنے کی تنبیہ اسے عزیز تو ہی انصاف کر

کہ جن لوگون کے یہ اقوال اور اعتقادات ہون آنکے مذہب کی طرف کوئی عاقل
کیونکر راغب ہو سکتا ہی اور کس طرح اُسے اختیار کر سکتا ہی اور جب ان دونون مذہبونکا
باطل ہونا ظاہر اور واضح ہوا تو لامحالہ مذہب اسلام کا حق ہونا ثابت ہو گیا لیکن فقط
اسی قدر پر اکتفا نہین کی گئی ہی بلکہ اسکی حقیت پر انشاء اللہ تعالی ایسے دلائل واضحہ
اور براہین قاطعہ اس کتاب مین آئینگے کہ جو شخص کچہ بھی عقل سلیم رکھتا ہوگا اور چشم
بصیرت سے دیکھے گا اُسکا دل روشن ہو جائیگا اور اُسی واسطے یہ کتاب لکھی جاتی
ہی اور مین اس مقام پر چند دلائل کا بالاجمال ذکر کرتا ہون کہ جنکی تفصیل اس کتاب کے
ابواب وفصول آیندہ مین آویگی انشاء اللہ تعالی اول توحید اور اُسکے حقائق و دقائق
ومعارف کا بیان کہ جو کلام اللہ وکلام رسول وکلام اہلبیت علیہم السلام مین موجود ہین
دوم مواعظ ونصائح وطرق تزکیہ نفس ومصالح وحکم کہ جو اس دین متین مین ہین
اور خوبی ومتانت احکام شرع شریف کہ جو فوائد دنیا وآخرت پر مشتمل ہی سوم معجزات
وخوارق عادات کہ جو حضرت خاتم النبیین شفیع المذنبین اور اُنکے اہلبیت طاہرین
سے ظاہر ہوے چہارم طہارت وپاکیزگی وپاکدامنی ومعصوم ہونا آنحضرت اور
اُنکے اہلبیت علیہم السلام کا جمیع معاصی وعیوب سے اول عمر سے آخر عمر
تک ونیز ان حضرات کے ریاضات ومجاہدات وعبادات پنجم بشارات
کہ جو باوصف تحریف وتبدیل اب بھی حضرت اور اہلبیت حضرت کی نسبت کتب
عہد عتیق وعہد جدید یہود ونصارا مین موجود ہین دلیل اول باب التوحید مین و
دلیل دوم اس کتاب کے جلد دوم مین ونیز ایک حصہ اُسکا فاتحۃ الکتاب مین
ودلیل سوم وچہارم وپنجم باب النبوت وباب الامامت مین ملاحظہ کرنا چاہیے اور
اسکے سوا اور بہت سے دلائل انشاء اللہ العزیز اس کتاب مین آوینگے
اور اصل یہ ہی کہ کوئی خوبی کسی دین وملت حقہ ماسلف مین ایسے نہین ہے

کہ جو اس دین مبین اسلام مین موجود ہو اور تمام انبیای سابق کے خصائل حمیدہ اور صفات پسندیدہ ہمارے حضرت اور اُنکے اہلبیت مین مجتمع ہین بیت حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری ٭ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ٭ اگر کسی کو یقین نہ آوے تو یہ کتاب موجود ہی دیکھنے سے عیان ہے چہ بیان ہر چند کہ کسی فرد بشر کی مجال نہین ہے کہ محاسن دین اسلام و حضرت خاتم النبیین اور اُنکے اہلبیت طاہرین کا حصار کرے مجھ بندۂ ضعیف و ذلیل کی کیا بساط اور اس کتاب مین کہان وسعت و گنجایش مگر ذرّی مین آفتاب کا نور نظر آتا ہی اور قطرے مین دریاے ذخار کی ماہیت معلوم ہوتی ہی ایسی ہی اس کتاب کو بھی سمجھنا چاہیے اب مین مقدمہ کو ختم کرتا ہون اور فاتحۃ الکتاب سے تجکو انشاء اللہ العزیز انوار ہدایت و معرفت نظر آنے لگین گے مگر چشم بصیرت سے اعلام آگاہ ہو کہ جب مین نے اس کتاب کو لکھنا شروع کیا ہی تو یہ ارادہ کر لیا تھا کہ جب تک بادی النظر مین اور مذاہب کا بطلان اور دین اسلام کی حقیت باجمال و اختصار دلائل عقلیہ سے نہ ثابت کر لون تب تک کسی آیت یا حدیث سے استدلال نکرون اور اسی سبب سے مین نے ایک تمہید اور ایک مقدمہ قبل شروع کتاب علیحدہ قرار دیا تھا اور اسی وجہ سے میرا دائرۂ تقریر و تحریر نہایت تنگ تھا اسلئے کہ گو مذہب حق مین یہ بات ثابت ہی کہ معرفت اصول دین و عقاید عقل سے حاصل کرنا چاہیے مگر قرآن مبین و سنت سید المرسلین و احادیث ائمہ معصومین مین دلائل عقلیہ بھی اسطرح سے موجود ہین کہ کوئی فرد بشر کیسا ہی عاقل اور عالم ہو ویسی دلیل اپنی عقل سے نہین بیان کر سکتا اور اگر کوئی شخص کچھ بھی بیان کرے تو وہ اگر دلیل حق اور راست ہوگی تو ضرور ہی کہ قرآن یا حدیث مین تفصیل یا باجمال موجود ہو چنانچہ اس بندۂ عاصی نے جو بعد ختم مقدمہ اسکے اور تمہید کی مضامین پر بغور و تامل مدرر نظر کی تو معلوم ہوا کہ اصل ان سب مضامین اور دلائل کی قرآن ہی مین موجود ہے

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ مین نے چاہا تھا کہ اس مقام مین اُن آیات بینات کو لکھدون کہ جن سے یہ دلائل و مضامین مقتبس ہوتے ہین پھر مجھے غور کرنے سے یہ معلوم ہوا کہ وہ آیات فوائد و ہدایات کثیرہ پر مشتمل ہین اور ہر چند اون فوائد و علوم و معارف و حقائق کا کہ جو آیات قرآنی مین مندرج ہین احاطہ کرنا عقل بشری سے باہر ہے مگر جس قدر مجھ بندۂ ذلیل و نحیف پر ظاہر ہوا ہے اُسکے لکھنے کی بھی یہ مقام گنجایش نہین رکھتا تھا لہذا اس کتاب کے ہر مقام مناسب مین اون آیات کا انشاء اللہ تعالے ذکر کرونگا اور تمہید و مقدمہ کے مضامین کی طرف بھی اشارہ کردونگا کہ جو اُن سے مقتبس ہوتے ہین اور اُسکے سوا اور فوائد بھی بقدر اپنے فہم و گنجایش مقام کے بیان کرونگا مثلاً جو مضامین کہ مواعظ سے متعلق ہین وہ فاتحۃ الکتاب مین اور جو دلائل کہ رد مذاہب باطلہ مین لکھے گئے ہین وہ اُسکے مقام رد مین اور اکثر ان دلائل کی طرف باب التوحید مین اشارہ کیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَ بَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَ اَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ ۝

فاتحۃ الکتاب مواعظ حسنہ مین ہی اے ناظر کتاب نہ مجھے کسی قوم و مذہب سے کچھ عداوت ذاتی ہی نہ اظہار علم و عقل منظور ہی بلکہ خالصًا لوجہ اللہ مین یہ کتاب لکھتا ہون کہ شاید کوئی شخص گمراہ اُسکے دیکھنے سے ہدایت پاوی اور راہ راست پر آجاوے اور مقتضاے آدمیت بھی یہی ہی کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی بہتری و بہبودی کا خواہان ہو **بیت** بنی آدم اعضاے یکدیگراند ؎ کہ در آفرینش زیک جوہراند ؎ اس کتاب کو مین نے اپنے خالق و رب و مالک پر توکل کرکے شروع کیا ہی وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ اور اُسی کے فضل و احسان سے مجھے امید ہی اور اُسی پر بھروسہ ہی اور وہی میری مدد بھی کرتا ہی مین نے پہلے چاہا تھا کہ اس فاتحۃ الکتاب کی فصول اپنے رای سے مقرر کرون مگر جب شروع کرنے کا ارادہ کیا تو حق سبحانہ تعالے نے ایک آیت اپنی کلام مجید سے ایسی میرے دل مین ڈال دے کہ جو تمام انواع و اقسام مواعظ پر مشتمل ہی اور کوئی امر مستحسن ایسا نہین ہی کہ جسکا اُسمین حکم نہوا ور کوئی امر قبیح و غیر مستحسن ایسا نہین ہی کہ جس سے اُسمین منع نفرمایا ہو حالانکہ اُس آیت مین فقط چند الفاظ ہین اور یہ بھی اعجاز قرآنی مین سے ہی لہذا اب مین اُسی آیہ وافی ہدایہ کا ذکر کرتا ہون اور اُسی کے الفاظ کے موافق فصول مقرر کرون گا اور یہ امر ظاہر ہی کہ اس کتاب کا موضوع تحقیق مذہب حق ہی نہ محض موعظہ اور یہ فاتحۃ الکتاب مواعظ حسنہ مین اسواسطے مقرر کیا گیا ہی کہ پہلے ناظرین کے قلوب اُنکے ملاحظہ سے ملایم ہو جائین تاکہ قابل قبول کلام حق و صدق ہون لہذا حسب گنجایش

مقام اس آیہ شریفہ کی تفسیر بیان کرونگا ورنہ اسکی معانی و مطالب کے بیان کے لئے
تو بڑے بڑے دفتر بھی کافی نہین ہوسکتے اگر تجھے کچھ عقل سلیم ہو تو یہ امر تجھپر خود واضح ہوجائیگا
البتہ لازم ہو کہ اس آیہ کریمہ کی تفسیر کو جو اس فاتحۃ الکتاب مین ہو بغور و تامل ملاحظہ
کرے اور وہ آیت مبارکہ یہ ہو اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآئِ ذِی
الْقُرْبٰی وَیَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۔ ترجمہ ظاہر الفاظ
آیت کا یہ ہو کہ تحقیق خدا حکم کرتا ہو ساتھ عدل کی اور احسان کی اور عطا کرنے قریبون اہل
رشتہ دارون کے اور منع کرتا ہو بیحیائی سے اور امر نامعقول سے اور بغاوت سے وعظ
کرتا ہو تمکو شاید تم کہنا مانو اور یاد رکھو انتہی اب یہ بندۂ ذلیل و نحیف اُسی پر توکل کرکے
کہ جسکا یہ کلام پاک ہو اسکی تفسیر بقدر اپنے فہم و گنجایش مقام کے بیان کرتا ہو یہ امر ظاہر ہو
کہ انسان کی خیر و صلاح و رشد و فلاح موقوف ہو حق سبحانہ تعالی کے امر و نہی کی
پابندی پر اور اس آیت مین اللہ جل جلالہ نے تین باتون کا حکم فرمایا ہو عدل و
احسان و ایتاے ذی القربی اور یہ تینون باتین ایسے جامع ہین کہ کوئی خوبی دنیا و آخرت
کی اس سے باہر نہین ہو اور تین باتون کو منع فرمایا ہو فحشا و منکر و بغی اور یہ تینون باتین
بھی ایسی ہین کہ کوئی برائے دنیا و آخرت کی اس سے باہر نہین ہو اور بعد اسکی یہ بھی
اپنی کمال فضل و احسان سے فرمایا ہو کہ اللہ تمکو وعظ و نصیحت کرتا ہو کہ شاید تم اسپر عمل
کرو لہذا اس آیت کے تفسیر کے لئے چار فصلون کی ضرورت ہوئی فصل اول ضرورت
و فوائد وعظ مین فصل دوم تفسیر ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و ایتای ذی القربی
مین فصل سوم تفسیر نہی عن الفحشاء والمنکر والبغی مین
فصل چہارم تفسیر یعظکم لعلکم تذکرون مین فصل اول ضرورت و فوائد وعظ مین
واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالی نے اس دنیاے ناپائدار کو اپنے بندون کے لئے
محل امتحان و آزمایش قرار دیا ہو چنانچہ وہ خود اپنے کلام مجید مین فرماتا ہے

خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ یعنے پیدا
کیا ہی اللہ تعالیٰ نے موت کو اور زندگی کو تا کہ آزماوے تمکو کہ کون تم مین سے اچھی کام کرتا ہی
اور وہی اللہ غالب ہی بخشنے والا انتہی اور اپنی حکمت کاملہ اور رحمت شاملہ سی انسان کو
دو طرح کی قوتین عطا فرماے ہین ایک قوت حیوانی کہ اُس سے وہ کہاتا ہی اور پیتا ہی اور
سوتا ہی کہ جو موجب اُسکی نشو و نما اور قوام بدن کا ہی اور عورتون سے مباشرت کرتا ہی کہ جو
موجب توالد و تناسل و بقاے نوع انسانی ہی اور طمع و غصہ و غضب و کینہ و حسد
و بغض و عداوت و محبت اولاد و ازواج و آبا و اجداد و قوم و قبیلہ کہ موجب ترک
امر حق و صواب ہو یہ سب خصائل و عادات اسی قوت حیوانی کے لوازم مین سے ہین
دوسری قوت قدسیہ و ملکیہ کہ منشا اُسکا عقل سلیم ہی پس اگر انسان نے قوت قدسیہ کی تکمیل
مین متابعت اور پیروی عقل سلیم کی کی اور قوت طبیعیہ و حیوانیہ کو اس سے مغلوب کر دیا
تو چونکہ فرشتون کو فقط ایک ہی جہت یعنی قوت قدسیہ عطا ہوئی ہی اور انکو اعمال
خیر کرنے مین کوئی مانع و عائق نہین ہی کہ مجاہدہ کی ضرورت ہو لہذا یہ انسے بہتر ہو گیا کہ
اسنے جہاد اکبر کیا کہ حق سبحانہ تعالےٰ اپنی کتاب عزیز مین فرماتا ہی وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِيْنَ
عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ۙ یعنی اور بزرگی بخشی ہی اللہ نے جہاد کرنے والون کو بیٹھنے والون پر
از روی ثواب عظیم کے انتہی اور اگر اسنی پیروی و متابعت خواہشہاے نفسانی و
طبیعت حیوانی کی کی اور عقل کو اس سے بیکار اور قوت قدسیہ کو مغلوب کر دیا تو بالیقین
جانور سے بدتر ہو گیا اسلئے کہ اُسکو تو قوت قدسیہ عطا ہی نہین ہوئی اگر وہ فقط اپنی طبیعت
کے مقتضا پر عمل کرتا ہی تو اُسکا کیا قصور اور حق سبحانہ تعالیٰ اپنی کتاب کریم مین فرماتا ہی
اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ۙ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ
اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ۠
یعنی آیا دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ اپنی خواہش نفسانی کو اُسنے اپنا معبود قرار دیا ہی

کیا تو اُسکا ذمہ دار ہی یا تو گمان کرتا ہی کہ اکثر اُن لوگون مین سے سنتے ہین یا سمجھتے ہین ایسا نہین ہی وہ تو مثل چارپایون کے بلکہ اُنسے بھی زیادہ گمراہ ہین انتہی اس مقام پر تجکو معلوم ہوا ہوگا کہ تمہید مین جو مین نے انسان وحیوان کی باب مین تقریر کی ہی وہ گویا اسی آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر ہی مگر باوصف طوالت وکثرت الفاظ یہ مواعظ وفوائد اُس سے کہان حاصل ہوسکتے ہین کہ جو اس آیہ کریمہ کے چند الفاظ سے بادی النظر مین مستنبط ومستفاد ہوتے ہین شروع آیت مین حق سبحانہ تعالی نے اُن لوگون کی باب مین کہ جو اپنے خواہش نفس کی پیروی کرتے ہین ارشاد فرمایا ہی کہ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلٰهَهُ هَوٰىهُ یعنے آیا دیکھا تو نے اُس شخص کو کہ اپنی خواہش نفسانی کو اُسنے اپنا معبود قرار دیا ہے انتہی یہ اسطرح کا کلام فصیح وبلیغ اور جامع اور پر تاثیر ہی کہ مثل اسکے کلام کرنا قدرت مخلوق سے خارج ہی ایک لفظ اسطرح کی جامع ارشاد فرمائی کہ جسطرح اُنکی متابعت خواہش نفسانی کا بیان اس لفظ سے ہوتا ہی اس طرح کا کسی تقریر وتحریر سے ممکن نہین گو وہ کیسی ہی طویل اور کثیر الالفاظ ہو اسلئے کہ ہر شخص کو لازم ہی کہ ہر امر مین اپنی معبود کی اطاعت کرے اور اُسکی حکم کا مطیع ومنقاد رہی اور ظاہر ہی کہ معبود سے زیادہ کوئی چیز سزاوار اطاعت وانقیاد نہین ہی پس جو لوگ کہ بمقتضای خواہش نفسانی عمل کرتے ہین اُنکی بھی کیفیت ہوجاتی ہی کہ کسی امر مین اُسکے خلاف کرنا گوارا نہین کرتے اور اس جامعیت پر کیسی وعظ ونصیحت پُر تاثیر اور سریع الفہم پر مشتمل ہی ہر منصف مزاج اسکو تسلیم کرلے گا کہ کیا افسوس وحسرت وحیا وغیرت کی بات ہی کہ انسان اپنے خالق اور مالک اور منعم اور کارساز کو چھوڑ کے اپنی خواہش نفس کا بندہ ہوجای جو انواع اقسام کی مہالک عظیمہ مین گرفتار کرنیوالی اور آتش جہنم مین پہنچادینی والی ہی اگر انسان کو کچھ بھی عقل سلیم اور غیرت اور حیا ہو تو فقط اتنا ہی اُسکو ترک ہوا وہوس کے لئی کافی ہی اور اُسکے بعد جو فرمایا ہی اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا یعنے تو کیا اُسکا ذمہ دار ہی اسکا ظاہر مطلب یہ ہی کہ کوئی کسی کے اعمال کا ذمہ دار نہین ہوسکتا

انتھی پس ای شخص تو بچشم بصیرت ملاحظہ کر کہ جب خاتم النبیین اور سید المرسلین کو
اللہ تعالیٰ اسنے یہ ارشاد فرمایا تو پھر اور کسی دوسری شخص کی کیا حقیقت کہ وہ کسی
کے اعمال کا ذمہ دار ہو سکے اور اسکو کسی طرح کا نفع پہونچا
سکے چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ روز قیامت کی باب مین فرماتا ہی کہ یَوْمَ لَا یَنْفَعُ
مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ یعنی جس روز کہ نہ مال نفع پہونچا سکے گا اور نہ اولاد انتھی اس زمانہ
مین یہ بھی دیکھا جاتا ہی کہ بعض لوگ کہ جو اپنی معبود حقیقی اور روز جزا اور سزا کو بھولے
ہوے ہین اور اپنی خواہش نفس کی بندی ہین وہ اگر کسی شخص کو دیکھتے ہین کہ کسی معصیت
کی ارتکاب مین پس و پیش کرتا ہی تو اس سے کہتے ہین کہ تو اسکی کرنے مین کچھ تامل نکر
جو کچھ اس فعل کا گناہ ہوگا وہ ہماری ذمہ ہے حالانکہ حق سبحانہ وتعالیٰ اپنی کتاب عزیز مین
بتصریح فرماتا ہو وَلَا تَکْسِبُ کُلُّ نَفْسٍ اِلَّا عَلَیْہَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی یعنی و نہین کماتا ہی
کوئی نفس مگر اپنے ذمی اور نہین اٹھاتا ہی کوئی شخص بوجھ دوسرے کا انتھی یہی لوگ
شیاطین الانس مین محسوب ہین نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَسَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا اسکی بابت
جو ارشاد فرمایا ہی کہ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَکْثَرَھُمْ یَسْمَعُوْنَ اَوْ یَعْقِلُوْنَ یعنی یا تو گمان کرتا ہی کہ اکثر
ان لوگون مین سے سنتی ہین یا سمجھتے ہین انتھی ظاہر آیت اس بات پر دلالت کرتا ہی
کہ اکثر کا لفظ اسواسطے آیا ہی کہ بعض انمین ایسی بھی تھی کہ کلام حق کو سمجھتے تھی مگر خواہش
نفسانی اسپر عمل کرنے سی مانع ہوتی تھی اور وہ اسکی پیروی کرتے تھی اور اکثر ایسی تھی
کہ انکی شنوائی اور بینائی پر اس طرح غفلت کی پردے پڑ گئی تھی کہ نہ وہ کچھ کان رکھ
کے سنتی تھی اور نہ سمجھتے تھی اب آگے فرمایا ہی کہ اِنْ ھُمْ اِلَّا کَالْاَنْعَامِ یعنی نہین ہین
وہ مگر مثل چارپایون کی انتھی یہ امر بدیہی ہی کہ جو شخص اپنی خواہش نفس کی پیروی مین
ایسا مبتلا اور مبہوت ہو جاوی کہ کلام حق کہ جو اسکی لئے دنیا و آخرت کیواسطے مفید ہی
اسکو بالکل نہ سمجھے اور روز و شب اکل و شرب و دیگر لذائذ نفسانی و انتظام دنیاوی

فانی مین مصروف رہی اُسمین اور جانور مین کیا فرق ہی بعد اُسکے فرمایا ہے
بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيلًا یعنی بلکہ وہ اُنسے بھی زیادہ گمراہ ہین انتہی اس آیت
کی ظاہر سے معلوم ہوکہ پہلے جو ان لوگون کو مانند چوپاؤن کی فرمایا ہی یہ مثال فقط
اُنکی نہ سننے اور نہ سمجھنے کی ہی ورنہ حقیقت مین وہ اُنسے زیادہ گمراہ ہین اور یہ امر ایسا
بدیہی ہی کہ جسکو کچھ بھی عقل سلیم ہو وہ اُسکو بخوبی سمجھ سکتا ہی لیکن تاہم مین اسکی چند وجوہ لکھتا ہون
اوّلے وہی وجہ ہی کہ جو اُوپر بیان ہوچکی کہ انسان کو دو طرح کی قوتین عطا ہوئی ہین ایک
حیوانیہ اور دوسری قدسیہ اور جانور کو فقط ایک قوت حیوانی ملی ہی پس اگر انسان نے
قوت حیوانیہ کو غالب اور قدسیہ کو مغلوب کردیا تو خواہ مخواہ جانور سے زیادہ گمراہ ہونیکا
اسپر اطلاق ہوگا دوسرے دوسری وجہ یہ ہی کہ جانور کے لئے فقط زندگانی دنیا ہی اور اُسکو اُسکے
موافق اور مناسب سمجھ عطا کی گئی ہی چنانچہ وہ اپنی نفع اور ضرر کو خوب سمجھتا ہے
اور جو چیز کہ اُسکو نفع بخشتی ہی اُسکو طلب کرتا ہی اور جو ضرر پہونچاتی ہی اُس سی بھاگتا ہی
اور انسان جو بندہ خواہش نفس ہی وہ اپنی بزرگ ترین منافع کو کہ جو ثواب آخرت ہی
ترک کردیتا ہی اور اُسکے حاصل کرنیکی کچھ فکر نہین کرتا اور جو چیز اُسکے لئے بہت مضر ہی
یعنی عذاب آخرت اُس سی پرہیز نہین کرتا اور اُس سی محفوظ رہنے کی کوئی تدبیر نہین
کرتا افسوس ہزار افسوس تیسرے تیسری وجہ یہ ہی کہ جانور کی نافہمی کسی کو ضرر نہین پہونچاتی
بلکہ انسان کے نفع کا باعث ہوتی ہی اور انسان کی نافہمی سی انواع و اقسام کے
فساد پیدا ہوتے ہین کہ جن سے دوسرونکو ضرر پہونچتا ہی ظلم و جبر و قتل نفوس و غصب
اموال و حقوق و مکر و فریب و کذب و بہتان و دزدی و زناکاری و نزاع و فساد
وغیرہ سب اسی نافہمی کا نتیجہ ہی اسلئے کہ اگر انسان ان امور کے مضر تونکو سمجھے کہ
جو اُنسے اُسکو پہونچتے ہین اور خواہش نفسانی اُسکو بہرا اور اندھا نکردی تو کاہیکو ان
افعال کا مرتکب ہوکے اپنے لئے دنیا و آخرت کی ضرر کو مول لے اور دوسرون کو

تکلیف و اذیت و نقصان پہونچای چوتھی وجہ یہ ہی کہ جانور اپنے مالک و مربی اور پرورش کرنیوالے کو اور چارہ اور پانی دینے والے کو خوب پہچانتا ہی اور اسکی اطاعت کرتا ہی اور انسان جو بندہ خواہش نفس ہی اپنے معبود اور خالق اور پروردگار اور منعم حقیقی کو بھول گیا ہی اور اسکے احسانات کو نہین مانتا اور اسکی نافرمانی اور معصیت کرتا ہی حالانکہ اگر ذرا بھی غور و تامل کرے تو ہر لحظہ و ہر آن حق سبحانہٗ و تعالی کی انواع و اقسام کی نعمتین اسپر وارد ہوتی ہین اگرچہ بھی انصاف کیا جاے تو انسان عاصی و نافرمان اپنی افعال مین بدرجہا گئی سے بدتر ہی کہ وہ اپنی پرورش کرنیوالے کو خوب جانتا ہی اور اسکی اطاعت کرتا ہی اور جو بھی تیہ بھی اسکو روٹی دی اسکے احسان کو جانتا ہی مگر انسان ایسا احسان فراموش ہی کہ اپنے مالک اور پروردگار کو نہین پہچانتا اور اسکی مخالفت کرتا ہی مجھے ایک حکایت لطیف اس مقام پر یاد آئی جسکو ایک شاعر نے نہایت خوبی سے اسکو فارسی مین نظم کیا ہے لہذا وہ اشعار مین بعینہ اس مقام پر نقل کرتا ہون اور انہین سی بعض الفاظ کا ترجمہ بھی لکھتا ہون تاکہ عام فہم ہو جاے نظم

عابدے در کوہ بستان بد مقیم ۔ در بن غارے چو اصحاب الرقیم
روے دل از غیر حق برتافتہ ۔ گنج عزت را ز عزلت یافتہ
روز ہا بود مشغول صیام ۔ یک تہ نان میرسیدش وقت شام
نصف آن شامش بدو نصفی سحور ۔ وز قناعت داشت در دل صد سرور
بر ہمین منوال حالش می گذشت ۔ نامدے از کوہ ہرگز سوے دشت
از قضا یکشب نیامد آن رغیف ۔ شد ز جوع آن پارسا زار و نحیف
کرد مغرب را ادا و انگہ عشا ۔ دل پر از وسواس در فکر عشا
بسکہ بود از بہر قوتش اضطراب ۔ نہ عبادت کرد عابد شب نہ خواب
صبح چون شد زان مقام دلپذیر ۔ بہر قوتے آمد آن عارف بزیر

بود یک قریه بقرب آن جبل   اهل آن قریه همه گبر و دغل
عابد آمد بر در گبری ستاد   گبر او را یک دو نانِ جو بداد
بستد آن نان را و شکر او بگفت   وز وصول طعمه اش خاطر شگفت
کرد آهنگ مقامِ خود دلیر   تا کند افطار زان خبز شعیر
در سرای گبر بد گرگین سگی   مانده از جوع استخوانی و رگی
پیش او گر خط پرگارے کشی   از خیال نان بگیرد از خوشی
بر زبان گر بگذرد لفظِ خبز   خبز پندارد رود هوشش ز سر
کلب در دنبالِ عابد بر گرفت   آمدش دنبال و رخت او گرفت
زان دو نان عابد یکی پیشش فگند   پس روان شد تا نیابد زو گزند
سگ بخورد آن نان و در پی آمدش   تا مگر بار دگر آزاردش
عابد آن نان دگر دادش روان   تا که از آزار او یابد امان
کلب خورد آن نان و از دنبال مرد   شد روان در وے خود واپس نکرد
همچو سایه در پس او میدوید   عفعفی میکرد و رختش میدرید
گفت عابد چون بدید این ماجرا   من سگی چون تو ندیدم بے حیا
صاحبت غیر از دو نان چیزے نداد   وان دو نان بستدی اے کج نهاد
دیگرم از پی دویدن بهر چیست   وین همه رختم دریدن بهر چیست
سگ بنطق آمد که ای صاحب کمال   بیحیا من نیستم چشمت بمال
هست از وقتی که من بودم صغیر   مسکنم ویرانهٔ این گبر پیر
گوسفندش را شبانی میکنم   خانه اش را پاسبانی میکنم
گاه گاہے نیم نانم میدهد   گاه مشتی استخوانم میدهد
گاه غافل گردد از اطعام من   از تغافل تلخ گردد کام من

بگذرد بسیار بر من صبح شام | لا اٰیسے خبزًا ولا القی الطعام
ہفتہ ہفتہ بگذرد این ناتوان | نے زنان یابد نشان نے ز استخوان
گاہ ہم باشد کہ پیر پر محن | نان بیارد بہر خود نہ بہر من
چونکہ بر درگاہ او پروردہ ام | رو بدرگاہ دگر ناوردہ ام
ہست کارم بر در این پیر گبر | گاہ شکر نعمت او گاہ صبر
تا قمار عشق با او باختم | جز در او من دری نشناختم
چونکہ نامد یک شبے نانت بدست | در بنای صبر تو آمد شکست
از در رزاق رو برتافتے | بر در گبرے روان بشتافتے
بہر نانے دوست را بگذاشتے | کردہ با دشمن او آشتے
خود بدہ انصاف ای مرد گزین | بیحیا تر کیست من یا تو ببین
مرد عابد زین سخن مدہوش شد | دست را بر سر زد و از ہوش شد

اور مرزا جعفر علی فصیح عفر اللہ لہ کے چند اشعار بھی نقل کرنا مناسب معلوم ہوا کہ بسبب زبان اُردو کے اہل ہند کیلئے وہ زیادہ پرتاثیر و عام فہم ہین نظم

ہے امیر المؤمنینؑ سے یہ خبر | ایک عبا مین کرتے تھے حضرت بسر
دن کو اُسکو اوڑھتے تھے وہ جناب | رات کو کرتے تھے اُسکا فرش خواب
ایک شب حضرت کے نیچے وہ عبا | اہل خدمت نے بچھا دی تھی دولا
صبح اُٹھکر خادمون سے یہ کہا | رات بھر مین خواب راحت مین رہا
ہو سکی شب کو نہ مجھسے بندگی | پھر عبا دوہری بچھانا مت کبھی
رات مجکو بسکہ آسایش ہوئی | نفس کو تن مین و آرایش ہوئی
ہان دلا اس رمز سے آگاہ ہو | تابع فقر رسول اللہ ہو
چاہتا ہی تو کہ ہو پھولون کی سیج | ڈھونڈھتا ہی رخت دیبا و نسیج

قائم و مستجاب کا طالب ہے تو
کچھ تجھے لے بے حیا آتی ہی شرم
دی ہی تجھ پر حیف تیری زندگی
صبح تک کروٹ نہین لیتا ہی تو
موت آئی یا کہ نیند آئی تجھے
آنکھ کی کتّے کیطرح ہی بھونکتا
خصلتین مومن کی ہین کتے مین دس
شب کو کم سوتا ہی وہ نیکو شعار
دوسری خصلت ہی یہ اس مین عجب
نفس پر اپنی سدا کرتا ہی جبر
ہی چھٹی کیا خوب اس حیوانکی خو
دم ہلاتا مار کہا کر وہان سے اٹھے
آٹھوین کرتا ہی یہ اکثر بکا
اسکی آنکھون مین نہ سیل و خواب ہے
دیدۂ باطن اگر تو وا کرے
حیف ہی تو سگ سی بدتر ای عجب

نفس تیری عقل پر غالب ہوا
مصطفے ہین تجھ پہ ناراحت مین تو
نفس کی تو کر رہا ہی بندگی
سچ بتا زندہ ہی تو یا مردہ ہی
مین کہون عاقل کہ سودائی تجھے
کاش تو کتا ہی ہوتا خوش خصال
ہی یہ مضمون حدیث ای بوالہوس
دوسری ہی یہ نہایت با وفا
پیٹ بھر کہاتا نہین کہانا غریب
پانچوین یہ خو ہی قانع ہی کمال
صاف سینہ ہی نہین ہی کینہ جو
ساتوین یہ ہی کہ ہی بے خانمان
باکیون کو دوست رکھتا ہی خدا
دسوین بعد از مرگ یہ فرزند و مال
سگ کو بہتر آپ سے سمجھا کرے

تجھکو ہی دو رنگا فرش خواب ہی
کچھ بھی ہی انصاف ای بے آبرو
شام سے سوتا ہی ای بے آبرو
نشہ مین ہی یا ہی سم خوردہ تو
جب کوئی بولا تو تو ہی بھونکتا
تجھ مین مومن کی تو ہو دس خصال
ایک یہ خصلت ہی کہ شب زندہ دار
جانسے آقا پہ رہتا ہی فدا
چار مین خصلت ہی اس حیوانکی
کہا گئی لقمہ پھر نہین کرتا سوال
اسکو گر مارے کوئی اور پھر بلائے
نہ کہین گھر ہی نہ رہنی کا مکان
ہی نوان یہ لطف بے مقدار ہی
چھوڑ جاتا ہی نہ ترکہ نہ مال
سگ مین ہون یہ وصف ای مستوفی

اور دوسری آیہ کریمہ مین اسی مضمون کو اس سے بھی زیادہ واضح بیان فرمایا ہی اور وہ یہ ہی لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ یعنے انکے واسطے ایسے دل ہین کہ وہ اُنسے نہین سمجھتے اور انکے واسطے ایسی آنکھین ہین کہ وہ اُنسے نہین دیکھتی اور انکے واسطے ایسے کان ہین کہ وہ اُنسے نہین سنتی یہ لوگ مثل چارپایون کے ہین بلکہ اُنسے بھی زیادہ گمراہ ہین لوگ غفلت کرنیوالے ہین

انتہی بخوف طوالت مین اس آیت کی تفسیر مین فقط ایک حدیث پر اکتفا کرتا ہون
کہ جسکا مضمون مطابق شروع فصل ہذا کے ہی اور جناب مولوی عمار علی صاحب
اعلی اللہ مقامہ نے اپنی تفسیر اردو مسمی بہ عمدۃ البیان مین نقل کی ہی کہ جناب
امیر المؤمنین علیہ السلام سی روایت ہی کہ آپ نے فرمایا کہ خدای تعالی نے
ملائکہ مین عقل پیدا کی ہی بدون خواہش نفسانی کے اور چوپایون مین خواہش
پیدا کی ہی بدون عقل کے اور آدمیون مین دونون پیدا کی ہین پس جو شخص
کہ غالب ہو عقل اُسکی خواہش نفسانی پر وہ شخص بہتر ہی ملائکہ سے اور جو شخص
کہ غالب ہو خواہش اُسکی عقل پر وہ شخص بدتر ہی چوپایوں سے **انتہی کلامہ** اور
ایک آیت مین حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہی اِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللّٰہِ الصُّمُّ
الْبُکْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ یعنی بتحقیق بدتر حیوانون سے خدا کے نزدیک بہری ہین کہ جو
حق کو نہین سنتے گونگے ہین کہ جو حق بات نہین کہتے وہ لوگ نہین سمجھتے ہین
انتہی پس جب عقلاً و نقلاً یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی کہ انسان بسبب پیروی
ومتابعت خواہش نفسانی وطبیعت حیوانی جانورون سے بدتر ہو جاتا ہی تو اس
خصلت کا دفع کرنا سب کامون سے زیادہ ضروری اور اہم ہوا پس ضرورت وعظ
ونصیحت بخوبی ثابت ہو گئی کہ اُس سے زیادہ کوئی اسکا علاج نہین ہی اگر حق سبحانہ
وتعالی چشم بینا اور گوش شنوا عطا فرمائے اور اپنی توفیق شامل حال کری اسلئے
کہ خداوند عالم اگر بندی مین کچھ بھی خیر وخوبی دیکھتا ہی تو اُسکو توفیق نیک عطا
فرماتا ہی اور اپنے لطف کو اُس سے باز نہین رکھتا اور اگر اُسکی نیت مین فساد
اور نفس مین خرابی پاتا ہی تو اپنی توفیق اُس سے اُٹھا لیتا ہی پس وہ بمقتضای
خواہش نفسانی ووساوس شیطانی غفلت وگمراہی مین پڑا رہتا ہی اور اندھا اور
بہرا اور گونگا ہو جاتا ہی یعنی باوصف اسکے کہ اُسکے آنکھ اور کان اور زبان ظاہری

ن

ہوتے ہین لیکن نہ وہ حق کو دیکھتا ہے نہ سنتا ہے نہ حق بات کہتا ہے اسلیے کہ اُسکے دیدۂ
دل کور اور گوش دل کر ہو جاتے ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی بعد اس آیہ کریمہ کے
فرماتا ہے۔ لو علم اللہ فیھم خیراً لاسمعھم ولو اسمعھم لتولوا وھم معرضون یعنی اگر جانتا
خدا اُنمین کچھ نیکی تو البتہ اُنکو سناتا اور اگر سناتا اُنکو تو البتہ وہ پھر جاتے در انحالیکہ
وہ رو گردانی کرنیوالی ہوتے انتہی ظاہر مطلب اسکا یہ ہے کہ اگر حق سبحانہ تعالی اُنمین
کچھ خیر و خوبی پاتا تو اُنکو سننے اور سمجھنے کی توفیق عطا فرماتا لیکن اگر وہ بخوبی سنتے اور
سمجھتے جب بھی چونکہ اُنکی طبیعت مین شر و فساد تھا لہذا وہ اُسپر قائم نہ رہتے اور
عمل نکرتے اور اُس سے پھر جاتے اور اعراض کرتے لہذا اُسنے اپنی توفیق کو اُنسے
اُٹھا لیا اور انکو اُنکے حالت پر چھوڑ دیا پس غلبۂ خواہش نفسانی اور وسوسۂ شیطانی
نے اُنکو بہرا اور اندھا کر دیا اور کس قدر مطابق و مناسب اس مقام کی ہے
قصہ بلعم باعور کا لہذا مین اُسکو بسبب زبان اُردو کی تفسیر عمدۃ البیان سے نقل
کرتا ہون اور اُسکی عبارت یہ ہے مشہور قصہ بلعم باعور کا اسطرح ہے کہ وہ کنعانیون مین سے
تھا بلقا کا رہنے والا اور حضرت ابراہیم کے صحیفے اُسنے پڑھے تھے اور اسم اعظم اُسکو
یاد تھا جسوقت حضرت موسٰی قوم جبابرہ سے لڑنیکو چلے لوگون نے اُسکو مستجاب
الدعوات جانکر اُس سے کہا کہ موسٰی لڑنیکو آیا ہے ہمکو قتل کریگا اور شہر کو ہمارے
غارت کریگا تو موسٰی پر بددعا کر اُسنے کہا پیغمبر پر بددعا کیونکر کرون کہ دونون جہان
میری خراب ہو جاوینگی لوگون نے کہا کہ تو اس مقدمے مین خدا سے مشورہ کر
اُسنے مشورہ کیا تو کچھ جواب نہ آیا لوگون نے کہا کہ اگر خدا کو موسٰی پر بددعا کرنی
بدمعلوم ہوتی تو تجکو منع کرتا وہ شخص اُن لوگون کے فریب مین آگیا اور اپنے
گدھے پر سوار ہو کر پہاڑ کی جانب کو چلا گیا جس جگہ سے کہ موسٰی کا لشکر معلوم
ہوتا تھا اور گدھا اُسکا مین بار راہ مین بیٹھا اور کہتے ہین کہ اُسکو خواب مین دکھلایا

کہ تو بنی اسرائیل پر بد دعا مت کر اُسنے نمانا اور گدہے پر سوار ہو کر چلا اور پہاڑ
کے اوپر گیا تا کہ موسیٰ کے لشکر پر اطلاع پائی راستے مین گدھا اُسکا بیٹھ گیا اُسنے اُسکو
مارا وہ پھر چلا اور بعد اُسکے بھی بیٹھ گیا تین مرتبہ اسی طرح گدھا اُسکا چلا اور بیٹھا اخیر
مرتبہ اُسکو مارا تو وہ گویا ہوا اور بزبان فصیح اُسنے بلعم سے کہا کہ ای بلعم تو کہان جاتا ہی
اور مجکو کسواسطے مارتا ہی تو نہین دیکھتا ہی کہ ملائکہ میری مُنہہ پر مارتے ہین اور مجکو
آگے کو نہین چلنے دیتے یہ کیا ارادہ تو نے شیطان کے اغوا سی کیا ہی کہ پیغمبر خدا پر بددعا
کرے اسپر بھی وہ متنبہ نہوا اور خدا تعالیٰ نے اُسکو اُسکے حال پر چھوڑ دیا اور توفیق کو
اُس سے اُٹھا لیا بسبب قبول نکرنے اُسکی ایسے ظاہر اور روشن دلیلون کو اور
تہ پہاڑ پر گیا اور اُسکی قوم اُسکے ہمراہ تھی جسوقت حضرت موسیٰ کے لشکر کو اُسنے
دیکھا تو اپنی ہاتھ واسطے دعا کے اُٹھائی اور موسیٰ کی قوم پر دعاے بد کری زبان
اُسکی اُلٹی پھر گئی اور اپنی قوم پر اُسنے بددعا کی قوم نے اُسکی کہا کہ ای بلعم تو نے
ایسا کام کسواسطے کیا تھا کہا کہ قصد تو میرا اسکے برعکس تھا کہ اُنکے ضرر کی دعا کرون
لیکن زبان میری مقصود کے برخلاف جاری ہو گئی اور زبان اُسکی اُسی وقت
دہن سے باہر نکلکر سینہ پر جا پڑی اور اپنی قوم سے کہا کہ کیا نہ کہا تھا مین نے تمکو
کہ اس سبب سی دین اور دنیا دونون برباد ہو جاینگے اور خراب ہونگی دین تو میرا
گیا لیکن مقصود میرا اب یہ ہی کہ دنیا کو تمہارا تم سے بچانے دون اور اب علاج اُسکا
یہ ہی کہ اپنی عورتونکو آراستہ اور مزین کر کے موسیٰ کے لشکر مین بھیجو اور اسباب اپنا
اُنکے سپرد کر دو تا کہ وہ خرید اور فروخت کے بہانے سے اُنکی لشکر مین داخل ہون اور اپنے
نفسون کو اُنکے آگے پیش کرین اگر ایک مرد بھی اُنمین سی زنا کریگا تو اُنکو تمپر فتح نہو گی
اُن لوگون نے اپنی عورتونکو آراستہ کر کے موسیٰ کے لشکر مین بھیجا اور اون
عورتونمین ایک عورت نہایت خوبصورت تھی ایک مرد زمری بن سلوم کہ

بنی اسرائیل کے بزرگون مین سے اور پیشوا سبط شمعون بن یعقوب کا تھا اُسنے اُس
عورت کو دیکھا تو اُسکے حسن اور جمال پر فریفتہ ہوگیا اور اُسکو پیغام دیا اُسنے قبول
کیا زمری اُس عورت کا ہاتھ پکڑ کے حضرت موسیٰ کے پاس لیگیا اور کہا کہ اے
موسیٰ کیا یہ عورت باین حسن و جمال ہمپر حرام کریگا حضرت موسیٰ نے فرمایا کہ البتہ حرام
ہے بلکہ یکمشت اسکا حرام ہے چہ جائیکہ اس سے صحبت کیا تو اب اس عورت کو چھوڑ دے اُسنے کہا کہ واللہ مین تیرا
حکم نہ مانونگا اور جبتک کہ اپنا مقصود دل اُس سے حاصل نکرلونگا اُسکو رہائی نہ دونگا
حضرت موسیٰ نے ہرچند اُسکو منع کیا لیکن اُسنے نہ مانا اور اُس عورت کا ہاتھ پکڑ کر اپنے خیمہ
مین اُسکو لایا اور اُس سے زنا کیا اور لوگون نے جو یہ حال دیکھا تو وہ بھی زنا مین مشغول
ہوے خدا تعالیٰ نے طاعون اُنپر بھیجا کہ ایک ساعت روز مین ستر ہزار آدمی موسیٰ
کے ہمراہیون مین سے مرگئے ایک مرد فینحاص نام کہ ہارون کی اولاد مین سے تھا اور
بھتیجا حضرت موسیٰ کا تھا اور سپہ سالار موسیٰ کے لشکر کا تھا اور اُسکے برابر یہان
کوئی قوی اور زبردست نہ تھا اُن ایام مین وہ وہان موجود نہ تھا جسوقت وہ اپنی
لشکر مین آیا اور ایسا حال اُسنے دیکھا تو ایک حربہ اُٹھا کے زمری کے خیمہ مین آیا اور
زمری کو اُس عورت کی ہمراہ سوتا ہوا دیکھا دونون کا سر کاٹا اور اُنکے سر دونکو نیزے پر
لٹکا کر موسیٰ کی لشکر مین لئے ہوے پھرتا تھا اور کہتا تھا کہ خداوندا یہ سزا اُسکی ہے کہ جو
کوئی تیری نافرمانبرداری کرے اور تیری حکم کو نہ مانے تب خدا تعالےٰ نے طاعون کو
اُنسے دفع کیا اور اسی سبب سے بنی اسرائیل کی عادت یہ ہے کہ جب کوئی جانور ذبح
کرتے ہین تو ایک حصہ اُنمین سے فینحاص کی اولاد کو دیتے ہین انتہی اور حق سبحانہٗ
و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز کے ان آیتون مین کہ جو سورہ اعراف مین ہین اسی قصے کو
مجملاً ذکر فرمایا ہے وَ اتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّیْطٰنُ
فَكَانَ مِنَ الْغٰوِیْنَ ۝ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ

فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ إِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ أَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ذَٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَاقْصُصِ الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ۝ سَاءَ مَثَلًا الْقَوْمُ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَأَنْفُسَهُمْ كَانُوا يَظْلِمُونَ ۝ ترجمہ پڑھ تو ای محمد اونکے اوپر خبر اُس شخص سے کہ دیا تھا ہمنے اُسکو علم اپنی آیتون کا پس باہر نکل گیا وہ شخص اُن آیتون سے پس پیچھے پڑا اُسکے شیطان پس ہو گیا وہ گمراہون مین سی اور اگر چاہتے ہم تو البتہ اُسکو بلند مرتبہ کرنے بسبب اُن آیتون کے لیکن خواہش کی اُسنے زمین کی طرف (یعنی پستی کی طرف کہ وہ دنیای ناپائدار ہی) اور پیروی کی اُسنے اپنے خواہش نفس کی پس مثال اُسکی مانند کتی کے ہی کہ اگر حملہ کرے تو اُسپر اور دھتکارے تو اُسکو تو زبان باہر نکالتا ہی یا چھوڑدی تو اُسکو تو بھی زبان باہر نکالتا ہی یہ مثل اُس قوم کی ہی کہ جنھون نے تکذیب کی ہماری آیتون کی پس بیان کر تو ای محمد قصو نکو تا اُکہ وہ فکر کرین اور سوچین بری ہی مثل اُس قوم کے کہ اُنھون نے ہماری آیتون کی تکذیب کی اور اپنے نفسون پر وہ ظلم کرتے تھے انتہی ای عزیز اگر تجکو کچہ بھی عقل سلیم ہو تو اِن آیتو نسے کہ جو مین نے آخر مین لکھی ہین جبر و اختیار کا مسئلہ بھی تیری سمجھ مین آجای اور بخوبی حل ہو جای ہر چند کہ یہ مقام اسکی تفصیل کا نہین ہی مگر تقریباً مین اسکا ذکر مجمل کرتا ہون واضح ہو کہ مذہب حق اہل اسلام مین یہ بات دلائل عقلیہ و نقلیہ سے بخوبی ثابت ہو گئی ہی کہ حق سبحانہ و تعالی اپنے بندون پر جبر و ظلم نہین کرتا اور ایسا بھی نہین ہی کہ اونکو بالکل اُنکی حالت پر چھوڑ دے چنانچہ امام بحق ناطق حضرت امام جعفر صادق ؑ نے فرمایا ہی لَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِيضَ بَلْ أَمْرٌ بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ ترجمہ نہ جبر ہی اور نہ سپرد کر دینا ہی بلکہ ایک چیز ہی درمیان دونون چیزون کے انتہی پس کسی شخص نے آپ سی پوچھا کہ وہ چیز درمیان دو چیزون کی کیا ہی آپ نے فرمایا کہ مثال اسکی یہ ہی کہ تو نے مثلاً ایک شخص کو گناہ کرتے ہوی دیکھا اور اُسکو منع کیا

پس اُسنے اُس گناہ کو ترک کیا پس تو نے اُسکو اُسکی حالت پر چھوڑ دیا یعنی جبراً
اُسکو اُس گناہ سے باز نہ رکھا پس اُسنے اُس گناہ کو کیا پس اس صورت مین کہ اُسنے
تیرے منع کرنے کو نہ مانا اور تو نے اُسکو اُسکی حالت پر چھوڑ دیا یہ کوئی نہین کہہ سکتا
کہ تو نے اُسکو اُس گناہ کرنے کا حکم دیا انتہی مطلب حضرت کے اس کلام ہدایت
انجام کا ظاہر ہی کہ حق سبحانہ وتعالی اپنے بندون کو اُنکی حالت پر نہین چھوڑ دیتا ہی
کہ جو اُنکا جی چاہے کرین بلکہ اُنکو افعال نیک کا حکم فرماتا ہی اور افعال بد سے منع کرتا ہی پس جو بندہ
کہ اُسکے حکم سے نافرمانی اور سرکشی نہین کرتا اُسکو وہ توفیق نیک عطا فرماتا ہے
اور وسوسہ ہای شیطانی اور خواہشہاے نفسانی سے بچاتا ہی اور جو بندہ کہ نافرمان
اور سرکش ہوتا ہی اُس سے اپنی توفیق کو اُٹھا لیتا ہی پس خواہ مخواہ وہ شیطان رجیم
اور نفس لئیم کے سبب سے گمراہ ہو جاتا ہی اور اس بات سے یہ نہین لازم آتا کہ حق
سبحانہ وتعالی نے اُسکو گمراہ کر دیا اور یہی ان دونون آیتون سے بھی مستفاد ہوتا ہی
چنانچہ پہلے آیہ کریمہ کے ذیل مین مین نے اس مطلب کو کسی قدر واضح کر دیا ہی
اور ان آیات بینات سے بھی یہ مطلب بخوبی ظاہر ہی اسلئے کہ پہلے تو حق سبحانہ وتعالی
نے بلعم باعور پر ایسا اپنا فضل و احسان کیا کہ اُسکو اپنی آیات و اسم اعظم کا علم عطا
فرمایا لیکن وہ بدنصیب اپنی قوم کے بہکانے مین آگیا اور پیغمبر خدا پر بد دعا کرنے چلا جب
بھی حق سبحانہ وتعالی نے اُسکو پہلے خواب کے ذریعہ سے منع فرمایا بعد اُسکی اپنے
قدرت کاملہ سے اُسکی گدھے کو گویائی بخشی کہ اُسنے بزبان فصیح منع کیا جب اسپر بھی
اُس ملعون نے نہ مانا تو اپنی توفیق کو اُس سے اُٹھا لیا اور اُسکو اُسکی حالت پر چھوڑ
دیا اور بجبر اُسکو اس فعل کے کرنے سے باز نہین رکھا اور یہی مطلب ظاہر ہوتا ہی
اس آیہ کریمہ سے کہ جسکا ترجمہ یہ ہی کہ اگر چاہتے ہم تو البتہ اُسکو بلند مرتبہ کرتے بسبب
ان آیتون کے یعنی اگر اللہ تعالی چاہتا تو زبردستی اُسکو گمراہ نہونے دیتا اور

اُسکے مرتبے کو بلند کرتا اسلئے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہی لیکن خواہش کئے اُسنے
زمین کی طرف اور پیروی کی اُسنے اپنی خواہش نفس کی (یعنے وہ دنیا کی طرف
بسبب اپنی خواہش نفس کے مائل ہوگیا پس خدا نے بھی اُسکو اُسکی حالت پر
چھوڑ دیا اور زبردستی گمراہی سے باز نہین رکھا) اور جسکو کچھ بھی عقل سلیم ہوگی وہ
اس بات کو ہرگز تسلیم نکریگا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ خود ہی اپنی بندون سے نیک کام
کروا ئے اور اُسپر اونکو اجر عظیم عطا فرمائے اور بہشت جاودانی مین داخل کرے
اور خود ہی اُنسے بری کام کروائے اور پھر انکو اُسپر سزائے سخت دے اور عذاب الیم مین
گرفتار کرے اور آتش جہنم مین جلائے اس سے زیادہ اور کون سا ظلم ہوسکتا ہی
حالانکہ وہ اپنی کتاب عزیز مین فرماتا ہی ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ
لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ترجمہ یہ عذاب بدلے مین اُس چیز کی ہی کہ جو تمہارے
ہاتھون نے پہلے ہی بھیجی ہی اور تحقیق اللہ ظلم نہین کرتا بندون پر انتہی یعنے
قیامت مین گنہگارون سے کہا جائیگا کہ جو کچھ تمنے دنیا مین کیا اُسی کے عوض مین
یہ عذاب تمکو کیا جاتا ہی کیونکہ اللہ تمپر ظلم نہین کرتا اور دوسرے مقام مین فرماتا ہی
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ترجمہ اور انپر اللہ نے ظلم
نہین کیا لیکن وہ خود اپنی نفسون پر ظلم کرتے تھے انتہی اور اسطرح کی آیات
قرآن شریف مین بہت ہین لیکن اس مطلب کی زیادہ لکھنے کی یہان گنجایش
نہین ہی لہذا تمکو اس کتاب کے باب دوم مین کہ جو باب العدل ہی نظر کرنا چاہیے
کہ وہ باب خاص اسی مطلب کے بیان اور تفصیل کے لئے منعقد کیا جائیگا انشاء اللہ
تعالیٰ یہان جو مین نے اسقدر ذکر کیا اسکا یہ سبب تھا کہ بعض لوگ کہ جو
خواہش نفسانی اور وساوس شیطانی مین مبتلا ہین اور اُسکی سبب سے
معاصی کا ارتکاب کرتے ہین جب اُنکو منع کیا جاتا ہی اور وعظ و نصیحت کیجاتی ہی

تو یہ کہتے ہین کہ اگر خدا چاہتا تو ہمکو باز رکھتا اور ہم ان افعال مین مبتلا ہوتی ای عزیز
اگر تو بنظر غور وتامل وانصاف دیکھی تو کسقدر مشابہ ہی انکا یہ قول مشرکین مکہ کی قول
سی کہ جو ہمارے پیغمبر کے وقت مین تھی اور حق سبحانہ وتعالی نے اُنکی اس قول کو
بکتاب عزیز مین ذکر فرمایا ہی سَيَقُولُ الَّذِينَ أَشْرَكُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا
وَلَا آبَاؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ
حَتَّىٰ ذَاقُوا بَأْسَنَا قُلْ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوهُ لَنَا إِنْ تَتَّبِعُونَ
إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ أَنْتُمْ إِلَّا تَخْرُصُونَ ۝ ترجمہ عنقریب کہین گے وہ لوگ کہ
جو مشرک مین اگر چاہتا اللہ تو ہم شرک نکرتے اور نہ ہماری باپ اور نہ حرام کرتے
ہم کوئی چیز اسی طرح جھٹلایا تھا اُن لوگون نے بھی کہ پہلے اُنسے تھی یہانتک کہ چکھا
اُنھون نے ہمارے عذاب کو کہہ تو ای محمد کہ کیا تمہاری پاس کچھ علم ہی پس نکالو تم
اُسکو ہمارے لئی نہین پیروی کرتے ہو تم مگر گمان اور شبہ کے اور نہین ہو تم مگر گمان
کرتے ہو انتہی کیا افسوس کی بات ہی کہ کوئی شخص مسلمان ہوکی کافرون اور مشرکون
کی سی باتین کرے اور جناب شیخ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ نے کتاب کافی مین
حضرت امام جعفر صادقؑ سے اور اُن حضرت نے اپنی والد بزرگوار علیہ السلام سے
روایت کی ہی کہ ما من شیء افسد للقلب من خطیئة ان القلب لیواقع الخطیئة
فلا تزال بہ حتی تغلب علیہ فیصیر اعلاہ اسفلہ ترجمہ کوئی چیز دل کیسی
گناہ سے زیادہ فاسد کرنے والی نہین ہی بدرستیکہ دل ہمیشہ گناہ سی مزاحمت کرتا ہی
یہانتک کہ گناہ اُسپر غالب آجای پس جب وہ غالب آجاتا ہی تو دل معکوس ہوجاتا ہی
انتہی مطلب ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ چونکہ حق سبحانہ وتعالی نے انسان کو فطرت
اسلام پہ پیدا کیا ہی لہذا اول مین جب وہ بسبب خواہش نفس یا صحبت بد اور
وسوسہ شیطان کے گناہ کرتا ہی تو اُسکا دل اُس سے تعرض کرتا ہی لیکن جب گناہ

کر بیٹھے اُسکو جرأت بڑھی اور عادت ہو گئی تو اُسکی قلب مین جو روشنی بسبب اصل
فطرت کی ہی جاتی رہتی ہی اور وہ کج اور معکوس ہو جاتا ہی اور گناہ کہ جو نہایت بری
چیز ہی اُسکی دلکو بھی اچھا معلوم ہونے لگتا ہی اور پھر وہ اُس سے تعرض نہین کرتا
بلکہ اُسکی طرف راغب ہو جاتا ہی اور جب یہ حالت انسان کی ہوگی تو پھر اُسکا توبہ کرنا
اور حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا نہایت مشکل ہی چنانچہ قرآن مجید مین بھی سورہ تحریم
مین یہ مضمون دو عورتون کی باب مین آیا ہی اِنْ تَتُوبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ
قُلُوبُكُمَا ترجمہ اگر توبہ کروگی تم دونون طرف اللہ کے پس بتحقیق جھک گئی ہوئی
ہین دل تم دونون کے انتہی اور تفسیر اس آیت کی باب چہارم مین آویگی انشاء اللہ
تعالیٰ یہ مقام تفصیل کا نہین ہی اور حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہی کہ ما من عبد
الا وفی قلبہ نکتۃ بیضاء فاذا اذنب ذنبا خرج فی النکتۃ سوداء فان تاب ذہب
ذلك السواد وان تمادی فی الذنوب زاد ذلك السواد حتی یغطی البیاض
فاذا غطی البیاض لم یرجع صاحبہ الی خیر ابدا ترجمہ کوئی بندہ نہین ہی
مگر یہ کہ اُسکی دل مین ایک نقطہ سفید اور نورانی ہوتا ہی پس جسوقت کہ وہ کوئی گناہ
کرتا ہی تو اُس سفید نقطے مین ایک سیاہی پیدا ہو جاتی ہی پس اگر اُسنی توبہ کی تو سیاہی
زائل ہو جاتی ہی اور اگر اُسنے اپنی گناہون پر اصرار کیا اور اُسپر مستمر رہا تو یہ سیاہی
زیادہ ہوتے جاتی ہی یہانتک کہ کل سفیدی کو چھپا لیتی ہی پس جسوقت کہ کل سفیدی
چھپ گئی تو وہ شخص پھر کبھی خیر کی طرف رجوع نہین کرتا انتہی پس انسان کو چاہیے
کہ قبل اسکے کہ اُسکی آنکھون پر اور کانون پر غفلت کی پردے پڑ جائین کہ اُسکو امر حق سجھا ؤ
اور سنائی نہ دے جیسا کہ آیات سابقہ سے مستنبط و مستفاد ہوا اور اُسکا قلب کج اور
سیاہ ہو جاوے جیسا کہ ان حدیثون سے معلوم ہوا اپنے گناہونسے تائب ہو اور
حق سبحانہ و تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور اپنی نجات کی فکر مین مصروف ہو اور

یہ کیفیت انسان کے اکثر وعظ و نصیحت ہی سے پیدا ہوتی ہی اسلئی کہ خواب غفلت سے
جگانی والے اور نفس و قلب کی اصلاح کرنیوالی اس سے زیادہ کوئی چیز نہین ہی

فصل دویم تفسیر إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ

مین واضح ہو کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے اس آیہ کریمہ مین پہلی عدل کا حکم فرمایا ہی اور
بعد اسکے احسان کا اور عدل کے معنی داد اور انصاف کے ہین کہ جو ضد ہی جور
و ظلم کے اور احسان کے معنی نیکی کرنیکے ہین لیکن اسکا استعمال اکثر اُس نیکی پر ہوتا ہی
کہ جو مافوق عدل ہو یعنی فضل لیکن یہ لفظ اس مقام کے لئی فضل سی زیادہ مناسب
اور بلیغ ہی اسلیئے کہ فضل کے معنی زیادتی کے ہین اور ہر چیز کی زیادتی کو فضل کہہ سکتی ہین
چنانچہ مال کی زیادتی کو بھی فضل کہتے ہین اور احسان فقط نیکی کی زیادتی کو کہتے ہین
اور اسمین کوئی شبہہ نہین ہی کہ ایتائی ذِی القُربیٰ یعنی عطا کرنا صاحب قرابت کو
عدل و احسان کے عموم مین داخل ہی اور اُس سے خارج نہین ہی لیکن حق سبحانہ
تعالیٰ جو اُسکا علیحدہ حکم نفرماتا تو غیرون اور عزیزون کے ساتھ احسان کرنے کا
کچھ فرق نہ معلوم ہوتا لہذا علیحدہ ذکر فرمایا ہی تا کہ اُسکی اولویت اور فضلیت ثابت
ہو جاوے اور معلوم ہو جاوے کہ صلہ رحم کے بجا لانیکی اور عزیز و اقارب کے ساتھ
سلوک کرنیکی نہایت تاکید ہی اور یہ الفاظ ایسے مجتمع ہوے ہین کہ کوئی نیکی اور خیر و خوبی
ایسی باقی نہین ہی کہ جو ان تینون لفظون کے تحت مین نہ آگئی ہو اور اس آیہ کریمہ کی
حد مین داخل نہو گئی ہو خواہ اُسکا کرنا مستحسن ہو اور ترک کرنا قبیح اور خواہ اُسکا ترک
کرنا قبیح نہو مگر کرنا مستحسن ہو اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ حسن و قبح اشیا
دو قسم پر ہی ایک عقلی اور ایک شرعی اور اسمین کچھ شک نہین ہی جو عقلی ہے
وہ موافق شرع شریف کی ہی یعنے جس چیز کے حسن و خوبی عقل سے ثابت ہے
شرع شریف بھی اُسکا حکم کرتی ہو اور جس چیز کے قبح اور برائی عقل سے ثابت ہو اُسکو

منع کرتی ہی اور شرعی ہی کہ اصل اُسکی عقلی ہوتی ہی مگر تفصیل اُسکی عقل ناقص انسانی
سے نہین معلوم ہو سکتی مثلاً یہ عقل سی معلوم ہو سکتا ہی کہ حق سبحانہ وتعالی کی اطاعت اور
عبادت کرنا نہایت خوب و مستحسن اور اُسکا ترک کرنا نہایت بد اور قبیح ہی مگر یہ نہین معلوم
ہو سکتا کہ کیونکر اور کس طریقے سی اُسکی اطاعت اور عبادت کرے کہ موجب اُسکی
خوشنودی اور رضا کا ہو اور جو شرائط و آداب و ارکان شرع شریف مین مقرر اور
معین ہین اُنکی حسن و خوبی و مصلحت کو بغیر شارع علیہ السلام کے آگاہ کئے ہوئے عقل
ناقص انسانی دریافت نہین کر سکتے مثلاً نماز صبح کا دو رکعت ہونا اور ظہر و عصر کا
چار رکعت اور مغرب کا تین رکعت اور عشا کا پھر چار رکعت وقس علی ہذا غیرہا اور
یہی وہ بات ہی کہ جسکا ذکر فصل دوم مقدمۃ الکتاب کے مصباح دوم کے حد
سوم مین مجملاً آیا ہی جب تجکو یہ معلوم ہو گیا تو اب بنظر غور و تامل اعجاز قرآنی کو ملاحظہ
کر کہ ان ہمین الفاظ مبارکہ کے تحت مین کس حسن و خوبی سے جمیع محاسن عقلیہ و
شرعیہ داخل ہین پہلا عدل و انصاف یہ ہی کہ انسان اپنے خالق و منعم و معبود حقیقی کو
پہچانے اور اُسکی توحید کا قائل ہو اور اسپر دلیل شرعی یہ ہی کہ حق سبحانہ وتعالی نے
اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ یعنی بتحقیق شرک ظلم
عظیم ہی پس اُسکی ضد کہ جو توحید ہی لامحالہ کمال عدل ہی اور اس مطلب سی تمام
کلام الہی اور حدیث رسالت پناہی مملو ہی اور عقل بھی اسپر شاہد عادل ہی کہ توحید کا
قائل ہونا کیسا عدل و انصاف ہی اور شرک کرنا کیسا ظلم و ناانصافی ہی اور تفسیر
خلاصۃ المنہج اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر جلالین مین عدل سی مراد توحید بھی لی ہی
اور زیادہ تر توحید کے معارف اور حقائق اور دقایق کا جاننا یہ احسان ہی اور
ہر موحد سے لیکے انبیا علیہم السلام تک کہ جو سب موحدین اور عارفین کی سردار
ہین عارفین کے بہت سی مدارج اور مراتب ہین کہ اُنمین سی بعض پر عدل صادق

ایکا اور بعض پر احسان اور بمقدر کہ ایمان اور یقین مین زیادتی ہو گی اسی قدر احسان کا اطلاق بدرجہ اولی ہوگا چنانچہ جناب خاتم النبیین و سید المرسلین نے حضرت ابو ذر سے کہ جو خواص اصحاب مین سے تھے فرمایا ہے یا اباذر اعبد اللہ کانک تراہ فان کنت لا تراہ فانہ یراک ترجمہ اے ابوذر خدا کی اسطرح عبادت کر کہ گویا تو اسکو دیکھتا ہے پس اگر تو اسکو نہین دیکھتا تو بتحقیق وہ تجکو دیکھتا ہے انتہی جناب ملا باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب عین الحیواۃ مین اس حدیث شریف کی نہایت طویل شرح لکھی ہے کہ جو فوائد و معارف کثیرہ پر مشتمل ہے اور زبان اس کتاب کی فارسی ہے نہایت سلیس عام فہم جسکا جی چاہے اسکو ملاحظہ کرے اس مقام مین زیادہ لکھنے کی گنجایش نہین ہے فقط اسقدر پر مین اکتفا کرتا ہون کہ یہ حدیث اعلی مراتب عرفان پر مشتمل ہے اور ہر شخص موافق اپنی قابلیت اور استعداد کی اس سے فائدہ حاصل کر سکتا ہے اور ملا صاحب موصوف نے کتاب مذکور مین لکھا ہے کہ یہ مضمون حدیث بسند ہای معتبر حضرت سے منقول ہے چنانچہ نقل کی ہے کہ لوگون نے حضرت رسالت پناہ سے احسان کی معنی پوچھی کہ جسکا خداوند عالم نے حکم فرمایا ہے آپ نے اسکے جواب مین یہ کلام ارشاد فرمایا اور بیضاوی مین تفسیر احسان مین یہ حدیث دوسرے طریقے سے مذکور ہے اور تفسیر جلالین مین بھی اسکا ذکر ہے دوسرا عدل یہ ہے کہ حق سبحانہ و تعالی کو عادل سمجھے یہ کیسے ظلم کی بات ہے کہ وہ تو اپنے بندون کو عدل کرنے کا حکم فرمائے اور بندے اسکی طرف ظلم کی نسبت کرین حالانکہ وہ اپنی کتاب عزیز مین فرماتا ہے کہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملئکۃ واولوا العلم قائما بالقسط لا الہ الا ھو العزیز الحکیم ترجمہ گواہی دی اللہ نے کہ نہین ہے کوئی معبود حق سوا اسکے اور گواہی دی فرشتون نے اور صاحبان علم نے درآنحالیکہ قائم ہے ساتھ عدل کے نہین ہے کوئی معبود حق سوا اسکے غالب اور حکیم ہے انتہی اس سے زیادہ اور ظلم کیا ہوگا کہ بندے اسکی جیب جہنا نی

لئی اللہ تعالی اور ملائکہ اور صاحبان علم کہ جنکی راس ورئیس انبیا علیہم السلام ہین
ان سبکی گواہی کو رد کرو ین اور کہین کہ حق سبحانہ تعالی خود ہی اپنی بندون سے افعال
نیک کرواتا ہی اور اسکے عوض مین انکو داخل بہشت کرتا ہی اور آپ ہی افعال
بد کرواتا ہی پھر اُسی کی پاداش مین اُنکو آتش جہنم مین جلاتا ہی تعالی اللہ عما یقول
الظالمون علوا کبیرا اور اس مقام پر مین ایک مضمون لطیف لکھتا ہون
کہ عدل کی معنی توسط اور میانہ روی کے بھی ہین چنانچہ ظاہر ہی کہ حد اعتدال
عدل ہی پس اس راہ سی بھی جبر و اختیار مین جو مذہب حق ہی وہی اسمین داخل ہی
مطابق حدیث صحیح کہ نہ جبر ہی اور نہ تفویض بلکہ ایک امر ہی درمیان دو امرون کی اور
اسکا بیان مختصر فصل اول مین تقریباً آگیا ہی اور انشاء اللہ تعالی باقی اس کتاب کی جلد اول
کے باب دوم مین آویگا کہ وہ باب اسی کے لئی منعقد ہوگا اور احسان اس باب مین
یہ ہی کہ حق سبحانہ وتعالی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر و ناظر سمجھے اور اسکا یقین کرے
کہ وہ میری ہر قول و فعل کا سمیع و بصیر ہی اور مضمون آیۂ کریمہ ایاک نعبد وایاک
نستعین کو اپنی پیش نظر رکھی اور اُسکو بالیقین سمجھے کہ انسان ضعیف البنیان اپنی
حول و قوت سی کچھ نہین کرسکتا اور اگر حق سبحانہ وتعالی اُسکو توفیق نیک [illegible] و
اور اُسکی مدد نکرے تو ممکن نہین کہ وہ اپنی دشمنان قوی سے مثل شیاطین جن و انس
و نفس امارہ کی عہدہ برآ ہو سکی پس اُس سے بالحاح و زاری طلب مدد و توفیق
اور شیاطین اور نفس امارہ سے بچانی کی دعا کرے اور بسبب [illegible] مناسبت
مقام مین اس امر کو پھر مکرر لکھتا ہون کہ دلائل عقلیہ و نیز آیات [illegible] و احادیث
[illegible] سے یہ امر بخوبی ثابت ہی کہ خداوند کریم جس بندے کو اعمال بد مین منہمک
[illegible] کی طرف راغب پاتا ہی اُسکو اُسکے نفس پر چھوڑ دیتا ہی اور اپنی توفیق [illegible]
[illegible] سے اُٹھا لیتا ہی پس وہ بسبب غلبہ شیطان اور نفس کی گمراہ ہو جاتا ہے

اور جو بندہ نیت خالص سے اُسکی طرف رجوع کرتا ہی اُسکو توفیقات نیک عطا
فرماتا ہی اور اُسکی دل کو روشن کردیتا ہی اور یہ باعث اُسکی ہدایت و استمرار
طاعت و عبادت کا ہوتا ہی اور یہی ہین معنی حدیث مین امرین مذکور کے اور
موعد اسکی تفسیر او تفصیل کا دہی باب دوم ہی تیسرا عدل یہ ہی کہ بعثت انبیا علیہم
السلام پر ایمان لاے اسلئے کہ جب بدلائل عقلیہ و نقلیہ ثابت ہو گیا کہ خالق و صانع
عالم حکیم ہی او حکیم فعل عبث نہین کرتا اور تمام جن و انس کو اُسنے اپنی بندگی اور
عبادت کے لئے پیدا کیا ہی تو اس بات کا قائل ہونا کمال ظلم اور نا انصافی ہی کہ وہ
بندونسے عبادت کا تو خواہان ہو اور اُنکو طریقہ عبادت کا نہ بتاوی اور اس طریقی کو
اُسنے انبیا علیہم السلام کی معرفت بتایا ہی پس ثابت ہو گیا کہ اُنپر ایمان لانا اور
اُنکی اطاعت کرنا عین عدل و انصاف ہی اور مزید ایمان و اطاعت احسان ہی
چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وَكَاَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ
فَمَا وَهَنُوْا لِمَآ اَصَابَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا وَاللّٰهُ
يُحِبُّ الصّٰبِرِيْنَ ۝ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا
وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝
فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
ترجمہ اور بہت نبی تھی کہ لڑی تھی اُنکی ساتھ ہو کر خدا پرست بہت سے پس نہ سست
ہوی وہ بسبب اُس مصیبت کی کہ پہونچی اُنکو خدا کی راہ مین اور نہ ضعیف ہوے
اور نہ عاجز ہوی اور اللہ دوست رکھتا ہی صبر کرنے والون کو اور نہ تھا قول
اُنکا سوا اسکی کہ کہتے تھی کہ اے پروردگار ہماری بخشدی تو واسطی ہماری گناہون
ہماری کو اور حد سے تجاوز کرنے ہمارے کو ہماری کام مین اور ثابت رکھ تو قدم ہمارے
اور فتح دی تو ہمکو کافرون کی قوم پر پس عطا کیا اُنکو اللہ نے ثواب دنیا کا اور

بہتر ثواب آخرت کا اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنیوالونکو انتہی پس ثابت
ہوگیا کہ انبیا علیہم السلام کی اطاعت اسطرح پر کرنا کہ جسطرح اس آیہ کریمہ مین مذکور
ہے احسان ہے اور سب سی زیادہ اطاعت جناب امیرالمومنین علی بن ابیطالب
علیہ السلام کے شب ہجرت جناب خاتم النبیین و سید المرسلین ہے اور اسکا بیان
اس کتاب کی باب چہارم مین آویگا انشاءاللہ تعالی اور دلائل و براہین اثبات
نبوت اس کتاب کے باب سوم مین بہ تفصیل مناسب بیان کیجائینگی انشاء اللہ
تعالی چوتھا عدل و انصاف یہ ہے کہ امامت و وصایت کو منجانب اللہ و منجانب
الرسول سمجھے اور امام منصوب من اللہ و من الرسول پر ایمان لاوے اسلئے کہ حضرت
آدم سے لیکے حضرت عیسی کے بعد تک جسقدر انبیا و مرسلین علیہم السلام گذرے
ہین سب نے اپنا خلیفہ و جانشین اپنے اپنے سامنے مقرر فرمایا ہے چنانچہ تفاسیر و
کتب سیر و تواریخ سے یہ امر بخوبی ثابت ہے پس بڑی ظلم و نا انصافی کی بات ہے کہ
جناب خاتم النبیین و سید المرسلین و شفیع المذنبین و رحمۃ للعلمین کے نسبت یہ گمان
کرے کہ انھون نے اپنا کوئی خلیفہ و جانشین اپنی حیات مین مقرر نہین فرمایا کہ
حافظ و حامی شریعت و مانع بدعت و رافع نزاع و اختلاف امت ہو اور اپنی امت
کی حالت پر کچھ ترحم نفرمایا اور اپنی بعد انکو ضلالت اور گمراہی مین چھوڑ گئے باوصف
اسکی کہ جانتے تھی کہ میرے بعد کوئی نبی نہوگا حاشا و کلا کوئی عاقل و منصف اسکو
عدل و انصاف نہ کہیگا حالانکہ حق سبحانہ و تعالی اُس جناب رسالتمآب کی
شان مین فرماتا ہے لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ
حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ترجمہ البتہ بتحقیق آیا ہے تمھارے
پاس رسول تمھین مین سے دشوار ہے اُسپر رنج تمھارا حرص کرنیوالا ہے تمھاری ہدایت
پر مومنون کے واسطے شفقت کرنے والا مہربان ہے انتہی اور احسان اس باب

مین مزید اطاعت امام ہی چنانچہ روضۃ الصفا وغیرہ مین مذکور ہی کہ جب صفین
مین جناب امیر المومنین و امام المتقین اسد اللہ الغالب علی ابن ابیطالب
علیہ السلام اور معاویہ بن ابی سفیان سے لڑائی ہوتی تھی تو ایکدن حضرت
عمار یاسر نے اثنای جنگ مین آسمان کی طرف مُنھ کیا اور کہا کہ بار خدایا
اگر مین جانتا کہ رضامندی تیری اسمین ہی کہ مین اپنے تئین دریای فرات مین
گرادون اور غرق ہوجاؤن تو مین ایسا ہی کرتا اور دوسری دفعہ کہا کہ بار خدایا
اگر مین جانتا کہ رضامندی تیری اس بات مین ہی کہ تلوار کو مین شکم پر رکھ کے
زور کرون کہ پشت کی طرف سے باہر نکل جاے تو مین ایسا ہی کرتا بعد اسکی
کہا کہ آلٰہی مین ایسا کوئی کام نہین جانتا ہون کہ تیری رضامندی سے زیادہ
قریب ہو مگر محاربہ کرنا اس گروہ سے بعد اُسکی اپنے ہمراہیون سے کہا کہ
مین آج کے دن قتل کیا جاؤن گا اور اس عالم فانی سے سرای جاودانی
کی طرف انتقال کرون کا میرے کام کو لطف ربانی کے اوپر حوالی کرو اور خاطر
جمع رکھو کہ حضرت امیر المومنین علیؑ کہ ہمارے پیشوا مین قیامت کے دن
نیکون کی لئے شریرون سی خصومت کرینگے بعد اُسکے اپنی گھوڑے کو کوڑا مارا
اور میدان مین آکی قتال شدید شروع کیا اور لشکر معاویہ پر متواتر حملے کرتی تھے
یہانتک کہ شامیون مین سے ایک شخص نے آپ کی زیر ناف ایک نیزہ مارا اور
اُسی زخم سے آپ شہید ہوے یہ حکایت بہت طویل ہی مین نے بخوف
طوالت اسکی قدر عبارت منتخب کر کے لکھی ہی اور حضرت عمار یاسر اُس وقت
نہایت مسن و معمر تھے اور دلائل اثبات امامت و خلافت کہ جو قرآن و حدیث
مین بنصوص جلیہ واضحہ موجود ہین انشاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کی باب چہارم
مین آئینگی عدل پنجم یہ ہی کہ یوم آخر یعنے روز قیامت پر ایمان لاوی اسلئے

کہ اُسکی انکار سے خدای عزیز و حکیم کی حکمت و عدالت کا انکار لازم آتا ہی بیان مجمل
اسکا یہ ہی کہ اگر یہ کہا جاے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے بندون کو اپنے عبادت کیلئے
نہین پیدا کیا تو خلق مخلوقات ایک فعل عبث ہوگا اور فعل عبث حکیم سے سرزد
نہین ہوتا اور اگر اسکا اقرار کیا جاے تو جزا و سزا کا اقرار بھی لازم آیگا اسلئے
کہ بعض عباد مطیع ہین اور بعض عاصی اور دنیا مقام جزا و سزا نہین اسلئے کہ
مشاہدہ ہی کہ اکثر عاصی عیش و راحت مین رہتے ہین اور مطیع رنج و تکلیف مین
علاوہ اسکے ایسی قادر مطلق کا اطاعت پر اجر و ثواب عطا فرمانا اور عصیان پر
عذاب کرنا چاہیے کہ ابدی اور غیر منقطع ہو اور دنیا ایک شئے فانی اور سریع
الزوال ہی پس معلوم ہوا کہ ایک اور جہان مقام جزا و سزا ہی کہ جو باقی و دایم
ہی اور اسپر علاوہ دلائل عقلیہ کے آیات اور احادیث کثیرہ دلالت کرتے ہین اور
مین بنظر اختصار فقط ایک آیت پر اکتفا کرتا ہون اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا
وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ترجمہ کیا گمان کیا ہی تمنے اس بات کا
کہ پیدا کیا ہی ہمنے تمکو بیکار اور یہ کہ تم ہمارے طرف نہ پھروگے انتہی ظاہر ہی کہ
پھرنے سے مراد حشر و نشر روز قیامت ہی کہ سبکی بازگشت اُس روز خالق حقیقی
کی طرف ہوگی اور یہ آیت جیسا کہ دلیل نقلی ہی دلیل عقلی بھی ہی اور اثبات قیامت
اور معاد دلایل عقلیہ و نقلیہ سے معہ تفصیل مناسب باب پنجم مین آیگا انشاء اللہ
تعالی اور احسان اس باب مین مزید ایمان و یقین ہی اور اسکی مثال مین مین
اس مقام پر عین الحیات سے ایک حکایت کا ترجمہ نقل کرتا ہون حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ ایکدن جناب رسولخدا نے مسجد مین نماز
صبح پڑھے بعد اُسکی ایک جوان کی طرف نظر کی کہ اُسکو حارثہ بن مالک کہتے تھے
دیکھا کہ سر اُسکا زیادتی بیخوابی سے جھکا جاتا تھا اور رنگ اُسکا زرد ہوگیا تھا اور

بدن اُسکا نحیف ہو گیا تھا اور آنکھون مین اُسکی حلقی پڑ گئی تھی حضرت نے اُس سے
پوچھا کہ ای حارثہ تو نے کس حالت مین صبح کی اور تیرا کیا حال ہی اُسنے کہا کہ
صبح کی ہی مین نے یا رسول خدا ساتھ یقین کی حضرت نے فرمایا کہ ہر چیز کا کہ دعوی
کرتے ہین اُسکی واسطے کچھ حقیقت اور علامت اور کوئی گواہ ہوتا ہی حقیقت تیرے
یقین کی کیا ہی اُسنے کہا کہ حقیقت میری یقین کی یا رسول خدا یہ ہی کہ ہمیشہ مجکو محزون
اور غمگین رکھتی ہے اور راتون کو مجھے سونے نہین دیتی اور گرمی کے دنون مین
مجھے روزے رکھواتی ہی اور دل میرا دنیا سے پھر گیا ہی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی
میرے دل کو مکروہ معلوم ہوتا ہی اور یقین میرا اس مرتبے کو پہونچا ہی کہ گویا مین
اپنے خدا کے عرش کو دیکھتا ہون کہ واسطے حساب سب کے نصب کیا
گیا ہی اور خلائق سب محشور ہوئے ہین اور گویا مین اُنکے درمیان مین ہون اور گویا مین
اہل بہشت کو دیکھتا ہون کہ بہشت مین لذتین حاصل کرتے ہین اور کرسیون
پر بیٹھے ہوئے ہین اور ایک دوسرے سے دوستی کرتے ہین اور صحبت رکھتے ہین اور
تکیہ لگائے ہوئے ہین اور گویا مین اہل جہنم کو دیکھتا ہون کہ جہنم مین عذاب کئے
جاتے ہین اور استغاثہ و فریاد کرتے ہین اور گویا زفیر اور آواز جہنم کی میرے
کان مین آرہی ہی حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ یہ ایسا بندہ ہی کہ خدا نے اسکے
دلکو نور ایمان سے منور کر دیا ہی بعد اُسکے فرمایا کہ یہ حال کہ جو تو رکھتا ہی اُس پر ثابت
رہ اُس جوان نے کہا کہ یا رسول خدا دعا فرمائیے کہ خدا مجکو شہادت عطا فرمائے
حضرت نے دعا کی چند روز کے بعد حضرت نے اُسکو جعفر طیار کے ساتھ
جہاد مین بھیجا اور بعد نو آدمیون کی وہ شہید ہوا انتہی چھٹا عدل و انصاف یہ ہی
کہ اپنے خالق و منعم حقیقی کی عبادت و اطاعت کرے اور اُسکی اوامر کو بجا لاوے
اور اُسکے نواہی سے باز رہے کہ اُسکی خلاف کرنا نہایت ظلم و ناانصافی ہے

پس جملہ ادامر مثل نماز و روزہ و حج و زکواۃ و خمس و جہاد وغیرہ کا بجالانا اور جملہ نواہی مثل خون ناحق و غصب اموال و حقوق و زنا و لواطہ و کذب و سرقہ و شراب خواری و قمار بازی وغیرہا سے احتراز و اجتناب کرنا یہ سب مقتضای عدل و انصاف ہی اور یہی باعث ہی کہ متقی و پرہیزگار کو عادل کہتی ہین اور شرع شریف مین عادل کی یہ تعریف ہی کہ گناہان کبیرہ سی پرہیز رکھتا ہوا اور صغیرہ پر اصرار نکرتا ہو اور جو امور کہ خلاف مروت ہین انکو نکرتا ہو مانند بازار مین کہانا کہانے اور راستی مین پیشاب کرنیکے اور گواہ عادل بھی اُسی کو کہتے ہین کہ جسمین یہ صفات موجود ہون اور سوای ایسی شخص کے اور کسی کی گواہی شرع شریف مین مقبول نہین ہوتی اور حق سبحانہٗ تعالی نے بھی کلام مجید مین اون دو گواہون کو کہ جنکی گواہی قابل قبول ہوتی ہی کئی جگہ ذوا عدل فرمایا ہی اور عدم اصرار صغائر کی شرط بمجبوری ہی اسلئے کہ سوای انبیا و اوصیا کے اور کوئی شخص کل گناہون سے معصوم نہین ہو سکتا ورنہ اصل عدالت یہ ہی کہ گناہ صغیرہ بھی مطلقاً نکرے اسلئے کہ ہر گناہ کا کرنا ظلم ہی کبیرہ ہو یا صغیرہ پس معلوم ہوا کہ صفت عدالت سوا انھین حضرات معصومین کی اور کسی شخص مین بدرجہ کمال پای نہین جاتے اور کچہ شرع شریف و دین اسلام پر موقوف نہین ہی بلکہ اس لفظ کی جامعیت کا ہر عاقل قائل ہو سکتا ہی بلکہ ہر شخص اقرار کر سکتا ہی کہ ہر فعل بد کا کرنا خلاف انصاف ہی خواہ وہ اپنی محسن و منعم کے ناشناسی و ناقدردانی اور احسان فراموشی اور نافرمانی ہو اور خواہ کسی دوسری شخص پر ظلم کرنا اور اُسکو اذیت پہونچانا اور اسی طرح ہر خصلت پسندیدہ کا اختیار کرنا عدل و انصاف ہی اور ہر صفت قبیحہ اُسکے خلاف اور چونکہ عدل کی معنے توسط و میانہ روی و اعتدال کے بھی ہین لہذا ہر صفت حسنہ پر کہ جسمین اسکی ضرورت ہو اوسکا اطلاق بالا ولویت ہوگا

مثلاً زیادہ خرچ کرنا اسراف و تبذیر ہی اور بالکل امساک کرنا بخل اور اعتدال
سی خرچ کرنا سخاوت اور اسی طرح شجاعت ہی کہ جو درمیان مین ہی جبن و تہور کے
اور اسی طرح عبادت کہ اُسکا بالکل ترک کر دینا ظاہر ہی کہ کیسا قبیح ہی اور اسقدر
زیادتی کہ اہل و عیال کو چھوڑ کر تارک دنیا ہو جای یہ بھی خوب نہین اسلئے کہ
رہبانیت شرعاً و عقلاً منع و مذموم ہی اور عبادت متوسطہ خوب اور شرع
شریف مین مطلوب اور جو لوگ کہ بالکل دار و مدار اپنی عقل ناقص پر رکھتے
ہین وہ بعثت انبیا کی مقر نہین اور جو لوگ کہ عقل سی دست بردار ہین اور بالکل
اُسکو دخل نہین دیتے اور حسن و قبح عقلی کے قائل نہین ہین وہ عدالت حق سبحانہ
و تعالی کے منکر ہین اور کہتی ہین کہ معاذ اللہ ممکن ہی کہ خدای رحمٰن و رحیم انبیای
مرسلین اور عباد طائعین و مخلصین کو داخل جہنم کرے اور کفار و مشرکین اور عصاۃ کو
بہشت عطا فرمای تعالی اللہ عن ذلک اور جو لوگ کہ عقل کی استعمال مین اعتدال
پر عمل کرتے ہین اور اُسکی حدود سی تجاوز نہین کرتے جیساکہ مقدمے کی فصل دوم
کی مصباح دوم مین بیان ہوا ہی وہ مذہب حق اور صراط مستقیم پر ہین اور یہی
عین عقل ہی اور ہر کمی و زیادتی سفاہت و خبط اور لوگونکی حقوق کا بحق و
راستی فیصلہ کرنا اور اُسمین کسی طرح کی کجی اور حق تلفی نکرنا اور انصاف سی تجاوز
نہونا اور مظلوم کے داد دینا اور اُسکا عوض ظالم سی لینا اسپر جو عدل کا اطلاق ہوتا ہی
وہ محتاج بیان نہین بلکہ عموماً یہ لفظ انہین معنون مین اکثر مستعمل ہی اور ہر شخص عموماً
یہ بات سمجھ سکتا ہی کہ حقوق واجبہ کے ادا کرنے مین کچھ احسان نہین ہی عدل بیشک ہی البتہ
واجب سی زیادہ نیکی کرنا احسان ہی پس نماز واجب کا ادا کرنا عدل ہی اور سنتی
نمازین پڑھنا احسان اور روزۂ واجب کا ادا کرنا عدل ہی اور سنتی روزے
رکھنا احسان اور حج واجب کا ادا کرنا عدل ہی اور سنت کا احسان اور زکوۃ واجبہ کا

اور کرنا عدل ہی اور اُس سی زیادہ راہ خدا مین خرچ کرنا احسان اور اسی پر کل عبادات کا
قیاس ہو سکتا ہی اور اسی طرح معاملات بھی مین کہ اپنی اہل وعیال وعزیزو اقارب
مین سی جن کا نان ونفقہ واجب ہی اُنکو بقدر ضرورت دینا عدل ہی اُس سی زیادہ
دینا کہ باعث توسع وفراغت کا ہو احسان اسی طرح اُن عزیزون کے ساتھ سلوک
کرنا کہ جن کا نان ونفقہ واجب نہین ہی اور صلہ رحم کہ جو واجب ہی عدل ہی اور اُس سے
زیادہ اپنی عزیزو اقارب کی ساتھ مسلوک ہونا احسان اسی طرح سب امور خیر مین
اور ایتائی ذی القربےٰ بھی عدل واحسان دونون پر مشتمل ہی کہ بقدر واجب عطا
کرنا عدل ہی اور اُس سی زیادہ احسان اور اس مقام پر خدا کی فضل واحسان سے
ایک عجیب مضمون لطیف ذہن مین آیا ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اس آیہ وافی ہدایہ
مین اپنی بندون کو جو عدل کا حکم دیا ہی یہ اُسکا عدل ہی اور اُسکی بعد جو احسان اور
ایتای ذی القربےٰ کا حکم فرمایا ہی یہ اُسکا احسان اور فضل ہے اے ناظر کتاب اگر تجکو
کچھ بھی چشم بصیرت ہی تو اس تقریر مختصر سے بخوبی ثابت ہو گیا ہو گا کہ کوئی خیر و
خوبی اس آیہ کریمہ کی ان تینون الفاظ مبارکہ سے خارج نہین ہو سکتی کہ جسکا حق سبحانہ
تعالی نے امر فرمایا ہی اور یہ ظاہر ہی کہ ان سبکی تفصیل کے لئے دفاتر مبسوطہ بھی کافی
نہین ہو سکتے اور بڑے بڑی سیکڑون کتابین تفسیر وحدیث وکلام وفقہ کی اس باب
مین موجود ہین اس مقام مضیق مین اُسکا بیان کہان آسکتا ہی اور دریا کوزی مین
کب سما سکتا ہی لیکن مین بعض مکارم اخلاق کو بطور مشتے نمونہ از خروارے اجمالاً
یہان بیان کرتا ہون اور ہر صفت کی بیان مین آیات واحادیث مختصرہ پر اکتفا کرونگا
اول عبادت کہ علت غائی خلقت ہی چنانچہ خالق حکیم فرماتا ہی کہ وَمَا خَلَقْتُ
الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۞ ترجمہ اور نہین پیدا کیا مین نے جن کو اور آدمی
کو مگر اسواسطے کہ میری عبادت کرین انتہی اور اُسی کی کمیت کی باب مین مین

پہلے لکھ چکا ہون کہ جو عبادات واجب ہین وہ عدل مین داخل ہین اور جو مسنونہ
اور مندوبہ ہین وہ احسان مین اور اُسکی تفصیل کتب احادیث و فقہ مین لابد
کافی ہی اور انشاء اللہ العزیز اس کتاب کی جلد دوم مین بھی اسکا بیان لقدر
گنجایش وسع آویگا اور مین اس مقام پر اسکی کیفیت بطور اجمال و اختصار
کسی قدر بیان کرتا ہون اور اسکی تفصیل کیلئے بھی بڑی بڑی کتابین کافی نہین
ہوسکتین واضح ہو کہ ہر عبادت بجسب اعمال و ارکان ظاہری مثل جسم کے ہی
اور کیفیات باطنی مثل اُسکی جان و روح کی مثلاً نماز کہ عمدہ و اول عبادات ہی
قیام و قعود و رکوع و سجود و قرأت و اذکار وغیرہ مثل اُسکی جسم کے ہین کہ انہین
ارکان و اجزا سے وہ مرکب ہی اور چند کوائف باطنیہ مثل اُسکی روح کے اول
نیت خالص ہے اور حدیث مین آیا ہی کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ
ترجمہ اعمال نہین ہین مگر ساتھ نیتون کے انتہی اور ظاہر ہی کہ جیسے انسان
کی نیت ہو گی ویسا ہی اُسکو اپنی عمل کا ثواب ملیگا اور نیت خالص کی یہ معنے
ہین کہ ہر عبادت کو خاص کر کے اپنی معبود حقیقی کے لئے بجا لاے اور کسی طرح
کا شائبہ ریا کا اُسمین نہو یعنے لوگون کے دکھانے کے لئے عبادت حق سبحانہ تعالی کی
نکرے اس نیت سے کہ لوگ میری عبادت کو دیکھ کے مجھسے خوش ہونگے اور
مدح و ثنا کرینگے کہ یہ شخص بڑا عابد ہی یا مجکو کچھ دینگے اور حق سبحانہ تعالی اپنی
کتاب عزیز مین فرماتا ہی فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ
سَاهُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَاءُوْنَ ترجمہ پس عذاب ہی واسطے اُن نماز پڑھنے
والون کے کہ جو اپنی نماز سے بیخبر ہین ایسے وہ لوگ کہ ریا کرتے ہین (یعنی لوگون
کے دکھانیکے لئی نماز پڑھتے ہین) انتہی اور جناب ملا باقر مجلسی اعلی اللہ مقامہ
نے کتاب عین الحیوۃ مین لکھا ہی کہ ابن بابویہ رحمۃ اللہ علیہ نے بسند معتبر حضرت

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ پرہیز کرو
ریا سے بدرستیکہ وہ شرک ہی ساتھ خدا کو اور ریا کرنے والے کو قیامت مین چار
نامون کے ساتھ پکارین گی ای کافر ای بدکردار ای مکار ای زیان کار ثواب تیرے
عمل کا جاتا رہا اور مزدوری تیرے باطل ہوی اور تجکو آج کی دن کچہ حصہ نملےگا
توجا کی اپنی مزدوری اُس شخص سے طلب کر کہ جسکی واسطے تو نے کام کیا ہی اور بسند
صحیح حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہم السلام سے روایت کی ہی کہ حضرت رسالت
پناہ نے فرمایا کہ قیامت کی دن ایک گروہ کو حق تعالیٰ حکم فرمائیگا کہ جہنم مین لیجائین پس
خطاب فرمائیگا مالک سے کہ آگ سے کہدے کہ ان لوگون کے قدمونکو نہ جلاے
کہ یہ لوگ اپنے مسجدون مین جاتے تھے اور انکے مُنھ کو نہ جلاے کہ یہ لوگ وضو کو
تمام و کامل بجالاتے تھی اور انکی ہاتھون کو نہ جلاے کہ یہ لوگ دعا کرنیکے واسطے
میری درگاہ مین اُٹھاتے تھے اور انکے زبان کو نہ جلاے کہ یہ لوگ قرآن بہت پڑہتے
تھے پس داروغہ جہنم اُنسے کہیگا کہ ای اشقیا تمنے کیا کیا ہی کہ باوصف ان اعمال کے
مستحق جہنم کی ہوے ہو وہ کہینگے کہ ہم اپنے کامون کو واسطے غیر خدا کے کرتے تھے
آجکی دن ہمسے کہا کہ مزدوری اپنے اُس شخص سے لو کہ جسکے واسطے تمنے کام کیا ہی
اور علی بن ابراہیم نے اپنے سند کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کی ہی کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ جو شخص لوگون کے دکھانے کیلئے نماز پڑہی وہ
مشرک ہی اور جو شخص کہ زکوٰۃ دی لوگون کے دکھانے کی لئے وہ مشرک ہی اور
جو شخص کہ روزہ رکھے لوگون کے دکھانے کیلئے وہ مشرک ہی اور جو شخص کہ حج
کرے لوگون کے دکھانے کے لئے وہ مشرک ہی اور جو شخص کہ خدا کے کسی حکم کو لوگونکے
دکھانیکے لئے بجالاے وہ مشرک ہی اور خدا قبول نہین کرتا عمل کو ریا کرنیوالے کے
انتہی اور یہ مضمون قرآن شریف مین بھی آیا ہی چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہی

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ترجمہ پس جو شخص کہ امید رکھتا ہو اپنی پروردگار کی ملاقات کی پس
چاہی کہ وہ عمل نیک کرے اور نہ شریک کرے اپنی پروردگار کی عبادت مین کسی کو
انتہی تفسیر مجمع البیان اور تفسیر صافی اور تفسیر بیضاوی وغیرہ مین بھی لکھا ہی کہ
اس آیہ کریمہ مین مراد شرک سی ریا ہی دوم خضوع وخشوع ہی چنانچہ حق سبحانہ
تعالی فرماتا ہی قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ
ترجمہ تحقیق فلاح پاے اُن مومنون نے کہ جو اپنی نماز مین خشوع کرنیوالی ہین
انتہی واضح ہو کہ خشوع وخضوع کی معنی قریب قریب ہین اور خشوع خضوع
سے زیادہ جامع اور مناسب حال مصلی ہی اور مراد خضوع وخشوع سی نماز مین یہ ہی کہ
نماز پڑھنے والا قلب کو اپنی معبود کی طرف متوجہ کرے اور اُسکی عظمت اور جلالت
اور بے نیازی اور قدرت کو پیش نظر رکھے کی خیالات فاسدہ وتخیلات
باطلہ کو دل ودماغ سی دور کرے اور نہایت عاجزی وفروتنی سی مشغول اذکار
وقرأت وقیام وقعود ورکوع وسجود وجملہ ارکان وآداب معینہ رہی اور اپنی جملہ
اعضا اور جوارح کو اونھین مقامات پر رکھی کہ جہان اُنکی رکھنے کا حکم ہی اور یہ سب
باتین بغیر حضور قلب کی حاصل نہین ہو سکتین چنانچہ منقول ہی کہ جناب رسولخدا
نے ایک شخص کو دیکھا کہ نماز مین اپنی داڑھی سی کھیلتا تھا فرمایا کہ اگر دل اس
شخص کا خشوع کرنیوالا اور خدا کی طرف ہوتا تو اعضا اور جوارح اُسکی بھی خدا کے
کام مین مشغول ہوتی اور جناب رسولؐ خدا سے منقول ہی کہ نماز بغیر حضور قلب کے
مقبول نہین ہوتی اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ جو شخص دو رکعت
نماز پڑھے اور جانے کہ مین کیا کہتا ہون وہ شخص جب نماز سے فارغ ہوتا ہے
تو اُسپر کوی گناہ باقی نہین رہتا اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ بعض نمازین

کی نصف نماز آسمان پر لیجاتے ہین اور بعضون کے تہائی اور بعضونکی چوتھائی اور
بعضونکی نماز کا پانچوان حصہ اور اوپر نہین لیجاتے مین اور درجہ قبول کو نہین پہونچتے
ہین مگر اُسی قدر نماز کہ اُسنے حضور قلب سے ادا کی ہو اسی سبب سے مامور ہوے
ہین بندے واسطے ادا کرنے نوافل کی تاکہ اُنکی سبب سے اپنی نماز فریضہ کے
نقصان کو پورا کرین اور جعفر بن محمد قمی نے روایت کی ہے کہ حضرت رسالت پناہ
جب نماز کیلئے کھڑے ہوتی تھی تو آپکا رنگ مبارک خوف خدا سے متغیر ہو جاتا
تھا اور آپکے سینہ مبارک سے اسطرحکی آواز سنائی دیتی تھی کہ جسطرح دیگ جوش
مین آتی ہے اور تفسیر صافی مین حضرت امام موسیٰ کاظم سے منقول ہے کہ اُنھون نے
اپنی آبائے طاہرین سے اور اُنھون نے حضرت امیر المومنین سے روایت
کی ہے کہ بہ تحقیق جناب رسول خدا دس برس تک اپنی پنجون کے بل کھڑے
ہوکے نماز پڑھتے تھی اور تمام رات اسی طرح کرتے تھے یہانتک کہ دونون
قدم مبارک مین ورم ہو گیا اور روی منور آپ کا زرد ہو گیا پس حق سبحانہ
تعالیٰ نے نازل فرمایا کہ طٰہٰ مَآ اَنزَلنَا عَلَیکَ القُرآنَ لِتَشقٰی اِلَّا تَذکِرَةً
لِّمَن یَّخشٰی ترجمہ اے محمدؐ اسواسطے نہین نازل کیا ہمنے تجپر قرآن کہ تو محنت
مین پڑے مگر نصیحت اُس شخص کیواسطے کہ جو ڈرتا ہے انتہی اور منقول ہے
کہ جب وقت نماز کا آتا تھا تو حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا
بدن مبارک کانپنے لگتا تھا اور رنگ آپکا متغیر ہو جاتا تھا لوگون نے پوچھا کہ یہ
آپکو کیا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ پہونچا وقت اُس امانت کی ادا کرنیکا کہ جو آسمان و زمین پر عرض کی
تھی اور اُنھون نے انکار کیا اور ڈر گئی اور آدمی اُسکا متحمل ہوا پس مین نہین جانتا ہون کہ جب اس
بوجھ کا متحمل ہوا ہون تو اُسکو اچھی طرح ادا کر سکونگا یا نہین اور روایات معتبرہ سے واضح ہوا ہے کہ جب حضرت امام
حسن علیہ السلام وضو و نماز کیطرف متوجہ ہوتے تھی تو آپکی بدن مبارک کی سب

جو نہ لرزی مین آجاتے تھی اور رنگ مبارک زرد ہو جاتا تھا لوگون نے اس کیفیت
کو پوچھا تو آپنے فرمایا کہ حق اور لازم ہی اُس شخص کے اوپر کہ خداوند عرش عظیم کی
سامنے اُسکی بندگی کے لئی کھڑا ہو یہ امر کہ رنگ اُسکا زرد ہو جاے اور جوڑ اُسکی
بدن کی لرزی مین آئین اور منقول ہی کہ حضرت سید الساجدین امام زین العابدین
یکدن نماز مین کھڑے ہوے تھی آپکی صاحبزادے حضرت امام محمد باقر کہ جو اُسوقت
بچی تھے کنوئین مین کہ جو گھر مین تھا اور نہایت عمیق تھا جھانکنے لگے اور اُسمین
گر پڑے آپکی والدہ نے کنوئین کے پاس آکے رونا اور پیٹنا شروع کیا اور چلا چلا کے
کہتی تھین کہ ای فرزند رسولخدا آپ کا بیٹا کنوی مین ڈوب گیا اور حضرت نے نماز مین
مطلق اس بات کی طرف التفات نفرمایا حالانکہ حضرت امام محمد باقر کنوی مین
اضطراب کرتے تھے تو اُسکی آواز بھی آپکے گوش مبارک تک پہونچتی تھی جب
بہت عرصہ ہوا تو وہ اضطراب کی سبب سی کہنی لگین کہ ای اہلبیت رسالت تمھارے
دل نہایت سخت مثل پتھر کے ہین پھر بھی حضرت نے کچھ التفات نفرمایا یہانتک
کہ نماز کو ساتھ آداب مستحبہ کے بجالاے اور اُس سے فارغ ہوے بعد اوسکی
کنوے کی پاس آے اور معجزے سی اپنا دست مبارک بڑھا کے حضرت امام محمد باقر
کو باہر نکال لیا اور وہ حضرت ہنستے تھے اور باتین کرتے تھی اور اُنکی کپڑے تک بھیگی
تھی پس فرمایا کہ اے اپنی فرزند کو ای ضعیفۃ الیقین ساتھ خدا کی والدہ حضرت امام محمد باقر
اپنے فرزند کی سلامتی سے ہنسنی لگین اور پھر آپکی خفگی کا خیال کرکے رونا شروع
کیا حضرت نے فرمایا کہ تم لوگون کے اوپر کچھ ملامت نہین ہی تو نہین جانتی کہ مین
خدمت مین ایسے خداوند جبار کے کھڑا تھا کہ اگر اُسکی طرف سے دوسری کی طرف
منھ پھیرتا اور اُسکے غیر سے توسل کرتا اور وہ میری طرف سے اپنی لطف کی منھ کو پھیر
لیتا تو اُسکے غیر سے کیونکر امید رحمت کی ہوسکتی تھی اور صاحب کتاب حلیۃ الاولیا

نے روایت کی ہو کہ جب امام زین العابدین وضو سے فارغ ہوتے تھے اور نماز پڑھنے کا
ارادہ کرتے تھے تو آپکے بدن میں رعشہ اور اعضای مبارک میں لرزہ غالب ہوتا تھا
جب لوگون نے پوچھا تو آپنے فرمایا کہ وای ہو تمھارے اوپر کیا نہین جانتے ہو
کہ مین کس خداوند کی خدمت مین کھڑا ہوتا ہون اور کس عظیم الشان سے مناجات
کیا چاہتا ہون اور وضو کے وقت بھی یہ حالت اُن حضرت سے نقل کی گئی ہے
اور ایک روایت مین وارد ہوا ہی کہ فاطمہ نے کہ جو جناب امیر علیہ السلام کی بیٹیون مین
سے تھین ایکدن جابر ابن عبد اللہ انصاری کو بلا بھیجا اور کہا کہ تم اصحاب بزرگ
حضرت رسول خدا مین سے ہو اور ہم اہلبیت کو تمھاری اوپر حق بہت ہی اور اہلبیت
رسالت مین سے یہی علی بن الحسین (یعنے حضرت امام زین العابدین) باقی رہگئے
ہین اور وہ عبادت الٰہی مین اپنے اوپر ظلم کرتے ہین اور اُنکی پیشانی اور زانو اور
ہتھیلیون مین زیادتی عبادت سے گٹھے اور زخم ہو گئی ہین اور بدن اُنکا زار و نحیف
ہو گیا ہی اُنسے التماس کرو شاید کہ عبادت مین تخفیف کرین جب جابر اون حضرت کی
خدمت مین آے تو دیکھا کہ محراب مین بیٹھے ہوے ہین اور عبادت کی سبب سے
آپ کا بدن شریف لاغر و نحیف ہو گیا ہی جب آپنے جابر کو دیکھا تو اونکا اکرام فرمایا اور
اپنے پہلو مین بٹھایا اور بہت ضعیف آواز سے اُنکا حال پوچھا پس جابر نے
کہا کہ اے فرزند رسول خدا خداوند عالم نے بہشت کو تمھارے اور تمھارے
دوستون کے لئے پیدا کیا ہی اور جہنم کو تمھاری دشمنون اور مخالفون کیلئے بنایا ہی پس
تم کس واسطے اسقدر تکلیف اوٹھاتے ہو حضرت نے فرمایا کہ اے مصاحب رسول
کیا تم نہین جانتے ہو کہ میری جد امجد حضرت رسالت پناہ باوصف اُس کرامت
کے کہ اپنے خدا کی نزدیک رکھتے تھے کہ ترک اولی گذشتہ و آیندہ اُنکا اُسنے بخشدیا تھا
اُنحضرت نے مبالغہ و مشقت کو عبادت مین ترک نفرمایا میری مان باپ اُن پر

خدا ہون یہانتک کہ آپکی ساق مبارک مین ورم ظاہر ہوا اور پانون بوجہ
صحابہ نے کہا کہ آپ کیون اسقدر زحمت اُٹھاتے ہین حالانکہ خدا آپ پر
کوئی تقصیر نہین لکھتا آپنے فرمایا کہ کیا مین خدا کا بندہ شاکر نہون اور اُسکی
نعمتون کا شکر ترک کردون جابر نے کہا کہ اے فرزند رسول خدا مسلمانون
پر رحم کیجئے کہ آپکی برکت سے خدا بلائون کو آدمیون سے دفع کرتا ہے اور آسمانون
کو نگاہ رکھتا ہے اور اپنے عذاب کو لوگون پر نہین بھیجتا آپنے جواب مین فرمایا
کہ اے جابر مین اپنے آبا و اجداد کے طریقے پر رہونگا جبتک کہ اُنسے ملاقات
کرون اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ میرے والد ماجد نے فرمایا
کہ ایکدن مین اپنے والد بزرگوار حضرت علی بن الحسینؑ کے پاس گیا مین نے
دیکھا کہ عبادت نے آپ مین بہت اثر کیا ہے اور رنگ مبارک آپکا کثرت
بیداری کے سبب سے زرد ہو گیا ہے اور آنکھین آپکی زیادتی گریہ کی سبب سے
مجروح ہو گئی ہین اور پیشانی نورانی مین کثرت سجود کے سبب سے گھٹی پڑ گئی
ہین اور قدم شریف مین بسبب کثرت قیام نماز ورم ہو گیا ہے جب مین نے
آنکی یہ حالت دیکھی تو ضبط گریہ نکر سکا اور بہت رویا اور وہ حضرت متردد اور
متفکر تھے بعد تھوڑی دیر کے میری طرف نظر کی اور فرمایا کہ بعض اون
کتابون مین سے کہ جسمین عبادت امیر المومنینؑ کے لکھے ہوئی ہے مجکو دے جب مین
کتاب کو لایا تو تھوڑا سا پڑھکے زمین پر رکھدی اور فرمایا کہ کسکی طاقت ہے کہ مثل
علی ابن ابیطالبؑ کی عبادت کرسکی دوسری صفت تقوی یعنی پرہیزگاری
اور ورع ہے اور اسکی معنے قریب قریب ہین اور مراد تقوی سے یہ ہے کہ انسان
ہر ایسی بات سے پرہیز کرے کہ جو اُسکو آخرت مین ضرر پہونچاتی ہے خواہ متعلق اعتقادات
ہو مثل شرک و کفر و انکار بعثت انبیا و روز قیامت وغیرہ اور خواہ متعلق اعمال مثل محرمات

شرعیہ و جملہ معاصی و ترک واجبات وغیرہ کی اور کمال تقوی یہ ہی کہ فعل مکروہات
اور ترک مستحبات و مسنونات سے پرہیز کرے اور انسان کی لئی اس کی بہتر
اور نافع تر کوئی چیز نہین ہو سکتی چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ
خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یَا اُولِی الْاَلْبَابِ ترجمہ اور توشہ ہمراہ لو
تم پس تحقیق بہترین توشہ تقوی ہی اور ڈرتے رہو مجھسے ای صاحبان عقل
انتہی ہر چند کہ یہ آیت حج کی باب مین ہی مگر افضلیت تقوی اسسے علی العموم
بخوبی ثابت ہی اور نیز کلام مجید مین آیا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ
ترجمہ تحقیق زیادہ ذی عزت تمھارا اللہ کے نزدیک زیادہ پرہیزگار تمھارا ہی
انتہی اور تقوی شرط قبول اعمال و عبادات ہی اور بغیر اسکی کوئی عمل
قبول نہین ہوتا چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ
ترجمہ سوای اسکی نہین ہی کہ قبول کرتا ہی اللہ پرہیزگارون سی انتہی اور
لوگون نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سی اس آیہ کریمہ کی تفسیر پوچھی
اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ ترجمہ ڈرو تم اللہ سی جو حق ہی اس سی ڈرنے کا انتہی حضرت
نے فرمایا کہ حق تقوی و پرہیزگاری کا یہ ہی کہ خدا کی اطاعت کرو اور اسکا گناہ
نکرو اور ہمیشہ خدا کے یاد مین رہو اور اسکو کسی حالت مین بھول نجاؤ اور
اسکی نعمت کا شکر ادا کرو اور ناشکری نکرو اور حضرت امیر المومنین سی لوگون
نی پوچھا کہ کونسا عمل بہترین اعمال ہی آپنے فرمایا کہ تقوی و پرہیزگاری اور بسند
معتبر حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ تھوڑا عمل کہ تقوی کے ساتھ ہو
بہتر ہی اس عمل سی کہ بغیر تقوی کے ہو راوی نے پوچھا کہ کیونکر ہوتا ہی عمل بہت بغیر
تقوی کی آپنے فرمایا کہ مثل اس شخص کی کہ لوگون کو کھانا بہت کھلای اور اپنی ہمسایہ
کی ساتھ نیکی اور احسان کرے اور ہمیشہ مہمان اسکی گھر مین آتی ہون لیکن اگر

کوئی فعل حرام اُسکو پیش آتے تو اُسکا مرتکب ہو جاوے یہ عمل نیک بغیر تقویٰ کی
اور تھوڑا عمل تقویٰ کی ساتھ یہ ہے کہ کوئی شخص مثل شخص مذکور کے اطعام و
احسان و خیرات نہین کرتا ہی مگر جب کوئی دروازہ فعل حرام کی دروازونمین
سے اُسپر کشادہ ہوتا ہی تو وہ اُسمین داخل نہین ہوتا (یعنی فعل حرام کا مرتکب نہین
ہوتا) اور اصول کافی مین بسند معتبر منقول ہی عن ابی جعفر قال لا تذهب
بکم المذاهب فواللہ ما شیعتنا الا من اطاع اللہ عز وجل یعنی
حضرت امام محمد باقر نے فرمایا کہ تم لوگ اِدھر اُدھر بھکتی نہ پھرو پس واللہ نہین
ہی شیعہ ہمارا مگر وہ شخص کہ اطاعت کرے اللہ عز وجل کی انتہی اور ایضا
بسند معتبر منقول ہی عن عمرو بن سعید بن ہلال الثقفی عن ابی عبد اللہ قال
قلت لہ انی لا القاک الا فی السنین فاخبرنی بشیء اخذ بہ فقال
اوصیک بتقوی اللہ والورع والاجتهاد واعلم انہ لا ینفع اجتهاد
لا ورع فیہ یعنی عمرو بن سعید بن ہلال ثقفی نے کہا کہ مین نے حضرت
امام جعفر صادق کی خدمت مین عرض کی کہ مین برسون کے بعد آپکی ملاقات
سے مشرف ہوتا ہون پس مجھی کوئی ایسی بات بتادیجئے کہ مین اُسپر عمل کیا
کرون آپنے فرمایا کہ مین تجکو وصیت کرتا ہون ساتھ تقویٰ اور پرہیزگاری
اور کوشش کرینکے اور آگاہ ہو کہ کوئی کوشش فائدہ نہین بخشتی جبتک کہ
اُسمین پرہیزگاری نہو انتہی اور چونکہ صفات ورع و عفت وغیرہ اسی صفت تقوےٰ
مین داخل ہین لہذا مین نے بخوف طوالت انکا علحدہ ذکر نہین کیا تیسرے
صفت توکل علی اللہ ہی اور رضا و تسلیم و قناعت یہ سب صفات اسی کے قریب
قریب بلکہ اسمین داخل ہین اسلئے کہ توکل کے معنی اعتماد اور بھروسا کرنیکے
ہین اور جو شخص کہ اللہ تعالی پر اعتماد اور بھروسا رکھتا ہوگا وہ خواہ مخواہ اُسکی

رضا پر راضی رہیگا اور اوسی کے حکم کو تسلیم کریگا اور قناعت اختیار کریگا اور حق سبحانہ تعالی اپنی کتاب عزیز مین فرماتا ہی وَمَن یَتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَل لَّهُۥ مَخۡرَجٗا ۝ وَیَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ ۝ وَمَن یَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهُۥۤۚ إِنَّ اللّٰهَ بَٰلِغُ أَمۡرِهِۦۚ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیۡءٖ قَدۡرٗا ۝ ترجمہ اور جو شخص کہ ڈری اللہ سے پیدا کردیوے وہ اوسکی واسطے راہ مخلصی کی اور رزق دیوے اوسکو اوس جگہ سے کہ اوسکو گمان نہو اور جو شخص کہ توکل کرے اوپر اللہ کے پس وہ کافی ہی اوسکے لئی تحقیق اللہ پہونچنی والا ہی اپنی کام کو تحقیق مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ انتہی اور نیز فرمایا ہی وَعَلَیۡهِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُتَوَکِّلُونَ ۝ ترجمہ اور اوپر اوسی اللہ کے پس چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالی انتہی اور نیز فرمایا ہی قُل لَّن یُصِیبَنَآ إِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوۡلَىٰنَاۚ وَعَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُؤۡمِنُونَ ۝ ترجمہ کہہ تو اے محمد کہ ہرگز نہ پہونچیگا ہمکو مگر جو کچھ کہ لکھدیا ہی اللہ نے واسطے ہمارے وہی کارساز ہی ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کرین ایمان لانے والی انتہی اور نیز فرمایا ہی قُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰهُۖ عَلَیۡهِ یَتَوَکَّلُ الۡمُتَوَکِّلُونَ ۝ ترجمہ کہہ تو اے محمد کہ کافی ہی مجکو اللہ اوسی پر توکل کرتے ہین توکل کرنیوالے انتہی اور نیز انبیا علیہم السلام کے قول کو ذکر فرمایا ہی کہ جو وہ حضرت اپنی قوم سے فرماتے تھی جبکہ وہ لوگ اذیت دیتے تھے اور ہدایت قبول نہ کرتے تھے وَمَا لَنَآ أَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰهِ وَقَدۡ هَدَىٰنَا سُبُلَنَاۚ وَلَنَصۡبِرَنَّ عَلَىٰ مَآ ءَاذَیۡتُمُونَاۚ وَعَلَی اللّٰهِ فَلۡیَتَوَکَّلِ الۡمُتَوَکِّلُونَ ۝ ترجمہ اور کیا ہی واسطے ہمارے کہ نہ توکل کرین ہم اللہ پر اور تحقیق ہدایت کی اوسنے ہمکو ہماری راہون کی اور البتہ ہم صبر کرینگے ایذا پر جو ہمکو دیتے ہو تم اور اللہ پر چاہیے کہ توکل کرین توکل کرنیوالی انتہی اور جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب عین الحیات

مین جو کچہ اس باب مین لکھا ہی مین اس مقام پر کسی قدر اُسمین سی نقل کرتا ہون اور
اُنکی عبارت کی ترجمہ پر اکتفا کرتا ہون فرماتی ہین کہ آگاہ ہو کہ توکل و تفویض و رضا
و تسلیم ارکان عظیمہ ایمان سے ہین اور آیات و احادیث ان اخلاق پسندیدہ کی فضیلت
مین حد شمار سی زیادہ ہین چنانچہ حضرت امام جعفر صادق سی منقول ہی کہ عمدہ اطاعت
خدا صبر ہی اور راضی رہنا خدا سی ہر بات مین خواہ بندہ اُسکو چاہتا ہو خواہ اُس سی
کراہت رکھتا ہو اور جب بندہ راضی رہتا ہی تو البتہ جو کچہ اُسکی واسطی بہتر ہی وہ اُسکو
میسر ہوتا ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ سب سی زیادہ وہ شخص خدا شناس
ہی کہ جو قضای الٰہی پر زیادہ راضی ہی اور دوسری حدیث مین فرمایا ہی کہ
حق تعالی نے جناب رسول خدا کو وحی کی کہ مین اپنی بندہ مومن سی جس چیز کو
باز رکھتا ہون البتہ اُسی مین اُسکی بہتری ہی پس چاہیی کہ میری قضا پر راضی رہے
اور میری بلا پر صبر کرے اور میری نعمتون پر شکر کرے تاکہ مین اُسکو اپنی نزدیک
صدیقون کی گروہ مین لکھون اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سی منقول ہی کہ
سزاوار ترین خلق قضای حق تعالی کے قبول کرنے اور اُسپر راضی رہنی کے لئے
وہ شخص ہی کہ اُسنے خدا کو پہچانا ہو اور جو شخص کہ قضای خدا پر راضی ہوتا ہی قضا اُسپر
جاری ہوتی ہی اور اجر و ثواب اُسکا حق تعالی عظیم کرتا ہی اور جو شخص کہ قضای
الٰہی سے ناراض ہوتا ہی قضا اُسپر بھی جاری ہوتی ہی اور اجر و ثواب اُسکا جاتا رہتا ہی
اور دوسرے روایت مین منقول ہی کہ حضرت امام جعفر صادق سی لوگون نے پوچھا
کہ مومن کو کس چیز کے ساتھ پہچاننا چاہئی کہ وہ مومن ہی فرمایا کہ احکام الٰہی کی اطاعت
کرنیکے ساتھ اور جو کچہ کہ اُسکی اوپر وارد ہو خوشحالی اور ناخوشی سی اُسپر راضی رہنی
کے ساتھ اور بسند معتبر جناب رسول خدا سے منقول ہی کہ حق تعالی فرماتا ہی کہ اے
فرزند آدم جو کچہ کہ مین تجکو حکم کرتا ہون اُسمین میری اطاعت کر اور جو چیز کہ تیری

بہتری ہمین ہو وہ مجھے یاد نہ دلوا کہ مین تجھسے بہتر جانتا ہون اور بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہو کہ استغنا اور عزت یہ دونون پھرتے ہین اور جس جگہ کہ توکل کو پاتے ہین اُس جگہ قرار پکڑتے ہین اور اپنا وطن کر لیتے ہین اور بسند معتبر منقول ہو کہ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ جس چیز کا تو گمان نہ رکھتا ہو اُسکے ملنے کی زیادہ امید رکھ بہ نسبت اُس چیز کے کہ جسکا گمان رکھتا ہو بدرستیکہ حضرت موسیٰ گئی تہی کہ اپنی اہل و عیال کیلئے آگ لائین کلیم اللہ ہو گئی اور مرتبہ پیغمبری کو پہونچی اور ملکہ سبا ملک کی قصد سے باہر آئی تہی شرف اسلام کی ساتھ مشرف ہوی اور فرعون کے جادوگر فرعون کی عزت بڑہانیکو باہر آگئے تہی ایمان کی ساتھ پہرے اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہو کہ شیطان نے کہا کہ پانچ ایسے شخص ہین کہ اونکے باب مین میرا کوئی حیلہ نہین چلتا اور انکے سوا اور سب آدمی میری اختیار مین ہین ایک وہ شخص ہو کہ نیت درست کے ساتھ خدا کی طرف توسل اور اپنی کل امور مین اُسکی اوپر توکل کری اور دوسرا وہ شخص ہو کہ تسبیح اور ذکر خدا شب و روز مین بہت کرے اور تیسرا وہ شخص ہو کہ اپنی برادر مومن کیلئے پسند کرے جو کچھ کہ اپنی لئے پسند کرتا ہو اور چوتھا وہ شخص ہو کہ جب اُسکو کوئی مصیبت پہونچی تو بےصبری نکرے اور پانچوان وہ شخص ہو کہ خدا کی تقسیم کرنے پر راضی رہی اور روزی کی لئے غم نکہای (یعنے جسقدر روزی خدا نے اُسکی قسمت مین مقرر فرمائی ہی اُسکے اوپر راضی رہی اور اُسکی کمی سے غمگین نہو) اور بسند معتبر منقول ہو کہ حضرت امام موسیٰ کاظم سے لوگون نے تفسیر آیہ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ کو پوچہا حضرت نے فرمایا کہ توکل کرنا خدا پر بہت سی درجے رکہتا ہی اور درجہای توکل مین سی یہ ہی کہ تو اپنے جمیع امور مین خدا کے اوپر توکل کرے پس جو کچھ وہ کرے اُسکی اوپر تو راضی رہی اور جانے کہ وہ تیری خیر مین تقصیر نہین کرتا اور اپنی فضل کو تجھسے دریغ نہین رکہتا اور جانے کہ یہ امر اُسی کے حکم و فرمان سی واقع ہوا ہی پس خدا پر توکل کر اور

اپنی کام اُسکو سپرد کردی اور کل امور مین اُسپر اعتماد رکہو اور تسلیم کا یہ مطلب ہی کہ جو کچہ
خدا اور رسول وائمہ سی احکام وا اوامر و نواہی وغیرہ پہونچین وہ طبیعت پر گران نہ
معلوم ہون اور سب کو بہتر اور عمدہ جانے اور اُنپر عمل کرنےمین مطیع اور ذلیل رہی
اور سرکشی نکرے اور خدا کے حکمون سی ناراض نہو چوتھی صفت شکر ہی حق سبحانہ و
تعالی کا کہ جو منعم حقیقی ہی اور اُسی نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی فَاذْكُرُونِي
أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۔ ترجمہ پس یاد کرو تم مجکو یاد کرونگا مین تمکو
اور شکر کرو تم میرا اور کفران نعمت نکرو انتہی اور نیز فرمایا ہی وَلَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ
الْحِكْمَةَ أَنِ اشْكُرْ لِلَّهِ ۚ وَمَن يَشْكُرْ فَإِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ
غَنِيٌّ حَمِيدٌ ۔ ترجمہ اور البتہ عطا کی ہمنے لقمان کو حکمت اور کہا ہمنے کہ شکر کر تو اللہ کا
اور جو شخص کہ شکر کرتا ہی پس سوای اسکی نہین ہی کہ شکر کرتا ہی واسطے اپنی نفس کے
اور جو شخص کفر کرتا ہی پس تحقیق اللہ بی نیاز ہی حمد کیا گیا انتہی اور شیخ طوسی علیہ الرحمہ
نے کتاب امالی مین حضرت امام موسی بن جعفر اور انھون نے اپنے آبای کرام سے روایت
کی ہی کہ ایکدن حضرت رسول خدا مسجد مین بیٹہی ہوی تھے ایک گروہ صحابہ کے ساتھہ
کہ انہین سے ابوبکر اور ابوعبیدہ اور عمر اور عثمان اور عبد الرحمن تھی اور دو شخص
صحابہ کے قاریون مین سی بھی تھی ایک عبد اللہ بن ام معبد اور دوسری ابی بن کعب
پس عبد اللہ نے سورۂ لقمان کو پڑھا یہانتک کہ اس آیت تک پہونچی وَأَسْبَغَ
عَلَيْكُمْ نِعَمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً ۔ ترجمہ اور پورا کیا اللہ نے اوپر تمھارے
اپنی نعمتون کو ظاہر مین اور باطن مین انتہی اور ابی نے سورۂ ابراہیم کو پڑھا اور اس
آیت تک پہونچی وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ۔
ترجمہ اور یاد دلاؤ انکو ای محمد ایام اللہ کے تحقیق کہ اسمین البتہ نشانیان ہین واسطے
ہر صبر کرنیوالے شکر گذار کی انتہی حضرت نے فرمایا کہ مراد ایام الہی سے کہ مجہی لوگو نکو

اونکی یاد دلانیکا حکم فرمایا ہی اُسکی نعمتین اور احسانات. ور مثالین اور حکمتین اور بلائین ہین بعد اُسکی صحابہ کی طرف متوجہ ہوکی فرمایا کہ کہو کہ کونسی پہلی نعمت ہی ان سب نعمتونمین سی کہ خداوند عالم نے تمکو اُنکی یاد دلانیکا حکم فرمایا ہی ہر ایک نے اُن لوگونمین سی ایک نعمت کو نعمتونمین سی کہا کھانیکی چیزونمین سی اور پہننے کی چیزونمین سی اور اولاد اور ازواج وغیرہ مین سی جب یہ لوگ چپ ہوگئی تو آپنی حضرت امیرالمومنینؑ کی طرف التفات کیا اور فرمایا کہ ای ابوالحسن تم بھی کہو حضرت امیرنے جواب مین کہا کہ میری ماں باپ آپ پر سے فدا ہون مین آپکی سامنی کسی بات کو کیونکر بیان کرون حالانکہ خدانے ہمکو آپ ہی کی سبب سے ہدایت فرمائی اور کل علوم اور کمالات کو آپ ہی کے وسیلی سی ہماری پاس بہیجا حضرت رسول خداؐ نے فرمایا کہ کہو تم کہ پہلی کونسی نعمت ہی اُن نعمتونمین سی کہ خدا نے تمکو کرامت فرمائی ہی حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ پہلی سب نعمتون مین سی نعمت ایجاد ہی کہ مین کچھ نہ تھا اور مجھکو حق سبحانہ وتعالی عدم سے وجود مین لایا حضرت نے فرمایا کہ تمنے سچ کہا دوسری نعمت کونسی ہی جناب امیرؑ نے فرمایا کہ دوسری نعمت یہ ہی کہ احسان فرمایا اور مجھکو صاحب حیات اور زندگانی مین سی گردانا اور مثل جمادات اور نباتات کی نہین کیا فرمایا کہ تمنے سچ کہا تیسری نعمت کو بتاؤ جناب امیرؑ نے جواب دیا کہ تیسری نعمت یہ ہی کہ مجھے انسان کی صورت مین کہ جو سب صورتونمین بہتر ہی خلق فرمایا اور حیوانونکی صورت مین نہین پیدا کیا فرمایا کہ تمنے سچ کہا چوتھی کو بتاؤ فرمایا کہ چوتھی نعمت یہ دی کہ میری واسطے حواس ظاہری وباطنی مقرر کئی فرمایا کہ تمنے سچ کہا پانچوین کو بتاؤ فرمایا کہ پانچوین نعمت یہ ہے کہ قواے عقلانی اور روحانی مجکو عطا فرمائی اور سب حیوانون پر مجکہ اُسکی سبب سے زیادتی بخشی فرمایا کہ تمنے سچ کہا چھٹی کو بتاؤ فرمایا کہ چھٹی نعمت یہ ہے کہ مجھی دین حق کی طرف ہدایت کی اور گمراہونسے نہین گردانا فرمایا کہ تمنے سچ کہا ساتوین کو بتاؤ فرمایا کہ

ساتوین نعمت یہ ہی کہ آخرت مین میری واسطے ایسی زندگانی مقرر فرمائی کہ جسکی واسطے
فنا نہین فرمایا کہ تمنے سچ کہا آٹھوین کون ہی فرمایا کہ آٹھوین نعمت یہ ہی کہ مجھے مالک
کیا اور کسی کا غلام نہین گردانا فرمایا کہ تمنے سچ کہا نوین کو بتاؤ کہا کہ نوین نعمت یہ ہی کہ آسمان
و زمین اور جو کچھ کہ انمین ہی اور جو کچھ کہ انکی درمیان مین ہی خلائق سی میری واسطے
پیدا کیا اور میرا مسخر کردیا کہ سب میری واسطے کام مین ہین گویا سعدی نے اسی کلام
معجز نظام سی اخذ کیا ہی **شعر** ابر و باد و مہ و خورشید و فلک درکارند ٭ تا تو نانی بکف آری و
بغفلت نخوری ٭ ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمان بردار ٭ شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری ٭
فرمایا کہ سچ کہا تمنے دسوین کو بتاؤ کہا کہ دسوین نعمت یہ ہی کہ میری تئین مرد پیدا کیا اور
عورتون پر غلبہ اور زیادتی بخشی فرمایا کہ سچ کہا تمنے بعد اسکی اور کون سی نعمت ہی
جناب امیر نے فرمایا کہ اے نبی خدا نعمتین اللہ کی بہت ہین اور سب بہتر اور پاکیزہ
اور انکا شمار نہین ہو سکتا جناب رسول خدا نے تبسم کیا اور فرمایا کہ گوارا ہون تجکو حکمتہای
الٰہی اور علوم نامتناہی اے ابو الحسن تو ہی میرے علم کا وارث ہی اور تو بیان کریگا میرے
امت کیلیے جس چیز مین کہ وہ اختلاف کرینگے اور جو شخص کہ تجکو تیری دین کیلیے دوست
رکھی اور تیری راہ کی پیروی کرے وہ راہ راست کی طرف ہدایت یافتہ ہی اور
جو شخص کہ تیری ہدایت سی دوسری طرف میل کرے اور تجکو دشمن رکھی اور تنہا چھوڑدے
قیامت مین اسکا حصہ رحمت الٰہی مین سی نہوگا انتہی اور ظاہر ہی کہ حق سبحانہ وتعالیٰ
کی نعمتون کا کوئی شمار نہین کرسکتا چنانچہ وہ خود فرماتا ہی وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا
تُحْصُوْهَا ترجمہ اور اگر شمار کرو تم نعمتین اللہ کی تو انکا پورا شمار نکرسکو انتہی اور
یہ بھی ظاہر ہی کہ جسقدر نعمتین زیادہ ہونگی اسی قدر زیادہ انکا شکر بھی واجب ہوگا پس
کس شخص کی مجال ہی کہ اسکی نعمتون کا شکر ادا کرسکے بلکہ ایک ادنی نعمت کا بھی شکر ادا
نہین کرسکتا اور یہان ایک مضمون لطیف ہی کہ جب انسان اپنی منعم حقیقی کی کسی نعمت کا

شکر ادا کرتا ہی تو اوسی بھی خود اُسی کو فائدہ اجر و ثواب وغیرہ کا حاصل ہوتا ہی ورنہ حق سبحانہ وتعالیٰ بے نیاز و غنی بالذات ہی جیسا کہ آیہ کریمہ سابقہ مین کہ جو حضرت لقمان کے باب مین ہی اسکا ذکر آیا ہی پس ہر شکر پر انسان کو ایک دوسرا شکر واجب ہوتا ہی اور ظاہر ہی کہ عقل و فہم و زبان و گویائی وغیرہ و نیز توفیق شکر یہ سب حق سبحانہ تعالیٰ کی نعمتین ہین اور انمین سے ہر ایک کی اوپر شکر واجب ہی اور یہ باب نہایت وسیع ہی مین نے بخوف طوالت فقط اسی قدر پر اکتفا کی ورنہ بیان شکر سے کتاب الٰہی و حدیث رسالت پناہی و کلام ائمہ معصومین علیہم السلام مملو ہی **پانچوین صفت** دعا کرنا ہی اور یہ مقتضائے عبدیت ہی کہ بندہ اپنی تئین عاجز و محتاج محض سمجھ کے ہر حاجت دنیا و آخرت کو اپنی مالک و خالق سی کہ جو قادر علی الاطلاق ہی طلب کرے یہ افضل عبادات ہی اور نماز کہ جو خیر العمل ہی وہ بھی اسی پر مشتمل ہی چنانچہ سورہ حمد مین کہ بغیر اُسکی نماز نہین ہوسکتی عمدہ ترین اقسام دعا ہی اور قنوت بھی نماز مین اسی واسطے مقرر ہی کہ بندہ اپنی خیر دنیا و آخرت اُسمین طلب کرے اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہی کہ قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ ترجمہ کہہ ای محمد کہ نہ پروا کرتا تمھاری رب میرا اگر نہوتی دعا تمھاری انتہی اور نیز فرمایا ہی کہ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ترجمہ اور کہا پروردگار تمھاری نی کہ دعا کرو تم مجھسے قبول کرونگا مین واسطے تمھارے تحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہین عبادت میری سی عنقریب داخل ہونگی دوزخ مین ذلیل ہوکر انتہی اس آیہ کریمہ مین حق سبحانہ تعالیٰ نے دعا کو عبادت فرمایا ہی اور فی الواقع اس سے بہتر کوئی عبادت نہین ہی اسلئے کہ جیسے عاجزی و بندگی و بیچارگی بندی کی و نیز اعتماد و توکل حق سبحانہ وتعالیٰ پر دعا سی ثابت ہوتا ہی کسی عبادت سی نہین ثابت ہوتا اور نیز فرماتا ہی وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ

پارہ نوزدہم آخر سورہ فرقان ۱۲

پارہ بست و چہارم سورہ مومن ۱۲

فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ٥ ترجمہ اور جب پوچھیں تجھسے
بندے میری مجکو تو مین قریب ہون قبول کرتا ہون مین دعا کو دعا کرنی والی کے
جسوقت کہ دعا کرتا ہی مجھسے پس چاہیی کہ حکم قبول کرین میرا اور ایمان لاوین ساتھ میرے
تاکہ راہ نیک پاوین انتہی اور کلام مجید مین بہت سی آیتین ایسی ہین کہ اُسمین حق سبحانہ
وتعالیٰ نے اپنی بندہای خاص وخالص کی زبانی دعا کرنیکا مضمون اور طریقہ سب
بندونکو تعلیم فرمایا ہی مین نے بخوف طوالت کچھ نہین لکھا ورنہ فقط سورۂ حمد کی تفسیر مین
بہت کچھ لکھا جا سکتا ہی جسکو شوق ہو وہ تفاسیر مبسوطہ کی طرف رجوع کرے اور جناب
ختم المرسلین اور امیر المومنین اور حضرت فاطمۂ سیدۃ نساء العالمین ودیگر ائمہ معصومین
سی اسقدر دعائین منقول وماثور ہین کہ اُنکا شمار نہین ہو سکتا اور بڑی بڑی کتابین اس
باب خاص مین موجود ہین کہ اُنمین ان حضرات کی دعائین لکھی ہوی ہین مثل عدۃ الداعی
ومنہج الدعوات وبلد الامین ومکارم الاخلاق ومصباح کفعمی وکتاب اقبال ومہج الدعوات
ومتہجد شیخ طوسی علیہ الرحمہ ومنہاج الصلاح وانیس العابدین ومفاتیح الغیب وجامع الجوامع
وزاد المعاد وسفینۃ النجات وغیرہ کی اور کتاب صحیفہ کاملہ کہ جسکو زبور آل محمد بھی کہتی ہین جناب
سید الساجدین امام زین العابدین علی بن الحسین سے منقول ہی کہ اُسمین فقط آپہی
کی دعائین ہین اور مین یہان اُسمین سے فقط ایک دعای مختصر معہ ترجمہ تیمناً وتبرکاً
نقل کرتا ہون اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ يَحْجُبُنِي عَنْ مَسْئَلَتِكَ خِلَالٌ ثَلَاثٌ وَتَحْدُونِي
یا اللہ تحقیق کہ باز رکہتی ہین مجکو تیری جناب مین سوال کرنیسے تین خصلتین اور ابہارتی ہی مجکو
عَلَيْهَا خَلَّةٌ وَاحِدَةٌ يَحْجُبُنِي اَمْرٌ اَمَرْتَ بِهٖ فَاَبْطَأْتُ عَنْهُ وَنَهْيٌ نَهَيْتَنِي
اُسپر ایک خصلت باز رکہتا ہی مجکو پہلی وہ امر کہ حکم کیا تو نے ساتھ اُسکی پس کی دیر مین اُسکی بجا لانی مین اور دوسرے وہ نہی کہ منع فرمایا
عَنْهُ فَاَسْرَعْتُ اِلَيْهِ وَنِعْمَةٌ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ فَقَصَّرْتُ فِي
تونی مجکو اُس سے پس جلدی کی مین نے اُسکی ارتکاب مین وہ تیسری نعمت کہ انعام کیا تو نے ساتھ اُسکے میرے اوپر پس تقصیر کی مین نے

شُكْرِ مَا تَجُودُ بِي عَلَى مَسْأَلَتِكَ تَفَضُّلُكَ عَلَى مَنْ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَيْكَ

اُسکی شکر کہ دیمین اور لیجاتی ہی مجکو تیری جناب مین سوال کرنے پر تفضل تیرا اوپر اُس شخص کے کہ متوجہ ہوا تیری طرف

وَ وَفَدَ بِحُسْنِ ظَنِّهِ إِلَيْكَ إِذْ جَمِيعُ إِحْسَانِكَ تَفَضُّلٌ وَ إِذْ كُلُّ نِعَمِكَ

اور آیا بسبب اپنی حسن ظن کے تیری طرف اس سبب سے کہ کل احسان تیرے تفضل ہین اور اس سبب سے کہ نعمتین تیری

ابْتِدَاءٌ فَهَا أَنَا ذَا يَا إِلَهِي وَاقِفٌ بِبَابِ عِزِّكَ وُقُوفَ الْمُسْتَسْلِمِ الذَّلِيلِ

ابتدائی ہین یعنی بغیر استحقاق عطا فرمائی ہی پس مین ہون ای میری اللہ کہ کھڑا ہوون تیرے باب عزت پر مانند کھڑے ہونے

وَ سَائِلُكَ عَلَى الْحَيَاءِ مِنِّي سُؤَالَ الْبَائِسِ الْمُعِيلِ مُقِرٌّ لَكَ بِأَنِّي لَمْ

اور سوال کرنیوالا ہون مین تجھسے باوصف شرم کے جو میری طرف سے ہے مانند سوال کرنے محتاج فقیر عیالدار کے اقرار کرنیوالا ہون

أَسْتَسْلِمْ وَقْتَ إِحْسَانِكَ إِلَّا بِالْإِقْلَاعِ عَنْ عِصْيَانِكَ وَ لَمْ أَخْلُ فِي

فرمانبرداری کی ہینے تیری احسان کی وقت مگر ساتھ باز رہنے کے تیری گناہ سے اور کوئی عبادت مجھسے نہین ہوسکی اور کبھی خالی نہین ہوا مین

الْحَالَاتِ كُلِّهَا مِنِ امْتِنَانِكَ فَهَلْ يَنْفَعُنِي يَا إِلَهِي إِقْرَارِي عِنْدَكَ

کل حالتون مین تیرے احسان سے پس آیا نفع پہونچا یگا مجکو ای اللہ میرے اقرار میرا نزدیک تیرے

بِسُوءِ مَا اكْتَسَبْتُ وَ هَلْ يُنْجِينِي مِنْكَ اعْتِرَافِي لَكَ بِقَبِيحِ مَا ارْتَكَبْتُ

ساتھ برائی اُس چیز کے کہ جسکو مین کسب کیا ہی اور آیا نجات دیگا مجکو تیری عذاب سے اعتراف کرنا میرا واسطے تیرے ساتھ قباحت اُس چیز کے کہ جسکا مرتکب ہوا ہون

أَمْ أَوْجَبْتَ لِي فِي مَقَامِي هَذَا سُخْطَكَ أَمْ لَزِمَنِي فِي وَقْتِ دُعَايَ

یا واجب کر دیا ہی تو نے میری واسطے اس میرے مقام مین اپنے غضب کو یا لازم ہوگئی ہی میرے واسطے میری دعا کرنے کے وقت

مَقْتُكَ سُبْحَانَكَ لَا أَيْأَسُ مِنْكَ وَ قَدْ فَتَحْتَ لِي بَابَ التَّوْبَةِ إِلَيْكَ

تیری ناراضی پاک سمجھتا ہون مین تجکو ای اللہ نہین ناامید ہوتا ہون مین تجھسے حالانکہ تحقیق کھولدیا ہی تو نے واسطے میرے دروازہ توبہ کا طرف اپنے

بَلْ أَقُولُ مَقَالَ الْعَبْدِ الذَّلِيلِ الظَّالِمِ لِنَفْسِهِ الْمُسْتَخِفِّ بِحُرْمَةِ رَبِّهِ

بلکہ کہتا ہون مین مانند کہنی بندہ ذلیل کی کہ جو ظلم کرنیوالا ہو اپنی نفس پر سبک سمجھنے والا ہو حرمت کو پروردگار اپنی کی بسبب گناہ کرنیکے

الَّذِي عَظُمَتْ ذُنُوبُهُ فَجَلَّتْ وَ أَدْبَرَتْ أَيَّامُهُ فَوَلَّتْ حَتَّى إِذَا رَأَى

ایسا بندہ کہ عظیم ہوے ہین گناہ اُسکے اور بزرگ ہوے ہین اور پھر گئے ہین دن اُسکی اور برگشتہ ہوگئے ہین یہانتک کہ جب دیکھا اُسنی

وَلَا لِذَنْبِي غَافِرٌ غَيْرُكَ حَاشَاكَ وَلَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي اِلَّا اِيَّاكَ

اور نہیں ہے واسطے میرے گناہ کے بخشنے والا غیر تیرا ہرگز اور نہیں ڈرتا ہون میں اپنے نفس پر سوا تیرے کسیکو

اِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّاقْضِ

تحقیق کہ تو ہی لائق ہے ڈرنیکے اور لائق ہے بخشنے کے درود بھیج اوپر محمد اور آل محمد کے اور روا کر تو

حَاجَتِي وَاَنْجِحْ طَلِبَتِي وَاغْفِرْ ذَنْبِي وَاٰمِنْ خَوْفَ نَفْسِي اِنَّكَ عَلٰى

حاجت میری پوری کر تو مراد میری اور بخشدے تو گناہ میرا اور امن عطا کر تو مجھکو میری نفس کے خوف سے تحقیق کہ تو

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّذٰلِكَ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ اٰمِيْنَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ثُمَّ

ہر چیز پر قادر ہے اور یہ دعا قبول کرنا تجھپر آسان ہے قبول کر تو میری دعا کو اے پروردگار عالمونکے ثم

اے ناظر کتاب تجکو اس دعا یا اور ادعیہ وغیرہ کلام معصومین کو دیکھنے سے یہ شبہہ نہو کہ کیا یہ لوگ معاذ اللہ گناہگار تھے جو اسطرح توبہ و استغفار کرتے تھے یہ بات نہیں ہے بلکہ انبیا اور اُنکے اوصیا ہمیشہ اول عمر سے آخر عمر تک کل گناہان کبیرہ و صغیرہ سے معصوم ہین اور یہ امر تجکو انشاء اللہ تعالی اس کتاب کے باب سوم و چہارم مین بخوبی معلوم ہو جاویگا لیکن یہ حضرات جو اسقدر الحاح وزاری کی ساتھ توبہ و استغفار کرتے تھے بخیال اختصار اس مقام مین مین اسکے دو سبب بیان کرتا ہون اول مقتضا عبدیت یہ ہے کہ بندہ گو کسی مرتبہ عالی پر فائز ہو مگر چاہیے کہ اپنے تئین مالک معبود حقیقی کا گناہگار و خطاوار اور اُسکی عبادت سے قاصر و عاجز ہی سمجھے چنانچہ جناب سید المرسلین نے فرمایا ہے کہ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ یعنی ہم تیری عبادت نہین کرسکے جیسا کہ حق ہے تیری عبادت کرنیکا دوسرے یہ تعلیم ہے اُن حضرات کی امت کیلئے کہ وہ لوگ بھی اسی طرح جناب باری مین تضرع وزاری و توبہ و استغفار کرین اور اس طریقہ دعا کو سیکھین تاکہ حق سبحانہ تعالی اُنکے اوپر رحم کرے اور اُنکے گناہ بخشدے اور پھر جو کم صاحب دل ہے وہ بخوبی اس بات کو سمجھ لیگا کہ جو لوگ گنہگار ہین اُنکا

کہ جو گناہ کسی سبب سے بے نور ہو جاتا ہے کب ایسی مضامین پر تاثیر کر سکتی ہیں چھٹی صفت
خوف و خشیت الٰہی ہے اور ظاہر ہے کہ یہ صفت باعث جمیع اعمال خیر از قسم
عبادات و معاملات ہے و مانع کل افعال بد من قبیل معاصی و سئیات ہے اسلئے
کہ جسکو خوف خدا ہی نہوگا اُس سے کیا امید ہو سکتی ہے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی
حبیب سے فرمایا ہے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِیْنَ وَالْمُنَافِقِیْنَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ۙ ترجمہ ای نبی ڈر تو اللہ سے اور نہ اطاعت کر تو
کافرون کی اور منافقون کی تحقیق اللہ علیم اور حکیم ہے انتہی اور نیز اپنی بندونسے فرماتا ہے
لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۙ ترجمہ نہین ہے کوئی معبود سوا میرے پس ڈرو تم مجھسے
انتہی اور نیز فرمایا ہے یَا عِبَادِ فَاتَّقُوْنِ ۙ ترجمہ ای بندون میرے پس ڈرو تم مجھسے
انتہی اور نیز فرمایا ہے اَلْیَوْمَ یَئِسَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِیْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ
اخْشَوْنِ ۙ ترجمہ آجکی دن مایوس ہوی وہ لوگ کہ کافر ہین تمہاری دین سے
پس نہ ڈرو تم اُنسے اور ڈرو مجھسے انتہی اور نیز فرمایا ہے اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ
عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ۙ ترجمہ سوا اسکی نہین ہے کہ ڈرتے ہین اللہ کو اُسکی بندون سے علما
انتہی ظاہر ہے کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین علما سے مراد وہ لوگ ہین کہ علم دین و معرفت
کو جانتے ہین اسلئے کہ جاہل جو خدا کو پہچانتا ہی نہوگا وہ اُس سے کیا ڈریگا اُن لوگون سے
مراد نہین ہے کہ جو علم منطق و فلسفہ وغیرہ مین منہمک ہین اسواسطے کہ وہ تو اور بیخوف
و دلیر ہو جاتے ہین اور بعض اُنمین سے تو اپنی عقل ناقص پر اعتماد کر کے گمراہی مین
مبتلا ہوتی ہین اور اس مقام پر احادیث مین بخوف طوالت مین فقط ایک روایت
خوف و خشیت جناب امیر المومنین امام المتقین پر اکتفا کرتا ہون اور چونکہ
جناب مفتی میر عباس صاحب اعلی اللہ مقامہ متخلص بہ سید نے اس
روایت کو نہایت خوبی سے فارسی مین نظم کیا ہے لہذا اُنکی اشعار نقل کرتا ہون

نظم گوش کن قول ابوالدرداء این
نقل پر درد امام ماست این

گفت رفتم در بیابانی شبی
ناگہان آمد بگوشم یاربی

زان صدا مو بر تن من راست شد
دیده ام نمناک ازان بیخواست شد

پر ز غم بود آن صدا نام خدا
داشت از سر تا بپا نام خدا

یا الٰہی دیوِ عصیان من
بوده ہر یک زان بلای جان من

نامۂ من پر شد از جرم و خطا
لیک میخواہم ز تو عفو و عطا

آرزوہای رضایت میکنم
خواہش لطف و عطایت میکنم

در پے آواز شد راوی روان
مثل سیلابِ سرشک رہروان

دید آنجا گلبن احسان علیؑ ست
درمیانِ خارہا پنہان علیؑ ست

غلغلے از تاب و تب افگنده است
آتشے در کشتِ شب افگنده است

شب ز آہش روز روشن گشته است
دشت چون وادیِ ایمن گشته است

طرحِ غم در شاخسارے ریخته
از مژه رنگ بہارے ریخته

خون دل بر خارزار انداخته
خارہا را لاله زارے ساخته

در شب تاریک شمعش آه بود
شعلۂ دل ابرِ شب را ماه بود

خواند اوّل چند رکعت از نماز
بعد شد مشغول در عجز و نیاز

گفت ای مولای من آقای من
ای خدا ای مونس شبہای من

چون کنم در عفو و غفرانت نگاه
کوه عصیانم نماید پرِ کاه

چون بعدل و انتقامت بنگرم
وز شرارِ قہر تو یاد آورم

میکنم خوف از بلاے خویشتن
میشوم گریان برائے خویشتن

آه از روزِ حسابت اے خدا
آه از وقتِ عقابت اے خدا

آه چون آگه شوم بر حالِ خود
بگذرم بر یک یک از اعمال خود

آه از آن چه میکرد رفت از خاطرم — وانگه اندر نامه آنرا بنگرم
آه چون گویی گرفتارش کنید — درمیان مردمان خوارش کنید
[illegible] برحال غریب مضطری — وای بر زندانی بی یاوری
بی رفیقی بهر امدادش رسد — نی ز خویشان کس بفریادش رسد
آه ز آندم کز نظر اندازیش — وز غضب اندر سقر اندازیش
آه از سوز جحیم بحار آتشین — آه آه از کوهسار آتشین
گرده و قلب و جگر بریان کند — جسم و جان را سربسر بریان کند
[illegible] ازینها ناله سر کرد شاه — برکشید از سینهٔ پر درد آه
[illegible] اشکها از چشم دریا بار ریخت — ریخت خون از دیده و بسیار ریخت
[illegible] آخر [illegible] پرغمش — گشت موقوف آن فغان و ماتمش
[illegible] پیچید دود آه او — منقطع شد نالهٔ جانکاه او
[illegible] بردم که شاید آن جناب — رفته باشد اب ازین [illegible]
[illegible] رنج بیداری کشید — زحمت از بسیاری زاری کشید
[illegible] تعب خوابیده است — هست این پایان شب خوابیده است
[illegible] بیدارش کنم — حرف ذکر حق دگر بارش کنم
[illegible] بر سر بالین او — بود بر خاک آن تن سیمین او
[illegible] حس دیدمش — ماند ساکن هرچه جنبانیدمش
[illegible] از درون — قائلاً انّا الیه راجعون
[illegible] وار زنان — گفتمش شد فوت امیر مومنان
[illegible] چون این خبر گفتم باو — قصه پرسید و ز سر گفتم باو
[illegible] این غشی است کز خوف خدا — عارض او می شود از سالها

بود از خوف خدا بیخود علیؑ — هی بصحن خانه می آمد علیؑ

از کمال درد دل بیخواب بود — مضطرب چون ماہی بے آب بود

گریہ ہا میکرد و می فرمود شاہ — آہ ہست امشب شب موعود آہ

از ملاقات خدای خوف داشت — با عبادات کذای خوف داشت

تا سحرگہ شب بہ بیداری گذشت — در فغان و نالہ و زاری گذشت

شد چنان با اضطراب دل روان — گشت تنہا جانب قاتل روان

لذت ذوق عبادت یک طرف — جذبہ شوق شہادت یک طرف

سوی مسجد رفت و در اثنای راہ — بود منقار بط و دامان شاہ

یعنی ای آقای ما زینجا مرو — قاتل تست آن طرف تنہا مرو

قصد سر دادن بدین آئین مکن — زینبؑ و کلثومؑ را غمگین مکن

کس دران حالت مددگاری نکرد — کس بجز بط نوحہ و زاری نکرد

کاش از کتم عدم سر میزدم — دست بر دامان حیدرؑ میزدم

دامنش در دست این عاصی بدی — پنجہ ام منقار مرغابی بدی

زآتش غم سوخت جسم و جان او — کاش می شد جان من قربان او

کاش بر من میگذشت این ماجرا — تیغ میزد زادۂ ملجم مرا

دید چون آن حال پرسیدش حسنؑ — این چہ بیتابیست اے بابای من

گفت ای جان پدر حالم مپرس — از بلای سخت می نالم مپرس

با شجاعان کردہ ام پیکار ہا — رفتہ ام در دشت وحشت بارہا

ولہ امشب ملالے دیگر است — شدت خوف است و حالی دیگر است

سیدا ترس الٰہی این بود — حال اہل دین بدین آئین بود

این ہمہ خوف و الم زیبای تست — پس چرا بر فرش راحت جای تست

خود ملک در شکل انسان بود شاه ‌ ‌ ‌ معصیت ناکرده ترسان بود شاه
ماند عمرے در عبادت مشتغل ‌ ‌ ‌ وَهُوَ لَمْ یَقْنَعْ بِاَعْمَالٍ عَمَل
آری آری سخت باشد روز مرگ ‌ ‌ ‌ آه از وقت بلا اندوز مرگ
چون نترسد بندهٔ بیچارهٔ ‌ ‌ ‌ بیکسی سرگشتهٔ آوارهٔ
مبتلاے غربتی بے یاوری ‌ ‌ ‌ با هزاران غم ندارد غمخوری
بیخبر از نامهٔ اعمال خویش ‌ ‌ ‌ غافل از انجام کار و حال خویش
پیش حقش آبروی و جاه نیست ‌ ‌ ‌ هم بجز درگاه حق درگاه نیست

ساتوین صفت اطاعت و بر والدین ہی اور شرع شریف مین بعد اطاعت رب الارباب جسقدر اطاعت والدین اور انکی ساتھ نیکی احسان کرنیکی تاکید ہی بعد کسی عمل خیر کی نہین ہی چنانچہ حقتعالی نی فرمایا ہی وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ کِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا اور حکم کیا پروردگار تیرے نی یہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر خاص کرکے اُسکی اور مان باپ کی ساتھ احسان کرو اگر پہونچی تیری پاس بڑھاپی کو ایک اُنمین دونون مین کا یا دونون پس نہ کہہ اُنکو اف اور نہ جھڑک اونکو اور کہہ واسطے اُن دونون کے بات تعظیم کی اور جھکا دی اُنکے آگی بازو عاجزی کے محبت سی اور کہہ تو اے پروردگار میرے رحم کر اُن دونون پر جیسا کہ پرورش کی اُنھون نے میری چھٹپن مین انتہی ظاہر ہی کہ اس آیۂ کریمہ مین حق سبحانہ تعالی نے بعد اپنی عبادت کی والدین کی ساتھ احسان کرنیکا حکم کیا ہی اور اس آیت کی تفسیر مین حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہی کہ والدین کے ساتھ نیکی کرے اور ایسا کرے کہ اُنکو کسی چیز کے مانگنے کی ضرورت نہو بلکہ جس چیز کی احتیاج ہو وہ خود اُنکی واسطے مہیا کردے

اور اگر وہ کچھ تجکو رنج پہونچائین تو اُنکو اُف نہ کہہ اور وہ اگر تجکو ماریں بھی تو تو
اُنکو نہ جھڑک اور کہہ خدا تم دونون کی گناہ بخشدے اور جب اُنکی طرف تو نظر
کرے تو محبت اور ملائمت سے نظر کر اور اپنی آواز کو اُنکی آواز پر اور اپنی ہاتھ
کو اُنکے ہاتھون پر بلند نکر اور راستی مین اُنکی آگے آگے نہ چل اور نیز فرمایا ہے
وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَىٰ وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي
عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ تُشْرِكَ
بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ
سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

جزو ۲۱ سورہ لقمان

ترجمہ اور حکم کیا ہمنے انسان کو واسطے اُسکے ماں باپ کی پیٹ مین رکھا اُسکو
اُسکی مان نے حالت ضعف بالای ضعف مین اور دودھ چھوڑنا اوسکا دو برس
مین ہے اس بات کا حکم کیا کہ شکر کر تو میرا اور اپنی مان باپ کا میری ہی طرف بازگشت
ہے اور اگر اصرار کرین وہ دونون تجسے اس بات پر کہ شریک مقرر کرے تو میری
ساتھ جسکا کہ تجکو علم نہین ہے پس نہ اطاعت کر تو اُن دونون کی اور صحبت رکھ تو
دنیا مین اُن دونون سے بطور پسندیدہ اور پیروی کر تو اُس شخص کی راہ کی کہ جو میری
طرف رجوع کرتا ہے بعد اُسکی میری طرف بازگشت تمھاری ہے پس آگاہ کرونگا مین
تمکو اُس عمل کو کہ جو تم کرتے تھے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ مین بھی حق سبحانہ
تعالی نے اپنی شکر کے بعد والدین کی شکر گذاری کا حکم دیا ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اگر
وہ دونو تجھی شرک کرنے پر اصرار کرین تو اس باب مین تو اُنکی اطاعت نکر لیکن
پھر بھی اُنکے ساتھ بطور پسندیدہ معاشرت کرو نیز فرماتا ہے وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ
بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا ترجمہ اور حکم کیا ہمنے انسان کو اُسکے ماں باپ کی
ساتھ نیکی کرنیکا انتہی اور نیز حضرت یحیی کی اوصاف مین ارشاد فرمایا ہے

وَكَانَ تَقِيًّا وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ترجمہ اور تہا وہ پرہیزگار
اور نیک کردار اپنی ماں باپ کی ساتھ اور نہ تہا وہ سرکش گنہگار انتہی اور نیز چونکہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کی پیدا ہوی لہذا انہین کی زبانی اُنکی والدہ کے
باب مین فرمایا ہی کہ وَبَرًّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَّارًا شَقِيًّا ٥ ترجمہ اور کیا ہی
مجکو اللہ نے نیکوکار اپنی والدہ کے ساتھ اور نہین کیا ہی مجکو سرکش بدبخت انتہی
جب حضرت عیسیٰ پیدا ہوے اور لوگ معاذ اللہ حضرت مریم پر بہتان باندہنی
لگی تو حضرت عیسیٰ کو اُسی حالت مین حق سبحانہ تعالی نے اپنی قدرت کاملہ سے
گویائی بخشی اور آپنے یہ ارشاد فرمایا اور شروع اس آیت کا یہ ہی قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ
ترجمہ کہا حضرت عیسیٰ نے کہ مین بندہ اللہ کا ہون انتہی اور اسی آیت کے
قبل سب قصہ حضرت عیسیٰ کے پیدایش کا اور قوم کے حضرت مریم سے
گفتگو وغیرہ مذکور ہی مین نے بخوف طوالت یہ قصہ بلکہ پوری یہ آیت بھی نہین
لکھی اور نیز خرچ کرنے کی باب مین فرمایا ہی قُلْ مَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ
وَالْأَقْرَبِينَ وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ ٥ ترجمہ کہ اى محمد کہ جو کچہ
خرچ کرو تم مال مین سی پس واسطے ماں باپ کی اور قرابت والونکے اور یتیمونکی
اور فقیرون کے اور مسافرون کے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ مین حق سبحانہ تعالی
نے درجہ بدرجہ سلوک و احسان کرنیکا حکم فرمایا ہی اور سب سے پہلے والدین کا مرتبہ
مقرر کیا ہی اور اس باب مین بہت سی آیتین ہین مین اس مقام مختصر مین کہانتک
نقل کرسکتا ہون اب اصول کافی سی چند احادیث کا ترجمہ لکہتا ہون اسلئی کہ
عربی عبارت کی نقل کرنے سی عوام کو کچہ فائدہ نہین ہی ابن محبوب نے خالد بن نافع
بجلی سی اور اُنھون نے محمد بن مردان سی روایت کی ہی کہ اُنھون نے کہا کہ مین نے
ابو عبد اللہ (یعنے حضرت امام جعفر صادق ع) کو فرماتے ہوے سنا کہ ایک شخص

جناب رسولخدا کی پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ وصیت کیجئی آپنے فرمایا کہ
تو اللہ تعالیٰ کا کسی کو شریک نہ مقرر کر اگرچہ تو آگ سی جلایا جای اور عذاب کیا
جای مگر درآنحالیکہ قلب تیرا ایمان کی ساتھ مطمئن ہو اور اپنی مان اور باپ دونون
کی اطاعت کر اور دونون کے ساتھ نیکی کر خواہ وہ دونون زندہ ہون خواہ مر گئی ہون
اور اگر وہ دونون تجکو حکم دین کہ تو اپنی اہل و مال سی علحدہ ہوجا تو تو ایسا ہی کر اسلئے کہ
یہ بات ایمان مین سی ہی انتہیٰ اس حدیث مین جو فرمایا ہی کہ بعد مرنے کی بھی والدین
کی ساتھ نیکی کرنا چاہیے اسکا یہ مطلب ہی کہ اعمال خیر کرکے اُسکا ثواب اُنکی روح کو
بخشی چنانچہ ایک حدیث کا ترجمہ لکھتا ہون کہ اُسمین اس امر کی تصریح ہی محمد بن یحییٰ
نے حکم بن مسکین سی اور اُنھون نے محمد بن مروان سے روایت کی ہی کہ فرمایا
حضرت ابو عبداللہ نے کہ کیا چیز مانع ہوتی ہی آدمی کو اس بات سی کہ اپنی والدین
کے ساتھ نیکی کرے زندگی مین بھی اور مرنیکے بعد بھی کہ اون دونونکی طرف سے
نماز پڑھے اور اُن دونون کی طرف سی صدقہ دی اور اُن دونونکی طرف سی حج کری
اور اون دونونکی طرف سی روزہ رکھی پس جو کچھ کہ یہ کریگا اُسکا ثواب اُن دونونکو
پہونچیگا اور اُسکو بھی مثل اُسکی ملیگا اور اللہ عزوجل زیادہ کریگا بسبب اسکی نیکی
کے اور صلہ رحم کی اسکے لئی بہت سی چیز انتہیٰ اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام
سے روایت ہی کہ آپنے فرمایا کہ ایک شخص نے جناب رسولخدا سی پوچھا کہ باپ کا
حق اُسکی بیٹی پر کیا ہی حضرت نے جواب دیا کہ اُسکا نام لیکر نہ پکارے اور اُسکی آگے
آگے نہ چلی اور اُس سی پہلے نہ بیٹھی اور ایسی کوئی بات نکرے کہ اُسکی سبب سے
کوئی اُسکے باپ کو بُرا کہی انتہیٰ اور حضرت ابو عبداللہ سے روایت ہی کہ آپنے
فرمایا کہ ایک شخص جناب رسولخدا کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول اللہ تحقیق
مین جہاد مین راغب اور خوش ہون پس حضرت نبی نے اُس سی کہا کہ پس تو

خدا کی راہ مین جہاد کر اسلئے کہ اگر تو قتل کیا جائیگا تو زندہ جاوید ہو جائیگا اور خدا کے
پاس تجکو رزق دیا جائیگا اور اگر راستی مین مرجائیگا تو جب بھی تیرا اجر خدا کے
اوپر ثابت ہو جائیگا اور اگر زندہ پھریگا تو گناہون سے بری ہو جائیگا جس طرح ماکے
پیٹ سے پیدا ہوا تہا اُس شخص نے کہا کہ یا رسول خدا میرے مان باپ زندہ مین اور
بوڑھے ہو گئے ہین اور مجھسے مانوس ہین اور میری باہر جانے سے کراہت کرتے ہین پس فرمایا
جناب رسول خدا نے کہ تو اپنے والدین کے پاس رہ پس قسم ہے اُسکی کہ میری جان جسکی
قبضہ قدرت مین ہے کہ البتہ انس کرنا اُن دونونکا تیری ساتھ ایکدن اور ایک رات
مین سال بہر کے جہاد سے بہتر ہے **انتہی** اور ذکریا بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ
اُنھون نے کہا کہ مین پہلے نصرانی تہا بعد اُسکے مسلمان ہو گیا اور حج کرنیکو گیا پس
مین نے حضرت ابو عبد اللہ سے ملاقات کی اور کہا کہ مین نصرانیت پر تہا اور
مسلمان ہوا ہون پس حضرت نے پوچھا کہ تو نے اسلام مین کیا چیز دیکھی مین نے
کہا کہ قول اللہ عز و جل کا مَا كُنْتَ تَدْرِي مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ
نُوْرًا نَّهْدِيْ بِهٖ مَنْ نَّشَآءُ ترجمہ نہ جانتا تہا تو کہ کیا چیز ہے کتاب اور جانتا
تہا کہ کیا ہے ایمان و لیکن کیا ہے ہمنے اُسکو نور ہدایت کرتے ہین ہم بسبب اُسکی جسکو
چاہتے ہین انتہی پس حضرت نے فرمایا کہ البتہ اللہ نے تیری ہدایت کی بعد اُسکے
تین مرتبہ فرمایا کہ بار خدایا اسکو ہدایت کر پہر مجھسے کہا کہ اے میری فرزند جو کچہ تیرا
جی چاہے مجھسے سوال کر مین نے کہا کہ میری باپ اور مان اور اہلبیت نصرانیت
پر ہین اور میری مان اندھی ہے اور مین اُنکے ساتھ رہتا ہون اور اُنکے برتنون
مین کہانا کہاتا ہون پس حضرت نے پوچھا کہ کیا وہ لوگ سور کا گوشت کہاتے ہین
مین نے کہا کہ نہین اُسکو تو چہوتے بھی نہین پس آپنے فرمایا کہ کچھ حرج نہین ہے
تو اپنی مان کی طرف نظر کر اور اُسکے ساتھ نیکی کر پس جسوقت وہ مرجاوے تو

اُسکو کسی دوسری پر نہ چھوڑدی تو خود اُسکا انتظام کر اور یہ کسی سے نہ کہنا کہ تو میری طرف سے
آیا ہی یہانتک کہ منیٰ مین تو مجھسے ملاقات کری انشاء اللہ ذکریا کہتا ہی کہ مین آنحضرت
کی پاس منیٰ مین گیا جسوقت کہ لوگ آپکی گرد تھی اور آپ مثل معلم کی ستھی کہ جو لڑکون کو
پڑھاتا ہی یہ شخص سوال کرتا تھا اور وہ شخص سوال کرتا تھا پس جسوقت مین کوفی مین
گیا تو اپنی مان کی ساتھ بہت مہربانی سے پیش آیا اور مین خود اُسکو کہانا کہلاتا تھا اور
اُسکی کپڑون کو اور اُسکی سر کو دہوتا تھا اور اُسکی خدمت کرتا تھا پس اُسنی مجھسے کہا
کہ ای میری بیٹی تو تو اسطرح میری خدمت نہین کرتا تھا جبکہ تو میری دین پر تھا پس کیا
سبب ہی کہ ایسی باتین مین تجھسے دیکھتی ہون جبسے کہ تو نے سفر کیا ہی اور ملت حنفیہ مین
یعنے دین اسلام مین داخل ہوا ہی پس مین نے کہا کہ ایک شخص نے کہ جو ہمارے
نبیؐ کی اولاد مین سے ہی مجکو اسکا حکم دیا ہی پس اُسنی کہا کہ یہ شخص خود نبی ہی پس مین نے
کہا کہ نہین بلکہ وہ میری نبیؐ کا فرزند ہی پھر اُسنے کہا کہ نہین ای میری بیٹے یہ نبی ہی اسلیے
کہ یہ باتین نبیون کی وصیتین ہین پس مین نے کہا کہ ای میری مان ہماری نبیؐ کی بعد کوئی
نبیؐ نہین ہو سکتا وہ میری نبیؐ کا فرزند ہی پس اُسنی کہا کہ ای میری بیٹی دین تیرا سب دینون
سے بہتر ہی اُسکو مجھسے بیان کر پس مین نے اُسکو بیان کیا پس وہ اسلام مین داخل ہو گئی
اور مین نے اُسکو نماز سکہلائی پس اُسنے نماز ظہر و عصر و مغرب و عشا پڑھی بعد اُسکی رات
کو اُسکو ایک عارضہ پیدا ہو گیا پس اُسنی کہا کہ ای میرے بیٹی جو کچھ کہ تو نے مجکو سکہلایا تھا
اُسکو مجھسے پھر بیان کر مین نے دوبارہ بیان کیا پس اُسنی اُسکا اقرار کیا اور مر گئی جب
صبح ہوئی تو مسلمانون نے اُسکو غسل دیا اور مین نے اُسپر نماز پڑہی اور قبر مین اُتارا
آٹھوین صفت صلہ رحم ہی یعنے اپنی عزیز و اقارب کی ساتھ حسن سلوک کرنا اور
اُسپر لفظ عدل و احسان بالعموم و لفظ ایتاء ذی القربیٰ بالخصوص دلالت کرتی ہی اور
بعد تبرہ والدین کی اس سی زیادہ کسی چیز کی قرآن و حدیث مین تاکید نہین ہی اور ممکن ہی

کہ بر والدین بھی اسکی عموم مین داخل ہو سکی اور حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی
وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَاءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ترجمہ اور ڈرو تم اللہ سی
آپسمین سوال کرتے ہو اور ڈرو تم ارحام سی انتہی اس آیہ کریمہ مین ظاہر ہی
کہ ارحام سے مراد قرابت و رشتہ داری ہی اور ڈرنے سے مطلب ہی کہ قطع
رحم نکرو کہ جو ضد ہی صلہ رحم کے اور حق سبحانہ تعالی نے اپنی بعد قطع رحم سے ڈرنیکا
حکم فرمایا ہی اور تفسیر مجمع البیان مین ہی کہ یہ آیت صلہ رحم کی واجب ہونے پر دلالت
کرتی ہی اور جناب رسولخدا صلعم سی مروی ہی کہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی کہ مین رحمٰن
ہون مین نے رحم کو پیدا کیا ہی اور اُسکی نام کو اپنی نام سے مشتق کیا ہی پس جو شخص
کہ صلہ رحم بجالائیگا مین بھی اُسکی ساتھ نیکی کرونگا اور جو شخص کہ قطع رحم کریگا اُسکو
ہلاک کرونگا اور اسطرح کی احادیث بکثرت وارد ہین انتہی اور نیز فرمایا ہی
وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ
وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا
ترجمہ اور عبادت کرو تم اللہ کی اور نہ شریک مقرر کرو تم اُسکی ساتھ کسی کو اور نیکی
کرو تم والدین کی ساتھ جو حق ہی نیکی کرنیکا اور قریبونکی ساتھ اور یتیمونکی ساتھ اور محتاجونکی
اور ہمسایہ صاحب قرابت کی ساتھ اور ہمسایہ غیر کے ساتھ اور مصاحب ہم پہلو کی ساتھ
اور مسافر کے ساتھ اور اُنکی ساتھ کہ مالک ہوی ہین داہنے ہاتھ تمہاری تحقیق اللہ نہین
دوست رکھتا ہی اُس شخص کو کہ جو متکبر خود پسند ہوا انتہی اور نیز فرمایا ہے
لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰکِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ
وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالْکِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَ وَاٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی
وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ

وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝ ترجمہ نیکی یہی نہین ہو کہ منھ کرو اپنی مشرق کی طرف اور مغرب کی طرف لیکن نیکی اُسکی لئی ہو کہ ایمان لایا ہو اللہ پر اور روز آخر یعنی قیامت پر اور فرشتون پر اور کتابون پر اور پیغمبرون پر اور عطا کرے مال باوجود اُسکی دوست رکھنی کے صاحبان قرابت کو اور یتیمون کو اور محتاجون کو اور مسافرون کو اور سوال کرنے والونکو اور بردی آزاد کرنے مین اور قائم رکھی نماز کو اور دی زکوٰۃ کو اور نیکی اُن لوگون کیلئی ہو کہ وفا کرنے والی ہین اپنی عہد کو جسوقت کہ عہد کرین اور صبر کرنے والے ہین فقیری مین اور بیماری مین اور لڑائی کے وقت یہی لوگ راست گو ہین اور یہی لوگ پرہیزگار ہین انتہی ہر چند کہ قرآن مجید کی بہت سے آیتون مین صلہ رحم بجالانے اور عزیز و اقارب کی ساتھ نیکی کرنے کا بیان ہو لیکن مین نے ان دو آیتون پر اس سبب سی اکتفا کی کہ انمین علاوہ اسکی اور بہت سی مکارم اخلاق کا بیان ہے پہلی آیت مین جو عبادت کرنیکا حکم ہو اُسکا بیان مختصر ہو چکا اور شرک سی جو نہی ہو اسکا بھی بیان مختصر ہو چکا اور مفصل انشاء اللہ باب اول مین آویگا اور احسان والدین کا بھی ذکر ہو چکا اور ذی القربیٰ کہ جو دوسری آیت مین بھی ہو اسکی بابت چند احادیث اصول کافی کا ترجمہ لکھونگا اور یتیمون اور مسکینون کا بیان دوسرے آیت کی تفسیر مین لکھونگا چونکہ ہمسایہ کا ذکر دوسری آیت مین نہین ہو لہذا اُسکی بابت عبارت تفسیر عمدۃ البیان کہ جو اردو مین ہو نقل کرتا ہون وہ یہ ہو اور نیکی کرو تم ساتھ ہمسایہ صاحب قرابت کی کہ یہ دو حق رکھتا ہو حق قرابت اور حق ہمسائگی اور نیکی کرو تم ساتھ ہمسایہ اجنبی کی کہ جو قرابت نہ رکھتا ہو روایت ہو کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا سی عرض کی کہ یا رسول خدا دل میرا سخت ہو گیا ہو اور کسی طرح سی

نرم نہین ہوتا فرمایا کہ تو اپنی مان اور باپ سے نیکی کر اور مسکینون کو کھانا دے اور یتیمون کے
سرون پر ہاتھ مہربانی کا پھیر اور ہمسایہ یگانہ اور بیگانہ پر بخشش کر اور اون کو ہیچ مت ہیو بچا
پھر اوس نے عرض کی کہ یا رسول خدا حق ہمسایہ کا ہمسایہ پر کیا ہی فرمایا کہ اگر وہ تجھ کو
پکارے تو اوس کو جواب دے اور دستگیری اوس کی کر اور قرض طلب کرے تو اوسکو دے
اور اگر مصیبت اوس پر نازل ہو تو پرسا اوسکو دے اور اگر وہ مرجاے تو جنازے پر
اوسکے حاضر ہو اور اپنی دیوار اوسکی دیوار سے زیادہ بلند نہ کر اور فرمایا کہ ہمسایے
تین طرح کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہی کہ جو مسلمان اور رشتہ دار ہو اوس کے تین حق ہین
حق قرابت اور حق اسلام اور حق ہمسائگی اور دوسرا ہمسایہ وہ ہی کہ جو مسلمان اور ہمسایہ
ہو اور اوس کے دو حق ہین حق اسلام اور حق ہمسائگی اور تیسرا ہمسایہ وہ ہی کہ جو نہ
مسلمان ہو اور نہ رشتہ دار ہو اور اوسکا ایک حق ہی کہ وہ حق ہمسائگی ہی اور وہ ہمسایہ
اجنبی وکافر ہی اور دو حق والا ایک اور بھی ہو سکتا ہی اور وہ رشتہ دار کافر ہی کہ ہمسایہ مین
رہتا ہی اوس کے بھی دو حق ہین حق ہمسایہ اور حق قرابت اور حضرت امام موسی کاظم
علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ خوبی ہمسائگی کی یہ نہین ہی کہ اوسکو ایذا نہ دیوے ولیکن خوبی
ہمسائگی کی یہ ہی کہ اپنے ہمسایہ کے آزار دینے پر صبر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہی کہ نیکی کرنی ہمسایہ سے زیادہ کرتی ہی رزق کو اور آباد کرتی ہی گھرون کو
اور زیادہ کرتی ہی عمر کو انتہی اور صاحب بالجنب کی تفسیر مین لکھا ہی کہ نیکی کرو تم ہمنشین
اور ہم صحبت کے ساتھ جس کے ساتھ اوٹھتے اور بیٹھتے ہو سفر مین یا شہر مین خواہ زوجہ
ہو خواہ طالب علمی کا شریک ہو خواہ کسی پیشے کا شریک ہو انتہی اور ابن السبیل کہ
جس کے معنی مسافر کے ہین اوسکا بیان دوسری آیت کی تفسیر مین آویگا اور مَا مَلَکَتْ
اَیْمَانُکُمْ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اور نیکی کرو تم ساتھ اون کے کہ مالک ہوے ہین ہاتھ
تمھارے یعنی اپنے غلام اور لونڈی پر شفقت اور مہربانی کرو انتہی اور بعد تمامی آیت کے

انس سے ایک روایت لکھی ہی کہ فرمایا جناب رسول خداﷺ نے کہ جو کوئی ہمسایہ کو آزار پہونچاے
اوس نے مجکو آزار پہونچایا اور جس نے مجکو آزار پہونچایا اوس نے خدا کو آزار پہونچایا اور
بعد اوس کے فرمایا کہ جبرئیل مجکو ہمیشہ وصیت کرتا تھا ہمسایہ کے حق مین یہان تک کہ گمان کیا
مین نے کہ وہ مجھ سے میراث لیویگا اور خدا دوست نہین رکھتا ہی اترانے والے تکبر کرنیوالیکو
انتھی اور دوسری آیت مین مشرق و مغرب سے مراد بیت الحرام یعنی کعبہ معظمہ اور بیت المقدس
ہی اور ایمان لانے کی بابت جو ارشاد فرمایا ہی اوس کی تفسیر کے بیان کرنیکا یہ مقام نہین ہی
ظاہر ہی کہ یہ کتاب ہی اس باب مین لکھی جاتی ہی اور کل اسی کی تفسیر ہی اور مال کے خرچ کرنے کے
باب مین جو فرمایا ہی اس کے بیان مین آخر آیت تک تفسیر عمدۃ البیان کی عبارت نقل کرتا ہون اور
وہ یہ ہی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جو کوئی عمل کرے اس آیت پر
تحقیق کہ کامل کیا اوس نے ایمان اپنا اور علی بن الحسین علیہما السلام نے فرمایا ابو حمزہ ثمالی
سے کہ ای ابو حمزہ چاہتا ہی تو کہ خوشحالی تمام تجکو موت سے دیوین اور سب گناہ تیرے بخشین
تو چاہیے کہ نیکی کرے تو کہ راہ خدا مین دیوے تو پوشیدہ اور اپنے یگانون سے سلوک نیک
کرے تو کہ یہ صفت عمر کو زیادہ کرتی ہی اور فقیری کو دور کرتی ہی اور ستر طرح کی موت بد کو
دفع کرتی ہی پس صدقہ دینا اور یگانون سے سلوک کرنا موجب ثواب دنیا و آخرت کا ہی
اور رسول خداﷺ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی یتیم کی پرورش کرے اور اوسکو کھانا دیوے یہانتک کہ
وہ مستغنی ہو جاوے اللہ تعالی بہشت کو اوسپر واجب کرتا ہی اور دعا کی رسول خداﷺ نے
کہ خداوندا مجکو مسکینون کا ہمنشین کر حضرت کی کسی بی بی نے کہا کہ یہ دعا کسواسطے کرتے ہو
فرمایا کہ وہ تو نگرون سے چالیس برس پہلے بہشت مین جائینگے اور بعد اوسکے فرمایا کہ
مساکین سے دوستی کرو اور اون کو راہ خدا مین دو اگرچہ آدھا خرما ہو اور اونکو جھڑکو نہین
اور اون کو ناامید مت کرو تاکہ خدا ے تعالی تم پر رحمت زیادہ کرے اور منقول ہی کہ جو کوئی
مسافر پر نوازش کرے حق تعالی اوس کے مقصود دنیا و آخرت کے روا کرے اور وہ شخص

قبر مین اور صراط پر اور میزان پر غریب نہوے بلکہ ایک جماعت اوسکے ہمراہ ہوے کہ اوس کو
ہولون سے سبب خوف کرین اور فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو کوئی لونڈی اور غلام کو اپنے
مال مین سے کچھ دیوے کہ وہ اپنے تئین غلامی کی قید سے آزاد کر دا مین وہ شخص سایۂ رحمت
اور حمایت خدا مین ہوگا اوس دن کہ جس دن کوئی سایہ نہوگا بجز رحمت خدا اور حدیث صحیح
مین آیا ہی کہ ایمان نہ رکھے جو کوئی کہ امانت کو ادا نہ کرے اور دین نہ رکھے جو کوئی کہ عہد کو وفا
نہ کرے اور یہ بھی حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے روز صاحبان بلا اور بیماری کو اسقدر ثواب
دیوینگے کہ تندرست آرزو کرینگے کہ کاش ہم کو دنیا مین طرح طرح کی بیماریون اور بلاؤنمین
مبتلا کرتے کہ ہمکو یہ ثواب ملتا اور ہمارے علما نے اتفاق کیا ہی اسپر کہ عمل کرنے والا اس آیت پر
بجز امیر المومنین علیہ السلام کے دوسرا کوئی شخص نہین ہوا کہ تمام صفتون کاملہ کا اپنے مین
جمع کرنے والا ہو انتہی اور ظاہر ہی کہ اس آیۂ وافی ہدایہ مین ایسے صفات کاملہ کا بیان ہی
کہ جو اصول جمیع صفات حسنہ ہین چنانچہ پہلے ایمان کامل کا ذکر ہی بعد اوس کے سخاوت کا اور
جمیع مستحقین کی تفصیل حسب مراتب ہی اور پہلے صاحبان قرابت کا ذکر کیا ہی کہ انکا سب سے
زیادہ حق ہوتا ہی اور ممکن ہی کہ والدین بھی اس مین داخل ہون اس لیے کہ اون سے زیادہ
قربت اور قرابت کسکو حاصل ہوسکتی ہی بلکہ وہ افضل اہل قرابت ہین بعد اوس کے نماز کا
ذکر ہی کہ جو خیر العمل ہی بعد اوس کے زکوۃ کا کہ جو اول سخاوت ہی بعد اوس کے عہد کے وفا
کرنے کا کہ جو عمدہ مکارم اخلاق ہی بعد اوس کے صبر کا کہ جو اصل تقوی اور نہایت مشکل چیز
ہی فقیری مین اور بیماری مین اور لڑائی کے وقت پس شجاعت بھی اسی مین داخل ہوگی
اور جو لوگ کہ ان صفات کے ساتھ متصف ہین اون کو صادق اور متقی فرمایا ہی اور جو آیت
کہ پہلے لکھی گئی ہی اوس مین پہلے عبادت کا حکم بعد اوسکے شرک سے نہی بعد اوس کے اون
سب لوگون کا بیان ہی کہ جن کے ساتھ احسان کرنا انسان کو لازم ہی اور والدین کا سب سے
پہلے ذکر فرمایا ہی اور بعد اوسکے اور عزیز و اقارب کا اور آخر آیہ مین تکبر اور خودستائی کی

مذمت فرمائی ہو اب مین چند احادیث اصول کافی کا ترجمہ لکھتا ہون ابو الحسن حضرت رضا
علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی شخص صلہ رحم بجالاتا ہو اور اوس کی عمر مین سے تین برس باقی رہتے
ہون پس اللہ تعالی اوس کے تیس برس کر دیتا ہو اور اللہ جو چاہتا ہو کرتا ہو اور حضرت ابو جعفر
علیہ السلام نے فرمایا کہ فرمایا جناب رسول خدا م نے کہ وصیت کرتا ہون مین اون سے جو حاضر
موجود ہین اور اون لوگون سے کہ جو اون مین سے حاضر نہین ہین اور جو لوگ کہ مردون کی
پشتون مین ہین اور جو لوگ کہ عورتون کے رحمون مین ہین روز قیامت تک اس بات کے کہ
صلہ رحم بجالائین اگرچہ صاحبان رحم مین سے کوئی شخص سال بھر کے راستہ پر ہو اس لیے کہ
یہ بات دین مین سے ہو نیز حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ ابو ذر رح نے کہا کہ مین نے سنا
کہ جناب رسول خدا فرماتے تھے کہ صراط کو بروز قیامت دو چیزین احاطہ کیے ہونگی ایک رحم اور
ایک امانت پس جو ایسا شخص اوس پر چلیگا کہ صلہ رحم بجالایا ہو اور امانت کو ادا کیا ہو تو وہ بہشت
مین پہونچ جائیگا اور جس وقت کہ امانت مین خیانت کرنے والا اور رحم کا قطع کرنے والا اوس پر
چلیگا تو کوئی عمل ان دونون برائیون کے ساتھ اوسکو نفع نہ بخشیگا اور صراط اوسکو آتش جہنم
مین گرا دیگی اور فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ صلہ رحم کا بجالانا اور ہمسایہ کے
ساتھ نیکی کرنا یہ دونون باتین آباد کرتی ہین شہرون کو اور زیادہ کرتی ہین عمرون مین
اور فرمایا حضرت ابو جعفر ع نے کہ فرمایا جناب رسول خدا م نے کہ صلہ رحم کا ثواب سب نیکیون سے
جلد ملتا ہو آٹھوین صفت صدق ہو اور یہ بھی مثل عدل کے عام ہو کہ ہر امر قبیح اور معصیت
اس کے خلاف ہو اس لیے کہ حق سبحانہ و تعالی پر ایمان لانا اور اس بات کا یقین کرنا کہ
اوس نے ہم کو اپنی عبادت اور اطاعت کے لیے خلق فرمایا ہو مستلزم ہو عہد و پیمان عبادت
و اطاعت کا پس جمیع اوامر حق سبحانہ تعالی کا بجالانا اور کل نواہی سے احتراز کرنا اپنے
عہد و پیمان کی تصدیق ہو اور کسی امر مین مخالفت کرنا خلاف صدق چنانچہ آٹھوین صفت مین
جس آیت کا کہ سب آیتون کے بعد ذکر ہوا ہو اوس مین حق سبحانہ تعالی نے بعد بیان جمیع صفات حسنہ

فرمایا ہو اُولٰئِكَ الَّذِينَ صَدَقُوا وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ترجمہ یہ لوگ ان صفات
حسنہ پر عمل کرتے ہیں وہی لوگ صادق ہیں اور وہی متقی ہیں انتہی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ
صدق و تقوی ایک ہی چیز ہی اور نیز فرمایا ہو مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا
اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا ترجمہ مومنوں میں سے
بعضے ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا اونھون نے اوس چیز کو کہ عہد کیا تھا اللہ سے اوسپر پس بعض
اون میں سے وہ شخص ہی کہ اپنا کام پورا کر چکا (یعنی شہید ہو گیا یا وفات پائی) اور بعض اون میں سے
وہ ہی کہ انتظار کرتا ہی (یعنی زندہ ہی) اور نہیں بدلا اونھون نے کسی طرح کا بدلنا انتہی اور تفسیر
عمدة البیان میں ہی کہ حضرت علیؑ نے ایک حدیث میں فرمایا ہی کہ والبتہ تحقیق عہد کیا ہین ہم نے
خدا سے اور اوسکے پیغمبر سے اور میرے چچا حمزہ اور میرے بھائی جعفر نے اور میرے چچا کے بیٹے
عبیدہ نے ایک امر پر وفا کیا ہم نے اوسکو واسطے خدا کے اور رسول اوسکے کے پس مقدم
ہوئی مجھسے ہمراہی میری اور میں اون سے پیچھے رہ گیا (یعنی وہ شہید ہو گئے اور میں ابھی زندہ
ہون) واسطے ارادہ کرنے خدا کے پس نازل کی خداے تعالی نے ہمارے مقدمہ میں یہ آیت کہ
رِجَالٌ صَدَقُوا آخر آیہ تک اور فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے دوسری روایت میں کہ
ہمارے مقدمہ میں نازل ہوئی ہی آیت رِجَالٌ صَدَقُوا آخر تک اور واللہ میں منتظر ہون
اور میں نے نہیں بدلا ہی کوئی بدلنا انتہی واضح ہو کہ حضرت عبیدہ شہید جنگ بدر میں اور حضرت
حمزہ جنگ احد میں اور حضرت جعفر طیار جنگ موتہ میں شہید ہوے اور نیز فرمایا ہی يَا أَيُّهَا
الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ ترجمہ اے وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہو
ڈرو تم اللہ سے اور ہو جاؤ ساتھ صادقون کے انتہی ان آیات سے معلوم ہوا کہ صادقین کا
بہت بڑا مرتبہ ہی اور ہر مومن پر صادق کا اطلاق نہیں ہو سکتا جب تک کہ جمیع اوامر الہیہ
کو بجا نہ لاوے اور کل نواہی سے احتراز نہ کرے اسی واسطے انکو حکم ہوا ہی کہ صادقون کی ہمرہی
اختیار کریں اور تفسیر عمدة البیان میں لکھا ہی کہ روایات اہلبیتؑ میں مذکور ہی کہ مراد صادقین سے

ائمہ معصومین علیہم السلام ہین اور حافظ ابو نعیم نے کہ علماے اہل سنت مین سے تھے حلیۃ الاولیا
مین لکھا ہی کہ یہ آیت علیؑ کی شان مین ہی اور ابن عباس نے روایت کی ہی کہ یہ آیت علیؑ کی
اور اوسکی پیروی کرنے والون کی شان مین ہی انتہی اور نیز فرمایا ہی وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَ
الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ ترجمہ اور جو اطاعت کرتے ہین
اللہ کی اور رسول کی بس یہ لوگ اون کے ساتھ ہین کہ جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہی پیغمبرون سے
او صدیقون سے او شہیدون سے او صالحون سے اور یہ لوگ اچھے رفیق ہین انتہی اس
آیہ کریمہ مین بعد انبیا علیہم السلام کے صدیقون کا ذکر فرمایا ہی اور بعد اون کے شہیدون
اور صالحون کا اس سے بھی معلوم ہوا کہ صدق کا کسقدر مرتبہ ہی اور نیز حضرت مریم کو صدیقہ فرمایا
ہی اس آیت مین مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَ
اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى
يُؤْفَكُوْنَ ترجمہ نہین ہی مسیح بیٹا مریم کا مگر رسول تحقیق گذرے ہین پہلے اس سے بہت
رسول اور مان اوسکی صدیقہ تھی وہ دونون کھاتے تھے کھانا دیکھ تو کیونکر بیان کرتے ہین
ہم واسطے اونکے نشانیان پھر دیکھ کہان سے پھیرے جاتے ہین ترجمہ احادیث اصول کافی
حضرت ابو عبد اللہ ع نے فرمایا کہ تحقیق اللہ عز وجل نے کسی نبی کو نہین بھیجا ہی مگر ساتھ صدق
کلام اور اداے امانت کے نیکوکارون کی طرف اور بدکارون کی طرف و نیز اونھین حضرت نے
فرمایا کہ تم لوگون کی نماز اور روزون کے سبب سے فریب مین نہ آؤ اسلیے کہ اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ کوئی شخص نماز اور روزے کا عادی ہو جاتا ہی یہان تک کہ اگر اوسکو ترک
کرتا ہی تو اوسکو وحشت ہوتی ہی لیکن تم اون لوگون کا امتحان کرو نزدیک صدق کلام
اور اداے امانت کے و نیز اونھین حضرت نے فرمایا ہی کہ جس شخص کی زبان سچی ہوگی اوسکا
عمل بھی پاک ہوگا ابو کہمس نے روایت کی ہی کہ مین نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا

پ ۵ سورہ نسا ۶۹

پ ۶ سورہ مائدہ ۷۵

کہ عبد اللہ بن ابی یعفور نے آپکو سلام عرض کیا ہی آپ نے فرمایا کہ علیہ السلام و علیک جسوقت
تو عبد اللہ کے پاس جانا تو میری طرف سے اوسکو سلام کہنا اور کہنا کہ جعفر بن محمد نے تم سے
کہا ہی کہ تم اس بات مین نظر کرو کہ حضرت علی علیہ السلام جناب رسول خدا کے نزدیک
کس سبب سے اس مرتبۂ عالی پر پہونچے پس اوسی کو اختیار کرو پس تحقیق علی جناب رسول خدا
کے نزدیک جس سبب سے اس مرتبہ کو پہونچے وہ صدق کلام اور اداے امانت ہی و نیز آپنے
فرمایا ہی کہ حضرت اسمعیل کا نام صادق الوعد اس سبب سے ہوا کہ آپ نے ایک شخص سے
ایک مقام مین وعدہ فرمایا تھا کہ تو جب تک پھر کے نہ آئیگا مین یہین رہونگا پس سال بھر تک
آپ نے اوسی مقام مین اوسکا انتظار فرمایا پس اللہ عز و جل نے آپکا نام صادق الوعد رکھا
بعد اوسکے آپ نے فرمایا کہ وہ شخص سال بھر کے بعد وہان آیا تو حضرت اسمعیل ع نے اوس سے
فرمایا کہ مین اب تک تیرا منتظر تھا انتہی اس حدیث مین حضرت امام جعفر صادق ع نے
اس آیۂ کریمہ کی طرف اشارہ فرمایا ہی وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ
الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَبِيًّا ۝ ترجمہ اور یاد کر اے محمد کتاب مین اسمعیل کو تحقیق وہ تھا
سچا وعدے کا اور تھا رسول نبی انتہی **دسوین صفت** عدل و انصاف ہی درمیان
خلق کے اور اس پر یہ آیت بلفظہا دلالت کرتی ہی اور اوسکی کئی قسمین ہین بخوف طوالت
یہان چند اقسام کا ذکر کرتا ہون **اول** عدل ہی اپنی ازواج مین اور اسکا اس سبب سے
پہلے ذکر کیا ہی کہ تدبیر منزل مقدم ہی سیاست بدن پر اس لیے کہ جو شخص اپنے گھر ہی کا
انتظام نہ کر سکیگا وہ ملک کا انتظام کیا کریگا اور حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہی فَانْكِحُوا
مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ
مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ ذَلِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا ۝ ترجمہ پس نکاح کرو تم جو تم کو خوش آوے
عورتون مین سے دو دو اور تین تین اور چار چار پس اگر ڈرو تم کہ عدل نہ کر سکوگے تو ایک ہی
عورت کے ساتھ نکاح کرو یا جو تمہارا اگر ہاتھ مین ہو یعنی لونڈی باندی یہ قریب ہی اس سے کہ

بے انصافی نکرو انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ سے معلوم ہوا کہ اگرچہ چار نکاح تک کا حکم ہی
مگر اگر عدالت نکر سکنے کا خوف بھی ہو تو ایک ہی نکاح پر اکتفا کرنا چاہیے و نیز فرمایا ہی
وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيلُوا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوهَا
كَالْمُعَلَّقَةِ وَإِنْ تُصْلِحُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا رَحِيمًا ترجمہ اور
ہرگز عدالت نکر سکوگے تم درمیان عورتوں کے اگرچہ نہایت رغبت کرو پس نہ میل کرو تم بالکل
میل کرنا پس چھوڑ دو اوسکو مانند معلقہ کے اور اگر اصلاح کرو تم اور پرہیزگاری کرو پس
تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہی انتہی تفسیر عمدۃ البیان مین معلقہ کے معنی لکھے ہوے
ہین کہ مانند لٹکے ہوے کے ادھڑ مین کہ نہ وہ شوہر دار ہی بسبب رعایت نکرنے شوہر کے
اوس کے حقوق کو اور نہ وہ بیوہ ہی اسواسطے کہ علاقہ زوجیت کا رکھتی ہی اور نکاح سے
ابھی باہر نہین ہوئی اور نیز منقول ہی کہ جناب امیر علیہ السلام کا یہ دستور تھا کہ جس
عورت کی نوبت ہوتی تھی اوس کی نوبت مین دوسری عورت کے گھر وضو بھی نہین
کرتے تھے اور لکھتے ہین کہ جناب رسول خدا بیمار ہوتے تو کل بی بیون کے گھرون مین
اون کو پھراتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہی اور نیز لکھا ہی کہ
حدیث مین آیا ہی کہ جس کسی کی دو زوجہ ہون اور وہ عمداً اپنے اختیار سے ایک کی طرف
رغبت کرے اور دوسری کی طرف رغبت نکرے اور اوس کے حقوق مین قصور کرے تو
قیامت کے روز آدھا بدن اوسکا میل کر کے طرف پشت کے ہو جائیگا انتہی چونکہ
طول بہت ہوتا جاتا ہی لہذا اس باب مین اسی قدر پر اکتفا کرتا ہون تنبیہ نہایت
تعجب کی بات ہی کہ بعض اہل کتاب اہل اسلام پر اعتراض کرتے ہین کہ اون کے یہان
تعدد ازواج جائز ہی حالانکہ اون کے کتب سماوی سے ثابت ہی کہ حضرت ابراہیم ع کی
تین بی بیان اور حضرت یعقوب کی چار زوجہ یعنی دو بی بیان اور دو لونڈیان اور حضرت داود کی
سو بی بیان اور حضرت سلیمان کی ہزار بی بیان تھین اور تفصیل اسکی اجمال کی باب سوم مین

جو باب النبوۃ ہو آویگی انشاء اللہ تعالیٰ دوم عدل ہی اپنے ممالیک یعنی لونڈی غلامونمین
اور چونکہ یہ بھی تدبیر منزل ہی سے متعلق ہی لہذا بعد ازواج اسکا ذکر کرتا ہون حق سبحانہ وتعالےٰ
فرماتا ہی وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِي الرِّزْقِ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ
عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيهِ سَوَاءٌ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُونَ ۝ ترجمہ اور اللہ
نے زیادتی دی ہی بعض تمہارے کو اوپر بعض کے روزی مین پس نہین وہ لوگ کہ زیادتی
دیئے گئے ہیں پھیر دینے والے اپنی روزی کے اون لوگون پر کہ مالک ہوئے ہین اینکے ہاتھ
اون کے (یعنی لونڈی غلام) پس وہ اوس مین برابر ہون کیا خدا کی نعمت کا انکار کرتے
ہین انتہی تفسیر صافی مین اس آیۂ کریمہ کی ذیل تفسیر مین لکھا ہی ترجمہ عبارت صافی
جوامع مین حضرت ابوذر سے منقول ہی کہ اونھون نے جناب رسول خدا کو فرماتے ہوئے سنا
کہ سوا اس کے نہین ہی کہ وہ لوگ تمھارے بھائی ہین پس پہناؤ اون کو جو کچھ کہ تم پہنتے ہو
اور کھلاؤ اُن کو جو کچھ کہ تم کھاتے ہو پس کسی شخص نے حضرت ابوذر کے غلام کو بعد اسکے نہین
دیکھا مگر یہ کہ اوس کی اور حضرت ابوذر کی ردا و ازار ایک طرح کی ہوتی تھی کہ اوس مین
کسی طرح کا فرق نہین ہوتا تھا انتہی اور چند اشعار مرزا جعفر علی فصیح مرحوم کے کہ جو اُردو مین
جناب فاطمہ سیدۃ نساء العالمین بنت سید المرسلین کے حال مین ہین نقل کرتا ہون نظم

قرۃ العین رسول مجتبیٰ
ہی جناب فاطمہ خیر النسا
جن سے طاہر ہی وہ عصمت مآب

حق ہی معصومہ ہی وہ عالیجناب
آیۂ تطہیر سے افضل کیا
واہ ہی مداح زہراؔ کا خدا

بضعۃٌ منی بھی تجکو یاد ہی
احمد مرسل سے کیا ارشاد ہی
جسنے دی ایذا اوسے کافر ہوا

لیقۂ اسلام سے باہر ہوا
فارسی سے ہی یہ مضمون خبر
مین گیا اک روز زہراؔ کے جو گھر

دیکھتا کیا ہون کہ وہ صاحب شرف
(یعنی سلمان فارسی ۱۲)
بیٹھی چکی پیستی ہی اک طرف
ہی وہ دست نازنین زخمی تمام

دستہ دستہ آس ہی سب سرخ فام
رنج مین ہی بانو صاحب تمیز
بیٹھی ہی آرام سے جسکی کنیز

اکطرف ہین سبط شاہ مشرقین
رو رہے ہین بھوک کے مارے حسین
عرض کی مین نے کہ اے خاتون پاک

آپ کیون کرتی ہین جان اپنی ہلاک
یون ہوا ارشاد ای یار رسول ع
یک دن لونڈی اگر اپنا اٹھے
ہی اوسی آقا کی زہرا بھی کنیز
حیث بی بی ہن کے بیٹھے فاطمہ
اوٹھتی کب تابع زہرا ہی تو
ملکے پانے بھی نہین پیتا ہی تو
کوئی جو تیرا ہی آقا منہ دیکھ بیٹھ
با خدائی اپنی ٹھہرائی ہی زی
اونکی ناکامی کا تجکو غم نہین
دن کو بیچارے نہ وہ رنج و تعب
لات لگی دھول دھپا ہو گیا
تو مطیع مصطفے کیونکر ہوا

حکم ہو فضہ کو تا خدمت کرے
حکم پر بابا کے چلتی ہی بتول
ایک دن فضہ کرے سب کاروبار
دوسرے دن چاہیے آرام پاے
یہ نہین انصاف ای عالیمقام
رات دن ایذا اوٹھاے خادمہ
خرچ کرکے دس درم پانسے
خادمون کا روز پیتا ہی لہو
اپنی خاطر روز نعمت کی تلاش
اونکو پہنچاتا ہی تو گاڑھا گزی
ایکدن سونے نہین دیتا نہین
رات کو چپی کرین تا نصف شب
کب ہوا راضی خدا تجھ سے بتا
تو تو ظالم حکم سے باہر ہوا

تم کرو آرام وہ محنت کرے
بسکہ صاحب عدل ہی میرا پدر
دوسرے دن بنت شاہ نامدار
جسکی یہ مخلوق ہی ای باتمیز
ایک لونڈی دوسری ہی لیوی کام
پان دلا سکتا ہی یا بہرا ہی تو
بنکے بیٹھا آقا صاحب شان سے
ہنگیا کیا جلد آقا مار کوٹ
خادمون کو بن بگھاری دال ماش
کام سے فرصت اونھین اکدم نہین
مار کر رونے نہین دیتا اونھین
گر کوئی اونگھا ذرا یا سو گیا
تو نے کب کی پیروی مصطفا

سوم عدل ہی درمیان خلق

خواہ فعلاً ہو یا قولاً اور اس مین سلاطین اور امرا اور حکام ہر قسم کے اور عامہ خلق یہ سب داخل ہین اور حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا وَاِذَا حَکَمْتُمْ بَیْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْکُمُوْا بِالْعَدْلِ اِنَّ اللّٰہَ نِعِمَّا یَعِظُکُمْ بِہٖ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ سَمِیْعًا بَصِیْرًا ترجمہ تحقیق اللہ حکم کرتا ہی تم کو کہ ادا کرو تم امانتین صاحبان امانت کو اور جسوقت کہ حکم کرو تم درمیان آدمیون کے حکم کرو ساتھ عدل کے ہر آئنہ اللہ کیا اچھی بات ہی کہ نصیحت کرتا ہی تم کو ساتھ اوسکے ہر آئنہ اللہ سننے والا اور دیکھنے والا ہی انتہی ہر چند کہ ظاہر ہی کہ یہ آیہ کریمہ اور بہت سے فوائد اور مواعظ پر مشتمل ہی مگر مین نے بسبب ضیق مقام اور

خوف طوالت فقط ترجمہ پر اکتفا کی و نیز فرمایا ہی وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ترجمہ اور جب بات کہو تو عدل کرو اگرچہ ہو وہ شخص صاحب قرابت انتہی یعنی بات عدل و انصاف کی کہنا چاہیے اور اوس مین کسی صاحب قرابت کی بھی رعایت نہین کرنا چاہیے اس لیے کہ عدل و انصاف کے خلاف کوئی بات کہنا یا کرنا کسی شخص کی رعایت سے جائز نہین ہی و نیز فرمایا ہی يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ٥ ترجمہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے والے واسطے اللہ کے گواہی دینے والے ساتھ عدل کے اور نہ باعث ہو تم کو دشمنی کسی قوم کی اس بات پر کہ عدل نکرو عدل کرو یہ بہت نزدیک ہی واسطے پرہیزگاری کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہو انتہی و نیز فرمایا ہی لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَلَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَتُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِى الدِّيْنِ وَاَخْرَجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ وَظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ٥ ترجمہ نہین منع کرتا ہی تم کو اللہ اُن لوگون سے کہ نہین لڑے تم سے مقدمہ دین مین اور نہین نکالا تم کو تمھارے گھرون سے اس بات کی کہ اون سے نیکی کرو اور اون کے حق مین عدل کرو تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی عدل کرنے والوں کو سوائے اسکے نہین کہ منع کرتا ہی تم کو اللہ ان لوگون سے کہ لڑے تم سے مقدمہ دین مین اور نکال دیا تم کو تمھارے گھرون سے اور آپس مین ایک دوسرے کی مدد کی تمھارے نکالنے پر اس بات کو کہ اون سے دوستی کرو اور جو لوگ اون سے دوستی کرین بس وہ لوگ ظالم ہین انتہی اس باب مین یہ چار آیتین مین نے اسواسطے لکھی ہین کہ پہلی آیت مین ادا کے امانت و عدل عام کا حکم ہی اور دوسری آیت سے یہ ثابت ہی کہ اپنے عزیزون کے

سبب سے بھی عدل سے عدول نکرنا چاہیے اور تیسری آیت سے یہ ثابت ہی کہ دشمنون کے
ساتھ بھی عدل وانصاف کرنا چاہیے اور چوتھی آیت سے یہ بات ثابت ہی کہ کافرون کے
ساتھ نیکی کرنے کی ممانعت نہین ہی اور عدل وانصاف ہی کرنے سے اللہ تعالی خوش ہوتا ہی
اور اوسکے بعد کی آیت اس سبب سے لکھی ہی کہ معلوم ہو جاے کہ اونھین کافرون سے دوستی
کرنے کی ممانعت ہی کہ جو مسلمانون سے لڑین اور اون کے شہر و دیار سے نکلنے کا باعث ہون
مثل کفار مکہ کے کہ جو جناب رسول خدا اور مسلمانون کے شہر مکہ معظمہ سے ہجرت کا باعث
ہوے اور اون سے لڑائی کی بنا قائم ہوئی **اصول کافی** علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما
نے فرمایا کہ جناب رسول خدا اپنے آخر خطبہ مین ارشاد کیا کرتے تھے کہ خوشی ہو واسطے اوس
شخص کے کہ اچھی ہو خلقت اوسکی اور پاک ہو خصلت اوسکی اور صلاحیت رکھتا ہو باطن
اوسکا اور نیک ہو ظاہر اوسکا اور خرچ کرے خدا کی راہ مین اپنے مال کی زیادتی کو اور
روکے اپنے کلام کی زیادتی کو (یعنی فضول باتین نکرے) اور انصاف دے آدمیون کا اپنے
نفس سے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ کون شخص ہی کہ ضامن ہو میرے واسطے
چار باتون کے کرنیکا کہ اوسکے عوض مین چار گھر اوسکو جنت مین طلین خرچ کر تو راہ خدا مین
اور نہ ڈر تو فقیری کو اور پراگندہ کر تو صلح کو عالم مین اور چھوڑ دے تو جھگڑا کرنا اگرچہ تو
حق پر ہو اور انصاف دے تو آدمیون کا اپنے نفس سے و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی
کہ سردار اعمال کی تین چیزین ہین انصاف دینا آدمیون کا اپنے نفس سے یہان تک کہ
نہ پسند کرے تو کسی چیز کو مگر یہ کہ اورون کے لیے بھی ویسی ہی چیز پسند کرے اور برابر سمجھنا
تیرا برادر مومن کو مال مین اور یاد کرنا اللہ کو ہر حال مین یہ فقط سبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ کہنا نہین ولیکن جب تیری اوپر کوئی ایسی شی وارد ہو کہ جسکا اللہ عزوجل نے
حکم فرمایا ہی تو تو اوسکا کرنا شروع کردے اور جسوقت تیرے اوپر کوئی ایسی شی وارد ہو کہ
اللہ عزوجل نے اوس سے منع فرمایا ہی تو تو اوسکو چھوڑ دے اور مرفوعًا منقول ہے کہ

ایک اعرابی جناب رسول خدا کے پاس آیا درآنحالیکہ آپ کسی جہاد کو تشریف لیجاتے تھے پس آپ کے مرکب کی رکاب پکڑ لی اور کہا کہ یا رسول خداؐ مجکو ایسا عمل سکھا دیجیے کہ مین اوس کے سبب سے بہشت مین داخل ہون پس آپ نے فرمایا کہ جس بات کو دوست رکھتا ہو کہ لوگ تیرے ساتھ اوسکو کرین ویسی ہی بات تو اون کے ساتھ کر اور جس بات کو تو مکروہ رکھتا ہو کہ لوگ تیرے ساتھ کرین پس تو اون کے ساتھ وہ نکر میرے مرکب کا راستہ چھوڑ دے و نیز ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ ڈرو تم اللہ سے اور عدل کرو اس لیے کہ تم اوس قوم کو نام رکھتے ہو کہ جو عدل نہین کرتے و نیز حضرت ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ عدل میٹھا زیادہ ہی شہد سے اور نرم زیادہ ہی مسکے سے اور خوشبو زیادہ ہی مشک سے اور حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ جس شخص مین تین خصلتین ہون یا ایک ہی اون تینون مین سے ہو وہ شخص عرش خدا کے سایے مین ہو گا جس دن کہ سوا اوسکے سایے کے اور کوئی سایہ نہو گا (یعنی بروز قیامت) ایک وہ شخص کہ عطا کرے لوگون کو وہ چیز کہ جو اون سے مانگنے والا ہی اور ایک وہ شخص کہ نہ متقدم کرے کسی شخص کو اور نہ موخر کرے کسی شخص کو یہان تک کہ جان لے کہ اس بات مین اللہ کی رضامندی ہی اور ایک وہ شخص کہ نہ نام رکھے اپنے مسلمان بھائی کو کسی عیب کے ساتھ جب تک کہ اوس عیب کو اپنے نفس سے دفع نکرے پس جب وہ اپنے نفس سے ایک عیب کو دفع کریگا تو اوسکو دوسرا عیب ظاہر ہو گا اور کافی ہی ہر شخص کو اپنے نفس کے عیبون کے دفع کرنیکا شغل اور آدمیون سے و نیز حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ کے لیے ایک ایسی بہشت ہی کہ اوس مین سوائے تین قسم کے آدمیون کے اور کوئی داخل نہ ہو گا ایک اون مین سے وہ شخص ہی کہ جو اپنے نفس مین حق کے ساتھ حکم کرے اور حضرت ابو عبد اللہؑ نے فرمایا کہ عدل زیادہ میٹھا ہی پانی سے کہ جسکو پیاسا پاے کس قدر وسیع ہی عدل جو وقت کہ عدل کرے کوئی شخص اوس مین اگرچہ وہ امر قلیل ہی انتہت ترجمۃ الاحادیث

یہ باب نہایت وسیع ہی مگر مین نے بخوف طوالت اسی قدر پر اکتفا کی گیارھوین صفت
اصلاح ذات البین ہی یعنی آپس مین صلح کرانا اور رفع نزاع کرنا حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۔ ترجمہ
پس ڈرو تم اللہ سے اور اصلاح کرو اپنی آپس مین اور اطاعت کرو اللہ کی اور اوسکے رسول
کی اگر تم مومن ہو انتہی اس آیت مین پہلے خدا سے ڈرنے کا حکم ہی بعد اوسکے اصلاح ذات البین کا
اور نیز حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہی وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ
فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۔ اِنَّمَا
الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۔ ترجمہ
اور اگر دو گروہ مومنون مین سے آپس مین لڑین پس اون مین صلح کروا دو پھر اگر بغاوت
کرے ایک گروہ اون مین کا دوسرے پر پس لڑو تم اوس گروہ سے کہ جس نے بغاوت کی
یہان تک کہ رجوع کرے حکم خدا کیطرف پس اگر رجوع کرے پس اصلاح کرو درمیان
ان دونون گروہون کے ساتھ عدل کے اور انصاف کرو تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی
انصاف کرنے والون کو سوا اس کے نہین ہی کہ سب مومن آپس مین بھائی ہین پس
اصلاح کرو تم اپنے دو بھائیون کے درمیان مین اور ڈرو تم اللہ سے تاکہ تمھارے اوپر
رحم کیا جاوے انتہی اس آیت مین اصلاح ذات البین کا حکم فرمایا ہی اور اوسکا
طریقہ بھی بتا دیا ہی اور یہ بھی ارشاد کیا ہی کہ سب مومن آپس مین بھائی ہین پس ظاہر
ہی کہ ہر شخص کو اپنے بھائیون کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا چاہیے اور کیا مقتضاے عدل
و انصاف ہی اور نیز فرمایا ہی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا
وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ۭ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۔ ترجمہ اور نہ کرو تم اللہ کو مانع
بسبب قسمون اپنی کے اس بات کا کہ نیکی کرو تم اور پرہیزگاری کرو تم اور اصلاح کرو تم

درمیان آدمیون کے اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہی انتہی تفسیر صافی مین ونیز اصول کافی مین بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر مین ایک حدیث منقول ہی کہ اوسکا ترجمہ یہ ہی کہ جسوقت تو دو آدمیون مین صلح کرنے کے لیے بلایا جاسے تو اس بات کی قسم نہ کھا کہ مین نہ کرونگا (یعنی صلح نہ کروادونگا) اب مین اس مقام پر اصول کافی کی چند حدیثون کے ترجمہ پر اکتفا کرتا ہون حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ایسا صدقہ کہ اللہ اوسکو دوست رکھتا ہی صلح کروانا ہی درمیان آدمیون کے جسوقت کہ وہ آپس مین فساد کرین اور ملا دینا ہی اون کو جسوقت کہ وہ ایک دوسرے سے دوری اختیار کرین ونیز حضرت ابو عبد اللہ سے مثل اسکے ایک اور حدیث منقول ہی ونیز اونھین حضرت نے فرمایا کہ اگر مین دو آدمیون کے درمیان مین صلح کروادون تو یہ مجھے اس سے زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہی کہ مین دو دینار تصدق کردن ونیز اونھین حضرت نے فرمایا کہ جسوقت تو دو آدمیون مین ہمارے شیعون مین سے کسی طرح کی نزاع دیکھے تو اوسکے رفع کرنے کے واسطے میرے مال مین سے خرچ کر روایت کی ہی ابن سنان نے ابو حنیفہ سابق الحاج سے کہ اونے کہا کہ ایک دن ہمارے پاس مفضلؓ آئے درآنحالیکہ مین اور میرا ایک عزیز قریب میراث مین منازع کرتا تھا پس ہمارے پاس ایک گھڑی بھر کھڑے رہے بعد اوسکے ہم سے کہا کہ میرے گھر کی طرف آؤ جب ہم گئے تو ہمارے درمیان مین چار سو درہم اپنے پاس سے دیکر صلح کروادی یہان تک کہ جب ہماری آپس مین بخوبی صفائی ہوگئی تو مفضل نے کہا کہ آگاہ ہو کہ یہ درہم میرے مال مین سے نہین ہتے بلکہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجکو یہ حکم دیا ہی کہ جب دو آدمی ہمارے اصحاب مین سے کسی چیز مین تنازع کرین تو مین اون حضرت کے مال مین سے خرچ کرکے صلح کروادون پس یہ مال حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کا ہی انتہی تنبیہ یہ امر ظاہر ہی کہ جو شخص کہ اورون مین اصلاح کا درپے ہوگا وہ خود کیون نزاع کرنے لگا اور قرآن و حدیث مین

آپس مین اتفاق رکھنے کی اور نزاع و فساد نہ کرنے کی حد سے زیادہ تاکید ہی اور اگر کوئی بچشم بصیرت دیکھے تو اسلام کی بنا ہی اس امر پر ہی اور یہ بات ہر شخص بآسانی تھوڑے سے غور کرنے مین سمجھ سکتا ہی کہ دنیا و آخرت کی خیر و خوبی اسی آپس کے اتفاق پر منحصر ہی مگر افسوس کہ ایک زمانہ ایسا آیا ہی کہ اکثر اہل اسلام و ایمان آپس کی نزاع و جدال مین مبتلا ہین اور کوئی شہر اور کوئی قریہ بلکہ کوئی گھر اس سے خالی نہین ہی اور اس مین کچھ شک نہین ہی کہ سبب اسکا یہی ہی کہ اپنے اصول دین و مذہب و شرائع و احکام و کلام الٰہی و حدیث رسالتپناہی اور اون کی آل اطہار پر نظر نہین کرتے اکثر تو ان مین سے جاہل و بے علم ہین کہ اس سے واقف ہی نہین اور بعض جو اہل علم سے ہین وہ دیدہ و دانستہ بسبب نفسانیت کے غض بصر و صرف نظر کرتے ہین الا ماشاء اللہ بڑے افسوس اور حسرت کی بات ہی کہ غیر لوگ تو ہمارے اصول پر نظر کر کے اور ہمین سے سیکھ کے اس طریقۂ پسندیدہ کو اختیار کرین اور گو آخرت مین اون کے واسطے بسبب فساد اعتقادات کے کچھ حصہ نہو مگر دنیا مین ہر طرح اس سے منتفع و متمتع ہوں اور روز بروز ترقی کرتے جائین اور ہم اس بلاے نفسانیت و پیروی حرص و ہوا مین مبتلا ہو کر اس سیدھے مرضیہ کو چھوڑ دین آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا اور یہ بات یہان تک پہونچی کہ غیر مسلم اہل اسلام کی حالت دیکھکر اسلام پر اعتراض کرتے ہین اور اون کا اس مین کیا قصور کہ اصول اسلام سے وہ واقف نہین اور مسلم ناواقف بھی اون کے یہان کے اتفاق و عدم نزاع کو دیکھ کے اون کی طرف مائل ہو جاتا ہی اور اس بات مین اونھین کے یہان سے قواعد اخذ کرنے لگتا ہی حالانکہ جو قواعد اور ضوابط اہل اسلام کے یہان ہین وہ دوسرے کے یہان کہان اور جس کسی نے لیا ہی ہمارے یہان سے لیا ہی لہذا مجکو یہ مناسب معلوم ہوا کہ اس صفت کے ذیل مین اس باب مین کسی قدر آیات و احادیث نقل کرون تاکہ جس کسی کو چشم بصیرت ہو وہ دیکھے کہ اسلام مین کسقدر دفع نزاع اور آپس مین اتفاق قائم رکھنے کی تاکید ہی گو اس کتاب مین کہ جسکا

موضوع اور ہی کچھ ہو زیادہ لکھنے کی کہان گنجایش مگر بطور مشتی نمونہ از خرواری چند آیات و احادیث اکتفا کرتا ہون وما علینا الا البلاغ چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيعًا وَّلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاۤءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا وَّكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ترجمہ اور مضبوط پکڑو تم اللہ کی رسی کو سب مل کر اور نا اتفاقی نہ کرو اور یاد کرو تم نعمت اللہ کی اپنے اوپر جبو قت کہ تم لوگ آپس مین دشمن تھے پس الفت دی اللہ نے درمیان تمہارے دلون کے پس ہوگئے تم بسبب اوس کی نعمت کے بھائی ایک دوسرے کے اور تم تھے کنارے پر ایک آگ کے گڑھے کے پھر اللہ نے تم کو اوس سے خلاص کیا اسی طرح بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے اپنی آیتون کو تاکہ تم لوگ ہدایت پاؤ انتہی یہ بات ہر شخص جانتا ہی کہ قبل بعثت جناب سرور کائنات عرب کی کیا حالت تھی نزاع و فساد و جنگ و جدال اور لوٹ اور مار تمام عرب مین پھیلی ہوئی تھی تمام قبائل آپس مین لڑے مرتے تھے کسی کو ایک دن بھی اطمینان سے بیٹھنا نصیب نہ ہوتا تھا ملک ویران اور باشندے تباہ سے تھے جب ہمارے پیغمبر مبعوث ہوے تو یہ سب نزاعین برطرف ہوگئین آپس مین ایسی محبتین بڑھین کہ مثل برادر حقیقی و عینی کے ہوگئے اس آیۂ کریمہ مین حق سبحانہ وتعالی نے اسی امر کا ذکر فرمایا ہی اور اہل اسلام کو اون کی پہلی حالت جو کہ کفر مین تھی یاد دلوائی ہی اور پھر ایک جگہ اپنی حبیب سے مخاطب ہوکے فرمایا ہی هُوَ الَّذِیْۤ اَیَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَبِالْمُؤْمِنِیْنَ وَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ترجمہ اوسی اللہ نے قوت دی تجکو بسبب اپنی مدد کے اور بسبب موءمنون کے اور الفت ڈالی درمیان اون کے دلون کے کہ اگر خرچ کرتا تو جو کچھ کہ ساری زمین مین ہی نہ الفت ڈال سکتا تو درمیان اون کے

پارۂ دہم سورۂ انفال

دلون کے ولیکن اللہ نے الفت دی اون کے درمیان بیشک تحقیق وہی اللہ غالب ہو حکیم ہو
انتہی ان آیات واضح الدلالات سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ اسلام ہی باعث رفع نزاع
وجدال کا ہوا اور اسلام ہی نے عرب کو کہ جن کی خصلت وطبیعت مثل درندون کے ہو گئی
تھی آپس مین ایسا متفق کر دیا کہ مثل برادران حقیقی کے ہوگئے اور نتیجہ اسکا اتفاق کے
یہہ ہوا کہ اوسی عرب نے کہ جسکو تمام دنیا ذلیل وخوار وبیقدر وبیمقدار سمجھتی تھی اوسنے
تمام دنیا کو مسخر کر لیا اور اکاسرہ فارس وقیاصرہ روم کی سلطنت پر زوال آگیا اور
سب اون کے ملک مسلمانون کے قبضۂ اقتدار مین آگئے اور اسکے علاوہ ایشیا و افریقہ و
یورپ کی تمام آباد وسیر حاصل ملکون میں انکا عمل ودخل ہو گیا ملک چین مین گو
حکومت کی نوبت نہین آئی مگر وہ بھی مسلمانون سے خالی نہین رہا کمال افسوس کی بات
ہو کہ اہل اسلام مسلمان ہو کے قواعد اسلامیہ کو بالائے طاق رکھیں اور پھر اوسی
حالت کفر کی طرف رجعت قہقری کرین اور پھر اوسی طرح سب کی نظرون مین ذلیل
وخوار ہو جائیں آی مسلمان بھائیو تم اس بات کا یقین کر لو کہ ساری خوبی دنیا و
آخرت کی آپس کے اتفاق ہی پر موقوف ومنحصر ہی اور جس قوم مین نا اتفاقی اور نزاع
ہوتی ہو نہ اوس کی شجاعت رہ جاتی ہو نہ حکومت اور نہ اقبال باقی رہتا ہو نہ ملک و
سلطنت اگر تم میرا کہنا نہ مانو تو اس آیۂ وافی ہدایہ کو ملاحظہ کرو قال وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ
وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ
ترجمہ اور اطاعت کرو تم اللہ کی اور اوسکے رسول کی اور آپس مین نزاع نہ کرو کہ بزدل
ہو جاؤگے اور تمہاری دولت جاتی رہیگی اور صبر کرو تحقیق اللہ صبر کرنے والون کے
ساتھ ہی انتہی اس آیت مین تذہب ریحکم کا ترجمہ مین نے یہ کیا ہو کہ تمہاری دولت
جاتی رہیگی اور ریح ایسی عام لفظ ہو کہ اسکے بہت سے معنی ہین اول اسکے ہوا کے ہین
اور اس ہوا سے بھی بہت سی چیزین مراد ہو سکتی ہین جب کسی کا اقبال گھٹ جاتا ہو

یا اعتبار جاتا رہتا ہی تو کہتے ہین کہ اس کی ہوا بگڑ گئی اور غلبہ اور قوت اور نصرت اور دولت اور تونگری اور پاکیزگی و خوشی یہ سب معنی ریح کے ہین پس یہ آیت صراحۃً اس امر پر دلالت کرتی ہی کہ اگر آپس مین نزاع کروگے تو نامرد و بزدل ہو جاوگے اور یہ سب چیزین تم مین سے جاتی رہین گی اس لیے کہ لفظ ریح کے یہ سب مدلولات ہین افسوس کہ اسی کمبخت آپس کی نزاع کے سبب سے ہمارا ملک و سلطنت اور حکومت یہ سب چیزین ہم سے مسلوب ہوگئین اور ہمارا اعتبار و وقار جاتا رہا اور پھر ہم اسی بلا مین مبتلا ہین اور اصول و قواعد اسلام کی طرف مطلق نظر نہ کرین ای عزیز تو نے ملاحظہ کیا ہوگا اسی گیارھوین صفت اصلاح ذات البین کے بیان مین جو مین نے دوسری آیت لکھی ہی اوسکا آخر یہ ہی کہ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ یعنی سوا اسکے نہین ہی کہ سب مومن آپس مین بھائی ہین پس اصلاح کرو تم اپنے دو بھائیون کے درمیان مین و نیز چوتھی آیت مین بھی ہی فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا پس ہوگئے تم بسبب اللہ کی نعمت کے بھائی ایک دوسرے کے اس سے معلوم ہوا کہ سب مسلمانون کو آپس مین اس طرح سے رہنا چاہیے کہ جس طرح حقیقی بھائی رہتے ہین ویسے ہی ایک دوسرے سے محبت رکھنا چاہیے اور ویسے ہی برتاؤ کرنا چاہیے اور مین یہان چند احادیث اصول کافی کا ترجمہ بھی اس باب مین لکھتا ہون فرمایا ہی حضرت ابو عبد اللہ نے کہ سوائے اسکے نہین ہی کہ سب مومن آپس مین بھائی ہین ایک باپ اور ماں کی اولاد اور جسوقت کہ ایک شخص کی اون مین سے کوئی رگ حرکت کرتی ہی تو اور لوگون کو نیند نہین آتی تنبیہ دیکھو آگے کے مسلمان ایسے تھے کہ جن کے باب مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے یہ ارشاد فرمایا ہی اور اس زمانے کے مسلمانون کا تو یہ حال ہی کہ اگر ایک مر بھی جاے دوسرے کی نیند مین خلل نہ آئے و نیز حضرت ابو عبد اللہ ع نے فرمایا کہ مومن بھائی مومن کا ہی اوسکا نفس ہی اور اوسکا رہبر ہی نہ اوس سے خیانت کرتا ہی اور نہ اوس پر ظلم کرتا ہی اور نہ اوس سے فریب و دغا کرتا ہی اور نہ اوس سے وعدہ خلافی کرتا ہی و نیز حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ

مومن بھائی مومن کا ہی مانند ایک جسم کے کہ اگر ایک عضو مین اوس مین سے کچھ بیماری ہو تو تمام
بدن مین اوسکا درد محسوس ہوتا ہی اور روحین بھی اون دونون کی ایک ہین اور روح مومن
روح خدا سے زیادہ متصل ہی کہ جیسے شعاع آفتاب سے متصل ہوتی ہی اور حضرت ابو جعفر
نے فرمایا کہ مومن بھائی مومن کا ہی ایک باپ اور ایک مان سے اس سبب سے کہ تحقیق اللہ جل
نے مومنون کو بہشت کی مٹی سے پیدا کیا ہی اور اون کی صورتون مین بہشت کی ہوا کو جاری
کیا ہی پس اسی سبب سے وہ آپس مین بھائی ہین باپ اور مان دونون کی طرف سے اور
اللہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہی وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ
مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ ترجمہ اور نہ ہو جاؤ تم مانند
اون لوگون کے کہ جنھون نے آپس مین نااتفاقی اور اختلاف کیا بعد اوسکے کہ آئین انکو
دلیلین اور یہ لوگ وہ ہین کہ ان کے واسطے بڑا عذاب ہی انتہی یہود بعد اپنے رسول کے
اکہتر فرقے ہو گئے اور نصاریٰ بعد اپنے رسول کے بہتر فرقے انھین اہل کتاب یہود
و نصاریٰ کی طرف اللہ تعالیٰ نے اس آیۂ وافی ہدایہ مین اشارہ کیا ہی اور مسلمانون کو اس طرح کی
تفرقہ اور اختلاف سے منع فرمایا ہی مگر افسوس کہ اہل اسلام نے اس نہی صریح پر بھی کچھ عمل نہ کیا
اور بعد اپنے رسول کے تہتر فرقے ہو گئے یہ انکا قصور ہی نہ اصل اسلام کا اور اس مین کچھ
شبہ نہین ہی کہ باعث اس اختلاف کا آپس کی نفسانیت ہی کہ جسکا سبب حب جاہ و ریاست
و طمع ملک و مال و دولت ہی یا اظہار علم و کمال کہ موجب اعتبار و شہرت ہی چنانچہ حق سبحانہ
و تعالیٰ نے فرمایا ہی إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ
اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ ترجمہ تحقیق دین نزدیک اللہ کے اسلام ہی اور نہین اختلاف
کیا اون لوگون نے کہ دی گئی اون کو کتاب لیکن بعد اوسکے کہ آیا اون کے پاس علم بسبب
آپس کی ضد کے اور جو شخص کہ کافر ہو ساتھ آیتہائے خدا کے پس تحقیق اللہ جلد لینے والا

حساب کا ہی انتہی اور منشا اس صفت رذیلہ کا وہی پیروی خواہش نفسانی ہی کہ جس کی
مذمت اس کتاب مین تمہید ہی سے ہوتی چلی آتی ہی اے ناظر کتاب اگر تو اس کتاب کی
جلد اول کے چوتھے باب تک بغور وتامل بچشم انصاف دیکھے اور تعصب سے اپنے دل کو خالی
کرے تو کیا بعید ہی کہ ارحم الراحمین تیرے اوپر رحم فرماے اور تیرے دیدۂ باطن کو روشن
کر دے اور تجھے سبب اختلاف امت کا بخوبی معلوم ہونے لگے اور مذہب حق تیرے اوپر واضح
ہو جاے اور اگر اسی طرح سب اہل اسلام ملاحظہ کرین تو حق اون پر ظاہر ہو جاے اور آپس کا
اختلاف برطرف ہو جاے اس لیے کہ اہل اسلام مین نزاع ہی کیا ہی خدا ایک رسول ایک
کتاب ایک دین ایک قبلہ ایک تھوڑا ہی سا اختلاف ہی کہ بعد وفات جناب سرورکائنات
فقط عصبیت وعناد وحب جاہ کے سبب سے پیدا ہوا ہی اِنْ اُرِیْدُ اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا
اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ۝ اب مین اس مقام پر
بتوفیق حق سبحانہ وتعالی قرآن وحدیث سے اس بات کو بیان کرتا ہون کہ اہل ایمان و
اسلام کو آپس مین کیسا برتاو کرنا چاہیے اور کسطرح ایک دوسرے سے معاشرت اور مودت
رکھنی چاہیے اور کسقدر ایک کو دوسرے کے حقوق کی رعایت وحفاظت کرنا چاہیے
تاکہ آپس مین دوستی ومحبت واخوۃ قائم رہے اور کبھی نزاع وفساد نہو چنانچہ حق سبحانہ
وتعالی نے فرمایا ہی وَلَا تَلْمِزُوْا اَنْفُسَکُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۭ بِئْسَ الِاسْمُ
الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ۚ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ ترجمہ اور
نہ عیب لگاؤ اپنی نفسون کو اور نہ پکارو ایک دوسرے کو ساتھ القاب بد کے برا نام ہی بدکاری
بعد ایمان کے اور جن لوگون نے توبہ نکی پس وہ لوگ ظالم ہین انتہی اس آیت مین حق سبحانہ
وتعالی نے مسلمانون کو ایک دوسرے کا نفس اور جان قرار دیا ہی اسی واسطے انفسکم
فرمایا ہی اور منع کیا ہی کہ ایک دوسرے کو عیب نہ لگاؤ اور برے نامون اور لقبون کے
ساتھ اون کو نہ پکارو تاکہ حفظ مراتب مین فرق نہ آے اور نیز اسی آیت کے بعد فرمایا ہی

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا
وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ
وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ترجمہ اے وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہو پرہیز کرو تم
بہت سے گمانون سے تحقیق بعضے گمان گناہ ہین اور نہ تجسس کرو اور نہ غیبت کرین بعضے
تمھارے بعضون کی کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے اس بات کو کہ کھاوے گوشت اپنے
بھائی کا کہ جو مردہ ہو پس کراہت کروگے تم اوس سے اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ
ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ مین حق سبحانہ و تعالی نے پہلے
تو سوء ظن کو منع فرمایا ہی اس لیے کہ جب ایک کو دوسرے سے سوء ظن و شک ہوگا تو خواہ مخواہ
دوسرے کو بھی اوس سے ہوگا اور ان شکوک و اوہام کا نتیجہ یہ ہی کہ رفتہ رفتہ آخر کو نوبت
نزاع و عداوت ہو جاوے گی بعد اوسکے تجسس کو منع فرمایا ہی اس لیے کہ سوا انبیاء و ائمہ
علیہم السلام کے کوئی معصوم تو ہے نہین جب کوئی شخص کسی کے عیوب کی تلاش مین رہا
تو خواہ مخواہ کوئی نہ کوئی عیب اوس مین نکل ہی آوے گا اور [illegible]
بعد اوسکے غیبت کرنے کو نہایت تاکید کے ساتھ منع فرمایا ہی کہ [illegible]
کھانے سے تشبیہ دی ہی اور پتا ملتا ہی کہ یہ خصلت [illegible]
ہی اور تفسیر صافی مین جوامع سے اس آیۂ وافی ہدایہ کی تفسیر مین مروی ہی کہ ابو بکر و عمر
ان دونون حضرات نے ایک دن سلمان فارسی کو جناب رسول خداؐ کے پاس بھیجا کہ
اون دونون کے واسطے کچھ کھانا لائین پس آپ نے سلمان کو اسامہ بن زید کے پاس بھیجا
کہ وہ آپ کا داروغہ تھا پس اسامہ نے کہا کہ میرے پاس کوئی چیز نہین ہی حضرت
سلمان فارسی اوٹھین دونون حضرات کے پاس پھر آئے پس اون دونون نے کہا کہ
اسامہ نے بخل کیا اور اگر ہم سلمان کو چاہ سُمیحہ کی طرف بھیجتے کہ جس مین بکثرت پانی ہوتا
ہی تو اوسکا پانی خشک ہو جاتا بعد اوسکے جناب رسول خداؐ کے پاس گئے پس آپ نے

ازان دونون سے فرمایا کہ مجھے کیا ہی کہ مین تم دونون کے منھ مین گوشت تازہ دیکھتا ہون
دونون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلعم ہم نے تو آج گوشت نہین کھایا آپ نے فرمایا کہ تم نے
سلمان اور اسامہ کا گوشت کھایا ہی بس یہ آیت نازل ہوئی و نیز فرمایا ہی وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
ترجمہ اور مشورہ کر تو اون سے بیچ کام کے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ مین حق سبحانہ وتعالی نے
اپنے حبیب کو مشورہ کرنیکا حکم فرمایا تاکہ اسواسطے کہ امت حضرت کی اس حکم مین پیروی کرے
اور آپس مین مشورہ کرتے رہین ورنہ آپ کو کسی سے کچھ ضرورت مشورہ کرنے کی نہ تھی اس لیے
کہ ہر بات آپ کو وحی آسمان سے معلوم ہو جاتی تھی افسوس کہ ہمارے رسول کو حق سبحانہ و
تعالی حکم مشورہ کا دے اور ہم اپنی عقل ناقص پر اعتماد کرکے اس امر مستحسن کو ترک کردین
اور اپنے آپس مین مشورہ نہ کرین اور ظاہر ہی کہ یہ امر بے آپس کے اتفاق کے ممکن نہین اور
عمدۃ البیان مین اس آیہ کریمہ کے ذیل تفسیر مین لکھا ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی
کہ کوئی تنہائی وحشت ناک اس سے زیادہ نہین ہی کہ آدمی اپنی رائے کو بہت خوب جانے
اور کوئی مددگار مشورہ سے زیادہ معتمد نہین ہی اور نہج البلاغہ مین جناب امیر نے فرمایا ہی
کہ جسنے ہٹ کی اپنی رائے پر وہ ہلاک ہوا اور جسنے مشورہ کیا مردون سے وہ اونکی عقلون
مین شریک ہوا اور مشورہ لینے مین عین ہدایت ہی اور بتحقیق خطرہ مین پڑا وہ شخص کہ
جسنے استغنا کیا اپنی رائے کے ساتھ اور دوسرون کی رائے سے بے پروائی کی اور حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ مشورہ کر تو اپنے امر مین اون لوگون سے کہ جو ڈرتے
ہین خدا سے انتہی و نیز فرمایا ہی وَالَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِرَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَمْرُهُمْ
شُورَىٰ بَيْنَهُمْ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ترجمہ اور وہ لوگ کہ قبول کرتے
ہین حکم اپنے پروردگار کا اور قائم رکھتے ہین نماز کو اور کام اونکا مشورہ ہی آپس مین اور
اوس مین سے کہ ہم نے اون کو دیا ہی خرچ کرتے ہین انتہی اس آیہ کریمہ کے ماقبل و
مابعد چند صفات حسنہ کا بیان ہی کہ مین نے اون آیات کو بخوف طوالت نہین لکھا

حق سبحانہ تعالی نے مشورہ کو بھی اونھین صفات حسنہ مین قرار دیا ہی اور جسقدر آیت کریمہ مین لکھی ہی اوس سے ظاہر ہی کہ اس صفت حسنہ کو بھی اطاعت اور نماز کے قائم رکھنے کے ساتھ قرین کیا ہی اور سخاوت پر مقدم فرمایا ہی چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہی لہذا مین ان آیات مین سے فقط اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون ومن لا یکفیہ الیسیر لا یکفیہ الکثیر یعنے جسکو تھوڑا کافی نہ ہوگا اوس کو بہت بھی کافی نہ ہوگا اب مین بعض ابواب اصول کافی مین سے چند احادیث کا ترجمہ لکھتا ہون **باب الاہتمام بامور المسلمین و النصیحۃ لہم ونفعہم** حضرت ابو عبد اللہ سے منقول ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ جو شخص کہ صبح کو اوٹھے کہ مسلمانون کے امور کا اہتمام نہ کرے وہ مسلمان نہین ہی نیز حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ جو شخص مسلمانون کے کامون کا اہتمام نہ کرے وہ مسلمان نہین ہی **باب حق المؤمن علی اخیہ واداء حقہ** حضرت ابو جعفر نے فرمایا کہ مومن کے حقوق مین سے اوس کے برادر مومن کے اوپر یہ باتین ہین کہ وہ بھوکا ہو تو اوسکو سیر کرے اور برہنہ ہو تو اوسکو کپڑے پنہاے اور رنج کو اوس سے دفع کرے اور اوسکے قرض کو ادا کرے پس جسوقت کہ وہ مرجاے تو اوس کی اہل وعیال واولاد مین اوسکا قائم مقام ہو (یعنی اوسکا خبر گیران رہے) معلی بن خنیس سے روایت ہی کہ مین نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا کہ حق مسلمان کا اوپر مسلمان کے کیا ہی آپ نے فرمایا کہ سات حقوق واجبہ ہین ہر حق اون مین سے اوسکے اوپر ایسا واجب ہی کہ اگر اون مین سے کسی چیز کو ضایع کر دے تو خدا کی دوستی اور اوس کی اطاعت سے خارج ہو جاے اور خدا کا اوسمین کچھ حصہ نہ باقی رہے مین نے کہا کہ مین آپ پر فدا ہون وہ کیا حقوق ہین آپ نے فرمایا کہ اے معلی مین تیرے اوپر شفقت کرتا ہون اس بات سے ڈرتا ہون کہ تو ضایع کر دے اور حفاظت نہ کرے اور جان بوجھ کے عمل نہ کرے معلی کہتا ہی کہ مین نے حضرت سے کہا کہ نہین ہی قوت مگر بسبب مدد اللہ کے آپ نے فرمایا کہ ایک آسان حق اون مین سے یہ ہی

کہ تو اپنے برادر مومن کے لیے اوس چیز کو چاہ کہ جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہی اور اوس
چیز کو مکروہ سمجھ کہ جو اپنے نفس کے لیے مکروہ سمجھتا ہی اور دوسرا حق یہ ہی کہ اوسکے غصہ سے
پرہیز کر اور اوس کی رضامندی کی تلاش مین رہ اور اوسکے حکم کو بجا لا اور تیسرا حق یہ ہی
کہ اوسکی مدد کر تو اپنی جان سے اور مال سے اور زبان سے اور ہاتھ سے اور پاؤن سے
اور چوتھا حق یہ ہی کہ تو اوسکا نگہبان ہو اور اوسکا رہبر ہو اور اوسکا آئینہ ہو اور پانچون
حق یہ ہی کہ تو پیٹ بھر کے کھانا نہ کھا جب تک کہ وہ بھوکا ہے اور تو پانی نہ پی جب تک کہ
وہ پیاسا رہے اور تو کپڑے نہ پہن جب تک کہ وہ ننگا ہے اور چھٹا حق یہ ہی کہ اگر تیرے
پاس کوئی خادم ہو اور تیرے برادر مومن کے پاس نہ ہو تو واجب ہی یہ بات کہ تو اپنے
خادم کو بھیجا کرے کہ اوسکے کپڑے دھوئے اور اوسکے واسطے کھانا پکائے اور اوسکے واسطے
بچھونا بچھائے اور ساتوان حق یہ ہی کہ اگر اوسنے کسی بات پر قسم کھائی ہو اور اوسکو پورا
نہ کر سکتا ہو تو تو اوسکو پورا کر وادے اور اوسکی التجا کو قبول کر اور مرض مین اوسکی عیادت
کر اور اگر وہ مرجائے تو اوسکے جنازے پر حاضر ہو اور اگر تجھکو معلوم ہو کہ اوسکو کوئی حاجت
ہے تو اوسکو جلد روا کر دے کہ اوسکو تجھ سے سوال کرنے کی نوبت نہ آئے پس جسوقت کہ
تو ایسا کرے گا تو اپنی دوستی کو اوسکی دوستی کے ساتھ اور اوسکی دوستی کو اپنی دوستی کے
ساتھ پورا کرے گا ونیز ابو عبداللہ ؑ سے روایت ہی کہ خدا کی کوئی عبادت مومن کا حق
ادا کرنے سے افضل نہین ہی ابان بن تغلب سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ مین
حضرت ابو عبداللہ ؑ کے ساتھ طواف کر رہا تھا کہ ایک شخص ہمارے اصحاب مین سے میرے
پاس آیا کہ وہ چاہتا تھا کہ مین اوس کی ایک حاجت کے لیے اوسکے ساتھ جاؤن پس
میری طرف اشارہ کیا پس مجھے اس بات سے کراہت معلوم ہوئی کہ مین حضرت ابو عبداللہ ؑ
کو چھوڑ کے اوسکے ساتھ چلا جاؤن پس طواف ہی کے درمیان مین اوس نے میری طرف
دوسری مرتبہ اشارہ کیا کہ حضرت ابو عبداللہ ؑ نے دیکھ لیا پس فرمایا کہ یا ابان کیا یہ شخص

تجکو جانتا ہی مین نے کہا کہ ہان فرمایا کہ یہ کون شخص ہی مین نے کہا کہ ہمارے اصحاب مین سے ایک شخص ہی فرمایا کہ یہی اوس بات پر ہمکر جسپر تو ہو مین نے کہا کہ ہان فرمایا کہ پس اوسکے ساتھ جاؤ مین نے کہا کہ کیا طواف کو قطع کر دون فرمایا کہ ہان مین نے کہا اگرچہ طواف فریضہ ہو فرمایا کہ ہان آبان کہتا ہی کہ پس مین اوس شخص کے ساتھ گیا بعد اوسکے پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے سوال کیا کہ مجھے بتا دیجیے کہ حق مومن کا اوپر مومن کے کیا ہی پس حضرت نے فرمایا کہ یا آبان اس بات کو تو چھوڑ دے اور اسکے پوچھنے مین اصرار ذکر مین نے کہا کہ مجھے بتا دیجیے مین آپ پر فدا ہون پس مین نے بار بار اصرار کیا پس حضرت نے فرمایا کہ تو اپنے مال مین سے ایک حصہ اوسکو دے بعد اوسکے میرے بشرے کو دیکھا کہ مجھپر اس کلام کا کیا اثر ہوا پھر فرمایا کہ یا آبان کیا تو نہین جانتا ہی کہ اللہ عز وجل نے اون لوگون کا ذکر کیا ہی کہ جو اپنے نفسو نپر ایثار کرتے تھے مین نے کہا کہ ہان مین آپ پر فدا ہون پس فرمایا کہ آگاہ ہو کہ جسوقت تو اپنا آدھا مال اوسکو تقسیم کر دیگا تو تو ایثار کو نہین بجا لائیگا سوائے اسکے نہین ہی کہ تو اور وہ دونون برابر ہو جائینگے ایثار تو اوسوقت کرے گا کہ جب دوسرے نصف مین سے بھی اوسکو عطا کرے **باب التراحم والتعاطف** حضرت ابو عبد اللہ؏ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ ڈرو تم اللہ سے اور ہو جاؤ تم آپس مین بھائی نیکی کرنے والے دوستی کرنے والے راہ خدا مین میل رکھنے والے رحم کرنے والے ایک دوسرے کی زیارت کرو اور ملاقات کرو اور آپس مین ذکر کیا کرو ہماری امامت کا اور اوسکو یاد دلواؤ نیز حضرت ابو عبد اللہ؏ نے فرمایا کہ سب مسلمانو نپر واجب ہی کوشش کرنا آپسکے میل مین اور مدد کرنا آپس کی مہربانی مین اور اپنے برابر سمجھنا اہل حاجت کو اور مہربانی کرنا بعض کا اوپر بعض کے جیسا کہ حکم کیا ہی تم کو اللہ عز وجل نے رحم کرنے والے اپنے آپس مین ترحم کرنے والے غمگین ہونے والے اوس چیز سے کہ جو فوت ہو جاوے تم سے

مسلمانون کے کام مین سے اوس بات پر قائم رہو کہ جسپر گروہ انصار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانے مین تھے **باب زیارت الاخوان** حضرت ابو عبد اللہ ع نے فرمایا کہ جو شخص اپنے برادر مومن کی رضاے خدا کے لیے زیارت کرے تو اللہ عز و جل فرماتا ہی کہ تو نے میری زیارت کی اور ثواب تیرا میرے اوپر ہی اور مین راضی نہین ہون کہ سواے بہشت کے اور کوئی دوسرا ثواب تجکو عطا کرون حضرت ابو جعفر ع نے فرمایا کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص زیارت کرے اپنے برادر مومن کی اوسکے گھر مین تو فرماتا ہی اللہ عز و جل اوسکے واسطے کہ تو میرا مہمان ہی اور میرا زائر ہی میرے اوپر واجب ہی تیری ضیافت اور تحقیق کہ واجب کی مین نے تیرے واسطے بہشت بسبب تیری محبت کے اوس مومن سے و نیز حضرت ابو جعفر ع نے فرمایا کہ تحقیق بندہ مسلمان جب اپنے گھر سے اپنے بھائی کی زیارت کرنے کے لیے نکلتا ہی خدا کے لیے نہ اوسکے غیر کے لیے واسطے طلب کرنے ذات خدا کے اور بسبب رغبت کے اون نعمتون مین کہ جو نزدیک اللہ کے ہین مقرر کر دیتا ہی اللہ عز و جل اوسکے واسطے ستر ہزار فرشتے کہ اوسکے پیچھے پیچھے ندا کرتے ہین جب تک کہ وہ اپنے گھر کی طرف پھرے آگاہ ہو کہ خوش ہوا تو اور خوش ہوئی تیرے واسطے بہشت اور حضرت ابو عبد اللہ ع نے فرمایا کہ نہین زیارت کرتا ہی کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان کی للہ فی اللہ مگر یہ کہ ندا کرتا ہی اوسکو اللہ عز و جل کہ اے زیارت کرنے والے خوش ہوا تو اور خوش ہوئی تیرے واسطے بہشت **باب المصافحہ** حضرت ابو جعفر ع نے فرمایا ہی کہ جناب رسول خدا م نے فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص تم مین سے اپنے بھائی سے ملاقات کرے پس چاہیے کہ سلام کرے اور مصافحہ کرے اس لیے کہ اللہ عز و جل نے ساتھ اس فعل کے ملائکہ کو بزرگی بخشی ہی پس کرو تم فعل ملائکہ کا حضرت ابو عبد اللہ ع نے فرمایا ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جس وقت ملاقات کرو تم اپنے آپس مین پس ملاقات کرو ساتھ سلام اور مصافحہ کے اور جس وقت

جدا ہوتے ساتھ استغفار کے حضرت ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنے ساتھی سے مصافحہ کرتا ہی تو وہ شخص کہ جو ہاتھ نہین ہٹاتا زیادہ ہی ثواب مین اوس شخص سے کہ جو ہاتھ ہٹا لیتا ہی آگاہ ہو کہ بتحقیق گناہ البتہ گر جاتے ہین جو کچھ کہ اون دونون کے درمیان مین ہین یہان تک کہ کوئی گناہ باقی نہین رہتا حضرت ابو عبداللہؑ نے فرمایا کہ نہین مصافحہ کیا جناب رسول خداؐ نے کسی شخص سے کبھی کہ اپنا ہاتھ ہٹایا جب تک کہ دوسرا شخص ہاتھ نہ ہٹالے **باب المعانقہ** حضرت ابو جعفرؑ اور حضرت ابو عبداللہؑ ان دونون اماموں نے فرمایا کہ جو مومن اپنی بھائی کی زیارت کے لیے نکلتا ہی درآنحالیکہ اوسکے حق کو پہچانتا ہو لکھتا ہی اللہ تعالی اوسکے واسطے ساتھ ہر قدم اوٹھانے کے ایک نیکی اور محو کی جاتی ہی اوس سے ایک برائی اور بلند کیا جاتا ہی اوسکے واسطے ایک درجہ پس جسوقت کہ دروازے کو کھٹکھٹاتا ہی تو کھولے جاتے ہین اوسکے واسطے دروازے آسمان کے پھر جسوقت کہ دونون آپس مین ملاقات کرتے ہین اور مصافحہ کرتے ہین اور معانقہ کرتے ہین متوجہ ہوتا ہی اللہ تعالی اون دونون کی طرف بعد اوسکے مباہات کرتا ہی بسبب اون دونون مومنون کے فرشتون سے پس فرماتا ہی کہ دیکھو تم میرے ان دونون بندون کو کہ ایک دوسرے کی زیارت کرتا ہی اور ایک دوسرے سے محبت کرتا ہی میری راہ مین واجب ہی میرے اوپر یہ بات کہ مین ان دونون کو عذاب نہ کرون آتش جہنم سے بعد اس مقام کے پس جسوقت کہ وہ شخص پھرتا ہی تو متابعت کرتے ہین اوسکے فرشتے موافق تعداد اوسکی سانس لینے کے اور قدم اوٹھانے کے اور کلام کرنے کے حفاظت کرتے ہین اوسکی بلاے دنیا سے اور ہلاکت آخرت سے سال آیندہ کی اسی رات تک پس اگر مرجاے وہ شخص درمیان اون دونون راتون کے تو معاف کر دیا جائیگا حساب سے اور اگر وہ شخص کہ جسکی زیارت کو یہ گیا تھا پہچانتا ہو اوسکے حق کو جسطرح کہ یہ اوسکے حق کو پہچانتا تھا تو اوسکے واسطے مثل اوس زیارت کرنیوالیکے

ثواب بیچ باب ادخال السرور علی المؤمن حضرت ابوجعفر ع سے منقول ہی کہ جناب رسول خدا ص نے فرمایا ہی کہ جو شخص کسی مومن کو خوش کرے تو اوسنے مجکو خوش کیا اور جو شخص مجکو خوش کرے اوس نے اللہ کو خوش کیا حضرت ابو عبداللہ ع نے فرمایا کہ جسوقت کوئی شخص تم مین سے کسی مومن کو خوش کرے تو یہ نہ سمجھے کہ فقط اوسی کو خوش کیا بلکہ واللہ رسول اللہ کو خوش کیا حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا ایک حدیث طویل مین کہ جس وقت اللہ تعالیٰ مومن کو اوس کی قبر سے اوٹھائیگا تو اوسکے ساتھ ایک صورت نکلیگی اور آگے آگے ہوگی جس وقت کہ مومن کسی ہول کو قیامت کے ہولون مین سے دیکھیگا تو وہ صورت اوس مومن سے کہے گی کہ تو نہ ڈر اور نہ غمگین ہو اور بشارت حاصل کر ساتھ خوشی کے اور کرامت کے اللہ عزوجل کی جانب سے یہان تک کہ کھڑا ہوگا وہ مومن سامنے اللہ عزوجل کے پس حساب کریگا اوسکا اللہ عزوجل تھوڑا سا اور حکم کریگا اوسکو جنت کی طرف لیجانیگا اور وہ صورت اوسکے آگے ہوگی پس مومن اوس سی کہیگا کہ خدا تیرے اوپر رحم کرے تو کیا اچھا نکلنے والا تھا کہ جو میرے ساتھ قبر سے نکلا اور ہمیشہ تو نے مجکو بشارت دی ساتھ خوشی کے اور کرامت کے اللہ کی جانب سی یہانتک کہ مین نے اوسکو دیکھا بعد اوسکے پوچھیگا کہ تو کون ہی پس وہ صورت کہیگی کہ مین وہ خوشی ہون کہ جو تو نے اپنے برادر مومن کے دل مین دنیا مین داخل کی تھی پیدا کیا مجکو اللہ عزوجل نے اوسی خوشی سے تاکہ مین تجکو بشارت دون حضرت ابو عبداللہ ع سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا ص نے کہ دوست ترین اعمال طرف اللہ کے وہ خوشی ہی کہ جو تو مومن کے دل مین داخل کرے اوسکی بھوک کو دفع کرے یا اوسکے غم کو رفع کرے منقول ہی کہ ایک شخص حضرت ابو عبداللہ کے پاس آیا اور یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ترجمہ اور جو لوگ کہ اذیت دیتے ہین مومنین اور مومنات کو بیگناہ پس تحقیق اوٹھاتے ہین

بہتان کو اور گناہ ظاہر کو انتہی راوی کہتا ہے کہ حضرت ابو عبد اللہؑ نے فرمایا پس کیا ثواب
ہوگا اوس شخص کا کہ مومن کو خوش کرے پس مین نے کہا کہ مین فدا ہون آپ پر دس
نیکیان آپ نے فرمایا کہ ہان قسم خدا کی اور دس لاکھ نیکیان باب قضاء حاجۃ الاخ
حضرت ابو عبد اللہؑ سے منقول ہے کہ مومن کی حاجت روا کرنا ہزار بندی آزاد کرنے سے
بہتر ہے اور ہزار سوار راہ خدا مین بھیجنے سے بہتر ہے ونیز حضرت ابو عبد اللہؑ امام
نے فرمایا کہ البتہ کسی مرد مومن کی حاجت روا کرنے کو مین بیس حج کرنے سے زیادہ دوست
رکھتا ہون کہ اوس مین حاجی نے سو ہزار خرچ کیے ہون ونیز حضرت ابو عبد اللہؑ نے
فرمایا کہ نہین روا کرتا ہے کوئی مسلمان کسی مسلمان کی حاجت کو مگر ندا کرتا ہے اوس کو
اللہ تبارک و تعالی کہ میرے اوپر تیرا ثواب ہے اور نہ راضی ہونگا مین تیرے واسطے
سوا بہشت کے حضرت ابو جعفرؑ نے فرمایا کہ وحی کی اللہ عزوجل نے طرف حضرت
موسی علیہ السلام کے کہ تحقیق جو شخص کہ میرے بندون مین سے میری طرف تقرب کی
ڈھونڈھے ساتھ نیکی کرنے کے پس حکم کرتا ہوں کہ وہ بہشت مین ہے پس کہا حضرت موسیٰ
نے کہ ای میرے پروردگار وہ کیا نیکی ہے فرمایا اللہ عزوجل نے کہ جانا اوسکا اپنے برادر
مومن کے ساتھ اوس کی حاجت روا کرنے مین روا ہو یا نہ روا ہو باب السعی فی حاجۃ المؤمن
منقول ہے حضرت ابو عبد اللہ یعنے حضرت امام جعفر صادقؑ سے کہ آپ نے فرمایا کہ جانا
کسی شخص کا حاجت مین اپنے برادر مومن کے لکھتا ہے اللہ اوسکے واسطے دس نیکیان اور
مٹاتا ہے اوس سے دس برائیان اور بلند کرتا ہے اوسکے واسطے دس درجے اور برابر ہے دس
بندہ آزاد کرنے کے اور افضل ہے ایک مہینہ کے اعتکاف سے مسجد حرام مین منقول ہے
حضرت ابو الحسن یعنے حضرت امام رضاؑ سے کہ اللہ کے ایسے بندے ہین زمین مین کہ
کوشش کرتے ہین لوگون کی حاجت روا کرنے مین وہ لوگ بے خوف ہین روز قیامت
مین اور جو شخص کہ خوش کرے مومن کو تو خوش کریگا اللہ عزوجل اوس کے دل کو

بروز قیامت منقول ہی حضرت ابوجعفر یعنی حضرت امام محمد باقرؑ سے کہ جو شخص راستہ چلتا ہی
حاجت مین اپنے برادر مومن کی تو سایہ کرتے ہین اوسکے اوپر بحکم خدا پچہتر ہزار فرشتے
اور نہین اوٹھاتا ہی کوئی قدم مگر لکھتا ہی اللہ اوسکے واسطے ایک نیکی اور دفع کرتا ہی اوس سے
ایک برائی اور بلند کرتا ہی اوسکے واسطے ایک درجہ پس جسوقت کہ فارغ ہوتا ہی اوس کی
حاجت سے تو لکھتا ہی اللہ عز وجل اوسکے واسطے ثواب حج کرنے والے کا اور عمرہ کرنیوالیکا
منقول ہی حضرت ابو عبد اللہؑ سے کہ جو شخص کوشش کرتا ہی حاجت مین اپنے مسلمان بھائی
کی پس محنت کرتا ہی اوس مین اور اللہ تعالی اوس کے ہاتھ سے اوسکی حاجت روائی کر دیتا
ہی تو لکھتا ہی اللہ عز وجل اوسکے واسطے ثواب ایک حج کا اور ایک عمرہ کا اور دو مہینے کے
اعتکاف کا مسجد حرام مین اور دو مہینون کے روزون کا اور اگر محنت کرتا ہی اوس مین
اور نہین حاجت روائی کرتا ہی اللہ عز وجل اوسکے ہاتھ پر تو لکھتا ہی اللہ اوسکے واسطے
ثواب ایک حج اور ایک عمرہ کا **باب فی الطاف المومن واکرامہ** منقول ہی حضرت
ابو عبد اللہؑ سے کہ جو شخص آوے اپنے مسلمان بھائی کے پاس پس اوسکا اکرام کرے
تو سوا اسکے نہین ہی کہ اکرام کیا اوسنے اللہ عز وجل کا منقول ہی جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ نہین ہی میری امت مین کوئی بندہ کہ لطف کرے اپنے بھائی
کے ساتھ راہ خدا مین کسی قسم کا لطف مگر خدمت مین اوسکی دیگا اللہ عز وجل خدام بہشت کے
حضرت ابوجعفرؑ سے منقول ہی کہ واجب ہی واسطے مومن کے اوپر مومن کے یہ بات کہ
اوسکے ستر گناہان کبیرہ کو پوشیدہ کرے **باب فی خدمتہ** حضرت امیر المومنین علیہ السلام
سے منقول ہی کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ جو مسلمان ایک گروہ کے مسلمانون مین سے
خدمت کرے تو اوسکو اللہ تعالی موافق اون مسلمانون کی تعداد کے بہشت مین خادم عطا
کریگا اے عزیز تو ہی انصاف کر کہ اگر مسلمان اسطرح کا طریقہ اور برتاؤ آپس مین رکھین
تو ممکن ہی کہ اون مین کبھی نزاع و فساد نہو مگر افسوس ہی کہ نہ قرآن کو دیکھتے ہین نہ حدیث کو

اور اگر کوئی دیکھتا بھی ہی تو اوس پر عمل نہین کرتا کاش سو مین سے ایک ہی بات پر عمل کرتے
اور مین نے اس مقام مضیق و مختصر مین لکھا ہی کیا ہی لیکن جو کچھ اس مین لکھا ہی کاش
اسی کے عشر عشیر پر عمل کرین بارھوین صفت سخاوت ہی اور اس مین کمی کرنا بخل ہی
اور زیادتی اسراف و تبذیر کہ جسکو فضول خرچی کہتے ہین اور اعتدال سے خرچ کرنا سخاوت
ہی کہ جسپر لفظ عدل بالا ولویت دلالت کرتی ہی اسواسطے کہ اعتدال عدل ہی سے مشتق
ہی اور یہ بھی عمدہ ترین صفات حسنہ مین سے ہی اور اس زمانہ مین لوگ بخل کو انتظام
سمجھتے ہین کہ جس کے سبب سے خدا معلوم کسقدر حقوق مستحقین کے تلف ہو جاتے ہین
کہ اوسکا وبال ان کی گردن پر رہتا ہی اور اسراف کو سخاوت جانتے ہین اور اسکے سبب سے
سیکڑون ریاستین تلف ہو جاتی ہین اور بہت سے غنی و تونگر فقیر و مفلس ہو جاتے
ہین اور معصیت الٰہی مین مبتلا ہو کے اپنا دین و دنیا دونون برباد کرتے ہین اور مصداق
خسر الدنیا والاخرۃ ہوتے ہین اور حق سبحانہ تعالیٰ مذمت بخل مین فرماتا ہی کہ وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ
مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ترجمہ اور نہ گمان کرین وہ لوگ کہ بخل کرتے ہین ساتھ اوس چیز
کہ کر دی ہی اونکو خدا نے اپنے فضل سے کہ وہ اچھائی ہی اونکے واسطے بلکہ وہ برائی ہی اونکے
واسطے قریب ہی کہ طوق پہنائے جاوینگے وہ لوگ اوس چیز کا کہ بخل کیا ہی اونھون نے بروز
قیامت انتہی ونیز فرمایا ہی وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي
سَبِيلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى
بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوبُهُمْ وَظُهُورُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ فَذُوقُوا مَا كُنْتُمْ
تَكْنِزُونَ ۝ ترجمہ اور جو لوگ جمع کرتے ہین سونے اور چاندی کو اور نہین خرچ کرتے ہین
اوسکو راہ خدا مین پس بشارت دے تو اونکو عذاب دردناک کی جسدن کہ گرم کیا جائیگا وہ
سونا اور چاندی دوزخ کی آگ مین پس داغی ہو جاینگی ساتھ اوسکے پیشانیان اونکی

سورہ آل عمران پارہ چہارم ۱۲

سورہ توبہ پارہ دہم ۱۲

سورۂ آل عمران جزو چہارم

ور پہلو اون کے اور پیٹھیں اون کی یہ ہے جو کچھ کہ جمع کرتے تھے تم واسطے اپنے پس چکھو تم مزا
اوس چیز کا کہ جو تم جمع کرتے تھے انتہی اور مذمت اسراف وتبذیر مین فرمایا ہی وَآتِ
ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ۝ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ
كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ ۖ وَكَانَ الشَّيْطَانُ لِرَبِّهِ كَفُورًا ۝ ترجمہ اور دے تو صاحب
قرابت کو حق اوسکا اور مسکین کو اور مسافرون کو اور نہ خرچ کر تو خرچ بیجا بتحقیق بیجا خرچ
کرنے والے بھائی ہین شیطانون کے اور شیطان واسطے پروردگار اپنے کے کفر کرنیوالا ہی
انتہی اس آیت مین حق سبحانہ وتعالی نے پہلے خرچ کرنے کے مقامات بتائے ہین بعد اوسکے
فضول خرچی سے منع فرمایا ہی اور فضول خرچی کرنے والون کو شیطانون کا بھائی قرار
دیا ہی اور پھر اوس کی وجہ بھی بیان فرمادی ہی کہ شیطان اپنے پروردگار کے واسطے کفر
کرنے والا ہی اور واقعی اگر بنظر غور وتامل دیکھا جائے تو معلوم ہو جائے کہ حق سبحانہ وتعالی
جسکو نعمت دولت وکشایش رزق عطا فرمائے اور وہ اوسکو صرف بیجا مین تلف کردے
یہ بڑی کفران نعمت وناشکری کی بات ہی اسی سبب سے صرف بیجا کرنے والونکو حق سبحانہ تعالی
نے شیطان کا بھائی فرمایا ہی کہ اوسنے بھی بہت بڑا کفران نعمت کیا کہ پہلے بسبب کثرت
عبادت وریاضت کے مقربان درگاہ الٰہی مین سے تھا اور پھر نافرمانی وسرکشی کرکے
راندۂ درگاہ ہوگیا اور اون سب نعمتون کو ضائع کردیا اور اعتدال سے خرچ کرنے کا
طریقہ کہ جو عین سخاوت ہی بابلغ وجوہ بیان فرمایا ہی کہ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً
إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَحْسُورًا ۝ ترجمہ اور نہ کر تو
اپنے ہاتھ کو بندھا ہوا طرف اپنی گردن کے اور نہ کھولدے اوسکو بالکل کھولدینا پس بیٹھیگا
تو ملامت کیا ہوا پشیمان انتہی ظاہر ہی کہ جب آدمی اپنا سب مال ومتاع خرچ کر ڈالیگا
اور اوسکے پاس کچھ بھی نہ رہیگا تو پھر جو کوئی سائل یا صاحب احتیاج آویگا تو اوسے
کیا دیگا اور سوائے ملامت اوٹھانے کے اور حسرت وافسوس وپشیمانی کے کیا نتیجہ ہوگا

کسی شاعر نے اسی آیۂ وافی ہدایہ کے مضمون کو نہایت خوبی سے نظم کیا ہی **نظم**

چون تیشہ مباش جملہ بر خود متراش	چون رندہ مباش جملہ آن سو مخراش
تعلیم ز ارہ گیر در علم معاش	چیزی سوی خود میکش و چیزی میپاش

و نیز حق سبحانہ تعالی نے فرمایا ہی کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ
ترجمہ کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ گذرو تحقیق کہ وہی اسے نہیں دوست رکھتا ہی حد سے
گذرنے والون کو انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ مین باوصف ایجاز و اختصار و قلت الفاظ
حق سبحانہ وتعالی نے تین علمون کی تعلیم فرمائی ہی علم معاش و علم طب و علم دین اور ظاہر ہی
کہ کوئی خوبی دنیا و آخرت کی ان تینوں علمون سے باہر نہین ہو سکتی بیان مختصر اس تعلیم کا یہ ہی
کہ اسراف کے لغت مین کئی معنے ہین بے اندازہ و بیمحل و بیجا خرچ کرنا اور حد سے گذر جانا
اور غیر اطاعت خدا مین خرچ کرنا اور ایسی چیز کا کھانا کہ جو حلال نہ ہو پس اگر اکل و شرب کے
معنی عام طور پر خرچ کرنے کے لیے جائین جیسا کہ اردو زبان مین بھی کھانے پینے کے یہی معنی
مستعمل ہین مثلاً جو شخص کہ بہت سا روپیہ خرچ کر ڈالتا ہی اوسکو کہتے ہین کہ فلان شخص اتنا روپیہ
کھا گیا تو لاتسرفوا سے عام طور پر جملہ اخراجات مین زیادتی کرنے کی ممانعت ثابت ہوگی اور
کلوا واشربوا مین جو کھانے پینے کا حکم فرمایا ہی اس سے بخل کی ممانعت نکلے گی اس لیے کہ بخیل
نہ کھا سکتا ہی نہ پی سکتا ہی نہ مقام مناسب مین بھی خرچ کر سکتا ہی پس بخل اور صرف بیجا
کی ممانعت اور اعتدال سے خرچ کرنے کا حکم ثابت ہو گیا اور یہی علم معاش ہی اور اگر اکل و
شرب سے معنی خاص مراد لیے جائین یعنی فقط غذا کا کھانا اور پانی کا پینا تو لاتسرفوا سے
اوسکی زیادتی کی ممانعت ثابت ہی اور ظاہر ہی کہ اکثر عوارض غذا کی زیادتی سے پیدا
ہوتے ہین چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہی المعدة بيت الداء والحمية راس
الدواء یعنی معدہ گھر ہی بیماری کا اور پرہیز کرنا سردار ہی دواؤن کا اور کلوا واشربوا
سے اعتدال سے کم کھانے کی ممانعت بھی نکلتی ہی کہ وہ بھی مورث امراض ہی پس جو شخص کہ

اعتدال سے کھائے پیے گا وہ صحیح و تندرست رہیگا اور یہ علم طب ہی اور اگر اسراف کے معنی غیر
اطاعت خدا مین خرچ کرنے کے اور حرام چیز کے کھانے کے اور حد سے گذرنے کے لیے
جائین اور کلوا واشربوا کے معنی عام او سکے ساتھ ختم کیے جائین مثلا کہتے ہین کہ فلان
شخص سود کھاتا ہی اور فلان شخص رشوت کھاتا ہی اور فلان شخص مال حرام کھاتا ہے
تو لا تسرفوا سے کل محرمات شرعیہ کی ممانعت اور کلوا واشربوا سے کل مباحات کی اجازت
ثابت ہوگی اور یہ علم دین ہی اور تفسیر عمدۃ البیان چونکہ اردو زبان مین ہی لہذا
مجھے مناسب معلوم ہوا کہ اس مقام مین تھوڑی سی عبارت اوس کی بعینہ نقل کردون
اور وہ یہ ہی حضرت صادق عہ نے فرمایا کہ مال جو آدمی کے پاس ہی وہ خدا کا مال ہے
امانت آدمی کے پاس اور اجازت دی ہی اوسکو کہ کھائے اور ہی اوس مین سے میانہ
اور لباس پہنے میانہ اور نکاح کرے میانہ اور سواری رکھے میانہ اور جو اوسکے سوا ہی
وہ فقراے مؤمن کو دیوے اور اپنی پریشانی کو اوس مال سے دفع کرے پس جو شخص
ایسا کریگا اوسنے حلال کھایا اور حلال پیا اور حلال پہنا اور نکاح حلال کیا اور سواری
حلال پر سوار ہوا اور سوای اسکے جو بڑھکر چلے وہ حرام ہی جیسے کہ کسی کو کفایت کرتی ہی
سواری بیس درہم کی اور خرید کرے وہ دس ہزار کی اور کفایت کرتی ہی اوس کو لونڈی
بیس دینار کی اور ایک ہزار کی وہ خرید کرے اور یہ اسواسطے ہی کہ خداے تعالے
فرماتا ہی کہ انه لا یحب المسرفین اور دوسری روایت مین یہ ہی کہ فرمایا حضرت صادق
نے کہ جسکے پاس کھانا ایک روز کا ہو اور پھر وہ آدمیون سے سوال کرے تو وہ مسرفین
مین داخل ہی اور بعض کہتے ہین کہ مراد اسراف سے اس آیت مین کھانا اور پینا ہی بعد سیر
ہونے کے کہ پیٹ کھانے سے پر ہو رہا ہی اور بعد اوسکے پھر کھانا کھائے جو کہ موجب
مرض کا ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جو کچھ چاہو کھاؤ اور پیو حلال شے مین سے
جب تک کہ حد اسراف کو نہ پہونچے کہ بعد سیری کے بھی پھر کھانے لگو اور پہننا لباس کا بھی

تکبر کے قصد سے اسراف ہی اور اگر بوزن کوہ احد سونا طاعت خدا مین خرچ کرے تو وہ اسراف نہین ہی اور اگر ایک درہم خدا کی نافرمانی مین خرچ کرے وہ اسراف ہی اور جناب امیرؑ کی طرف جو اشعار منسوب کرتے ہین اون مین سے بعض اشعار کا مضمون یہ ہی کہ اگر تو کھانا کھائے تو کم کھانا کھا یعنی سیر ہو کر مت کھا اور بعد کھانے کے دوسرے کھانے سے پرہیز کر جب تک کہ وہ پہلا ہضم نہ ہووے اسواسطے کہ شفا کھانے کے ہضم ہوجانے مین ہی اور کوئی شی آدمی کے واسطے ایسی مضر نہین ہی جیسے کہ کھانے کے بعد کھانا ہی کہ پہلا کھانا ہنوز ہضم نہین ہوا کہ بعد اوسکے پھر اور کھانا کھالیوے اور رسول خداؐ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی دنیا مین سیر ہو کر کھائیگا وہ قیامت کے روز گرسنہ ہوگا اور منقول ہی کہ شب معراج رسول خداؐ کو آواز آئی ای احمد دشمن رکھ تو دنیا کو اور دنیا کے لوگون کو اور دوست رکھ تو آخرت کو اور آخرت کے لوگون کو حضرت نے پوچھا کہ کون ہین دنیا اور آخرت کے لوگ ای پروردگار میرے خدا یتعالی نے اوصاف دنیا کے لوگون کے بیان کیے اور اون اوصاف مین سے بعض اوصاف یہ ہین کہ جو کوئی کھانا کھائے بہت اور سووے بہت اور ہنسے بہت انتہی و نیز حق سبحانہٗ نے اپنے عباد مخلصین کے صفات مین فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ ترجمہ اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہین نہ حد سے گزرتے ہین اور نہ تنگی کرتے ہین اور ہوتا ہی اونکا خرچ کرنا درمیان اوسکے معتدل انتہی اس آیہ کریمہ کے اول و آخر مین بہت سے اور اخلاق حسنہ اپنے بندون کے بیان فرمائے ہین مگر مین نے بخوف طوالت فقط اسی ایک آیت پر اکتفا کی اور حق سبحانہ وتعالی نے جمیع ابواب سخاوت کی بابت اپنے کلام مجید مین نہایت تاکید فرمائی ہی اور اکثر مقامات مین جہان کہین اقیموا الصلوۃ فرمایا ہی تو بعد اوسکے بلا فاصلہ آتوا الزکوۃ بھی ارشاد کیا ہی یعنی نماز پڑھو اور زکوۃ دو و نیز

سورہ فرقان جزو ۱۹ رکوع ۴

فرمایا ہی وَاَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِیْٓ اِلٰٓی اَجَلٍ قَرِیْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَکُنْ مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝ وَلَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰہُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰہُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ترجمہ اور خرچ کرو تم اوس مین سے کہ جو دیا ہی ہم نے تم کو قبل اس کے کہ آوے کسی کو تم مین سے موت پس کہے وہ شخص کہ اے میرے پروردگار کیون نہ مہلت دی تو نے مجکو تھوڑے زمانے تک تاکہ صدقہ دیتا مین اور ہوتا مین نیکوکارون مین سے اور نہین مہلت دیتا ہی اللہ کسی جان کو جس وقت کہ آتی ہی اجل اوس کی اور اللہ خبردار ہی ساتھ اوس چیز کے کہ تم کرتے ہو۔ انتہی اور ایثار اعلاے مراتب سخاوت ہی اور معنی ایثار کے یہ ہین کہ دوسرونکی حاجت اور ضرورت کو اپنی حاجت اور ضرورت پر مقدم سمجھے اور حق سبحانہ وتعالے انصار کی مدح مین ارشاد فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ وَلَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ کَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ اور وہ لوگ کہ جنھون نے جگہ پکڑی ہی گھر مین اور ایمان مین قبل ان مہاجرون کے دوست رکھتے ہین اوس شخص کو کہ ہجرت کرے طرف اونکے اور نہین پاتے ہین اپنے دلون مین حاجت اوس چیز سے کہ جو عطا کی جائین وہی مہاجرین اور اختیار کرتے ہین وہی انصار مہاجرین کو اپنے نفسون پر اگرچہ ہی اونکو احتیاج اور جو شخص کہ روکا جائے اپنی نفس کی حرص سے پس وہی لوگ رستگاری پانے والے ہین انتہی تفسیر عمدۃ البیان مین ہی کہ منقول ہی رسول خدا نے انصار کو طلب کیا اور احسان اور مدد جو مہاجرین کے ساتھ اونھون نے کی تھی اوسکو ذکر کیا اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کے اگر تم چاہتے ہو تو مال بنی نضیر کا تم پر مین تقسیم کر دون اور گروہ مہاجرین کا پہلے قرار پر تمھارے گھرون مین ساکن رہیگا

اور اگر چاہو تو تمام مال مہاجرین پر تقسیم کردون کہ وہ تمھارے گھرون سے باہر نکلکر اپنی معاش
کے امور مین مشغول ہون جسوقت حضرت نے کلام اپنا تمام کیا تو سعد بن عبادہ نے کہا کہ یا
رسول اللہ صلعم خاطر ہماری یہ چاہتی ہی کہ مال کو مہاجرین پر تقسیم کرو اور وہ بدستور ہمارے
گھرون مین ساکن رہین کہ روشنی اور برکت ہمارے گھرون مین مہاجرین کے سبب سے ہی
حضرت نے اون کے حق مین دعا فرمائی اور حق تعالی نے اون کی شان مین فرمایا کہ یوثرون الخ
انتہی اور نیز عمدۃ البیان مین ہی کہ ایثار اوسکو کہتے ہین کہ ایک شخص کو ایک چیز کی طرف
بہت احتیاج ہو اور وہ چیز اپنے پاس موجود ہو اور دوسرے کو دیکھے کہ یہ بھی محتاج
ہی اوس چیز کا کہ جو اپنے پاس ہی پس وہ اپنی احتیاج کو تو اوسی طرح رہنے دے اور
دوسرے کو وہ چیز دیدیوے کہ وہ دوسرا اپنی احتیاج کو اوس سے دفع کرے انتہی اور
اعلی ترین مراتب ایثار ایثار ہی اہلبیت علیہم السلام کا کہ راس ورئیس اون کے بعد
جناب رسول خدا کے حضرت امیر المومنین علیؑ بن ابی طالب ہین اور یہان مین ایک
حکایت ان حضرات کے ایثار کی تفسیر عمدۃ البیان سے نقل کرتا ہون کہ جو باعث
نزول ہل اتی ہی کہ جسکو سورۂ دہر بھی کہتے ہین عمدۃ البیان جمیع علمائے شیعہ کا
اور اکثر علمائے سنت کا جو کہ نہایت معتبر ہین اتفاق ہی اس امر پر کہ یہ آیتین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام اور فاطمہ زہرا ؑ اور حسن ؑ اور حسین ؑ اور فضہ ؓ کہ کنیز فاطمہ زہرا ؑ کی شان
مین نازل ہوئی ہین اور قصہ اونکا اسطرح ہی کہ ایک مرتبہ حسن اور حسین علیہم السلام
بیمار ہوے اور رسول خدا اون کے پوچھنے کو تشریف لے گئے اور حضرت علی ؑ سے
فرمایا کہ ای ابو الحسن ؑ تم اپنے ان ہر دو نور دیدہ کی صحت کے واسطے نذر کرو کہ خدا انکے لیے
اونکو شفا بخشے پس حیدر کرار نے بموجب ارشاد رسول خدا صلعم نذر کی کہ الٰہی یہ
دونون فرزند میرے شفا پائین تو مین تین روز روزہ رکھون اور جسوقت فاطمہ زہرا
اور حسن اور حسین علیہما السلام اور فضہ ؓ نے سنا تو اونھون نے بھی حضرت علی ؑ کی

پیروی سے یہی نذر کی پس جسوقت حق تعالی نے اون کو شفا بخشی تو اونھون نے روزہ
رکھا اور کھانا دولتسرا سے حیدر کرار مین کچھ موجود نہ تھا کہ روزہ کو اوس سے افطار کرین
ابن مہران باہلی کی روایت مین مذکور ہے کہ علی مرتضی شمعون یہودی خیبری کے پاس
گئے فرمایا کہ ای شمعون تیرے پاس کچھ اون ہو کہ تو اجرت پر وہ اون دیوسے کہ
فاطمہ زہرا بنت دختر رسول خدا ص تیرے واسطے اوس کو کاتے اور اوس کی اجرت مین تو
تین صاع جو مجکو دیوسے شمعون نے کہا کہ ای علی راضی ہون اس معاملہ پر اور اپنے
گھر مین جا کر وہ تین صاع اور اون لا یا شاہ اولیا اوس اون اور جو کو لیکر فاطمہ زہرا ع
کے حجرے مین آئے فاطمہ زہرا ع نے ایک صاع جو اوس مین سے پیسے اور پانچ روٹیان
اوس مین سے پکائین اور شب شروع ہوئی تو نماز شام کو اونھون نے ادا کیا اور کھانا اپنے
روبرو رکھا اور چاہتے تھے کہ اون جو کی روٹیون سے روزہ کو افطار کرین کہ ناگاہ
اون کے کان مین آواز پہونچی کہ السلام علیکم یا اہل بیت محمد ص مین ایک مسکین ہون بھوکا
مجکو کھانا دو کہ خدای تعالی تم کو جنت کے میوے کھلاوے پس جناب سید الاوصیا علی مرتضی
نے اپنی روٹی اوس کو دیدی اور باقی اہل بیت نے جو وہ کرم وسخاوت دیکھی تو سب نے
اون کی پیروی مین اپنی اپنی روٹیان راہ خدا مین اوسکو دیدین یہان تک کہ فضہ نے
بھی اور فقط پانی سے روزے کو افطار کرکے اوس شب کو بھوکے سو رہے اور دوسرا
روز ہوا تو اون پانچون بزرگون نے روزہ پر روزہ رکھا اور قریب شام کے فاطمہ زہرا
نے پانچ روٹیان جو کی پکائین اور بعد نماز شام کے وہ پانچ روٹیان اون پانچون نے
یعنی علی ع اور فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع اور فضہ رضہ نے ایک ایک روٹی اپنے اپنے
سامنے رکھی اور چاہتے تھے کہ روزہ کو اوس سے افطار کرین ناگاہ اون کے کانون مین
آواز آئی کہ ای اہل بیت محمد ص مین ایک یتیم اور بیکس ہون اور عاجز ہون اور میرے
پاس کھانا نہین ہے اور مین نہایت بھوکا ہون کچھ کھانا مجکو دو کہ خدائے تعالے تم کو

اس کے عوض مین بہشت کا کھانا کھلاے حضرت علیؑ نے اپنی روٹی اوس کو دیدی اور
اہل بیت و فضہ نے بھی اپنی روٹیان اوسکو دیدین اوس شب کو بھی پانی سے روزہ
افطار کر کے بھوکے سو رہے اور تیسرے روز بھی اون بھوکون نے روزہ رکھا اوس
حضرت خاتون جنت نے بدستور پانچ روٹیان جو کی پکائین اور بعد شام کے
چاہتے تھے کہ روزہ کو اون روٹیون سے افطار کرین کہ ناگاہ اون کے کانو مین
آواز آئی کہ ای اہل بیت محمدؐ مین ایک اسیر ہون محمدؐ کے قیدیون مین سے اور
عاجز اور بھوکا ہون مجکو کچھ کھانا دو تاکہ خدا تم کو اپنے خوان احسان مین سے سیر
کرے شاہ اولیا نے اپنی روٹی اوسکو دیدی اور اون کی پیروی سے فاطمہ زہراؑ
اور حسنینؑ اور فضہؓ نے بھی اپنی اپنی روٹیان اوس کو دیدین اور اوس شب کو بھی
پانی سے روزہ افطار کر کے بھوکے سو رہے چوتھے روز علی مرتضیٰ حسنینؑ کے ہاتھ
پکڑ کر رسول خداؐ کے پاس لے گئے اور وہ دونون صاحبزادے ناتوانی اور
بے طاقتی سے کانپتے تھے جسوقت رسول خدا کی نظر اون صاحبزادون پر پڑی
تو فرمایا کہ ای ابو الحسن ان کو کیا ہوا ہی کہ ایسے ناتوان اور بے طاقت ہوگئے ہین
شاہ اولیا نے سب حال بیان کیا رسول خدا یہ سن کر فاطمہ زہراؑ کے حجرہ مین تشریف
لائے اور دیکھا کہ وہ معصومہ مصلے پر اپنی نماز مین مشغول ہی اور ناتوانی اور بھوک
سے شکم پشت سے لگا ہوا ہی پس حضرت نے یہ حال دیکھکر اک آہ کھینچی اور فرمایا
کہ واغوثاہ یا اللہ اہل بیت محمد بھوکے مرتے ہین اور اوسی مہران باہلی کی روایت مین
ہی کہ جسوقت حضرت نے اپنے اہل بیت کو اس حالت مین دیکھا تو اپنے تئین اون پر
گرا دیا اور روتے تھے اور کہتے تھے کہ ہاے افسوس تم نے تین دن اور تین رات سے
کھانا نہین کھایا ہی اور مین تم سے غافل رہا ناگاہ جبرئیل نازل ہوے اور کہا کہ ای
محمدؐ لے تو اس کو اور خوش و خرم ہو تو اوس نعمت اور بخشش سے کہ خداے تعالی نے

تیرے اہل بیت کو عنایت فرمائی ہی حضرت نے فرمایا کہ کیا لون ہین اسے جبرئیل جبرئیل نے یہ سورت ہل اتی آخر تک پڑھی کر یہ سورہ خدا اسے تعالے نے تیرے اہل بیت کی شان مین نازل کیا ہی انتہی اب مین چند آیتین سورۂ ہل اتی سے اس مقام پر نقل کرتا ہون کہ جو اس واقعہ پر دلالت کرتی ہین يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا ۝ وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ۝ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ۝ إِنَّا نَخَافُ مِن رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوسًا قَمْطَرِيرًا ۝ فَوَقَاهُمُ اللَّهُ شَرَّ ذَٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقَّاهُمْ نَضْرَةً وَسُرُورًا ۝ وَجَزَاهُم بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَحَرِيرًا ۝ مُّتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ ۖ لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ۝ ترجمہ وفا کرتے ہین وہ لوگ نذر کو اور ڈرتے ہین اوس دن کو کہ اذیت اوس کی آشکارا اور پھیلے ہوگے اور کھلاتے ہین کھانا بنا بر محبت خدا کے مسکین کو اور یتیم کو اور قیدی کو کہتے ہین کہ سوا اسکے نہین ہی کہ ہم تم کو کھانا کھلاتے ہین للہ نہین چاہتے ہین ہم تم سے بدلا اور نہ شکرگزاری ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اوس روز کو کہ جو نہایت ترش اور سخت ہوگا پس بچا لیا اون کو خدا نے اذیت سے اوس دن کی اور پہونچائی اونکو تازگی اور خوشحالی اور جزادی اون کو خدا نے بدلے مین اون کے صبر کرنے کے بہشت اور ریشمی کپڑے تکیہ لگائے ہونگے اوس مین تختون کے اوپر نہ دیکھین گے اوس مین آفتاب کی گرمی کو اور نہ سردی کو انتہی اس سورے مین ان آیتون کے بعد اور بہت سی آیتین بہشت اور اوس کے نعمات کی بیان مین ہین مین نے بخوف طوالت اونکو نہین لکھا اور اس باب سخاوت مین چونکہ آیات کی تفسیر مین بعض حدیثین بھی آگئی ہین اور طول بھی ہوتا جاتا ہی لہذا اسی قدر پر مین اکتفا کرتا ہون اگر کوئی شخص خاصان خدا کے حالات سے عبرت پکڑے اور عمل خیر کا ارادہ کرے تو اتنا ہی اسکے واسطے

کیا کم ہی تیرھوین صفت شجاعت ہو اور اہل اسلام کی شجاعت محتاج بیان نہین ہو
عیان را چہ بیان ہر شخص اور ہر قوم اس سے واقف ہی اور اس مین بھی کمی جبن و بزدلی
ہو اور زیادتی تہور یہ دونون مذموم ہین اور اعتدال شجاعت ؛ ورممدوح پس اسس
شجاعت پر بھی لفظ عدل بالاولویت دلالت کرتی ہی جیسا کہ باب سخاوت مین بیان
ہوا اور حق سبحانہ وتعالی ممانعت جبن و بزدلی مین فرماتا ہی اور اوسپر تہدید اور تخویف
کرتا ہی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْھُمُ الْاَدْبَارَ
وَمَنْ یُّوَلِّھِمْ یَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰی فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ
بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ترجمہ ای وہ لوگ کہ جو ایمان
لائے ہو جسوقت کہ ملاقات کرو تم کافرون سے جبکہ وہ لشکر لیکر آوین لڑنے کو تو نہ پھیرو
تم اون سے پشتون کو اور جو شخص کہ پھیرے اون سے اوس روز اپنی پشت کو مگر یہ کہ پھرنیوالا
ہو واسطے لڑائی کے یا پناہ لینے والا ہو طرف گروہ کے پس تحقیق پھرا وہ شخص ساتھ
غضب کے خدا کی طرف سے اور جگہ اوس کی دوزخ ہی اور بری بازگشت ہی انتہی اور
لفظ تہور کے بہت سے معنی ہین اور افراط قوت غضبی کو بھی کہتے ہین اور یہی امر مذموم
ہی اور ضد ہی حلم و کظم غیظ یعنی غیظ و غضب کے روکنے کے اور حلم اور بردباری اور
غصہ کا روکنا بھی عمدہ ترین صفات حسنہ مین سے ہی اور حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی
وَسَارِعُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ
لِلْمُتَّقِیْنَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ
عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ترجمہ اور دوڑو تم طرف بخشش کے اپنے پروردگار
سے اور طرف بہشت کے کہ عرض اوسکا آسمانون اور زمینون کے برابر ہی مہیا کی گئی
ہی واسطے ایسے پرہیزگارون کے کہ خرچ کرتے ہین راحت مین اور تکلیف مین اور
روکنے والے ہین غصے کے اور معاف کرنے والے ہین لوگون سے اور اللہ دوست

رکھتا ہی احسان کرنے والون کو انتہی اس آیۂ کریمہ مین حق سبحانہ وتعالی نے پرہیزگاری
اور اعلاے مراتب سخاوت اور اعلاے مراتب حلم کی کہ جو غصہ کا روکنا ہی اور لوگون کی
تقصیر کا عفو کرنا ہی مدح فرمائی ہی اور یہ بھی بشارت دی ہی کہ جو لوگ ان صفات کے
ساتھ موصوف ہین اونکے واسطے بہشت کہ جس کی وسعت آسمانون اور زمینون کے
برابر ہی مہیا ہی اور عمدۃ البیان مین اس آیۂ وافی ہدایہ کی تفسیر مین ہی کہ حدیث
مین وارد ہوا ہی کہ صاحب قوت وہ شخص نہین ہی کہ لوگون کو زمین پر دے مارے
بلکہ صاحب قوت وہ ہی کہ جو اپنے نفس کا مالک ہو اور اپنے قابو مین اوسکو رکھے
اور وقت غضب کے غصہ کو نوش کر جاے اور کوئی گھونٹ خدا کے نزدیک زیادہ
دوست غصے کے گھونٹ سے نہین ہی یا صبر کرنا گناہ پر کہ وہ گھونٹ بھی نزدیک خدا
کے زیادہ دوست ہی اور جو کوئی غصے کو پی جاے خداے تعالے حور العین کو اوسکی
زوجہ کریگا اور حضرت صادق ع نے فرمایا ہی کہ جو کوئی کھا جائے غصے کو اور اگر چاہی
تو اوس غصہ کو جاری بھی کر سکتا ہی لیکن ایسی صورت مین غصہ کو کھالے تو خدا تعالے
قیامت کے روز اوسکے دل کو اپنی رضامندی سے پر کر دے گا انتہی اور نیز تفسیر مذکور
مین ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ قیامت کے روز ایک آواز کرنے والا آواز کریگا کہ کہان
ہین وہ لوگ کہ جنکا اجر بزرگ خدا پر ہی کہ جنھون نے معاف کیا ہی اوس شخص کو کہ جسنے
اونپر ظلم کیا ہی اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ لازم ہی تم کو یہ کہ معاف کرو تم اسواسطے
کہ معاف کرنا نہین زیادہ کرتا ہی بندہ کو مگر عزت پس معاف کرو تم آپس مین ایک
شخص دوسرے شخص کو کہ خدا تعالے تمھاری عزت کو بڑھائیگا اور رسول خدا ص نے
فرمایا ہی کہ جو کوئی کسی کے ظلم کرنے کو معاف کرے خدا تعالے اوس کی عزت کو زیادہ
کرے اور جو کوئی مال کے زیادہ ہونے کے واسطے سواے خدا کے کسی آدمی سے
سوال کرے خداے تعالے اوس کی فقیری اور محتاجی کو زیادہ کر دے اور جو کوئی کسی کو

اپنے مال مین سے کچھ دیوے تو خداے تعالے اوسکے مال مین برکت دے اور زیادہ کرے اور قیامت کے روز آواز کرنے والا آواز کرے گا کہ کہان ہین وہ لوگ کہ بڑا اجر اونکا خدا پر ہو جس کسی نے کہ ظالم کو ظلم اوسکا معاف کر دیا ہو اور اوس سے درگذر کی ہو اور حدیث مین آیا ہو کہ جناب رسول خداصم نے فرمایا کہ شب معراج مین نے بہشت مین محل دیکھے کہ رتبہ مین نہایت بلند تھے جبرئیل سے مین نے پوچھا کہ یہ محل کسکے واسطے بنائے گئے ہین کہا کہ واسطے غصہ کھانے والون کے اور واسطے معاف کرنے والونکے اور واسطے نیکی کرنے والون کے اور روایت ہو کہ ایک لونڈی امام زین العابدین ع کی اون حضرت کا منہ دھلاتی تھی اور آفتابہ سے پانی منہ پر ڈالتی تھی کہ ناگاہ آفتابہ اوس لونڈی کے ہاتھ سے چھوٹ کر حضرت سجادع کے سر پر گرا کہ سر کو اون حضرت کے زخمی کر دیا حضرت سجادع نے سر اوٹھا کر اوس کی طرف دیکھا لونڈی نے کہا کہ حقتعالی فرماتا ہو کہ الکاظمین الغیظ یہ سنکر فرمایا کہ غصہ اپنا مین نے نوش کیا پھر اوس لونڈی نے کہا کہ والعافین عن الناس حضرت سجادع نے فرمایا کہ معاف کیا مین نے تجکو بعد اوسکے اوس لونڈی نے کہا کہ واللہ یحب المحسنین حضرت سجادع نے یہ سنکر فرمایا کہ جا تو کہ مین نے واسطے رضامندی خدا کے تجکو آزاد کیا اور بعض تفاسیر اہل سنت مین یہ نقل حضرت امام حسن ع کی لکھی ہو کہ وہ ہمراہ اشراف عرب کے دسترخوان پر بیٹھے ہوے کھانا تناول فرماتے تھے غلام اون کا پیالہ طعام گرم کا لیکر آیا او شدت سے پاؤن اوسکا فرش کے کنارے پر پھسلا اور پیالہ طعام سمیت حضرت امام حسن ع کے سر اور چہرے پر گر پڑا اور حضرت امام حسن ع نے اوس کی طرف دیکھا وہ غلام حیران ہو گیا اور ایک دفعہ اوس کی زبان پر جاری ہوا کہ الکاظمین الغیظ حضرت امام حسن ع نے فرمایا کہ غصہ مین نے اپنا نوش کیا پھر اوسنے کہا کہ والعافین عن الناس حضرت امام حسن ع نے فرمایا کہ مین نے تجکو معاف کیا بعد اوسکے اوسنے کہا کہ واللہ

بیجب الیحسنین حضرت امام حسنؑ نے فرمایا کہ مین نے تجکو آزاد کیا اور معاش بھی تیری مین نے اپنے ذمے لی اور بعض کتاب مین دیکھا گیا ہو کہ یہ نقل حضرت امام حسین کی ہو تعجب نہین ہو کہ یہ امر تینون بزرگون سے ظہور مین آیا ہو اسواسطے کہ یہ تینون بزرگوار مظہر العجائب والغرائب اور معدن علوم نبیؐ تھے انتہی اور جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب کی ایک حکایت مشہور ہو کہ ایک پہلوان پر میدان جنگ مین آپ غالب آئے اور چاہتے تھے کہ اوسکو قتل کرین جب وہ مغلوب اور عاجز اور اپنی جان سے ناامید ہو گیا تو اوس نے آپ کے روے مبارک پر تھوک دیا آپ اوس سے علیحدہ ہو گئے اور اوسکو چھوڑ دیا اوس پہلوان نے پوچھا کہ یہ کیا سبب ہو آپ نے فرمایا کہ میرا ارادہ جو تجکو قتل کرنے کا تھا وہ خالصًا لله تھا کہ تو اوسکا دشمن اور نہی سے باغی تھا اور اوسکا شریک قرار دیتا تھا لیکن جب تو نے ایسا فعل کیا تو میرے نفس کو ناگوار ہوا پس اگر اب مین تجکو قتل کرتا تو اوس مین نفسانیت شریک ہو جاتی اسی سبب سے مین نے تجکو چھوڑ دیا وہ پہلوان یہ سن کے معہ اپنے عزیز و اقارب کے مسلمان ہو گیا اور اس حکایت کو مولوی روم نے بھی نظم کیا ہو لیکن چونکہ وہ بہت طویل ہو لہذا چند اشعار مثنوی سے منتخب کرکے اس مقام پر لکھتا ہون

نظم از علی آموز اخلاص عمل	شیر حق بود او مطہر از دغل
در غزا بر پہلوانی دست یافت	زود شمشیری برآورد و شتافت
او خیو انداخت بر روے علیؑ	افتخار ہر نبی و ہر ولی
آن خیو زد بر رخی کہ روی ماہ	سجدہ آرد پیش او در سجدہ گاہ
در زمان انداخت شمشیر آن علی	کرد او اندر غزایش کاہلی
گشت حیران آن مبارز زین عمل	وز نمودن عفو و رحمت بیمحل
گفت بر من تیغ تیز افراشتی	از چہ افگندی مرا بگذاشتی

آن چه دیدی کین چنین خشمت نشست ‌‌‌‌ تا چنان برقی نمود و باز جست

آن چه دیدی برتر از کون و مکان ‌‌‌‌ که به از جان بود و بخشیدیم جان

در شجاعت شیر ربانیستی ‌‌‌‌ در مروت خود که داند کیستی

در محل قهر این رحمت ز چیست ‌‌‌‌ اژدها را دست دادن راه کیست

گفت امیر المؤمنین با آن جوان ‌‌‌‌ که بہنگام نبرد ای پہلوان

چون خیو انداختی در روی من ‌‌‌‌ نفس جنبید و نہ شد خوی من

نیم بہر حق شد و نیمے ہوا ‌‌‌‌ شرکت اندر کار حق نبود روا

شیر حقم نیستم شیر ہوا ‌‌‌‌ فعل من بر دین من باشد گوا

گبر این بشنید و نوری شد پدید ‌‌‌‌ در دل او تا که زنار ے برید

گفت من تخم جفا می کاشتم ‌‌‌‌ من ترا نوعی دگر پنداشتم

عرضہ کن بر من شہادت را کہ من ‌‌‌‌ من ترا دیدم سر فراز زمن

قرب پنجہ کس ز خویش و قوم او ‌‌‌‌ عاشقانہ سوی دین کردند رو

او بہ تیغ حلم چندین خلق را ‌‌‌‌ وا خرید از تیغ چندین خلق را

تیغ حلم از تیغ آہن تیز تر ‌‌‌‌ بل ز صد لشکر ظفر انگیز تر

اس حکایت سے فرق شجاعت و تہور کا بخوبی واضح ہو گیا اس لیے کہ حضرت کا اوس پہلوان کو مغلوب کرنا اول شجاعت ہے اور اوسکا چھوڑ دینا خلاف تہور و اعلاے مراتب شجاعت اسواسطے کہ تہور سے یہان مراد افراط قوت غضبی اور بے محل شجاعت و قوت کے صرف کرنے سے ہے یعنی عواقب امور کا کچھ خیال نہ کرے اور جو کام کرنا ہو وہ بے باکی سے کر گزرے پس تہور پر قوت غضبی غالب ہو سکے ور اپنے نفس کو وہ مغلوب اور غصے کو فرو نہ کر سکیگا اور مصلحت بین نہو گا اور یہ فعل اُس سے نہو سکیگا کہ جو حضرت نے کیا اور نفس پر غالب آنے سے زیادہ کوئی شجاعت

نہین ہی اور یہی باعث ہی کہ حدیث مین مجاہدۂ نفس کو جہاد اکبر فرمایا ہی اب مین پھر اصل شجاعت کی طرف رجوع کرتا ہون حق سبحانہ وتعالی نے اہل اسلام کی شجاعت کی ایک حد معین فرمادی ہی کہ اوس مین کمی کرنا جائز نہین ہی اوائل اسلام مین یہ حکم تھا کہ اگر دشمن دس حصہ زیادہ ہون تو اہل اسلام کو چاہیے کہ اونپر غالب آئین چنانچہ اپنے کلام مجید مین فرمایا ہی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ۚ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ترجمہ ای نبی رغبت دلوا تو مومنون کو اوپر لڑائی کے اگر ہون تم مین سے بیس آدمی صبر کرنے والے تو غالب ہون دوسو پر اور اگر ہون تم مین سے سو آدمی تو غالب ہون ہزار پر اون لوگون مین سے کہ جو کافر ہوے اس سبب سے کہ وہ کافر ایسی قوم ہین کہ جو نہین سمجھتی انتہی عمدۃ البیان مین اس آیت کی تفسیر مین کافرون کے باب مین ہی کہ نہین جانتے ہین خدا کو اور روز جزا کو اور اعتقاد دوزخ اور بہشت کا نہین رکھتے کہ دوزخ کے خوف سے اور بہشت کی طمع سے جہاد کرین اور ثابت قدم رہین اس سبب سے مقابلے کے وقت ثابت قدم نہین رہتے اور صبر نہین کرتے انتہی لیکن بعد اسکے حق سبحانہ وتعالی نے اہل اسلام پر رحم فرماکے اس حکم مین تخفیف کردی اور یہ فرمایا کہ اہل اسلام کو چاہیے کہ اپنے دونے دشمنون سے لڑین اور اون پر غالب آئین چنانچہ فرمایا ہی الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا ۚ فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ۚ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ترجمہ اب تخفیف کی اللہ نے تم سے یہ جان کے کہ تم مین ضعف ہی پس اگر ہوئین تم مین سے سو آدمی صبر کرنے والے تو غالب آدین دوسو پر اور اگر ہوئین تم مین سے ہزار تو غالب آدین دو ہزار پر بحکم خدا اور اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہی انتہی عمدۃ البیان مین

اس آیت کی تفسیر مین ہی کہ حکم پہلی آیت کا اوسوقت تھا کہ مسلمان تھوڑے سے تھے اور جب بہت ہوگئے تو خدای تعالی نے اس آیت کے حکم سے تخفیف دی اور یغلبوا اگرچہ لفظ خبر کا ہی لیکن مراد اس سے امر ہی دونون جگہ اور مراد غلبہ سے یہان غلبہ بصر و سنان نہین ہی بلکہ مطلب غلبہ سے یہان حملہ ہی یعنی ایک آدمی دو کے مقابلے مین سے بھاگے نہین انتہی اور نیز اس تفسیر مین سبب نزول آیۂ دوم مین لکھا ہی کہ رسول خدا ص نے امیر حمزہ کو معہ تیس سوارون کے ابوجہل سے لڑنے کو بھیجا کہ ہمراہ اوسکے تین سو سوار تھے جب لڑائی ہوئی تو مسلمانون کو بہت مشقت ہوئی حق تعالی نے تخفیف کی آیت نازل کی اور فرمایا کہ ایک شخص دو سے نہ بھاگے انتہی ظاہر ہی کہ یہ حد اسواسطے معین فرمائی ہی کہ اگر اہل اسلام اپنے دوچند کافرون سے بھاگین گے تو گنہگار رہوینگے ورنہ مسلمانون نے بڑی بڑی شجاعتین کی ہین اور تھوڑے سے آدمیون نے بڑے بڑے لشکرون کو شکست دی ہی اور یہ امر کچھ محتاج بیان نہین ہی بلکہ اظہر من الشمس ہی لہذا اس باب مین فقط اسی قدر پر اکتفا کرتا ہون اور چند شعر ایک قصیدہ اردو کے کہ جو راقم ہی مسلمانان طبقۂ اولی کے حال مین یہان لکھتا ہون

نظم

صرف قیام و قعود محو رکوع و سجود	صائم ایام صیف عابد شب زندہ دار
قلت آب و غذا کثرت صوم و صلوۃ	قوت ایمان نہان ضعف بدن آشکار
دیکھنے کو بزم مین لاغر و زار و نحیف	معرکۂ رزم مین شیر کو کرلین شکار
گرز سے اونکے ہوا بیت کو وہ تھیلی در	تیغ سے انکی تھے دو رستم و اسفندیار
نیزۂ خوش آب سے دیدۂ بدبین تھی کور	تیر جگردوز سے سینۂ دشمن فگار
نعرۂ پر ہول سے رعد کا دم بند تھا	تیغ شرربار سے برق کو تھا انتظار
دن کو مجاہد تھے وہ جنگ کے میدان مین	رات کو خلوت مین تھے عابد شب زندہ دار
حد شجاعت مین علم فاتح و نصرت مین جود	نفس بہ ایثار غیر جبر مع الاختیار

عابد و زاہد تھے وہ راکع و ساجد تھے وہ	قانع و صابر تھے وہ صالح و پرہیزگار
کافرون پر تھے شدید مومنون پر تھے رحیم	فضل خدای کریم اونپہ تھا لیل و نہار
حاکم روی زمین کھاتے تھے نانِ جوین	دولت و ثروت سے ننگ فقر پہ تھا افتخار
صبر چراغ طریق شکر تھا اونکا رفیق	عدل تھا اون کا شعار حلم تھا اُنکا دثار
ماحی بدعت تھے وہ محیی سنت تھے وہ	کفر تھا اون سے ضعیف دین ہمین استوار

مجکو اس بات کا نہایت تعجب ہوتا ہی کہ بعض اہل کتاب مسلمانون پر اعتراض کرتے ہین کہ انکے یہان جہاد جائز ہی اور لوگون کو اونھون نے بزور شمشیر مسلمان کیا ہی حالانکہ اُنکے یہان کے کتب منزلہ و متداولہ مین کہ جن کے مجموعہ کو بائبل کہتے ہین اور ہر زبان مین ترجمہ کرکے تمام دنیا مین تقسیم کرتے پھرتے ہین حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع بن نون و حضرت داؤد و حضرت سلیمان علی نبینا و آلہ و علیہم السلام وغیرہم کے جہاد کے قصے اور حکایتین کس شرح اور بسط کے ساتھ موجود ہین کیا معاذ اللہ یہ حضرات پیغمبر برحق نہ تھے اور ان کا دین حق نہ تھا یہ مقام تو اس کی تفصیل کا نہین ہی لیکن انشاء اللہ العزیز مین اس کتاب کے باب سوم مین کہ جو باب النبوۃ ہی اسکو بتفصیل بیان کرون گا اور اکثر قصص جہاد انبیاے سلف کے انھین کے کتب منزلہ و متداولہ سے نقل کرونگا پس جسکو چشم بصیرت ہوگی وہ دیکھیگا کہ اہل اسلام و انبیاے ماسلف کے جہاد مین کسقدر فرق ہی اور کس کے یہان زیادہ سختی و تشدد ہی

چودھوین **صفت صبر** ہی اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین فرمایا ہی یَاۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ترجمہ اے وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہو مدد طلب کرو تم ساتھ صبر کے اور نماز کے تحقیق اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہی انتہی و نیز فرمایا ہی وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْۤا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِكَ

عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ
ترجمہ اور خوشخبری دے تو اے محمد صبر کرنے والون کو وہ لوگ ایسے ہین کہ جسوقت
پہونچتی ہو اون کو کوئی مصیبت کہتے ہین ہم تحقیق واسطے اللہ کے ہین اور تحقیق ہم
اوس کی طرف بازگشت کرنے والے ہین یہ لوگ ایسے ہین کہ اون کے اوپر درود ہی
اون کے پروردگار کی جانب سے اور رحمت ہی اور یہی لوگ ہدایت حاصل
کرنے والے ہین انتہی تفسیر عمدۃ البیان مین ہی کہ حضرت صادقؑ نے فرمایا ہی کہ یہ
آیت حضرت امیر المومنین کی شان مین ہی جسوقت اون کے بھائی جعفر طیار کی خبر
پہونچی کہ وہ موتہ مین شہید ہو گئے اوسوقت اونھون نے یہ واقعہ سن کر کہا کہ انا
للہ وانا الیہ راجعون اور جناب امیر المومنینؑ سے پہلے یہ کلمہ کسی نے نہ کہا تھا
اس صورت مین اگرچہ یہ آیت خاص اون کے واسطے نازل ہوئی ہی لیکن حکم اسکا
عام ہی ہر مومن کے واسطے جو کہ ایسا کرے انتہی اور یہ ایسی صفت ہی کہ بغیر اس کے
انسان کسی کام کو پورا اور تمام نہین کر سکتا اور کوئی خوبی دنیا و آخرت کی اوسکو
حاصل نہین ہو سکتی اس لیے کہ نفس انسان کا اصل مین راحت طلب اور آرام دوست
ہی اور کوئی کام دنیا و آخرت کا ایسا نہین ہی کہ جس مین کچھ نہ کچھ محنت اور مشقت نہو
پس جب تک محنت و مشقت پر صبر نہ کریگا کیونکر وہ کام پورا ہوگا خصوصاً جن کا پورا
ہونا خواہش نفسانی کے روکنے پر منحصر ہو اون مین زیادہ صبر کی ضرورت ہی
اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے اوس آیت مین کہ جو مین نے پہلے اس باب مین لکھی صبر کو
نماز پر بھی مقدم فرمایا ہی اس لیے کہ انسان سے خدا کی عبادت کیونکر ممکن ہی جب تک
کہ اوس کی محنت اور مشقت اور شرائط و آداب بجا لانے پر صبر نہ کر سکے و نیز فرمایا ہی
وَالَّذِينَ صَبَرُوا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنفَقُوا مِمَّا
رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَيَدْرَءُونَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ أُولَٰئِكَ لَهُمْ

عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ ترجمہ اور وہ لوگ کہ صبر کیا اونھون نے واسطے طلب کرنے رضاے پروردگار اپنے کے اور قائم رکھا نماز کو اور خرچ کیا اوس چیز مین سے کہ دی ہی ہم نے اون کو پوشیدہ اور ظاہر مین اور دفع کرتے ہین بسبب نیکی کے بدی کو یہ وہ لوگ ہین کہ اون کے واسطے عقبی کا گھر ہی بہشتین ہمیشگی کی داخل ہون گے یہ لوگ اونھین بہشتون مین اور جو شخص نیک ہو اون کے باپ دادون سے اور اون کی بی بیون سے اور اون کی اولاد سے اور فرشتے داخل ہونگے اونپر ہر دروازے سے کہین گے کہ سلامتی ہی اوپر تمھارے بسبب صبر کرنے تمھارے کے پس کیا اچھا ہی عقبی کا گھر انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ مین بھی حق سبحانہ وتعالے نے صبر کو جمیع اعمال خیر پر مقدم کیا ہی اور بعد اوسکے ایسے اعمال خیر کا ذکر فرمایا ہی کہ جن سے کوئی نیکی دنیا و آخرت کی باہر نہین ہوسکتی پہلے نماز پڑھنے کا ذکر کیا ہی بعد اوس کے راہ خدا مین خرچ کرنے کا کہ زکوۃ بھی اوس مین داخل ہی اور چونکہ نماز و زکوۃ افضل اعمال ہین لہذا ان کا پہلے علیحدہ ذکر فرمایا ہی ورنہ بعد اوسکے جو فرمایا ہی کہ یدرؤن بالحسنۃ السیئۃ یعنی دفع کرتے ہین بسبب نیکی کے برائی کو اس مین کل نیکیان آگئین اس لیے کہ حسنہ پر الف ولام استغراق کا داخل ہی اور السیئہ سے کل برائیون کا دفع ہونا ثابت ہوگیا اس لیے کہ اوسپر بھی الف ولام استغراق کا داخل ہی اور مطلب اسکا یہ ظاہر ہوتا ہی کہ وہ لوگ ایسے ہین کہ اس کثرت کے ساتھ نیکیان کرتے ہین کہ اونکے سبب سے اونکی برائیان دفع ہوجاتی ہین اور یہ بات قرآن وحدیث سے بخوبی ثابت ہی کہ جو لوگ نیکوکار ہین اون کی نیکیون کی برکت سے حق سبحانہ وتعالی اونکی برائیون کو دفع کر دیتا ہی اور تبیان البیان مین اس آیت کی تفسیر مین یہ لکھا ہی کہ

وہ لوگ ایسے ہین کہ جو کوئی اون کے ساتھ بدی کرتا ہی وہ اوس کے عوض مین اوس سے
نیکی کرتے ہین اور جو کوئی اوپر ظلم کرتا ہی وہ اوسکو معاف کرتے ہین اور جو کوئی اون کو
محروم رکھتا ہی وہ اوسکو دیتے ہین اور جو کوئی اون سے قطع کرتا ہی وہ اوس سے ملتے
ہین اور جو کوئی اوپر غصہ کرتا ہی وہ اوس سے نرمی اور بردباری کرتے ہین اور جو کوئی
دشنام دیتا ہی اوسکو سلام کرتے ہین اور اگر کوئی گناہ اون سے ہوجاتا ہی تو اوسی وقت
وہ توبہ کرتے ہین انتہی موضع الحاجۃ ظاہر ہی کہ یہ کوئی بات بغیر صبر کیے حاصل نہین
ہوسکتی پس حق سبحانہ وتعالی نے ایسے صابرون کو کہ جو اسطرح کے اعمال خیر کرتے
ہین بہشت جاودانی کی بشارت دی ہی اور اون کے آبا واجداد وازواج واولاد
مین سے بھی جو کوئی نیک ہو اوسکو اس نعمت عظمی سے محروم نہین رکھا بعد اوس کے
فرشتون کا اون کے پاس آنا بیان فرمایا ہی اور اون فرشتون کے قول کو جو بیان فرمایا
ہی اوس مین فقط صبر کا ذکر ہی اور اوسی کو سبب دخول جنت کا قرار دیا ہی اس سے
اور بھی بخوبی ثابت ہوگیا کہ مادہ ہر نیکی کا یہی صبر ہی اور جس سے صبر نہین ہوسکتا اوس سے
کچھ بھی نہین ہوسکتا اور مجھے یہان مناسب معلوم ہوا کہ اہل بہشت کے مراتب اعلی کے
بیان مین ایک حدیث عمدۃ البیان سے نقل کرون صاحب عمدۃ البیان نے اسی آیہ
وافی ہدایہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت امام محمد باقر ع کی ایک حدیث ہی کہ اول تو اوسکا
انشاء اللہ تعالی سورہ ملائکہ کی آیتون مین مذکور ہوگا اور آخر اوسکا یہان ذکر کیا
جاتا ہی کہ فرمایا ہی امام محمد باقر ع نے اور روایت کی ہی کہ فرمایا رسول خدا ص نے کہ خدا ےتعالی
ایک ہزار فرشتے بھیجے گا واسطے مبارکباد کے جس وقت مومن بہشت مین داخل ہوگا
اور حورسے اوسکا نکاح کرینگے اور جس وقت وہ فرشتے اوس بہشتی کی بہشت کے
دروازہ اول پر پہونچین گے تو دربان سے اجازت چاہین گے بہشت کے اندر
جانے کے واسطے کہ ہم کو خداے تعالے نے تہنیت کے واسطے بھیجا ہے اور ہم

موسن کے پاس جایا چاہتے ہین دربان کہیگا کہ مین حاجب سے جاکر کہتا ہون وہ حاجب کے
پاس جائیگا حاجب کے اوسکے درمیان تین بہشتون کا فاصلہ ہوگا جسوقت حاجب یعنی
پردہ دار کے پاس پہونچیگا تو اوس سے کہیگا کہ ایک ہزار فرشتے دروازے پر کھڑے
ہوے اجازت چاہتے ہین مومن کے پاس جانے کے واسطے کہ اوسکو خدا کی طرفسے
مبارکباد دیوین تجکو چاہیے کہ تو جاکر اون کے واسطے اذن طلب کر وہ کہیگا کہ مجھے
بہت دشوار ہی کہ خداے تعالی کے دوست کے پاس جانے کے واسطے کسی کیلیے اجازت چاہون
اسواسطے کہ وہ اپنی زوجہ کے پاس ہی اور آخر کو وہ حاجب قیم کے پاس جائیگا اور اُسکے
اور قیم کے درمیان دو بہشتون کا فاصلہ ہوگا اور قیم کو حاجب کہیگا کہ ایک ہزار فرشتے
واسطے تہنیت کے خدا کے دوست کے پاس آئی ہین خدا کے بہیجے ہوے اور خدا کے دوست
کے پاس جانا چاہتے ہین اون کے واسطے مومن سے اجازت طلب کر قیم وہان سے اُٹھکر
خادمون کے پاس جائیگا اور کہیگا کہ ایک ہزار فرشتے خدا کے بھیجے ہوے دروازے پر
کھڑے ہین اور واسطے مبارکباد کے خدا کی طرف سے آئے ہین اور خدا کے دوست کے
پاس جانے کے واسطے اجازت طلب کرتے ہین جسوقت خدام خدا کے دوست کے
پاس جاکر اجازت لیوین گے تو فرشتے اندر داخل ہونگے اور دوست خدا کا اوسوقت
بالاخانہ مین ہوگا کہ جس کے ایک ہزار دروازے ہین اور ہر دروازے پر ایک فرشتہ
موکل ہی پس جسوقت وہ فرشتے جو کہ مبارکباد کے واسطے آئے ہین خدا کے دوست
کے پاس جانا چاہین گے تو ہر ایک دروازے کا موکل فرشتہ دروازہ کھولیگا پس ہر ایک
فرشتہ ایک ایک دروازے سے داخل ہوگا اور خدا کے دوست کو خدا کا پیغام پہونچائیگا
اور یہی معنی ہین خداے تعالے کے قول کے والملائکۃ یدخلون علیہم من کل
باب انتہی و نیز حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ
ترجمہ سواے ان کے نہین ہی کہ پورا دیا جاویگا صبر کرنے والون کو ثواب اُنکا بحساب

تفسیر عمدۃ البیان مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت صادق ؑ نے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن ایک جماعت آدمیون کی کھڑی ہوگی اور بہشت کے دروازون کو جاکر کھڑا ہینگے اونکو کہا جائیگا کہ تم کون ہو وہ کہینگے کہ ہم وہ ہین کہ جو دنیا مین صبر کرتے تھے اون سے پوچھا جائیگا کہ تم کس چیز پر صبر کرتے تھے وہ کہین گے کہ ہم صبر کرتے تھے خدا کی طاعت پر اور ہم صبر کرتے تھے گناہون کے نہ کرنے پر اللہ تعالی فرمائیگا کہ یہ سچ کہتے ہین ان کو بہشت مین داخل کرو اور یہی مراد ہی قول حق تعالی سے کہ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب انتہی اور نیز اسی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت صادق ؑ نے جناب رسول خدا سے روایت کی ہی فرمایا حضرت نے کہ قیامت کے روز ترازوے اعمال کو کھڑا کرینگے واسطے نماز پڑھنے والون کے اور حج کرنے والون کے اور زکوۃ دینے والون کے اور بعد اوسکے جزاے اعمال اونکو پورے اور کامل دینگے اور واسطے صبر کرنے والون بلاؤن کے کوئی ترازو کھڑی نہ کرینگے بلکہ ثواب اونکو بیحساب دیوین گے اور حال اون کا اس درجہ کو پہونچیگا کہ جن لوگون نے دنیا مین کوئی درد و آزار نہین چکھا ہو وہ آرزو کرینگے کہ کاش ہماری کھال مقراضون سے کتری جاتی تاکہ ہم بلا والونکے ہمراہ زیادتی درجے کو پہونچتے انتہی اب مین چند احادیث اصول کافی کا ترجمہ یہان لکھتا ہون حضرت ابو عبد اللہ یعنی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ صبر ایمان سے بمنزلہ سر کے ہی بدن سے پس جسوقت سر نرہیگا بدن بھی نرہیگا اسیطرح جسوقت صبر جاتا رہیگا تو ایمان بھی جاتا رہیگا و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ آپ نے حفص بن غیاث سے فرمایا کہ یا حفص جس شخص نے صبر کیا تھوڑا سا صبر کیا اور جسنے بیصبری کی اوسنے تھوڑی سی بے صبری کی بعد اوسکے فرمایا کہ تو سب کامون مین صبر کو اپنے اوپر لازم کیجیے اس لیے تحقیق اللہ عزوجل نے جناب محمد مصطفی صلعم کو مبعوث فرمایا بعد اوس کے اون کو حکم کیا ساتھ صبر کے اور نرمی کے پس فرمایا

وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ ترجمہ اور صبر کر تو اوپر اون باتون کے کہ جو کہتے ہین اور ترک کر تو اونکو ترک کرنا اچھا اور چھوڑ دے مجکو اور جھوٹھلانے والون کو جو صاحب نعمت ہین انتہی ونیز اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا ہی اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ اور یہ پوری آیت اس طرح ہی وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَا اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ احسن کے بعد لفظ السیئۃ جو حدیث مین آیا ہی یہ اس سبب سے ہی کہ حضرت نے ادفع کے مفعول کی تصریح فرمادی ہی اس لیے کہ اول آیت کا ذکر نہین فرمایا اور ترجمہ اس آیۂ کریمہ کا یہ ہی ترجمہ اور نہین برابر ہی نیکی اور نہ برائی دفع کر تو ساتھ اوس چیز کے کہ وہ نیک ہی برائی کو پس ناگاہ وہ شخص کہ درمیان تیرے اور درمیان اوسکے عداوت ہی گویا کہ وہ دوست قرابتی ہو جائیگا اور نہین سکھلائی جاتی ہی وہ خصلت مگر اون لوگون کو کہ جو صبر کرتے ہین اور نہین سکھلائی جاتی ہی وہ خصلت مگر بڑے نصیب والے کو انتہی پس صبر کیا جناب رسول رسول خدا نے یہان تک کہ کافرون نے ہڈیان لاکر آپکی طرف پھینکین پس آپ دلتنگ ہوے لہذا نازل فرمایا اللہ عز وجل نے وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السَّاجِدِيْنَ ترجمہ اور البتہ تحقیق جانتے ہین ہم کہ تنگ ہو جاتا ہی تیرا سینہ بسبب اوس چیز کے کہ وہ لوگ کہتے ہین پس تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنے کے اور ہو تو سجدہ کرنے والون سے انتہی اس آیت کے نازل ہونے کے بعد

پھر اون لوگون نے حضرت کی تکذیب کی اور آپ کی طرف ہڈیان پھینکین پس آپ
اس سبب سے غمگین ہوے پھر اللہ عز وجل نے فرمایا قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ
الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ
يَجْحَدُوْنَ ۝ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا
وَاُوْذُوْا حَتّٰى اَتٰهُمْ نَصْرُنَا ترجمہ اور تحقیق جانتے ہین ہم کہ البتہ غمگین کرتا
ہی تجکو جو کچھ کہ وہ کہتے ہین پس تحقیق وہ لوگ تجکو نہین جھٹلاتے ولیکن ستمگار اللہ
کی آیتون کا انکار کرتے ہین اور البتہ جھٹلائے گئے ہین رسول جو تجھ سے پہلے
تھے پس صبر کیا ہی اونھون نے اوپر جھٹلائے جانے کے اور ایذا دیے جانے کے
یہان تک کہ پہونچی اون کو مدد ہماری انتہی پس لازم کرلیا نبی صلعم نے اپنے
نفس پر صبر کو بعد اوسکے پھر اون لوگون نے ظلم و تعدی کی اور اللہ تبارک و تعالی
کا بری طرح ذکر کرکے حضرت کی تکذیب کی پس آپ نے فرمایا کہ تحقیق مین نے
صبر کیا اپنے نفس کے باب مین اور اپنے اہل بیت کے باب مین اور اپنی آبرو کے
باب مین اور مجھے اپنے پروردگار کی بری طرح ذکر کرنے پر صبر نہین ہی پس اللہ
عز وجل نے نازل فرمایا وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ ۝ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ۝
ترجمہ اور البتہ پیدا کیے ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ کہ اون دونون کے
درمیان مین ہی چھ دن مین اور نہ پہونچی ہم کو کچھ ماندگی پس صبر کر تو اوپر اون
باتون کے جو وہ لوگ کہتے ہین انتہی پس صبر کیا حضرت نبی صلعم نے اپنے جمیع
احوال مین بعد اوسکے بشارت دی گئی آپ اپنی اولاد مین ساتھ اماموں کے اور
وصف کیے گئے وہی ائمہ علیہم السلام ساتھ صبر کرنے کے پس فرمایا اللہ جل ثناؤہ نے
وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ

ترجمہ اور پیدا کیے ہم نے اون مین سے امام کہ ہدایت کرتے تھے ساتھ ہمارے حکم کے جسوقت کہ صبر کیا اون لوگون نے اور تھے وہ لوگ کہ ہماری آیتون کا یقین کرتے تھے انتہی پس اسوقت فرمایا جناب رسول خدا نے کہ صبر ایمان سے بمنزلہ سر کے ہے بدن سے پس قبول کیا اللہ عز وجل نے اس بات کو اون حضرت سے اور نازل فرمایا تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنَىٰ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَا صَبَرُوا وَدَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ ترجمہ اور پورا ہوا نیک وعدہ تیرے رب کا بنی اسرائیل پر بسبب اسکے کہ صبر کیا اونھون نے اور خراب کیا ہم نے اوس چیز کو کہ بناتا تھا فرعون اور اوس کی قوم نے اور اوس چیز کو کہ وہ لوگ بلند کرتے تھے انتہی پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ یہ بشارت ہے اور انتقام ہے پس حلال کیا اللہ عز وجل نے واسطے اون حضرت کے لڑنا مشرکون سے اور نازل فرمایا اُقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ وَخُذُوهُمْ وَاحْصُرُوهُمْ وَاقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ترجمہ قتل کرو تم مشرکون کو جہان پاؤ اونکو اور پکڑو اونکو اور گھیرو اونکو اور بیٹھو تم اونکے واسطے ہر گھات کی جگہ مین انتہی و نیز فرمایا ہے اُقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ ترجمہ قتل کرو تم اونھین مشرکون کو جہان کہین پاؤ اونکو انتہی پس قتل کیا اللہ نے اونھین مشرکون کو اپنے رسول اور اوسکے دوستون کے ہاتھ پر اور قرار دیا اس امر کو واسطے اونھین حضرت کے ثواب اونکے صبر کرنے کا ساتھ اوس چیز کے کہ ذخیرہ کی ہے اللہ نے واسطے اونھین حضرت کے آخرت مین پس جو شخص کہ صبر کرے اور تامل کرے نہ خارج ہوگا دنیا سے یہان تک کہ اللہ اوسکے واسطے اوسکے دشمنون کے باب مین اوسکی آنکھین روشن کریگا ساتھ اوس چیز کے کہ مہیا کی ہے اوس شخص کے واسطے آخرت مین انتہی یعنے باب صبر مین فقط چار آیتین لکھی ہین مگر امام علیہ السلام نے اس حدیث مین آیات متعددہ کا ذکر

فرمایا ہی کہ جو جناب رسول خدا کے صبر کے باب مین ہین اور اوسکے سوا اور بھی بہت سی
آیات باب صبر مین موجود ہین اسی طرح جسقدر صفات حسنہ کہ مین نے لکھے ہین بخوف
طوالت فقط چند آیات کے ذکر پر ہر صفت کے بیان مین اکتفا کی ہی ورنہ ہر باب
مین آیات کثیرہ متعددہ موجود ہین اور ہر ناظر کتاب کہ جو مسلمان و اہل علم و بصیرت
مین سے ہوگا اور قرآن مجید کو کچھ بھی سمجھتا ہوگا وہ اس بات کو بخوبی سمجھ لیگا اور جو غیر مسلم
یا قرآن سے ناواقف ہوگا وہ اس حدیث کو ملاحظہ کرکے اسی صفت صبر پر اور صفات کو
بھی قیاس کر لیگا اس زمانے مین بعض حضرات کی تحریر و تقریر مین کہ جو مدعی تہذیب
ہین مین نے یہ بات بھی پائی ہی کہ وہ فرماتے ہین کہ قرآن مجید مین ایک ایک بات کا
ذکر مکرر کیون آیا ہی اور اس تکرار کو وہ اپنے زعم ناقص مین فضول و زائد سمجھتے ہین مین
کہتا ہون کہ بڑے افسوس کی بات ہی کہ باوصف کثرت تکرار و تاکید و اصرار تو لوگ
حق سبحانہ و تعالی کے اوامر و نواہی پر عمل ہی نہین کرتے اور قصص و حکایات و مواعظ
سے عبرت نہین پکڑتے ایک مرتبہ کے کہنے پر کیونکر مانتے اور یہ بات برملا ہی کہ ایک
مرتبہ کے کہنے سے مکرر کہنے مین زیادہ تاثیر و تاکید ہوتی ہی خصوصاً جبکہ عنوان و طریقہ
بیان مختلف ہو جیسا کہ کلام مجید مین ہی اور اس حدیث کے لکھنے سے قطع نظر اور فوائد
کثیرہ کے ایک امر یہ بھی بخوبی ثابت ہو گیا کہ حق سبحانہ و تعالے نے جو اپنے حبیب کو کفار پر
جہاد کرنے کا حکم فرمایا اور اونپر غالب کیا یہ سزا ہی اون لوگون کی ظلم و تعدی کی اور
جزا ہی آپ کے صبر فرمانے کی اور کفار مکہ نے جسطرح کہ ظلم و جور و ایذا رسانیان و بد ادبیان
ہمارے حضرت کے ساتھ کی ہین اور جسقدر آپ نے اون سب باتون پر صبر فرمایا ہی
وہ تمام عالم پر روشن ہی و کتب تواریخ اہل اسلام و غیر اہل اسلام اس سے مملو ہین
اور آیہ کریمہ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ یعنی تمھارے لیے تمھارا دین ہی اور میرے لیے
میرا دین ہی۔ خود اس بات پر شاہد عادل ہی کہ پہلے جہاد کا حکم نہین تھا اور پہلے

جو آیت کہ اجازت جہاد مین نازل ہوئی ہو خود اوس سے مسلمانون کا مظلوم ہونا ثابت ہی
اور اوسکی شان نزول تفسیر عمدۃ البیان سے مع اوس آیت کے مین اس مقام پر نقل کرتا ہون
عمدۃ البیان جسوقت رسول خدا مکہ معظمہ مین تھے تو کفار مسلمانون کو بہت ایذا دیتے
تھے اور جب وہ حضرت سے شکایت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم ان کفار سے لڑین تو
حضرت فرماتے تھے کہ صبر کرو ابھی مجکو حکم جہاد کا نہین ہی جب مدینہ منورہ مین ہجرت
کر گئے تو اول آیت جو کہ جہاد کے واسطے نازل ہوئی ہو یہ ہی اُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ
بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن
دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۝ ترجمہ اجازت دی گئی جہاد کے
واسطے اون لوگون کے کہ لڑائی کی جاتی ہی اون سے بسبب اسکے کہ وہ مظلوم ہین اور تحقیق
اللہ اونکی مدد کرنے پر البتہ قادر ہی وہ لوگ نکالے گئے اپنے گھرون سے ناحق مگر یہ کہ
وہ کہتے ہین کہ پروردگار ہمارا اللہ ہی (یعنی سوائے اس **قول حق** کے اور کوئی اونکا گناہ
نہین ہی) انتہی اس آیت کا آخر اور بہت سے فوائد پر مشتمل تھا مگر مین نے بخوف طوالت
و عدم مناسبت مقام یہان اوسکو نہین لکھا انشاء اللہ العزیز اس کتاب کے باب سوم مین
کہ جو باب النبوۃ ہی پوری یہ آیت معہ اسکی تفسیر مناسب کے لکھونگا اور جن فوائد و مصالح پر
یہ مشتمل ہی اون مین سے بعض کو بقدر وسع بیان کرونگا پندرھوین **صفت علم** ہی اور یہ
اصل ہی جمیع صفات حسنہ کے حاصل کرنیکا اس لیے کہ بغیر علم کے نہ انسان خدا کو پہچان
سکتا ہی نہ اوسکے رسول کو اور نہ دین و مذہب حق کو دریافت کر سکتا ہی اور نہ اوس پر عمل
کر سکتا ہی اور نہ خدا کا خوف اوسکے دل مین پیدا ہو سکتا ہی چنانچہ چھٹی صفت کے
بیان مین کہ جو خوف و خشیت الٰہی ہی مین نے اس لکھا ہی کہ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ
عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ ترجمہ سوا اسکے نہین ہی کہ ڈرتے ہین اللہ کو اوسکے بندون مین سے
علما انتہی اس آیہ کریمہ مین حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے خوف و خشیت کو علما کے ساتھ

مخصوص فرمایا ہے اس لیے کہ انما عربی زبان مین کلمۂ حصر ہی اور ظاہر ہی کہ جو شخص خدا کو
پہچانتا ہی نہو گا وہ اوس سے ڈریگا کیا اور بالفرض اگر کسی جاہل کے دل مین خوف خدا
ہو بھی تو وہ اوسکے اوامر و نواہی پہ عمل کیونکر کریگا پھر نتیجہ اس خوف کا کیا ہو گا اور
عمدۃ البیان مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اسواسطے کہ شرط خوف کرنے کی جاننا
خدا کا اور واقف ہونا اوسکے صفات اور افعال کا ہی اور اسی مقام سے ہی کہ رسولخدا ص
نے فرمایا ہی کہ میرا خوف خداے تعالی سے تم سے زیادہ ہی اور یہ فرمایا ہی کہ جو کوئی تم مین
سے خدا کو زیادہ جانتا ہی وہ خدا سے زیادہ ڈرتا ہی اور حضرت صادق ع نے فرمایا ہی کہ
علما سے وہ لوگ مراد ہین کہ جنکا قول مطابق اونکے فعل کے ہی اور جو کوئی ایسا نہین ہی وہ
عالم نہین ہی اور حضرت سجاد ع نے فرمایا ہی کہ علم خدا کا اور جاننا اوسکا عمل سے ملا ہوا ہی پس
جو کوئی کہ پہچانیگا خدا کو تو خوف کریگا اوس سے اور برانگیختہ کریگا اوسکو خدا کا پہچاننا
طرف عمل کے کہ وہ مشغول ہو طاعت خدا مین اور علما اور پیروی کرنے والے علم کی وہ لوگ
ہین کہ پہچانتے ہین خدا کو پس عمل نیک کرتے ہین واسطے اوسکے اور رغبت کرتے ہین
طرف اوسکے اور تحقیق کہ فرمایا ہی خدا نے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء انتہی
اور ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب عین الحیاۃ مین لکھا ہی کہ بدانکہ از آیات بسیار
و احادیث بیشمار مکشوف و ظاہر است کہ غرض از خلق آسمان و زمین و عرش و کرسی
و جمیع مخلوقات معرفت و عبادت است و ہر دو بیکدیگر بستہ است نہ معرفت کامل و
علم نافع بدون عبادت حاصل می شود و نہ عبادت شائستہ بدون معرفت و علم میسر
میگردد چنانچہ تمثیل کردہ اند علم معرفت را بچراغ و عبادت را بہ پیمودن راہ اگر چراغ
در دست داشتہ باشی و بر یک مقام ایستادہ باشی بغیر چند ذرع مسافت نہ بینی و ہر چند
بیشتر میروی بر تو بیشتر ظاہر میگردد بلکہ عمل روغن این چراغست اگر چراغ را مدد روغن
نرسد زود خاموش میشود انتہی و صنع السماجۃ چونکہ یہ عبارت نہایت آسان و عام فہم ہی

امداامین نے اسکا ترجمہ نہین لکھا ونیز حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہی وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ترجمہ اور یہ مثالین ہین کہ بیان کرتے ہین ہم اون کو واسطے آدمیون کے اور نہین سمجھتے ہین اون مثالون کو مگر وہ لوگ کہ جو عالم ہین انتہی ظاہر ہی کہ جب نفی کے بعد الا آتا ہی تو وہ مفید حصر ہوتا ہی پس معنی اس آیت کے یہ ہوے کہ قرآن کی مثالون کو سوا عالمون کے اور کوئی نہین سمجھ سکتا ہی عمدۃ البیان مین ہی کہ جابر ابن عبداللہ انصاری سے منقول ہی کہ رسول خدا نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور فرمایا کہ عالم وہ ہی کہ سمجھے خدا کی جانب سے اور عمل کرے ساتھ طاعت اوسکی کے اور پرہیز کرے اوسکی نارضامندی سے انتہی ونیز فرمایا ہی کہ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ترجمہ کہہ اے محمد کیا برابر ہین وہ لوگ کہ جانتے ہین اور وہ لوگ کہ نہین جانتے سوا اسکے نہین ہی کہ نصیحت قبول کرتے ہین صاحبان عقل انتہی اس آیۂ کریمہ مین استفہام انکاری ہی یعنی عالم و جاہل برابر نہین ہوسکتے ونیز فرمایا ہی يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ترجمہ بلند کریگا اللہ اون لوگون کو کہ ایمان لاے تم مین سے اور اون لوگون کو کہ دیے گئے ہین علم درجے انتہی عمدۃ البیان مین اس آیۂ کریمہ کی تفسیر مین ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ فضیلت عالم کی شہید پر درجے ہین اور فضیلت شہید کی عابد پر درجے ہین اور فضیلت رسول کی تمام عالم پر درجے ہین اور فضیلت قرآن کی سب کلامون پر مانند فضیلت خدا کے ہی اوپر کل مخلوقات کے اور فضیلت عالم کی تمام آدمیون پر مانند فضیلت میرے کے ہی اوپر ادنی آدمی کے اور فرمایا ہے حضرت نے کہ فضیلت عالم کی عابد پر مثل فضیلت چاند کے ہی ستارون پر شب چہاردہم کو اور فرمایا ہی حضرت نے کہ درمیان عالم کے اور عابد کے سو درجون کا فرق ہی اور درمیان دو درجون کے اسقدر فرق ہی کہ گھوڑا تیز دوڑنے والا ستر برس تک درمیان اون دونون درجون کے دوڑے تو

ایک درجے سے دوسرے درجے کو پہنچے اور فرمایا ہی رسول خداؐ نے کہ قیامت کے روز تین گروہ شفاعت کرینگے اول تو انبیا اور بعد اوسکے علما اور بعد اوسکے شہدا اور حضرت صادقؑ نے فرمایا ہی کہ قیامت کے روز خدای تعالی سب آدمیون کو ایک جگہ جمع کردیگا اور ترازو کھڑی کیجائیگی پس وزن کیا جائیگا خون شہدا کا علما کی دوات کی سیاہی کے ساتھ پس غالب اور گران ہوگی وہ سیاہی خون شہدا سے اور حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہی کہ وہ عالم کہ جسکے علم سے فائدہ حاصل کیا جاے بہتر ہی ستر ہزار عابدون سے اور مراد علم سے دین کا علم ہی یعنی جاننا حلال و حرام کا اور رسول خداؐ نے فرمایا ہی کہ عالم کی مجلس مین حاضر ہونا بہتر ہی ہزار رکعت نماز کے پڑھنے سے اور فرمایا حضرت نے کہ جو کوئی کسی کو علم دین سکھلاتا ہی اوسکو درود بھیجتے ہین ملائکہ اور کل اہل آسمان و زمین یہان تک کہ چیونٹیان اپنے سوراخون مین اور مچھلیان دریا مین اور منقول ہی کہ جو کوئی علم دین سیکھنے جاتا ہی خداے تعالے اسکو جنت کی راہ لیجاتا ہی اور اوسکے پاؤن کے نیچے ملائکہ اپنے پر بچھاتے ہین اور منقول ہی کہ جو کوئی کسی کو ایک مسئلہ دین کا تعلیم کریگا خدای تعالی قیامت کے دن ہزار بدھیان نور کی اوسکی گردن مین ڈالیگا اور ایک ہزار گناہ اوسکے بخشیگا اور ایک ہزار شہر اوسکے واسطے بنائیگا اور جسقدر بال کہ اوسکے بدن پر ہین اونکے شمار کے موافق ثواب حج اور عمرہ کا اوسکے واسطے لکھیگا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ سلیمان ابن داؤدؑ کو اختیار دیا گیا علم اور ملک و مال مین کہ ان تینون سے ایک کو اختیار کر اونسے علم کو اختیار کیا پس برکت سے علم کی ملک و مال بھی اونسے پایا انتہی اور علم کا مرتبہ یہان تک بلند و رفیع ہی کہ جناب رسولخداؐ کہ خاتم النبیین و سید المرسلین و اعلم مخلوق رب العالمین تھے اون کو حق سبحانہ و تعالی نے حکم فرمایا ہی کہ علم زیادہ ہونے کی دعا مانگین چنانچہ فرمایا ہی کہ قُلْ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا ترجمہ کہو ای محمدؐ کہ ای پروردگار میرے زیادہ دے مجکو علم اسمین عمدۃ البیان مین ہی کہ فرمایا جناب رسولخداؐ نے کہ جسوقت مجھپر وہ دن آتا ہی کہ جسمین

سورۂ طٰہٰ [illegible]

علم مجکو زیادہ نہین ہوتا ہی تو اوس دن کے آفتاب کے طلوع مین برکت نہین ہوتی اور حضرت
صادقؑ نے فرمایا ہی اور جناب رسول خدا سے روایت کی ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ فضل علم کا
زیادہ دوست ہی طرف میرے فضل عبادت سے انتہی و نیز فرمایا ہُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلَيْكَ
الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰيٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۭ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاۗءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاۗءَ تَاْوِيْلِهٖ
وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ
رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا
وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ
لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ ترجمہ وہ خدا ہی جسنے نازل کیا ہی
تیرے اوپر کتاب کو بعض اون مین سے آیتین محکم ہین وہ اصل ہین کتاب کی اور دوسری
آیتین متشابہات ہین پس لیکن جو لوگ کہ اون کے دلون مین کجی ہی تو پیروی کرتے ہین وہ
اون آیتون کی کہ جو متشابہ ہین اوسی کتاب مین سے واسطے طلب کرنے فتنہ کے اور واسطے
طلب کرنے اوسکی تاویل کے اور کوئی نہین جانتا ہی اوسکی تاویل کو سوا اللہ کے
اور اون لوگون کے کہ جو ثابت قدم ہین علم مین کہتے ہین وہی لوگ کہ ایمان لائے ہم
ساتھ اوسی کتاب کے کہ کل ہمارے پروردگار کی جانب سے ہی اور نہین نصیحت قبول
کرتے ہین مگر صاحبان عقل کہتے ہین وہ لوگ کہ ای پروردگار ہمارے نہ کج کر تو ہمارے
دلون کو بعد اسکے کہ ہدایت کی ہی تونے ہمکو اور عطا کر تو واسطے ہمارے اپنے پاس سے رحمت
تحقیق کہ تو ہی بہت بخشنے والا ای پروردگار ہمارے تحقیق کہ تو ہی ہی جمع کرنے والا
آدمیون کا واسطے ایسے دن کے کہ جس مین کچھ شک نہین ہی یعنی روز قیامت تحقیق کہ
اللہ نہین خلاف کرتا ہی وعدے کو انتہی چونکہ یہ آیت فوائد کثیرہ پر مشتمل تھی لہذا مین نے
اس مقام پر نقل کی اور طوالت کا خیال نہین کیا اب مین بعض فوائد کو بیان کرتا ہون

آگاہ ہو کہ علم سے بہتر کوئی چیز نہین ہی لیکن اسکے واسطے بھی حدود ہین جیسا کہ مین نے
عقل کے حدود کو مقدمۃ الکتاب کی فصل دوم کے مصباح دوم مین بیان کیا ہی پس
اول تو انسان کو چاہیے کہ اپنے علم کی حد کو پہچانے اور اوس سے تجاوز نہ کرے کہ جس
بات کو نہین جانتا ہی اوس مین بھی خواہ مخواہ دخل در معقولات کرنے لگے چنانچہ اس
باب مین بھی حق سبحانہ وتعالے اپنی کتاب عزیز مین اہل کتاب سے خطاب کر کے
فرماتا ہی هَا أَنتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُم بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا
لَيْسَ لَكُم بِهِ عِلْمٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ترجمہ آگاہ ہو تم وہ لوگ
کہ حجتین نکالین تم نے اوس چیز مین کہ تمھارے لیے ساتھ اوسکے علم تھا پس کیون حجت
کرتے ہو تم اوس چیز مین کہ نہین ہی تمھارے لیے ساتھ اوسکے کوئی علم اور اللہ جانتا ہی
اور تم نہین جانتے انتہی عمدۃ البیان مین لکھا ہی کہ حاصل یہ ہی کہ پہلے سے تم ایک امر کا
علم رکھتے تھے اور اوسکو سمجھتے تھے لیکن ازراہ عداوت وعناد جان بوجھکر اوس مین تم
جھگڑا کرتے تھے اور اب تمھاری جہالت اور عداوت کی نوبت یہان تک پہونچی ہی
کہ جس چیز کا تم علم نہین رکھتے ہو اوس مین بھی تم جھگڑا کرتے ہو انتہی دوم یہ بات لازم
ہی کہ جب حق کو پہچان لے اور اوسکا علم اوسکو حاصل ہو جاے تو پھر دیدہ و دانستہ
اوس مین حق پوشی کے لیے مکابرہ نکرے جیسا کہ اس آیۂ کریمہ سے واضح ہوا کہ
اہل کتاب باوصف اسکے کہ جناب خاتم النبیین ؐ کے صفات وآثار کو اپنی کتابون مین
لکھا ہوا پاتے تھے اور جانتے تھے کہ یہ جناب وہی رسالت مآب ہین لیکن پھر بھی یہ عمداً
تمام علامات بیجا کرکے حق پوشی کرتے تھے اور بعض باتین جو نہین جانتے تھے اوس مین بھی
جھگڑا کرتے تھے اور جس شخص مین یہ دونون باتین ہونگی اوسکو علم نفع کے عوض مین
ضرر پہونچایگا اور نجات کے عوض ہلاکت ابدی مین ڈالیگا اور یہ دونون باتین نہین
پیدا ہوتی ہین مگر اتباع ہوا وہوس وپیروی خواہش نفسانی کے سبب سے کہ

جس کی مذمت و ملامت اول ہی سے اس کتاب مین ہوتی چلی آتی ہی آخر عزیز جب تجکو یہ معلوم
ہو گیا تو اب غور و تامل کرنے سے اس آیۂ کریمہ کے بعض معانی کہ جو ظاہر ہین وہ تیری
سمجھ مین بخوبی آجائین گے اور وہ یہ ہین کہ قرآن مین جو آیات متشابہات ہین اون کی
تاویل کو سوا خدا کے اور اون لوگون کے کہ علم مین راسخ ہین اور کوئی نہین جانتا اور جن
لوگون کے دلون مین کجی ہی وہ دو سبب سے اونکی تاویل کے درپے ہوتے ہین اول تو
خواہش فتنہ و فساد کہ اونکے ضمن مین کچھ اپنا مطلب دنیوی حاصل کرین جیسا کہ ابتغاء
الفتنۃ سے ظاہر ہی دوم اظہار علم و نیز اس بات کا خیال کہ کوئی ہم کو یہ نہ کہے کہ یہ آیات
متشابہات کی تاویل نہین جانتے جیسا کہ ابتغاء تاویلہ سے واضح ہی اور یہ امر بر ظاہر
ہی کہ الراسخون فی العلم سے مراد جناب رسالت مآب ہین کہ جسطرح آیات قرانیہ آنکی
طرف وحی کی جاتی تھی اوسی طرح اوسکی تاویل بھی وحی سے جانتے تھے اور آنکے اہلبیت
اطیاب کہ اونکو سینہ بسینہ رسول خدا سے علم پہونچا ہی اور عمدۃ البیان مین ابن عباس
سے روایت ہی کہ جسوقت جناب امیر المؤمنین ع اس آیت کو پڑھتے تھے تو فرماتے
تھے کہ مین ہون اون راسخون فی العلم سے کہ جو تاویل متشابہ کی جانتے ہین انتہی
پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ گو کیسا ہی علم و فضل رکھتا ہو مگر قرآن کے سمجھنے کے لیے
حدیث کی طرف رجوع کرے اور ہرگز ہرگز اپنی عقل ناقص پر اعتماد نکرے ورنہ سواے
گمراہی کے اور کوئی نتیجہ نہوگا افسوس کہ اس زمانے مین ہم بعض مدعیان عقل و علم کو
دیکھتے ہین کہ متشابہات درکنار آیات محکمات مین بھی اپنی راے فاسد کو دخل دیتے ہین
و تفسیر بالراے لکھتے ہین یہان تک کہ وجود ملائکہ و ابلیس و خصوصیات جنت و نار
مثل حور و قصور و اشجار و انہار و ثیاب جہنم و غذاے کفار مثل زقوم و ضریع وغیرہ
و معجزات انبیا علیہم السلام مثل شق قمر و شگاف بحر و احیاے اموات وغیرہ کہ جو آیات
متعددہ کثیرہ سے بخوبی ثابت ہیں ان سب سے قطعاً انکار کرتے ہین پس یہ علم جہل ہے

بد تر ہو بلکہ موجب خسر الدنیا والآخرۃ اس مقام پر اس مطلب کی اس سے زیادہ تفصیل مناسب نہین معلوم ہوئی انشاء اللہ تعالی اسی کتاب کے اور کسی مقام مین بیان کی جائیگی اور شاید اس آیۂ وافی ہدایہ کو پھر مکرر نقل کرون انشاء اللہ المستعان وعلیہ التکلان اب مین اصول کافی سے اس مقام پر چند احادیث کا ترجمہ لکھتا ہون حضرت ابو عبد اللہ سے منقول ہی کہ جناب رسول خدا م نے فرمایا کہ طلب کرنا علم کا فریضہ ہی ہر مسلمان پر آگاہ ہو کہ تحقیق اللہ دوست رکھتا ہی طالبان علم کو اور جناب امیر المومنین سے منقول ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ ایہا الناس جانو تم کہ تحقیق کہ کمال دین کا طلب کرنا علم کا ہی اور عمل کرنا ساتھ اوسکے آگاہ ہو کہ طلب کرنا علم کا تمھارے اوپر زیادہ واجب ہی طلب کرنے سے مال کے اس سبب سے کہ مال قسمت کیا گیا ہی ضمانت کیا گیا ہی واسطے تمھارے تقسیم کیا ہی اوسکو خداے عادل نے درمیان تمھارے اور ضامن ہوا ہی اوسکا اور جلد وفا کریگا واسطے تمھارے اور علم مجتمع ہی اہل علم کے پاس اور تم حکم کیے گئے ہو واسطے طلب کرنے اوسکی کے اہل علم سے پس طلب کرو تم اوسکو اور منقول ہی کہ حضرت ابو عبد اللہ فرماتے تھے فہم حاصل کرو دین مین اس لیے کہ جس شخص نے نہ فہم حاصل کیا تم مین سے دین مین پس وہ اعرابی ہی (یعنی جنگلی اور وحشی) اس سبب سے کہ اللہ عز وجل اپنی کتاب مین فرماتا ہی لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ اس حدیث مین حضرت نے جس آیۂ کریمہ کی طرف اشارہ فرمایا ہی وہ پوری آیت یہ ہی وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ترجمہ اور نہین ممکن ہی مومنوں کو کہ باہر نکل جاوین کل وہ پس کیون نہین نکلتا ہر ہر فرقے مین اون مین سے

سورۂ توبہ رکوع ۱۵

ایک گروہ تاکہ فہم حاصل کرین دین مین (یعنی علم دین سیکھین) اور تاکہ ڈراوین اپنے
قوم کو جسوقت کہ پھرین وہ لوگ اون کی طرف شاید کہ وہ ڈرین انتہی عمدۃ البیان
مین لکھا ہی کہ اس آیت سے معلوم ہوا کہ فقیہ ہونا واجب کفائی ہی اور دریافت
کرنا ہر ایک کو مسائل دین کا اوس فقیہ سے بلا واسطہ یا بواسطہ واجب عینی ہی
اور حضرت صادق ؑ نے فرمایا ہی کہ ہو تو عالم یا سیکھنے والا علم کا یا دوست رکھ تو
علما کو اور نہ ہو تو چوتھا سواے انکے پس ہلاک ہو گا تو انکے بغض سے انتہی
موضع الحاجۃ و نیز حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہی کہ آپ فرماتے
تھے کہ لازم کرو تم فہم حاصل کرنا دین خدا مین اور نہو جاؤ تم بادیہ نشین اسلیے
کہ جو شخص نہ فہم حاصل کریگا دین خدا مین خداے تعالے قیامت کے دن اسکی
طرف نظر لطف و رحمت نہ کریگا اور اوسکے کسی عمل کو پاک نہ کرے گا و نیز اونھین
حضرت سے منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ علما امانت دار ہین اور پرہیزگار قلعے ہین
اور اوصیا سردار ہین اور نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ اونھون نے اپنے
آباے طاہرین سے روایت کی ہی کہ جناب رسول خدا ؐ نے فرمایا ہی کہ نہین بہتر
ہی زندگی مگر دو آدمیون کے لیے ایک وہ عالم جسکی لوگ اطاعت کرین اور ایک
وہ سننے والا کہ جو یاد رکھے اور حضرت امام محمد باقر ؑ سے منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ
جو عالم کہ لوگ اوسکے علم سے نفع پائین افضل ہی ستر ہزار عابدون سے و نیز اونھین
حضرت سے منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ جس شخص نے کوئی دروازہ ہدایت کا
سکھلایا اوسکو بھی اوسی قدر ثواب ملیگا کہ جو اوس ہدایت پر عمل کرنے والے کو ملیگا
حالانکہ عمل کرنے والون کے ثواب مین سے کچھ کم نہو گا اور جس شخص نے کوئی دروازہ
گمراہی کا سکھلایا اوسپر بھی ویسا ہی بار گناہ ہو گا کہ جیسا اوسکے ساتھ عمل کرنے
والے پر حالانکہ اوس گمراہی پر عمل کرنے والون کے بوجھون مین سے کچھ کم نہو گا

اور حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہی کہ طلب کرو تم علم کو اور زینت حاصل کرو ہمراہ اوسی علم کے ساتھ حلم و وقار کے اور تواضع کرو تم واسطے اوس شخص کے کہ جسکو علم سکھاتے ہو اور تواضع کرو واسطے اوس شخص کے کہ جس سے تم نے علم طلب کیا ہی اور نہو تم ایسے عالم کہ جو مغرور و متکبر ہوتے ہین پس تمھارا باطل تمھارے حق کو بھی لیجائیگا جناب امیر المؤمنین ع سے منقول ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ حق عالم مین سے یہ ہی کہ اوس سے زیادہ سوال نکر اور اوسکے دامن کو نہ پکڑ اور جسوقت تو اوسکے پاس جاے اور لوگ بیٹھے ہوے ہون تو سلام سب پر کر مگر اوس عالم کو ساتھ تحیت کے مخصوص کر اور اوسکے سامنے بیٹھ پیچھے نہ بیٹھ اور اپنی آنکھ سے اور ہاتھ سے اشارہ نکر اور زیادہ باتین نکر کہ فلان نے یہ کہا ہی اور فلان نے یہ کہا ہی خلاف اوس عالم کے قول کے اور نہ ملول ہو اوسکی طول صحبت سے اسلیے کہ عالم مثل درخت خرمے کے ہی کہ تو اوسکا منتظر رہتا ہی تو وہ کوئی نہ کوئی پھل تیرے اوپر گرا دیتا ہی اور عالم کو زیادہ ثواب ہی روزہ رکھنے والے سے نماز پڑھنے والے سے راہ خدا مین جہاد کرنے والے سے انشاء اللہ تعالی اور حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا ہی کہ شیطان کسی مومن کی موت کو اسقدر دوست نہین رکھتا کہ جسقدر فقیہ کی موت کو دوست رکھتا ہی اور نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جب ایسا مومن مرتا ہی کہ جو فقیہ ہو تو اسلام مین ایسا رخنہ پیدا ہو جاتا ہی کہ کوئی چیز اوسکو بند نہین کر سکتی اور حضرت امام موسی کاظم سے منقول ہی کہ عالم سے مہریون پر باتین کرنا اس سے بہتر ہی کہ جاہل سے مسند و زیرا باتین کرے اور حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مین نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب مین پڑھا ہی کہ تحقیق اللہ نے نہین لیا ہی جاہلون سے عہد واسطے طلب کرنے علم کے یہان تک کہ لے لیا ہی عالمون سے عہد واسطے عطا کرنے علم کے جاہلون کو اس لیے کہ علم جہل سے پیشتر تھا و نیز حضرت

امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ زکوۃ علم کی یہ ہی کہ تو اوسکو بندگان خدا کو سکہا اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ آپ نے مفضل بن یزید سے فرمایا کہ مین تم کو دو خصلتون سے منع کرتا ہون کہ اون دونون مین ہلاکت ہی آدمیون کی ایک تجھے اس بات سے منع کرتا ہون کہ دین باطل کو اختیار کرے اور ایک اس بات سے کہ لوگون کو فتوی دے تو اوس بات کا کہ جسکو تو خود نہ جانتا ہو اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہی کہ جو شخص لوگون کو فتوی دے بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے لعنت کرتے ہین اوسکو فرشتے رحمت کے اور فرشتے عذاب کے اور پہونچتا ہی اوسکو گناہ اوس شخص کا کہ جو اوسکے فتوے پر عمل کرے اور زرارہ بن اعین نے لکہا ہی کہ مین نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ حق اللہ کا بندون پر کیا ہی آپ نے فرمایا کہ یہ ہی کہ جو جانتے ہون وہ لوگون کو بتائین اور جو بات نہ جانتے ہون اوس مین توقف کرین اور حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہی کہ عمل کرنے والا بغیر بصیرت کے مانند چلنے والے کے ہی اوپر غیر راہ راست کے کہ نہین زیادہ کرتی ہی اوسکو سرعت سیر مگر دوری منزل مقصود سے ایک شاعر نے گویا اسی حدیث کے مضمون کو نظم کیا ہی شعر

نترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی ✝ این رہ کہ تو میروی بہ ترکستان ست

انتہی ناظر خبیر پر پوشیدہ نرہیگا کہ گو مین نے یہان تک اس فصل مین پندرہ صفتین لکھی ہین مگر ان کے ضمن مین اور بہت سے صفات حسنہ کا بیان آگیا ہی مثلاً عبادت مین خلوص نیت وخضوع وخشوع ورجوع قلب وتقوی مین زہد وورع وعفت توکل علی اللہ مین رضا وتسلیم وقناعت اور صلہ رحم مین ایفاے عہد وادای امانت وصدق مین صحبت اخیار اور اداے امانت کا بھی ذکر ہی اور عدل وانصاف مین بہت سے صفات کا بیان آگیا ہی مثل کم سخنی ومواسات وحسن سلوک واداے امانت وغیرہ اور اصلاح ذات البین مین اتفاق اہل اسلام کا بیان کسی قدر شرح وبسط

کے ساتھ ہو اور خوبی غورہ بھی اس مین مذکور ہی اور سخاوت مین مذمت بخل و اسراف اور
شجاعت مین مذمت جبن و تہور و صفت حلم و کظم غیظ و عفو اور اسکے سوا بہت سے
صفات کا بیان ضمن آیات و احادیث مین آگیا ہی کہ جو شخص ذرا بھی بنظر غور و تامل
دیکھیگا اوسکو خود واضح ہو جائیگا اب مین اس فصل کو چند آیات و احادیث کے لکھنے پر
ختم کرتا ہون کہ جو اکثر صفات حسنہ پر مشتمل ہین حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ
وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرَاتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَ
الْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ
فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ
رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ؕ ترجمہ تحقیق مسلمان مرد اور مسلمان عورتین اور ایمان والے
مرد اور ایمان والی عورتین اور عبادت کرنے والے اور عبادت کرنے والیان اور
سچ بولنے والے اور سچ بولنے والیان اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیان
اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیان اور صدقہ دینے والے اور صدقہ
دینے والیان اور روزہ رکھنے والے اور روزہ رکھنے والیان اور حفاظت کرنے
والے اپنی شرمگاہون کو اور حفاظت کرنے والیان اور ذکر کرنے والے اللہ کا
بہت اور ذکر کرنے والیان مہیا کیا ہی اللہ نے واسطے اونکے بخشش کو اور ثواب
عظیم کو اور نہین لائق ہی واسطے کسی ایمان والے مرد اور ایمان والی عورت کے کہ
جس وقت حکم کرے اللہ اور رسول اسکا کسی کام کو یہ بات کہ ہووے واسطے اون
لوگون کے اختیار اپنے کام مین اور جو شخص کہ نافرمانی کرے اللہ کی اور اسکے رسول کی

[illegible]

پس تحقیق گمراہ ہوا وہ شخص گمراہی ظاہر انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ مین حق سبحانہ وتعالی
نے اول دس صفتون کا بیان فرمایا ہے کہ جو جامع کل اعمال خیر ہین اول اسلام کہ جو عام
ہے دوم ایمان کہ جو خاص ہے اور بغیر اوسکے اسلام ظاہری مقبول نہین سوم قنوت ہے
کہ جس سے مراد عبادت و اطاعت و فرمانبرداری و دعا وغیرہ ہے چہارم صدق پنجم
صبر ششم خشوع کہ جو عمدہ ارکان عبادت مین سے ہے ہفتم صدقہ دینا کہ جو شامل ہے جمیع
خیرات ومبرات کو ہشتم روزہ رکھنا نہم عصمت وعفت حرام سے دہم اکثر ذکر ویاد
خدا مین رہنا اور بعد اوسکے اعلاے مراتب اطاعت کو بیان فرمایا ہے کہ کسی مومن و
مومنہ کو یہ جائز نہین ہے کہ جس کام کا خدا ورسول حکم فرمائین اوس مین کسی طرح اپنے
اختیار کو دخل دین بلکہ چاہیے کہ اپنی جان مین اور مال مین خدا اور رسول کے حکم کو
جاری سمجھین اور اوس کی اطاعت کرین ورنہ گمراہ ہو جائینگے ونیز فرماتا ہے قَدْ
أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ
اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ
حَافِظُونَ ۝ إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ
مَلُومِينَ فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ وَالَّذِينَ هُمْ
لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ۝ وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَوَاتِهِمْ
يُحَافِظُونَ ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْوَارِثُونَ ۝ الَّذِينَ يَرِثُونَ الْفِرْدَوْسَ
هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝ ترجمہ تحقیق رستگاری پائی اون مومنون نے کہ جو اپنی نماز
مین عاجزی کرنے والے ہین اور اون مومنون نے کہ جو بیہودہ باتون سے
منھ پھیرنے والے ہین اور اون مومنون نے کہ جو زکات دینے والے ہین اور اون
مومنون نے کہ جو اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرنے والے ہین مگر اپنی ازواج پر یا اپنے
مملوکون پر پس تحقیق کہ وہ لوگ نہین ملامت کیے گئے ہین پس جو شخص کہ خواہش کرے

سوائے اسکے پس یہ لوگ حد سے گذرنے والے ہین اور اون مومنون نے کہ واسطے
اپنی امانتون کے اور اپنے عہد کی رعایت کرنے والے ہین اور اون مومنون نے کہ وہ
اپنی نمازون پر محافظت کرنے والے ہین یہی مومن وہ وارث ہین کہ ورثے مین لین گے
فردوس کو وہ اوس مین ہمیشہ رہنے والے ہین انتھی ان آٹھون آیتون مین بھی حق سبحانہ و
تعالی نے سات صفات حسنہ کا ذکر فرمایا ہی اول خشوع کرنا نماز مین اور اسکا بیان
باب عبادات مین کہ جو صفت اول قرار دی گئی ہی کسی قدر ہو چکا ہی اور نیز عمدۃ البیان
مین منقول ہی کہ پہلے جناب رسول خداؐ نماز مین اپنی نگاہ کو آسمان پر رکھتے تھے
جب یہ آیت نازل ہوئی تو سر اپنا نیچے کیا اور زمین کی طرف نگاہ کی اور مستحب
یہ ہی کہ حالت قیام مین تو نگاہ طرف سجدہ گاہ کے ہو اور حالت رکوع مین دونون
پائون کے درمیان مین اور حالت سجود مین طرف ناک کے اور حالت تشہد مین
طرف بغل کے اور قنوت پڑھتے ہوے ہتھیلیون کی طرف اور چاہیے کہ نماز مین
توجہ خدا کی طرف ہو کہ اوسکے بزرگی کا اور اپنی بیقدری اور حقارت کا دھیان ہو
اور افضل یہ ہی کہ اپنے تئین فراموش کر دے چنانچہ منقول ہی کہ جنگ احد مین
جناب امیر المومنینؑ کے بدن مبارک مین کسی کافر کی پیکان لگی اور بدن مین گڑ گئی
جسوقت اوسکو نکالتے تھے تو بہت درد ہوتا تھا اس سبب سے نوبت اوسکے
نکالنے کی نہ پہونچی لوگون نے جناب سرور کائنات ؐ کو اطلاع کی فرمایا کہ جسوقت
علیؑ نماز مین مشغول ہو اوسکو نکالو لوگون نے ایسا ہی کیا جب جناب امیر المومنینؑ
نماز مین مصروف ہوے اوسوقت ایک شخص نے وہ پیکان بدن مبارک سے نکال کی
اور حضرت علیؑ کو کچھ خبر نہ ہوئی اور خون کثرت سے مصلے پر جاری ہوا بعد نماز
کے خون کو دیکھکر پوچھا کہ یہ خون کہان سے آیا ہی لوگون نے اطلاع دی تو فرمایا
کہ مجھکو معلوم نہین کہ پیکان کس وقت نکلی اور یہی حضرت امام زین العابدینؑ کا حال

تھا شیطان نے کئی مرتبہ سانپ بن کر کاٹا بالکل اطلاع نہ ہوئی انتہی موضع الحاجۃ
دوسری صفت اعراض کرنا ہی لغو سے عمدۃ البیان مین اس کی تفسیر مین مذکور ہی
کہ حضرت صادق ؑ نے فرمایا ہی کہ مراد اس سے یہ ہی کہ اگر کوئی از روے بہتان کے
کوئی باطل امر تیری طرف منسوب کرے اور وہ امر کہ جو تجھ مین نہو اور وہ تجھ مین کہے تو
خالصۃً للہ اوس سے منھ پھیرلے اور دوسری روایت مین ہی کہ مراد لغو سے راگ
اور سب امور لہو ولعب کے ہین اور حضرت امیر المؤمنین ؑ نے فرمایا ہی کہ وہ بات
کہ جس مین یاد خدا نہین ہی وہ لغو ہی انتہی موضع الحاجۃ اور تیسری صفت
زکوۃ دینا ہی عمدۃ البیان مین لکھا ہی کہ بعض کہتے ہین کہ زکوۃ عام ہی خواہ زکوۃ
مال ہو خواہ فطر ہو خواہ تصدق ہو اور حضرت صادق ؑ نے فرمایا ہی کہ جو کوئی
ایک قیراط یعنی قریب ایک رتی کے زکوۃ مین سے منع کرے کہ نہ دیوے وہ شخص
مومن نہین ہی چوتھی صفت عفت ہی اور اوسکا بیان خود حق سبحانہ تعالے نے
فرمادیا ہی پانچوین صفت اداے امانت ہی اور اوسکا بیان صفات ماسبق کے
ضمن مین آچکا ہی چھٹی صفت ایفاے عہد ہی اور اسکا بیان بھی ضمن صفات ماسبق
مین آگیا ہی ساتوین صفت محافظت صلوۃ ہی اور مراد اس سے یہ ہی کہ نمازونکو
اون کے وقتونپر مع آداب و شرائط کے بجالاتے ہین اور کسی نماز کو ضایع نہین
کرتے اور کلام مجید مین اس طرح کی بہت سی آیتین ہین کہ عمدہ مکارم اخلاق پر
دلالت کرتی ہین مین نے بخوف طوالت فقط اسی قدر پر اکتفا کی ہی اب مین چند
احادیث اصول کافی سے ترجمہ لکھتا ہون حضرت امام جعفر صادق سے منقول
ہی کہ مکارم دس ہین پس اگر تجھ سے ہوسکے کہ تجھ مین یہ ہون پس چاہیے کہ
ایسا ہی ہو اور مکارم ایک شخص مین ہوتے ہین اور اوسکے بیٹے مین نہین
ہوتے اور بیٹے مین ہوتے ہین اور اوسکے باپ مین نہین ہوتے اور غلام مین

ہوتے ہین اور آزاد مین نہین ہوتے لوگون نے پوچھا کہ یا حضرت وہ کیا ہین آپنے
فرمایا کہ صداقت لڑائی کی (یعنی شجاعت) اور صداقت زبان کی اور ادا کرنا امانت کا
اور صلہ رحم اور دعوت کرنا مہمان کی اور کھانا کھلانا سائل کو اور پورا بدلا دینا کام کا
اور ذمہ داری واسطے ہمسایہ کے اور ذمہ داری واسطے ساتھی کے اور سردار ان
سب کی حیا ہی انتہی ظاہر ہے کہ جس شخص کو حیا و غیرت ہی نہوگی اوس سے
کیا نیکی کی امید ہوسکتی ہی چنانچہ حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہی کہ آپنے
فرمایا کہ حیا ایمان مین سے ہی اور ایمان بہشت مین ہی یعنی اہل ایمان بہشت مین داخل
ہون گے و نیز منقول ہی کہ حیا اور ایمان دونون نزدیک ہین ایک مقام مین پس جب
ایک ان دونون مین سے جاتا رہیگا تو دوسرا بھی اوسکے ساتھ چلا جائیگا و نیز
منقول ہی کہ جسکو حیا نہین ہی اوسکے لیے ایمان بھی نہین ہی اور نیز اونھین حضرت
سے منقول ہی کہ جناب رسول خداؐ نے فرمایا کہ جس شخص مین چار باتین ہونگی
اگرچہ وہ سر سے پانون تک گنہگار ہوگا مگر اوسکے گناہ نیکیون سے بدل جائینگے
صدق اور حیا اور حسن خلق اور شکر و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ مین البتہ
دوست رکھتا ہون اوس شخص کو کہ عاقل ہو صاحب فہم ہو فقیہ ہو حلیم ہو مدارات
کرنے والا ہو صبر کرنے والا ہو سچ بولنے والا ہو وعدہ وفا کرنے والا ہو تحقیق کہ
اللہ عزوجل نے مخصوص کیا ہی انبیا علیہم السلام کو ساتھ مکارم اخلاق کے پس
جس شخص مین یہ باتین ہون تو اوسکو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے ان باتون کے
ہونے پر اور جس شخص مین یہ باتین نہون پس اوسکو چاہیے کہ تضرع کرے طرف
اللہ عزوجل کے اور ان باتون کو اوس سے مانگے راوی کہتا ہی کہ مین نے کہا کہ
مین آپ پر سے فدا ہون وہ کون سی باتین ہین آپ نے فرمایا کہ وہ یہ باتین ہین
پرہیزگاری اور صبر اور شکر اور حلم اور حیا اور سخاوت اور شجاعت اور غیرت اور

نیکی کرنا اور سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ آپ نے
فرمایا کہ تحقیق اللہ عزوجل نے تمھارے لیے دین اسلام کو پسند کیا پس نیک کرو
تم اوسکی صحبت کو ساتھ سخاوت اور حسن اخلاق کے و نیز اونھین حضرت سے منقول
ہی کہ حضرت امیر المؤمنین ؑ نے فرمایا ہی کہ اسلام کے چار رکن ہین ایک راضی رہنا
ساتھ تقدیر خدا کے اور دوسرے توکل کرنا خدا پر اور تیسرے سپرد کرنا اپنے کام کو
طرف اللہ کے اور چوتھے مان لینا خدا کے حکم کو اور ابو بصیر سے منقول ہو کہ حضرت امام
جعفر صادق نے فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ جسکے واسطے حد نہ مقرر ہو مین نے
کہا کہ مین آپ پر فدا ہون توکل کی کیا حد ہو آپ نے فرمایا کہ یقین مین نے کہا کہ
یقین کی کیا حد ہی آپ نے فرمایا کہ یہ ہی کہ تو اللہ کے ساتھ اور کسی چیز کا خوف نکرے
اور نیز اونھین حضرت سی منقول ہی کہ حضرت امیر المؤمنین ؑ نے فرمایا جبکہ آپ منبر پر
تشریف رکھتے تھے کہ نہین پاتا ہی کوئی شخص ایمان کے ذائقے کو یہان تک کہ اس
بات کو جان لے کہ جو چیز اوسکو ملی ہی وہ اوس سے فوت نہین ہو سکتی تھی اور جو
چیز اوس سے فوت ہو گئی وہ اوسکو مل نہین سکتی تھی و نیز اونھین حضرت سے
منقول ہی کہ حضرت امیر المؤمنین ؑ ایک دیوار کے نیچے بیٹھے ہوے تھے کہ جو قریب
گرنے کے تھی اور لوگون کا فیصلہ کر رہے تھے پس بعض آدمیون نے کہا کہ یا حضرت
اس دیوار کے نیچے نہ بیٹھیے کہ اس مین کچھ آڑ نہین ہی پس حضرت امیر المؤمنین ؑ نے
فرمایا کہ ہر شخص کے لیے اوسکی اجل حافظ ہی اور جسوقت کہ آپ کھڑے ہوے تو وہ
دیوار گر پڑی اور حضرت امیر المؤمنین ؑ اکثر ایسی باتین کیا کرتے تھے اور یقین
اسی کا نام ہی اور سعید بن قیس ہمدانی سے منقول ہی کہ مین نے ایک دن لڑائی مین
ایک شخص کو دیکھا کہ وہ فقط دو کپڑے پہنے ہوے ہی پس مین گھوڑا دوڑا کر نزدیک
گیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ حضرت امیر المؤمنین ؑ ہین پس مین نے کہا کہ یا امیر المؤمنین

آپ ایسے مقام پر اسطرح ہین پس آپ نے فرمایا کہ ہان یا سعید ابن قیس کوئی بندہ نہین ہے
مگر اوسکے واسطے اللہ کی طرف سے حفاظت کرنے والے اور بچانے والے اوسکے ساتھ
دو فرشتے مقرر ہین کہ اوسکی حفاظت کرتے ہین اس بات سے کہ پہاڑ پر سے گر پڑے
یا کنوین کے اندر گر پڑے پس جسوقت قضا آتی ہی تو وہ دونون فرشتے علیحدہ ہو جاتے
ہین اور ہر چیز سے اوسکی حفاظت کو ترک کردیتے ہین اور حضرت امام جعفر صادق ؑ
سے منقول ہی کہ قنبر غلام حضرت علی ؑ کا آپ کو نہایت دوست رکھتا تھا پس جسوقت
کہ آپ باہر کہین تشریف لیجاتے تھے تو وہ بھی آپ کے پیچھے پیچھے جاتا تھا پس
ایک رات کو آپ نے اوسکو دیکھ لیا فرمایا کہ اے قنبر تجکو کیا ہی اوسنے کہا کہ مین آیا ہون
کہ آپ کے پیچھے رہون یا امیر المؤمنین آپ نے فرمایا کہ واے ہو تیرے اوپر تو مجھے
اہل آسمان سے حفاظت کریگا یا اہل زمین سے قنبر نے کہا کہ نہین بلکہ اہل زمین سے
پس آپ نے فرمایا کہ تحقیق کہ اہل زمین کچھ نہین کرسکتے ہین مگر بحکم خدا کہ جو آسمان سے
نازل ہوتا ہی تو پھر جا پس وہ پھر گیا انتہی ہر مسلمان صاحب بصیرت جانتا ہے کہ
مکارم اخلاق سے تمام قرآن وحدیث مملو ہی مین اس مقام مختصر مین کہان تک
لکھ سکتا ہون البتہ بعض صفات ذمیمہ کا بیان فصل سوم مین لکھونگا تاکہ اوس سے
مسلمان احتراز کرین **فصل سوم** تفسیر وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ مین
واضح ہو کہ منکر ہر ایسی چیز کو کہتے ہین کہ جس کی خوبی کا عقل و شرع شریف انکار کرے
اس لیے کہ لفظ منکر اسم مفعول ہی باب افعال سے کہ مصدر اسکا انکار ہی یعنی انکار
کیا ہوا پس یہ لفظ اعم ہی اور شامل ہی کل برائیون کو اس لیے کہ ہر برائی کی خوبی کا
عقل سلیم و شرع مستقیم انکار کرتی ہی اور ضد ہی معروف کی اور معروف بھی مفعول ہی
عرف سے کہ جسکے معنی پہچاننے کے ہین یعنی پہچانا ہوا پس معروف کا اطلاق ہر ایسی
چیز پر ہوگا کہ عقل جسکی خوبی کو پہچانے اور اوس سے انکار نہ کرے پس یہ شامل ہی

جمیع امور واجبہ و مستحبہ کو اور امر مباح بھی اوسکے عموم مین داخل ہی اور یہی باعث ہی کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کل نیکیون کے حکم کرنے کو اور کل برائیون سے منع کرنیکو کہتے ہین اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین بہت جگہ معروف کے ساتھ حکم کرنیکی اور منکر سے منع کرنے کی مدح فرمائی ہی اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر شرع شریف مین واجب ہی اجماعًا اور فحشاء مشتق ہی فحش سے کہ اوسکے معنی برائی مین حد سے گذرنے کے ہین اور ہر امر فاحش کو منکر کہہ سکتے ہین اور منکر پربھی فاحش کا اطلاق ہو سکتا ہی لیکن فاحش اور فاحشہ اور فحشاء کا استعمال زیادہ تر اون برائیون پر ہوتا ہی کہ جسمین بے شرمی اور بے حیائی زیادہ ہو مثل زنا ولواطہ وغیرہ کے پس اسمین بہ نسبت منکر کے تخصیص ہی اور بعد اوسکے جو منکر کا ذکر فرمایا ہی یہ تعمیم ہی بعد تخصیص کے جیسا کہ اوامر مین بعد عدل کے لفظ احسان کا ذکر فرمایا ہی اور بغی کے معنی ظلم وتعدی وسرکشی ونافرمانی کے ہین اور بغاء کے معنی زنا کرنے کے بھی آئے ہین اور بغی عموم فحشاء ومنکر مین داخل ہی لیکن اسکا علیحدہ اسواسطے ذکر فرمایا ہی کہ بغاوت وسرکشی ونافرمانی کی ممانعت کی زیادہ تاکید ہو جائے اس لیے کہ یہ امر مادہ ہی جمیع فسادات وقبائح وشنائع کا نیز یہ تخصیص ہی بعد تعمیم اس لیے کہ بغی مین بہ نسبت منکر کے عموم کم ہی اے عزیز اگر تو کچھ بھی بنظر غور وتامل وتدبر دیکھے تو تجھے اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ اس آیۂ وافی ہدایہ مین جمیع محاسن کا امر اور جمیع قبائح کی نہی فقط نہین ہی بلکہ باوصف قلت الفاظ تکرار وتاکید وتفصیل بھی ہی اور تقریر مختصر اسکی یہ ہی کہ اوامر مین پہلے عدل کا حکم فرمایا ہی کہ جو ضد ہی ظلم وجور کی اور عدل کا عموم فصل دوم مین بخوبی ثابت ہو چکا ہی کہ ہر نیکی وخوبی اس مین داخل ہی اور ظلم کا اطلاق ہر گناہ ومعصیت وبرائی پر ہو سکتا ہی اور یہ امر ظاہر ہی کہ ہر شے کا امر مستلزم ہی اوسکی ضد کی نہی کو یعنی جب ایک بات کرنے کا حکم ہو تو اوس سے ثابت ہو جائیگا کہ اوسکے خلاف کرنے کی ممانعت ہی مثلاً نماز

پڑھنے کے حکم سے نہ پڑھنے کی ممانعت اور روزہ رکھنے کے حکم سے نہ رکھنے کی ممانعت
اور نکاح کرنے کے حکم سے زنا کرنے کی ممانعت اور سخاوت کرنے کے حکم سے بخل کی
ممانعت اسی طرح عدل کے حکم سے ظلم کرنے کی ممانعت پس فقط عدل کے حکم کرنے سے
کل نیکیون کا حکم اور کل برائیون کی ممانعت ثابت ہو گئی اسلیے کہ عدل بمعنی اعم کل
نیکیون کو اور ظلم بمعنی اعم کل برائیون کو شامل ہی اب تکرار کر موجب تاکید ہی اوسکا
بیان کو خیال کر کہ نواہی مین عدل کی ضد کا کہ جو ظلم ہی ذکر نہین فرمایا ورنہ پھر تکرار
کر موجب تاکید ہی نہ ثابت ہوتی بلکہ لفظ منکر ارشاد فرمایا ہی کہ جو ضد ہی معروف کی اور
یہ امر بھی ظاہر ہی کہ جس طرح امر شی سے اوسکی ضد کی نہی ثابت ہوتی ہی اسی طرح نہی
شی سے اوسکی ضد کا امر ظاہر ہوتا ہی پس منکر کی ممانعت سے معروف کا حکم ثابت ہو گیا
اور ان دونون لفظون کا عموم مین ابھی ابتداے فصل ہذا مین بیان کر چکا ہون۔
پس ثابت ہو گئی تکرار و تاکید جمیع محاسن کے امر کی اور جمیع قبائح کے نہی کی علاوہ
اسکے ایک بڑا فائدہ یہ ہی کہ عموم اس آیت کے امر و نہی کا مضاعف ہو گیا اس لیے کہ
اگر بالفرض کوئی امر مستحسن عدل کے عموم سے علیحدہ و خارج معلوم ہوگا تو وہ معروف
کے عموم مین داخل ہو جائیگا کہ جو ضد ہی منکر کی کہ جسکی نہی کے ضمن مین اوسکا امر
مندرج ہی اور اگر کوئی امر قبیح منکر کے تحت مین نہ داخل ہو سکیگا تو وہ ظلم کے تحت
مین داخل ہو جائیگا کہ جو ضد ہی عدل کی کہ جسکے امر کے ضمن مین اسکی نہی مندرج
ہی و بالعکس یعنی جو شی معروف سے خارج ہو سکے وہ عدل مین داخل ہو جاتیگی اور
جو ظلم سے خارج ہو گی وہ منکر مین داخل ہو جائین گے اب تفصیل کو سمجھ کہ عدل کے
بعد احسان کا ذکر فرمایا ہی تاکہ امر واجب و فرض و مندوب و مسنون سب کو شامل
ہو جاے جیسا کہ اسکی تفصیل فصل دوم مین بیان ہوئی و نیز جو نیکی کہ عدل کے
تحت مین نہ داخل ہو سکے وہ احسان مین داخل ہو جاے پس لفظ احسان سے

عدل کا عموم بالتصریح مضاعف ہوگیا اور ایتاے ذی القربیٰ باوصف اسکے کہ عدل
واحسان کے عموم مین داخل ہی مگر اسکو علیحدہ اسواسطے ذکر فرمایا کہ معلوم ہوجاے
کہ عزیزون کے ساتھ سلوک کرنے کے بہ نسبت غیرون کی زیادہ تاکید ہی جیسا کہ
فصل دوم مین بیان ہوا اور بعضے مین گو لفظ منکر عام ہی مگر فقط اسی پر اکتفا نہین
فرمائی تاکہ جو برائی منکر سے متبادر ہو وہ فحشا سے اور بغی سے فہم مین آجائے اسواسطے
کہ لفظ فحشا بیغیرتی وبیحیائی پر اور لفظ بغی نافرمانی وسرکشی پر لفظ منکر سے بطور واضح
دلالت کرتی ہی اب پھر اسی قاعدے سے کہ امر شے مستلزم ہی اوسکی ضد کی نہی کو
اور نہی شے مستلزم ہی اوسکی ضد کے امر کو تو غور کر کے دیکھو تو معلوم ہوجاے کہ اس
آیہ کریمہ کا عموم فوق کل عموم ہی اور کوئی عبارت ایسی ہو ہی نہین سکتی جو اسکے برابر
تعمیم پر دلالت کرسکے چہ جاکہ زیادہ پر بیان اسکا یہ ہی کہ جسطرح عدل کی ضد ظلم ہی
اوسی طرح احسان کی ضد اسائت ہی اور ایتاء ذی القربیٰ چونکہ صلہ رحم پر دلالت
کرتا ہی لہذا اسکی ضد قطع رحم ہی اور فحشاء کی ضد عفت ہی اور منکر کی ضد معروف
بیان ہی کرچکا ہون اور بغی کی ضد اطاعت ہی لہذا امر عدل واحسان وایتاے
ذی القربیٰ کے ضمن مین ظلم واسائت وقطع رحم کی نہی ثابت ہوگئی اور فحشاء ومنکر
وبغی کے ضمن نہی مین عفت ومعروف واطاعت کا امر معلوم ہوگیا اور یہ ظاہر ہی کہ
یہ سب الفاظ اعم ہین اب اس آیۂ کریمہ کے الفاظ مبارکہ کی ترتیب کو بھی ملاحظہ کرنا
چاہیے کہ پہلے عدل کا حکم فرمایا ہی اور اوسکے مقابل مین فحشاء کی پہلے نہی فرمائی اس تقابل کا
بیان یہ ہی کہ عدل اعتدال پر دلالت کرتا ہی اور فحشاء حد سے گذر جانے پر اور بعد عدل کے احسان کا
حکم فرمایا ہی کہ جو اُس سے اعم ہی اور بعد فحشاء کے منکر کی نہی فرمائی ہی کہ جو اُس سے اعم ہی اور
بعد احسان کے ایتاے ذی القربیٰ کا امر فرمایا ہی کہ جو اوس سے اخص ہی اور بعد منکر کے نہی کی
نہی فرمائی ہی کہ جو اوس سے اخص ہی و نیز جس طرح ایتاے ذی القربیٰ افضل

احسانات ہی اوسی طرح نہی بھی بدتر منکرات ہی ای عزیز تو جب ان سب باتون کو کہ جو فصل دوم سے یہان تک بیان ہوئین بغور و تامل دیکھیگا تو یہ امر تیری سمجھ مین بخوبی آجائیگا کہ جو تفاسیر مین لکھا ہی کہ اگر قرآن مین سوا اس آیت کے اور کوئی آیت نہو تی تو اوسوقت بھی اونپر صادق آتا کہ اِنَّہٗ تِبۡیَانٌ کُلِّ شَیۡءٍ یعنی تحقیق کہ وہی قرآن بیان واضح ہی ہر چیز کا تنبیہ ای ناظر کتاب میرے اسقدر افہام و تفہیم سے اس آیت کی جامعیت و بلاغت کسی قدر تیری سمجھ مین آئیگی مگر اہل زبان کو جو لطف اپنی زبان کا حاصل ہوتا ہی وہ دوسرے کو سمجھانے سے کہان حاصل ہو سکتا ہی یہی باعث تھا کہ عرب قرآن کو سن کے اوسکی فصاحت و بلاغت سے اس بات کو تسلیم کر لیتے تھے کہ یہ کلام الٰہی ہی اور جو لوگ کہ بسبب تعصب و عناد کے مسلمان نہین ہوتے تھے وہ لوگ بھی از خود رفتہ ہو جاتے تھے اور وجد مین آجاتے تھے اور کہنے لگتے تھے کہ یہ سحر ہی اور اسکے بابت سیکڑون حکایتین تفاسیر و تواریخ مین مندرج ہین اس مقام مین اونکے لکھنے کی گنجایش کہان مگر دو حکایتین کہ جو خاص اسی آیت سے متعلق ہین مین تفسیر مجمع البیان سے اس مقام پر نقل کرتا ہون ترجمہ عبارت مجمع البیان روایت ہی کہ عثمان بن مظعون نے کہا ہی کہ مین اسلام لایا تھا جناب رسول خدا کی شرم سے اسلیے کہ آپ اکثر میرے اوپر اسلام عرض کیا کرتے تھے حالانکہ اسلام نے میرے دل مین قرار نہین پکڑا تھا پس ایک دن مین آپ کے پاس اکیلا تھا اور آپ کی طرف غور سے دیکھ رہا تھا پس آپ نے اپنی آنکھین آسمان کی طرف اوٹھائین اور نہایت توجہ سے دیکھنے لگے جس طرح کوئی کسی چیز کے سمجھنے کا ارادہ کرتا ہی پس جب یہ کیفیت آپ سے برطرف ہوئی تو مین نے پوچھا کہ یہ کیا حالت تھی آپ نے فرمایا کہ ہان اسی درمیان مین کہ مین تجھ سے باتین کر رہا تھا ناگاہ مین نے جبرئیل کو دیکھا کہ ہوا مین ہین ناگاہ

وہ یہ آیت میرے پاس لائے اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ اور آپ نے یہ آیت آخر تک
پڑھی پس اسلام میرے دل مین مستقر ہو گیا اور مین اون حضرت کے چچا ابو طالب کے پاس آیا اور
اونکو خبر دی پس ابو طالب نے کہا کہ ای آل قریش پیروی کرو تم محمد ص کی تاکہ رشد پاؤ اس لیے کہ
وہ نہین حکم کرتے ہین تم کو مگر ساتھ مکارم اخلاق کے اور مین ولید بن مغیرہ کے پاس آیا اور
یہ آیت اوسکے سامنے پڑھی پس اوسنے کہا کہ اگر یہ محمد نے کہا ہے تو بہت اچھا کہا ہی اور اگر اسکے
پروردگار نے کہا ہی تو بہت اچھا کہا ہی پس یہ آیت اوسی ولید کے باب مین نازل ہوئی
اَفَرَءَیْتَ الَّذِیْ تَوَلّٰی وَاَعْطٰی قَلِیْلًا وَّاَکْدٰی ترجمہ آیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ
پھر گیا اور دیا اوسنے تھوڑا سا اور سخت دل ہو گیا انتہی تھوڑا سا دینے سے یہ مراد ہی کہ
اوسنے تھوڑا سا دل اپنا متوجہ کیا چنانچہ تفسیر مجمع البیان مین ہی کہ مراد اس سے یہ ہی
کہ اوسنے اس آیت کو سن کے کہا تھا کہ فنعم ما قال یعنی اچھا کہا ہی اور اکدی یعنی
سخت دل ہو گیا اس سے یہ مراد ہی کہ اوسنے جو کچھ کہا تھا اوسپر قائم نہ رہا اور اوسکو
قطع کر دیا اور عکرمہ سے روایت ہی کہ اوسنے کہا کہ بتحقیق جناب رسول خدا م نے اس
آیت کو ولید بن مغیرہ پر پڑھا پس اوسنے کہا کہ ای میرے بھتیجے پھر پڑھو پس آپ نے
پھر یہ آیت پڑھی تو کہا کہ تحقیق کہ اس کلام کے لیئے البتہ حلاوت ہی اور اوسکے اوپر
البتہ خوبی اور دل کا قبول کر لینا ہی کہ جو مثل سحر کے ہی اور تحقیق اوسکی شاخون مین
پھل لگے ہوے ہین اور اوسکی جڑ مین پانی بھرا ہوا ہی اور یہ آدمی کا قول نہین ہی
انتہی جب بحمد اللہ بکرات و مرات و تکرار و تاکید اس آیۂ کریمہ کی جامعیت ثابت
ہو گئی اور اوسکی نہی کے جمیع قبائح و شنائع کی نہی پر مشتمل ہونا واضح ہو گیا تو اب مین
بعض صفات و افعال قبیحہ کو کسی قدر تفصیل کے ساتھ اس فصل مین بیان کرتا ہون
واضح ہو کہ جملہ محاسن و قبائح تین قسم پر ہین اول اعتقادات مین دوم اخلاق مین
سوم اعمال و افعال مین پہلے دونون قواے باطنی سے متعلق ہین اور تیسری قسم

اعضا و جوارح ظاہری سے محاسن کا بیان فصل دوم مین ہوچکا قبائح کا بیان یہان لکھتا ہون اور پہلے اون قبائح سے شروع کرتا ہون کہ جو اعتقادات سے متعلق ہین پہلے منکر شرک ہی اور اسپر لفظ فحشا بھی دلالت کرتی ہی اسلیے کہ خدا کا شریک قرار دینے سے زیادہ کوئی بیحیائی نہین ہی اور لفظ بغی بھی کہ اس سے زیادہ کوئی سرکشی و نافرمانی نہین ہی اور فصل دوم مین ضمن توحید مین اسکا بیان کسی قدر آگیا ہی اور یہ آیہ کریمہ بھی مین لکھ چکا ہون اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ یعنی بتحقیق شرک ظلم عظیم ہی اور مفصل اسکی قباحت و شناعت کا بیان اس کتاب کے باب اول مین آویگا انشاء اللہ تعالی دوسرا منکر انکار وجود حق سبحانہ و تعالی ہی اور اسکا بیان مجمل بھی فصل دوم مین ہوچکا ہی اور تفصیل اس کتاب کے باب دوم مین آویگی انشاء اللہ تعالی تیسرا منکر انکار نبوت انبیا علیہم السلام ہی اور اسکا بیان مجمل بھی فصل دوم مین ہی اور مفصل باب سوم مین آویگا انشاء اللہ تعالی چوتھا منکر انکار امامت ائمہ معصومین ہی اور اسکا بیان مجمل بھی فصل دوم مین ہوچکا ہی اور مفصل باب چہارم مین آویگا انشاء اللہ تعالی پانچوان منکر انکار یوم آخر یعنی روز قیامت اور اسکا بیان مجمل بھی فصل دوم مین ہوچکا ہی اور مفصل اس کتاب کے باب پنجم مین آوے گا انشاء اللہ تعالی آب مین اون قبائح کو لکھتا ہون کہ جو اخلاق سے متعلق ہین پہلی صفت اتباع ہوا یعنی پیروی خواہش نفسانی ہی کہ جس کی مذمت اس کتاب مین پہلے سے ہوتی چلی آتی ہی اور باعث ہر صفت ذمیمہ و قبیحہ کا یہی ہی اور اسکا کسی قدر بیان اسی خاتمۃ الکتاب کی فصل اول مین ہوچکا ہی اور باقی فصل چہارم مین آویگا کہ وہ فصل اسی کے علاج کے لیے منعقد ہوگی انشاء اللہ تعالی دوسری صفت قبیحہ حب دنیا ہی اور یہ پہلی چیز ہی کہ جو خواہش نفسانی سے پیدا ہوتی ہی اور مادہ جمیع قبائح ہی اور اس کی مذمت بھی انشاء اللہ تعالے

اتباع ہوا

حب دنیا

فصل چہارم مین ہوآویگی اس لیے کہ اختصار مین اسکا علاج ممکن نہین اور منظور مجکو بیان اختصار ہی تیسری صفت قبیحہ طمع ہی اور اسکا منشا ربھی حب دنیا ہی اسواسطے کہ دنیا ہی کی طمع قبیح و مذموم ہی نہ آخرت کی لہذا اسکے بیان کو بھی فصل چہارم ہی پر موقوف رکھتا ہون اسلیے کہ موعد علاج وہی فصل ہی اور ظاہر ہی کہ جب یہ تینون چیزین دفع ہوگئین تو پھر کوئی برائی انسان سے سرزد نہین ہوسکتی اور نہ کوئی صفت قبیح اوس مین باقی رہ سکتی ہی چوتھی صفت قبیحہ تکبر ہی انسان کے لیے اور یہ اقبح صفات قبیحہ ہی اس لیے کہ تکبر مخصوص شان کبریائی جناب باریتعالی عز اسمہ ہی کہ وہ خالق الخلق والمخلوق مالک الملک والملوک ہی پس جب انسان ضعیف البنیان نے تکبر کیا تو گویا حق سبحانہ وتعالی سے منازعت کی اور یہ قریب قریب دعوائی خدائی کی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور حق جل وعلی نے فرمایا ہی کہ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ الَّذِیْنَ یَتَکَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاِنْ یَّرَوْا کُلَّ اٰیَةٍ لَّا یُؤْمِنُوْا بِهَا وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الرُّشْدِ لَا یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا وَاِنْ یَّرَوْا سَبِیْلَ الْغَیِّ یَتَّخِذُوْهُ سَبِیْلًا ذٰلِکَ بِاَنَّهُمْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَکَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ترجمہ قریب ہی کہ باز رکھون مین اپنی نشانیون سے اون لوگونکو کہ جو تکبر کرتے ہین زمین مین ناحق اور اگر دیکھتے ہین ہر نشانی کو جب بھی نہین ایمان لاتے ساتھ اوسکے اور اگر دیکھتے ہین راہ ہدایت کی تو نہین قرار دیتے ہین اوسکو راہ اور اگر دیکھتے ہین راہ گمراہی کی تو قرار دے لیتے ہین اوسکو راہ یہ اس سبب سے ہی کہ جھٹلایا اون لوگون نے ہماری نشانیون کو اور تھے وہ لوگ اون سے غافل تھی اس آیت مین نشانیون سے مراد معجزات سے ہی اور مطلب ظاہر اسکا یہ ہی کہ جو لوگ متکبر ہین نہ وہ معجزون کو دیکھ کے ایمان لاتے ہین نہ راہ راست اختیار کرتے ہین جو گمراہی کا راستہ دیکھتے ہین اوسکو اختیار کر لیتے ہین اور معجزات کی تکذیب کرتے ہین اور اون سے غافل ہین یعنی بسبب تکبر و غرور کے کوئی بات اون کی سمجھ مین نہین آتی

ونیز حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ ترجمہ بتحقیق وہ لوگ کہ تکبر کرتے ہین عبادت میری سے عنقریب داخل ہونگے دوزخ مین ذلیل ہوکر انتہی اور ابلیس لعین کا حال سب جانتے ہین کہ پہلے کثرت عبادت کے سبب سے مقرب بارگاہ الٰہی تھا لیکن جب حق سبحانہ وتعالیٰ نے سب فرشتونکو حکم دیا کہ حضرت آدم کو سجدۂ تعظیمی کرین تو اس مردود نے بسبب تکبر وغرور کے حکم الٰہی سے سرتابی کی اور راندۂ درگاہ ہوگیا جناب باریتعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین اسکا قصہ کئی جگہ ذکر فرمایا ہی اور مین یہان فقط ایک آیت پر اکتفا کرتا ہون وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ترجمہ اور جبوقت کہ کہا ہم نے فرشتون کے لیے کہ سجدہ کرو تم آدم کو تو سجدہ کیا اونھون نے مگر ابلیس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور تھا وہ کافرون مین سے انتہی اور تفسیر صافی مین قمی سے منقول ہی کہ حضرت امام جعفر صادق ع نے فرمایا کہ تکبر پہلا گناہ ہی کہ اللہ تعالیٰ کی بسبب اوسکے نافرمانی کیگئی اور فرمایا کہ ابلیس نے کہا کہ ای میرے پروردگار مجکو آدم کے سجدے سے معاف رکھو اور مین تیری ایسی عبادت کرونگا کہ نہ کسی ملک مقرب نے کی ہوگی اور نہ نبی مرسل نے اللہ جل جلالہ نے فرمایا کہ مجھے تیری عبادت کی حاجت نہین ہی سوائے اسکے نہین ہی کہ عبادت میری اوس حیثیت سے ہونا چاہیے کہ جسکا مین ارادہ کرتا ہون نہ اوس حیثیت سے کہ جسکا تو ارادہ کرتا ہی انتہی کلام مجید مین بہت سی آیتون مین مذمت تکبر ہی مین نے بخوف طوالت اسی قدر پر اکتفا کی اب مین اصول کافی سے چند حدیثون کا ترجمہ لکھتا ہون حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہی کہ تکبر رداہی اللہ کی پس جو شخص منازعت کرے اللہ سے کسی چیز مین اس تکبر سے تو منھ کے بھل گراویگا اوسکو اللہ آتش دوزخ مین اور حضرت امام محمد باقر ع و حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہی کہ ان دونون بزرگوارون نے فرمایا ہی کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین وہ شخص کہ جسکے دل مین ایک ذرہ کے برابر تکبر ہو اور

حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہی کہ دوزخ مین ایک میدان ہی تکبر کرنے والون
کے لیے کہ اوسکو سقر کہتے ہین شکایت کی اوسنے اللہ عز وجل سے شدت حرارت کی
اور سوال کیا اس بات کا کہ اجازت دے اللہ اوسکو سانس لینے کی پس جس وقت
کہ اوسنے سانس لی تو جہنم کو جلا دیا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی
کہ فرمایا جناب رسول خداؐ نے کہ تین شخص ہین کہ بروز قیامت اللہ عز وجل نہ
اون سے کلام کریگا اور نہ اونکی طرف نظر رحمت کریگا اور نہ اون کو پاک کریگا اور
واسطے اون کے عذاب دردناک ہی ایک بڈھا زناکار اور دوسرا بادشاہ مغرور اور
تیسرا قلیل البضاعت متکبر اور حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہی کہ آپ فرماتے
تھے کہ تحقیق جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین وہ قیامت کے دن چیونٹون کی صورت مین گردانے
جائینگے کہ لوگ اونکو پاؤن سے کچلینگے یہان تک کہ اللہ تعالی حساب سے فارغ
ہو محمد بن عمرو نے اپنے باپ سے روایت کی ہی کہ اونھون نے حضرت امام جعفر صادق ؑ
سے کہا کہ مین اچھا کھانا کھاتا ہون اور اچھی خوشبو سونگھتا ہون اور اچھے مرکب پر
سوار ہوتا ہون اور میرے پیچھے پیچھے غلام چلتے ہین پس کیا آپ ان مین سے کسی بات کو
تکبر مین سے سمجھتے ہین اگر ایسا ہو تو مین یہ نکرون پس حضرت امام جعفر صادق ؑ نے
اپنی گردن جھکالی بعد اوسکے فرمایا کہ سوائے اسکے نہین ہی کہ جبار ملعون وہ شخص ہی
کہ غمص کرے آدمیون کو اور جاہل ہو حق سے عمرو کہتے ہین کہ مین نے کہا کہ حق سے
تو مین جاہل نہین ہون لیکن مین یہ نہین جانتا کہ غمص کیا چیز ہی آپ نے فرمایا کہ جو شخص
کہ آدمیون کو حقیر سمجھے اور اون پر تکبر کرے پس وہ شخص جبار ہی انتہی پانچوین صفت قبیحہ
قساوت قلب ہی یعنی دل کا سخت ہو جانا اور یہ کیفیت کثرت معاصی سے پیدا ہو جاتی
ہی اور زیادہ تر اسکا باعث حب دنیا و تکبر ہی اسی سبب سے مین نے اوس کے بعد
اسکو لکھا ہی چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ

سُلْطٰنٍ اَتٰهُمْ ؕ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ۔ ترجمہ جو لوگ کہ جھگڑا کرتے ہین خدا کی نشانیوں مین بغیر کسی دلیل کے کہ آئے ہو اونکے پاس بہت بڑا ہی وہ جھگڑا کرنا باعتبار ناخوشی کے نزدیک اللہ کے اور نزدیک اون لوگون کے کہ جو ایمان لائے ہین اسی طرح مہر کرتا ہی اللہ اوپر ہر دل تکبر کرنے والے سرکش کے انتہی ظاہر امہر سے یہی مراد ہی کہ اونکا دل سخت ہو جاتا ہی کہ نہ وہ حق کو قبول کرتے ہین اور نہ خدا کو یاد کرتے ہین ونیز حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۔ ترجمہ پس عذاب ہی واسطے اون لوگون کے کہ سخت دل ہین اونکے یاد خدا سے یعنی بوجہ قساوت قلب کے خدا کو یاد نہین کرتے یہ لوگ گمراہی ظاہر مین ہین انتہی ترجمہ احادیث اصول کافی منقول ہی کہ اللہ عز وجل نے حضرت موسی سے فرمایا کہ یا موسی تو دنیا مین اپنی آرزو کو طول نہ دے کہ تیرا دل سخت ہو جائیگا اور جسکا دل کہ سخت ہوتا ہی وہ مجھ سے دور ہو جاتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جب اللہ بندہ کو اصل خلقت مین کافر پیدا کرتا ہی تو وہ بندہ نہین مرتا یہانتک کہ اللہ شر کو اوسکی طرف محبوب کر دیتا ہی پس وہ اوس سے قریب ہو جاتا ہی پھر اوسکو مبتلا کرتا ہی ساتھ تکبر اور سرکشی کے پس اوسکا دل سخت ہو جاتا ہی اور اخلاق اوسکے برے ہو جاتے ہین اور اوسکے منھ سے غلظت معلوم ہوتی ہی اور بیحیائی اوسکی ظاہر ہو جاتی ہی اور حیا اوسکی کم ہو جاتی ہی اور اللہ تعالی اوسکے پردے کو فاش کر دیتا ہی اور مرتکب ہوتا ہی وہ بندہ حرام چیزون کا اور اون سے علیحدہ نہین ہوتا بعد اوسکے مرتکب ہوتا ہی خدا کے گناہون کا اور اوس کی اطاعت کو دشمن رکھتا ہی اور لوگون پر حملہ کرتا ہی اور جھگڑون سے اوسکا جی نہین بھرتا پس سوال کرو تم اللہ سے عافیت کا اور طلب کرو تم اوسی عاقبت کو اوس سے انتہی ای عزیز جب آدمی کے دل مین قساوت وسختی

پیدا ہوئی پھر اوس سے کسی نیکی کی امید نہین ہو سکتی لیکن اگر وہ معاصی سے توبہ کرے اور صدق دل سے حق سبحانہ وتعالی کی طرف رجوع کرے تو یہ کیفیت بہ نیک برطرف ہو سکتی ہی اگر وہ اپنا فضل واحسان فرماتا ہے اور مین انشاء اللہ العزیز اسکا علاج بھی فصل چہارم مین بیان کرون گا پس اوسکا منتظر رہ چھٹی صفت قبیحہ عجب یعنی خود پسندی ہی اور مراد اس سے یہ ہی کہ انسان اپنے اعمال پر ناز کرے اور اوس سے خوش ہو اور لوگون سے امید تعریف ومدح کی رکھے اور یہ ایسی صفت قبیحہ ہی کہ اس سے اعمال خیر حبط ہو جاتے ہین یعنی نیکیان برباد ہو جاتی ہین اور گناہ لازم ہوتا ہی اور حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُم بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ترجمہ نہ گمان کر تو اون لوگون کو کہ جو خوش ہوتے ہین ساتھ اوس چیز کے کہ جو کرتے ہین اور دوست رکھتے ہین اس بات کو کہ تعریف کیے جائین ساتھ اوس چیز کے کہ جسکو نہین کیا پس نہ گمان کر تو اونکو خلاصی مین عذاب سے اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہی ترجمہ احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہی کہ جس شخص کے دل مین عجب داخل ہوا وہ ہلاک ہو گیا علی بن سوید سے منقول ہی کہ مین نے حضرت امام رضا ع سے پوچھا کہ وہ کونسا عجب ہی کہ جو عمل کو فاسد کر دیتا ہی پس آپ نے فرمایا کہ عجب کے کئی درجے ہین ایک اون مین سے یہ ہی کہ بندے کے لیے عمل بد زینت دیا جاے پس وہ اوسکو نیک سمجھے اور اوسکو اچھا معلوم ہونے لگے اور گمان کرے کہ اچھا کام کرتا ہی اور ایک اون مین سے یہ ہی کہ بندہ اپنے پروردگار کے ساتھ ایمان لاے پس اللہ عزوجل پر احسان رکھے حالانکہ ایمان لانے مین اللہ کا اوس پر احسان ہی اور حضرت امام جعفر صادق ع سے منقول ہی کہ ایک عالم ایک عابد کے پاس آیا

اور اوس سے پوچھا کہ تیری نماز کا کیا حال ہی اوس عابد نے کہا کہ مجھ ایسے شخص کی نماز سے سوال کیا جاتا ہی حالانکہ مین اسقدر مدت سے اللہ کی عبادت کرتا ہون اوس عالم نے پوچھا کہ تیرے رونے کی کیا کیفیت ہی اوس عابد نے کہا کہ مین اسقدر روتا ہون کہ میرے آنسو جاری ہو جاتے ہین پس اوس عالم نے اوس عابد سے کہا کہ تیرا ہنسنا حالت خوف مین افضل ہی تیرے رونے سے ناز کرنے کی حالت مین تحقیق کہ ناز کرنے والے کا کوئی عمل اوپر نہین جاتا (یعنی قبول نہین ہوتا ہی) عبد الرحمن ابن حجاج سے منقول ہی کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق ؑ سے پوچھا کہ ایک شخص ہی کہ عمل کرتا ہی اور وہ خوف کرنے والا ہی ڈرنے والا ہی بعد اوسکے کچھ عمل نیک کرتا ہی پس اوسکے دل مین مانند عجب کے آجاتا ہی پس آپ نے فرمایا کہ اوسکی پہلی حالت جب وہ خائف تھا بہتر ہی اوسکے عجب کرنے کی حالت سے ساتوین صفت قبیحہ

فخر

فخر ہی یعنی خودستائی کرنا اور یہ حالت تکبر اور عجب سے پیدا ہوتی ہی اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہی وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ؕ ترجمہ اور نہ کج کر اپنے رخسار کو بسبب تکبر کے واسطے آدمیون کے اور نہ چل تو زمین مین اترا کر تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہی ہر متکبر فخر کرنے والے کو انتہی و نیز فرمایا ہی وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا إِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْأَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُولًا ؕ ترجمہ اور نہ چل تو زمین مین اتراتا ہوا تحقیق کہ ہرگز نہ شگافتہ کر سکیگا تو زمین کو اور ہرگز نہ پہونچ سکیگا تو پہاڑونکو درازی قد مین ترجمہ احادیث اصول کافی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول ہی کہ عجب ہی واسطے متکبر فخر کرنے والے کے کہ کل تو نطفہ تھا پھر وہ کل مردار ہو جائیگا (یعنی پھر کس بات پر غرور اور فخر و ناز کرتا ہی) اور حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے کہ آفت حسب کی افتخار اور عجب ہی

اور عقبہ بن بشیر اسدی سے منقول ہو کہ مین نے حضرت امام محمد باقر سے کہا کہ مین عقبہ ہون بیٹا بشیر اسدی کا اور میرا حسب میری قوم مین بڑا ہو آپ نے جواب مین فرمایا کہ تو اپنے حسب سے ہمارے اوپر کیا احسان رکھتا ہو تحقیق کہ اسد نے بلند کیا ہو بسبب ایمان کے اوس شخص کو کہ جسکو لوگ پست مرتبہ کہتے تھے جس وقت کہ وہ شخص مومن ہوا اور پست کیا بسبب کفر کے اوس شخص کو کہ لوگ اوسکو شریف کہتے تھے جبکہ وہ شخص کافر ہو پس نہین ہو کسی کو کسی پر بزرگی مگر ساتھ پرہیزگاری کے اور نیز اونھین حضرت سے منقول ہے کہ عجب ہو واسطے غرور کرنے والے فخر کرنے والے کے حالانکہ سوا اسکے نہین ہو کہ وہ پیدا کیا گیا ہو نطفے سے بعد اوسکے پھر مردار ہو جائیگا اور وہ ان دونون حالتون کے درمیان مین ہو اور یہ بھی نہین جانتا کہ اوسکے ساتھ کیا معاملہ کیا جائیگا (یعنی بعد مرنے کے معلوم نہین کیا حالت ہوگی اچھی یا بری اسلیے کہ امر معاد مبہم ہو یہ نہین معلوم ہو سکتا کہ کون مغفور ہوگا اور کون معذب ہوگا) اور حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہو کہ ایک شخص جناب رسول خدا کے پاس آیا اور کہا کہ یا رسول خدا مین فلان شخص ہون فلان شخص کا بیٹا اور وہ فلان شخص کا بیٹا تھا اسی طرح نو پشتون تک گن گیا پس فرمایا جناب رسول خدا نے کہ آگاہ ہو کہ تحقیق تو دسوان اون مین کا ہو آتش جہنم مین آٹھوین صفت قبیحہ حسد ہو اور یہ ایسی بری چیز ہو کہ حق سبحانہ وتعالی نے اپنے حبیب کو سورۂ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مین حاسد کے حسد سے پناہ مانگنے کا حکم فرمایا ہو و نیز فرمایا ہو وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ فَاعْفُوا وَاصْفَحُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ترجمہ دوست رکھتے ہین اکثر اہل کتاب مین سے کہ کاش کر دین تمکو بعد ایمان لانے تمھارے کے کافر بسبب حسد کے اپنے نزدیک سے بعد اوسکے کہ

ظاہر ہو چکا اونکے واسطے حق پس معاف کرو تم اور درگذر کرو تم یہان تک کہ لاوے
اللہ اپنے حکم کو تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہو انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ سے معلوم
ہوا کہ حسد ایسی بری چیز ہی کہ باوصف اسکے کہ اہل کتاب اسلام کی حقیقت کو جانتے
تھے لیکن حسد کے سبب سے ایمان نہین لاتے تھے بلکہ چاہتے تھے کہ خود مسلمانونکو
کسی طرح مرتد کر دین لیکن اس آیۂ کریمہ مین مراد اہل کتاب سے یہود ہین اس لیے
کہ نصاریٰ اول ہی سے اہل اسلام کے دشمن نہ تھے چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ خود اپنی
کتاب عزیز مین خبر دیتا ہی لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ
وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ مَّوَدَّةً لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ قَالُوْا
اِنَّا نَصٰرٰى ترجمہ البتہ پائیگا تو سب لوگون سے زیادہ عداوت مین واسطے ان لوگون
کے کہ جو ایمان لائے ہین یہود کو اور مشرکون کو اور البتہ پاویگا تو نزدیک زیادہ اونھین
آدمیون کا محبت مین واسطے مومنون کے اون لوگون کو کہ جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ
ہین انتہی اس آیت کو مین نے یہان تقریباً لکھدیا ہی انشاء اللہ تعالیٰ یہ پورا مبحث
باب سوم مین آویگا ترجمہ احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق ؑ
سے منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ تحقیق حسد ایمان کو اس طرح کھاتا ہی کہ جیسے آگ
لکڑی کو کھاتی ہی اور نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ آفت دین کی حسد ہی اور
عجب ہی اور فخر ہی و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے
کہ فرمایا اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ بن عمران سے کہ ای ابن عمران ہرگز نہ حسد
کر تو آدمیون کا اوس چیز پر کہ جو مین نے اونکو اپنے فضل سے عطا کی ہی اور نہ پھیلا
اپنی آنکھون کو اسکی طرف اور نہ پیچھے لگا تو اوسکے اپنی نفس کو اسلیے کہ تحقیق
حاسد ناخوش ہوتا ہی بسبب میری نعمت کے روکنے کا ارادہ کرتا ہی میری تقسیم کو
کہ جو مین نے اپنے بندون کے درمیان مین کی ہی اور جو شخص کہ ایسا ہو پس نہین

سورۂ مائدہ

اوس سے ہون اور نہ وہ مجھ سے ہو نیز اونھین حضرت سے منقول ہو کہ مومن غبطہ
کرتا ہو اور حسد نہین کرتا اور منافق حسد کرتا ہو اور غبطہ نہین کرتا واضح ہو کہ حسد
اور غبطہ مین یہ فرق ہو کہ حسد کرنے والا چاہتا ہو کہ دوسرے مین جو خوبی ہو وہ
اوس سے زائل ہو جاے اور مجکو مل جائے یا نہ ملے اور غبطہ کرنے والا چاہتا ہو کہ
جو خوبی دوسرے شخص مین ہو وہ اوس مین بھی رہے اور مجکو بھی مثل اوسکے حاصل
ہو جاے پس پہلی بات مذموم ہو اور دوسری ممدوح اور باعث ہو اکتساب کمالات کا
نوین صفت قبیحہ افراط غیظ و غضب ہو کہ اوسکے سبب سے انسان کی عقل ہی
مغلوب ہو جاتی ہو کہ جو باعث فضیلت و شرف ہو حیوانات پر اور درندون کی سی
کیفیت پیدا ہو جاتی ہو اور جو شخص کہ مغلوب الغضب ہوتا ہو دوسرون کو ضرر
پہونچا سکے یا نہ پہونچا سکے خود اپنے ضرر کا بلکہ بعض مواقع پر ہلاکت کا باعث
ہو جاتا ہو اور حق سبحانہ وتعالی منافقون کے باب مین فرماتا ہو وَإِذَا لَقُوكُمْ
قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا
بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ترجمہ اور جسوقت کہ ملاقات
کرتے ہین وہی منافق تم سے تو کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم اور جب اکیلے ہوتے ہین
تو کاٹ کاٹ کھاتے ہین تم پر اونگلیان غصہ سے کہہ اے محمد ؐ کہ مر جاؤ تم اپنے غصہ
مین تحقیق کہ اللہ جانتا ہو دلون کے حال کو انتہی اور مومنون کے باب مین فرمایا
ہو فَمَا أُوتِيتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى
لِلَّذِينَ آمَنُوا وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ ۝ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ
وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ ۝ ترجمہ جو کچھ کہ ملا ہو تم کو کسی
چیز سے وہ تھوڑا فائدہ ہو زندگانی دنیا کا اور جو کچھ کہ اللہ کے پاس ہو بہتر
اور باقی رہنے والا ہو واسطے اون لوگون کے جو ایمان لائے ہین اور

پروردگار پر توکل کرتے ہین اور واسطے اون لوگون کے کہ گناہان کبیرہ اور بیحیائیون
سے پرہیز کرتے ہین اور جس وقت غصے بین آتے ہین تو وہ بخشدیتے ہین انتہی بعد اس
آیۂ وافی ہدایہ کے اور بہت سے صفات حسنہ کا بیان ہی مگر مین نے بخوف طوالت
اسی قدر پر اکتفا کی اور کظم غیظ یعنی غصہ کو روکنے کی مدح کسی قدر بیان شجاعت
مین فصل دوم مین بھی ہو چکی ہی ترجمہ احادیث اصول کافی حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ غصہ
ایمان کو خراب کر دیتا ہی جسطرح کہ سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہی و نیز حضرت امام جعفر صادق ع
سے منقول ہی کہ غصہ کنجی ہی ہر شر کی عبد الاعلے سے روایت ہی کہ مین نے حضرت
امام جعفر صادق ع سے عرض کیا کہ مجکو کوئی ایسی نصیحت فرمائیے کہ مین اوس سے
منتفع ہون آپ نے فرمایا کہ تحقیق جناب رسول خدا م کے پاس ایک شخص آیا اور
عرض کی کہ یا رسول خدا مجکو کوئی ایسی نصیحت کیجیے کہ مین اوسکے سبب سے منتفع ہون
پس آپ نے فرمایا کہ جا غصہ نہ کیا کر اوسنے پھر پوچھا پھر آپ نے یہی فرمایا تین مرتبہ
و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ آپ فرماتے تھے کہ جو شخص اپنے غصہ کو روکتا ہی
اللہ تعالی اوسکے عیب کو چھپا دیتا ہی و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ آپ سنے
فرمایا کہ ایک شخص سنے جناب رسول خدا کے پاس آکے عرض کیا کہ یا رسول خدا مجھ کو
کچھ تعلیم فرمائیے آپ نے فرمایا کہ جا غصہ نہ کیا کر پس اوس شخص سنے کہا کہ مجکو یہی کافی
ہی بعد اوسکے اپنے اہل و عیال کی طرف چلا گیا پس ناگاہ اوس کی قوم مین لڑائی ہو رہی
تھی اور وہ لوگ صفین باندھے ہوے کھڑے تھے اور ہتھیار لگائے ہوے تھے پس
اوسنے جب یہ دیکھا تو خود بھی ہتھیار لگا لیے اور اپنی قوم کی صفون مین جا کھڑا ہوا
بعد اوسکے اوسکو یاد آیا قول جناب رسول خدا م کا کہ تو غصہ نہ کیا کر پس اپنے
ہتھیار پھینکدیے پھر اوس قوم کے پاس گیا کہ جو اوس کی قوم کی دشمن تھی پس کہا

کہ اے لوگو جو شخص کہ تم مین سے زخمی ہوا ہو یا مارا گیا ہو یا ایسی کوئی ضرب اون کے لگی ہو
کہ اوسکا کچھ نشان بھی نہو پس میرے اوپر اوسکی دیت ہے مین اپنے مال مین سے تم کو پوری
دیت ادا کرونگا پس اون لوگون نے کہا کہ جو کچھ تمھارا نقصان ہوا ہے ہم اوس کے
دینے کو موجود ہین ہم اس کام کے لیے تم سے بہتر ہین پس قوم نے آپس مین صلح کر لی اور
غصہ سب کا جاتا رہا اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ غصہ ایک آگ ہے
شیطان کی طرف سے کہ بھڑکتی ہے آدمی کے دل مین اور تحقیق کہ کوئی شخص تم مین سے
جب غصہ مین آتا ہے تو اوسکی دونون آنکھین سرخ ہو جاتی ہین اور اوسکی رگین پھول جاتی ہین
اور شیطان اوس مین داخل ہو جاتا ہے پس جسوقت کہ کوئی شخص تم مین سے اپنے نفس
مین اس کیفیت کے پیدا ہونے کو ڈرے تو اوسکو چاہیے کہ زمین پر بیٹھ جاے اسلیے
کہ تحقیق برائی شیطان کی زمین پر بیٹھنے کے وقت البتہ اوس سے دفع ہو جاے گی
و نیز اونھین حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص اپنے غصہ کو لوگون سے باز رکھے گا
اللہ تعالی بروز قیامت اوس سے اپنے عذاب کو باز رکھیگا **دسوین صفت قبیحہ**
خشونت و درشتی ہے اور جس شخص مین یہ عیب ہوتا ہے اوسکا کوئی دوست نہین ہوتا
بلکہ سب دشمن ہو جاتے ہین چنانچہ حق سبحانہ و تعالی اپنے حبیب کو خطاب کر کے
فرماتا ہے فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَا
نفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ ترجمہ پس بسبب رحمت
خدا کے نرم ہوا تو واسطے اونکے اور اگر تو ہوتا سخت گو سخت دل تو البتہ متفرق ہو جاتے
وہ لوگ تیرے گرد سے پس معاف کر تو اونکو اور بخشش مانگ اونکے واسطے اللہ
سے **ترجمہ احادیث اصول کافی** حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جسکو حصے مین درشتی مزاج ملی اوس سے ایمان محجوب ہو لیا و نیز اونھین حضرت
سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ اگر درشتی خوئی و کھلائی دیتی

خشونت

سورۂ آل عمران
جزو چہارم ۱۱

تو اوس سے زیادہ کوئی چیز خلق خدا مین بدصورت نہ معلوم ہوتی گیارھوین صفت قبیحہ تعصب ہی اور اس سے یہ مراد ہی کہ انسان اپنے یا اپنے آبا و اجداد کے یا عزیز و اقارب کی یا قوم و قبیلہ کی برائی کو دوسرون کی اچھائی سے بہتر سمجھے اور اپنے ناحق کو دوسرون کے حق پر ترجیح دے اور یہ ایسی بری چیز ہی کہ اسکے سبب سے آدمی بالکل انصاف وعدالت سے ہاتھ اوٹھا لیتا ہی اور اوسکی عقل پر اور آنکھون پر اور کانون پر پردے پڑجاتے ہین کہ نہ وہ حق کو سمجھتا ہی نہ دیکھتا ہی نہ سنتا ہی اور ہمیشہ ضلالت و گمراہی مین مبتلا رہتا ہی اور اسی ناحق کوشش مین مرجاتا ہی اور عذاب ابدی مین گرفتار ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا یہی باعث تھا کہ زمانہ بعثت انبیا علیہم السلام مین لوگ آیات بینات و معجزات باہرات کو دیکھتے تھے اور دلائل و براہین واضحہ کو سنتے تھے مگر بسبب تعصب مذہب آبائی کچھ نہین سمجھتے تھے اور حق پر ایمان نہین لاتے تھے الا ماشاء اللہ چنانچہ حق سبحانہ و تعالی کفار عرب کے باب مین کہ جو ہمارے حضرت کے وقت مین تھے فرماتا ہی وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ کَانَ اٰبَآؤُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ شَیْئًا وَّلَا یَھْتَدُوْنَ ٭ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کَمَثَلِ الَّذِیْ یَنْعِقُ بِمَا لَا یَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً صُمٌّۢ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ترجمہ اور جسوقت کہ کہا جاتا ہی اونہین کفار سے کہ پیروی کرو تم اوس کی کہ جو نازل کیا ہی اللہ نے کہتے ہین کہ بلکہ پیروی کرتے ہین ہم اوس چیز کی کہ پایا ہی ہم نے اوسپر اپنے باپ دادا کو اگرچہ اون کے باپ دادا نہ سمجھتے رہے ہون کسی چیز کو اور نہ ہدایت پائی ہو اونھون نے اور مثل اون لوگون کے کہ جو کافر ہوے گویا مثل اوس شخص کے ہی کہ پکارے اوسکو کہ نہ سنتا ہو مگر بلانا اور پکارنا بہرے ہین گونگے ہین اندھے ہین پس وہ کچھ نہین سمجھتے انتہی و نیز فرماتا ہی اَوَ اٰتَیْنٰھُمْ

(حاشیہ:) تعصب — سورۂ بقرہ رکوع ۲۱ — [illegible]

كِتَابًا مِّنْ قَبْلِهٖ فَهُمْ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ۰ بَلْ قَالُوْٓا اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا
عَلٰٓى اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ۰ وَكَذٰلِكَ مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ
قَبْلِكَ فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى
اُمَّةٍ وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ۰ قٰلَ اَوَلَوْ جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا
وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ۚ قَالُوْٓا اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۰

ترجمہ کیا دی ہم نے اون کو کوئی کتاب اسکے پہلے سے پس اوسکو وہ مضبوط پکڑے ہوے
ہین بلکہ کہتے ہین وہی کافر کہ تحقیق کہ پایا ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک راستی پر
اور ہم بھی اونھین کے قدم بقدم چلتے ہین اور اسی طرح نہین بھیجا ہم نے تجھ سے
پیشتر کسی قریے مین کوئی ڈرانے والا مگر کہا اوس قریہ کے دولتمندون نے کہ تحقیق
پایا ہی ہم نے اپنے باپ دادا کو اوپر ایک راستے کے اور ہم اون کے پانوئکی لکیرون
کی پیروی کرنے والے ہین کہا پیغمبر نے کہ کیا اپنے باپ دادا ہی کی پیروی کروگے
اگرچہ لایا ہون مین تمھارے پاس ایسی چیز کو کہ زیادہ ہدایت دینے والی ہی
اوس چیز سے کہ پایا ہی تم نے اوسپر اپنے باپ دادا کو کہا کافرون نے کہ تحقیق
ہم ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکے کافر ہین انتہی اس آیہ وافی ہدایہ
سے معلوم ہوا کہ کچھ ہمارے حضرت کے عہد کے کفار کی تخصیص نہین ہی بلکہ تمام امم
سابقہ کا یہی حال تھا کہ جب اون کے پاس کوئی پیغمبر آتا تھا تو وہ اپنے مذہب
آبائی کے تعصب کے سبب سے ایمان نہین لاتے تھے اور اس طرح کے آیات قرآن شریف
مین بہت ہین ترجمہ احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق ع سے
منقول ہی کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہی کہ جو شخص کہ تعصب کرے یا اوسکے
واسطے تعصب کیا جائے تو قلادہ ایمان کا اوسکی گردن سے نکل جاتا ہے
(یعنی ایمان اوسکا باقی نہین رہتا ہی) و نیز اونھین حضرت سے منقول ہے کہ

جس شخص کے دل مین ایک رائی کے دانے کے برابر تعصب مین سے ہو اللہ تعالی
اوسکو بروز قیامت اعراب جاہلیہ کے ساتھ مبعوث کرے گا منقول ہی کہ حضرت
امام زین العابدین ؑ سے لوگون نے تعصب کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا
کہ جس تعصب کے سبب سے کہ آدمی گنہگار ہوتا ہو وہ یہ ہی کہ کوئی شخص اپنے قوم
کے اشرار کو دوسری قوم کے ابرار سے اچھا سمجھے اور تعصب مین سے یہ بات نہین
ہی کہ کوئی شخص اپنی قوم کو دوست رکھے بلکہ یہ بات ہی کہ اپنی قوم کی ظلم کے
اوپر اعانت کرے انتہی یہان تک جو صفات قبیحہ کہ مین نے لکھے ہین یہ منشأ
اور سبب اور باعث ہین اور سب اخلاق قبیحہ کے کہ جو انسان مین پیدا ہو جاتے

بغی

ہین اب مین اون کو لکھتا ہون بارھوین صفت قبیحہ بغی ہی کہ جسکی نہی پر
یہ آیۂ وافی ہدایہ بلفظ دلالت کرتی ہی اور مین اس فصل کے اول ہی مین
لکھ چکا ہون کہ اس لفظ کے معنی ظلم و تعدی و سرکشی و نافرمانی وغیرہ کے ہین
اور یہ صفت قبیحہ ایسی عام ہی کہ شرک تک اس مین داخل ہو سکتا ہی اس لیے کہ
اس سے زیادہ کوئی ظلم و سرکشی و نافرمانی نہین ہی اور پیغمبر سے یا امام سے
یا بادشاہ عادل سے سرکشی کرنا اور اوسکے حکم کو نہ ماننا یہ بھی اس مین داخل ہی
چنانچہ عموماً سلطان وقت سے انحراف کرنے کو بغاوت کہتے ہین اور زیادہ تر
مادہ و منشأ اس صفت قبیحہ کا تکبر و خود پسندی وغیرہ ہی کہ جسکا بیان ہو چکا
اور حق سبحانہ و تعالی اپنی کتاب عزیز مین فرماتا ہی هُوَ الَّذِي يُسَيِّرُكُمْ
فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ حَتَّىٰ إِذَا كُنتُمْ فِي الْفُلْكِ وَجَرَيْنَ بِهِم بِرِيحٍ طَيِّبَةٍ
وَفَرِحُوا بِهَا جَاءَتْهَا رِيحٌ عَاصِفٌ وَجَاءَهُمُ الْمَوْجُ مِن
كُلِّ مَكَانٍ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ أُحِيطَ بِهِمْ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ
لَئِنْ أَنجَيْتَنَا مِنْ هَٰذِهِ لَنَكُونَنَّ مِنَ الشَّاكِرِينَ فَلَمَّا أَنجَاهُمْ

إِذَا هُمْ يَبْغُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ إِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ۝ ترجمہ وہ خدا ایسا ہی کہ راستہ دیتا ہی تم کو خشکی مین اور دریا مین یہانتک کہ جسوقت ہوتے ہو تم کشتی مین اور چلتے ہین وہ کشتیان لوگون کو لیکر بسبب اچھی ہوا کے اور خوش ہوتے ہین وہ لوگ اس سبب سے آتی ہی اون کشتیون کے پاس ہوا بے تند اور آتی ہی اون لوگون کے پاس موج ہر جگہ سے اور گمان کرتے ہین وہ لوگ کہ گھیر لیا گیا اون کو پکارتے ہین اللہ کو خالص کر کے اوسکے واسطے دین کو کہ اگر نجات دے گا تو ہم کو اس آفت سے البتہ ہون گے ہم شکر کرنیوالون سے پس جسوقت کہ نجات دیتا ہی اون کو اللہ ناگاہ وہ لوگ سرکشی کرنے لگتے ہین زمین مین ناحق کو اے آدمیو سوا اسکے نہین ہی کہ سرکشی تمھاری تمھارے ہی لیے مضر ہی حاصل کر لو تھوڑا سا فائدہ زندگانی دنیا کا بعد اس کے میری طرف تم کو پھرنا ہی پھر بتائین گے ہم تم کو جو کچھ کام کرتے تھے انتہی چونکہ یہ آیات بینات فوائد کثیرہ و مواعظ حسنہ پر مشتمل ہین لہذا مین نے اِنکو یہان نقل کیا لیکن بخوف طوالت انکی تفسیر و تفصیل نہین لکھ سکتا ہون۔ ترجمہ احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا ؐ نے کہ سب برائیون سے زیادہ بغاوت کی سزا جلد ملتی ہی و نیز اوٹھین حضرت سے منقول ہی کہ ابلیس اپنے لشکر سے کہتا ہی کہ آدمیون کے درمیان مین حسد اور بغی کو ڈالدو اسلیے کہ یہ دونون اللہ کے نزدیک شرک کے برابر ہین ابو سیار سے منقول ہی کہ حضرت امام جعفر صادق ؑ نے اوسکو ایک خط مین لکھا کہ دیکھ تو کبھی کوئی کلمہ بغاوت کا نہ کہنا اگرچہ تیرا نفس اور تیرے عزیز و اقارب تجھکو اچھے معلوم ہون و نیز اوٹھین حضرت سے منقول ہی

کہ جناب امیر المؤمنین ؑ نے فرمایا کہ ایہا الناس تحقیق کہ بغی اپنے اصحاب کو آتش جہنم
کی طرف کھینچتی ہی اور تحقیق پہلے جسنے کہ اللہ عز وجل پر بغاوت کی وہ عناق بیٹے
حضرت آدم کے تھے پس پہلے سب سے اللہ نے عناق کو قتل کیا اور وہ ایک
بیگہہ بھر کے پھیر مین بیٹھتے تھے اور اوس کی بیس اونگلیان تھین اور ہر اونگلی مین
دو ناخن تھے مثل ہنسیا کے پس مسلط کیا اللہ تعالی نے اوس کے اوپر ایک شیر کو
کہ جو مثل ہاتھی کے تھا اور ایک بھیڑیے کو کہ جو مثل اونٹ کے تھا اور ایک گدھ کو کہ جو
مثل خچر کے تھا پس قتل کیا اونھین جانورون نے اوسی عناق کو اور حال یہ ہی کہ
اللہ عز وجل نے جبارون کو اون کے بہترین احوال اور سب سے زیادہ امن و
امان کے وقت مین قتل کیا ہی تیرھوین صفت قبیحہ ظلم ہی کہ جو ضد ہی عدل کی
اور اس کے شناعت کی کوئی حد نہین اور ہر شخص اس کی قباحت سے واقف
ہی اور اس کے عموم کو فصل دوم مین بیان کرچکا ہون کہ کوئی گناہ اور برائی
اسکے تحت سے خارج نہین ہی اور اپنی کتاب عزیز مین حق سبحانہ وتعالے نے
اس کی اکثر مقامات مین مذمت فرمائی ہی چنانچہ فرمایا ہی وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی
الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ اور اللہ نہین ہدایت کرتا گروہ ظالمون کو انتہی و
نیز فرمایا ہی وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ اور اللہ نہین دوست رکھتا
ہی ظالمون کو انتہی ونیز فرمایا ہی وَبِئْسَ مَثْوَی الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ اور برا
مقام رہنے کا ہی ظالمون کے انتہی ونیز فرمایا ہی اَلَا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ
ترجمہ آگاہ ہو لعنت خدا کی ہی ظالمون پر انتہی اور اس طرح کے آیات بہت سے ایسے
ہین اس مقام مین کہان تک لکھ سکتا ہون ترجمہ احادیث اصول کافی
حضرت ابوجعفر یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ ظلم تین قسم پر
ہی ایک وہ کہ جسکو خدا بخشدیتا ہی اور ایک وہ ظلم کہ جسکو خدا نہین بخشتا ہی اور

ایک ظلم وہ کہ جسکو خدا نہین چھوڑتا ہی پس جس ظلم کو کہ خدا نہین بخشتا وہ شرک ہی اور جس ظلم کو کہ خدا بخشد یتا ہی وہ ظلم کرنا شخص کا ہی اپنے نفس پر کہ جو اُسکے اور خدا کے درمیان مین ہو (یعنی کسی دوسرے کا حق اوس مین نہو) اور جس ظلم کو کہ خدا نہین چھوڑتا ہی وہ حق عباد ہی تنبیہ اس حدیث شریف سے ظلم کی تعمیم بخوبی واضح ہوگئی کہ جمیع معاصی کو شامل ہی اور ہر قسم کے گناہ پر ظلم کا اطلاق ہو سکتا ہی پہلی قسم عیاذاً باللہ شرک بخداے واحد و یکتا ہی جو ہرگز نہین بخشا جاتا اور دوسری قسم مجرد معصیت ہی کہ اگر انسان توبہ کرے تو اس طرح کے گناہ بخشدیے جاتے ہین اور تیسری قسم حق عباد ہی مثل قتل نفس و غصب حقوق و اموال و زنا زنان شوہر دار سے وغیرہا کہ جب تک صاحب حق نہ بخشی یہ گناہ نہین بخشے جاتے اس لیے کہ خداوند عالم عادل ہی وہ مظلوم کی داد ضرور دیگا اور اوس کی فریاد کو ضرور پہونچیگا اور اس کی تفصیل مین بہت طول ہی اس مقام مین گنجایش نہین و نیز حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہی کہ کوئی مظلمہ اس سے زیادہ سخت نہین ہی کہ کوئی شخص ایسے آدمی پر ظلم کرے کہ اُسکی فریاد کا پہونچنے والا سواے خدا کے اور دوسرا کوئی نہو و نیز حضرت محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص صبح کرے ایسی حالت مین کہ اوس کی نیت مین کسی شخص پر ظلم کرنا نہو تو اللہ تعالی اوس کے اوس روز کے گناہ بخشد یتا ہی جب تک کہ وہ کسی کا خون نہ کرے یا کسی یتیم کے مال کو حرام سے نہ کھائے یعنی خون ناحق اور مال یتیم کا حرام کی راہ سے کھانا اگر ان دونون گناہون کا وہ شخص اوس دن مرتکب ہو تو یہ نہین بخشے جاتے اور سب گناہ اوس دن کے بخشدیے جاتے ہین ظاہرا حضرت نے ان دونون گناہون کا ذکر تمثیلا فرمایا ہی اور مراد یہ ہی کہ حقوق عباد نہین بخشے جاتے اور باقی گناہ اوس روز کے بخشدئے جاتے ہین

ونیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جو شخص کسی پر ظلم کرے اوسکا مواخذہ اوس کے
نفس مین ہوتا ہی یا اوسکے مال مین یا اوس کی اولاد مین ونیز اونھین حضرت سے
منقول ہی کہ نہین ظلم کرتا ہی کوئی شخص کسی پر مگر یہ کہ اللہ تعالی اوسکا مواخذہ
اوسکے نفس مین کرتا ہی اور اوسکے مال مین ولیکن جو ظلم کہ درمیان اوس کے اور
درمیان اللہ کے ہی پس جسوقت کہ وہ شخص توبہ کرتا ہی تو اللہ اوسکو بخشدیتا ہی
ونیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ تحقیق کہ اللہ عز وجل
نے وحی فرمائی طرف ایک نبی کے اپنے انبیا مین سے کہ وہ ایک جبار کے ملک
مین رہتا تھا کہ تو اوس جبار کے پاس جا اور اوس سے کہ کہ مین نے تجھکو
اسواسطے نہین حکومت عطا فرمائی ہی کہ تو لوگون کا خون بہاے اور مالون کو
چھین لے سوا اسکے نہین ہی کہ مین نے تجکو اسواسطے حکومت عطا فرمائی ہی
کہ تو باز رکھے مجھ سے نالہ و فریاد کو مظلومون کے اس سبب سے کہ تحقیق
کہ مین نہین چھوڑتا ہون اون کے حق کو اگرچہ وہ لوگ کافر ہون ونیز
اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جو شخص اپنے بھائی کے مال کو از روے
ظلم کھائے اور اوسکو پھیر ندے وہ شخص قیامت کے دن انگارے کھائیگا
ونیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ جو شخص ظلم کرے کسی پر اور وہ مظلوم مرجاے
پس چاہیے کہ اوسکے واسطے یہ شخص استغفار کرے اس لیے کہ یہ استغفار
کرنا اوس کے لیے اس ظلم کا کفارہ ہوگا چوتھوین صفت قبیحہ کذب ہی
کہ جو ضد ہی صدق کی اور صدق کے محاسن فصل دوم مین بیان ہو چکے
پس وہ سب دال ہون گے کذب کے قبائح پر مگر چونکہ یہ فعل قبیح و شنیع
انواع و اقسام مختلفہ پر مشتمل ہو ونیز اقبح قبائح ہی کہ بعض اقسام اوسکے

کذب

بدترین کفر و الحاد و زندقہ ہین لہذا اسکا بیان اس فصل ہین علیحدہ مناسب معلوم ہوا پہلا کذب قول فرعون ملعون ہی کہ اُسنے کہا اَنَا رَبُّکُمُ الاَعلٰی دوسری قسم خداے واحد و یکتا و بیمثل و بے ہمتا کا شریک قرار دینا ہی تیسری قسم یہ ہی کہ کوئی شخص جھوٹا دعوی نبوت کا کرے جیسے مسیلمہ کذاب وغیرہ نے کیا تھا چوتھی قسم یہ ہی کہ کوئی شخص جھوٹا دعوے امامت یعنی نیابت و خلافت رسول کا کرے ان سب کی تفصیل کی اس مقام ہین گنجایش نہین ہی اپنے اپنے مواقع پر بیان ہوگی پانچوین قسم خدا یا رسول یا امام کی تکذیب کرنا جو کہ طریق کفار تھا اور ہی اور اس کی تفصیل کی بھی یہان گنجایش نہین چھٹی خدا یا رسول یا امام کے کسی کلام یا معجزے کی تکذیب کرنا جیسا کہ اس زمانہ ہین ہم دیکھتے ہین کہ بعض مدعیان عقل و علم با وصف ادعاے اسلام جس آیت و حدیث کو چاہتے ہین مانتے ہین اور جسکا چاہتے ہین انکار کرتے ہین اور معجزہ و خرق عادت کے قطعاً منکر ہین حالانکہ ایک آیت یا معجزہ کا انکار کرنا بھی کفر صریح ہی اور ابدالآباد کے لیے جہنم ہین پہونچاتا ہی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی کہ وَالَّذِینَ کَفَرُوا وَکَذَّبُوا بِآیَاتِنَا اُولٰئِکَ اَصحٰبُ النَّارِ ہُم فِیہَا خَالِدُونَ ترجمہ اور جو لوگ کہ کافر ہوے اور جھٹلایا اُنھون نے ہماری آیتون کو یہ لوگ اہل دوزخ ہین وہ اوس ہین ہمیشہ رہین گے انتہی چونکہ آیات کا اطلاق آیات قرآنی و معجزات دونون پر ہوتا ہی لہذا اس آیۂ وافی ہدایہ سے ثابت ہوا کہ ان دونون ہین ایک کی تکذیب کرنے والا بھی کافر ہی اور ہمیشہ آتش جہنم ہین رہیگا اس سے زیادہ اس مبحث کو بھی ہین یہان نہین لکھ سکتا انشاء اللہ العزیز اس کی تفصیل مناسب اسی خاتمۃ الکتاب کی فصل چہارم ہین عنقریب آئیگی ساتوین قسم یہ ہی کہ خدا یا رسول یا ائمہ معصومین پر

سورۂ بقرہ ۲۰۰

کچھ جھوٹ باندھ لے اور ایسے لوگون کے باب مین حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۚ أُولَٰئِكَ يُعْرَضُونَ عَلَىٰ رَبِّهِمْ وَيَقُولُ الْأَشْهَادُ هَٰؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَىٰ رَبِّهِمْ ۚ أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ ۝ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَيَبْغُونَهَا عِوَجًا وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كَافِرُونَ

ترجمہ اور کون زیادہ ظالم ہی اُس شخص سے کہ باندھ لیا اوسنے اللہ پر جھوٹ یہ لوگ روبرو لائے جائینگے پروردگار اپنے کے اور کہینگے گواہ کہ یہ لوگ وہ ہین کہ جھوٹ بولتے تھے اپنے پروردگار پر آگاہ ہو لعنت ہی خدا کی ظالمون پر جو لوگ روکتے ہین خدا کی راہ سے اور ڈھونڈھتے ہین اوس مین کجی اور وہ لوگ ساتھ آخرت کے کافر ہین انتہی شیخ عبدالقادر صاحب دہلوی تفسیر موضح القرآن مین اس آیۂ کریمہ کی تفسیر مین لکھتے ہین کہ خدا پر جھوٹ بولنا کئی طرح ہی علم مین غلط نقل کرنا یا خواب بنا لینا یا عقل سے حکم کرنا دین کی بات مین دعوی کرنا کہ کشف رکھتا ہون یا اللہ کا مقرب ہون انتہی یہ بندۂ ذلیل کہتا ہی کہ شرک بھی اس مین داخل ہی اس لیے کہ اس سے زیادہ کوئی جھوٹ اللہ وحدہ لا شریک پر نہین ہو سکتا و نیز اسی قسم مین یہ بھی داخل ہی کہ کوئی شخص کسی بات کو خود بنا کے کہے کہ یہ خدا نے یا رسول نے یا امام نے فرمائی ہی اور اس مین کچھ شک نہین ہی کہ رسول خدا و ائمہ ہدی علیہم السلام پر افترا کرنا خدای تعالی پر افترا کرنا ہی اس لیے کہ وہ حضرات جو کچھ فرماتے تھے وہ بموجب حکم خدا کے فرماتے تھے پس جھوٹی حدیثون اور روایتون کے پڑھنے یا بیان کرنے سے ہر مسلمان و مومن کو احتراز و اجتناب واجب و لازم بلکہ اوجب و الزم ہی آٹھوین قسم یہ ہی کہ شرع شریف کے خلاف کچھ کہے مثلاً حلال کو حرام یا حرام کو حلال کہدے یا واجب اور مسنون کو غیر واجب اور مسنون و بالعکس کہے یا بغیر علم کامل و راسخ کے فتوے دے

سورۂ ہود پارہ ۱۲

یاکوئی مسئلہ شرعیہ بتلائے پس ہر مسلمان کو اس مین نہایت احتیاط لازم ہی ورنہ خود بھی گمراہ ہو جائیگا اور دوسرون کو بھی گمراہ کریگا اس لیے کہ یہ بھی حق سبحانہ وتعالی پر جھوٹ باندھنا ہی چنانچہ وہ فرماتا ہی فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ پس کون زیادہ ظالم ہی اوس شخص سے کہ باندھے اللہ پر جھوٹ تاکہ گمراہ کرے لوگون کو بغیر علم کے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا ہی گروہ کو ظالمون کے انتہی یہ آیۂ کریمہ اور بعض آیات جو اس سے پیشتر ہین اُنھین لوگون کے باب مین نازل ہوئی ہین کہ جو اون چیزون کو کہ خدا نے حلال کی ہین حرام قرار دیتے تھے ونیز حق سبحانہ وتعالی اس امر کی بتصریح نہی فرماتا ہے وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ ۭ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ترجمہ اور نہ کہو تم بسبب اوس چیز کے کہ بیان کرتے ہین زبانی تمھاری جھوٹ کو کہ یہ حلال ہی اور یہ حرام ہی تاکہ باندھو تم اللہ پر جھوٹ تحقیق جو لوگ کہ باندھتے ہین اللہ پر جھوٹ نہ رستگاری پائینگے یہ فائدہ تھوڑا سا ہی اور واسطے اونکے عذاب دردناک ہی انتہی عمدۃ البیان مین اس آیۂ وافی ہدایہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی فرمایا کہ بندہ جسوقت گناہان کبیرہ یا صغیرہ کرتا ہی تو ایمان سے خارج ہو جاتا ہی اور اسلام مین داخل رہتا ہی پس اگر توبہ اور استغفار کرے تو پھر ایمان کی طرف آجاتا ہی اور کفر کی طرف نہین جاتا ہی اور جو کوئی حلال کو کہے کہ یہ حرام ہی اور حرام کو کہے کہ یہ حلال ہی اور ایسا ہی کرنے لگے تو وہ نزدیک ہمارے ایمان سے اور اسلام سے دونون سے نکل جاتا ہے اور

کفر مین داخل ہوتا ہی اور ہو جاتا ہی وہ بمنزلہ اوس شخص کے کہ حرم مین داخل ہو اور پھر کعبہ مین داخل ہو پس حادث کرے کعبہ مین کوئی امر ممنوع پس نکالا جائے کعبہ سے اور حرم سے پس گردن ماری جائے اور داخل ہو آتش دوزخ مین انتہی اور بعض احادیث بغیر علم کے فتوے دینے کی مذمت مین فصل دوم صفت پانزدہم علم کے بیان مین لکھی گئی ہین اسکے سوا کذب کے اور بہت سے اقسام ہین لیکن چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہی لہذا مین مطلق کذب کے باب مین چند آیات و احادیث پر اکتفا کرتا ہون فرمایا ہی خداے عز و جل نے کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ کَاذِبٌ کَفَّارٌ ترجمہ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا ہی اوس شخص کو کہ جو ہو جھوٹا ناشکری کرنے والا انتہی و نیز فرمایا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ ترجمہ تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا اوس شخص کو جو ہو حد سے تجاوز کرنے والا جھوٹ بولنے والا انتہی ان آیات بینات سے واضح ہوا کہ جھوٹ بولنے کے سبب سے انسان کا قلب ایسا سیاہ اور سخت ہو جاتا ہی کہ قابل قبول ہدایت نہین رہتا ترجمۂ احادیث اصول کافی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت علی بن الحسین یعنی حضرت امام زین العابدین علیہ السلام اپنی اولاد سے فرماتے تھے کہ جھوٹ سے ڈرا کرو خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا اسبے ظرافت کے ہو یا ظرافت مین ہو اس سبب سے کہ جسوقت کوئی شخص جھوٹ بولتا ہی چھوٹی بات مین تو اوسکو جرأت ہو جاتی ہی بڑی بات پر کیا نہین جانتے ہو تم کہ تحقیق رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ بندہ سچ بولا کرتا ہی یہان تک کہ لکھتا ہی اللہ اوسکو صدیق اور بندہ جھوٹ بولا کرتا ہی یہان تک کہ لکھتا ہی اللہ اوسکو کذاب و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ تحقیق اللہ عز و جل نے

برائی کے لیے قفل قرار دیے ہین اور اون قفلون کی کنجیان شراب کو قرار دیا ہی
اور جھوٹ بولنا شراب پینے سے زیادہ برا ہی ونیز اونھین حضرت سے منقول ہی
کہ جھوٹ ایمان کا خراب کرنے والا ہی ونیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ پہلے
جو جھوٹ بولنے والے کی تکذیب کرتا ہی وہ اللہ ہی بعد اوس کے دونون فرشتے
کہ جو اوسکے ساتھ ہین بعد اوسکے وہ خود جانتا ہی کہ مین جھوٹا ہون ونیز جناب
امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ کوئی بندہ ایمان کا مزہ نہین پاتا ہی
یہان تک کہ جھوٹ بولنا چھوڑ دے ظرافت اور غیر ظرافت مین اور حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حضرت عیسی بن مریم علیہما السلام نے
فرمایا کہ جو شخص زیادہ جھوٹ بولتا ہی اوسکے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہی اور
حضرت امیر المؤمنین سے منقول ہی کہ ہر مرد مسلمان کو سزاوار ہی کہ جھوٹے سے
دوستی نہ کرے اسلیے کہ وہ جھوٹ بولتا ہی اور اوس کی یہان تک نوبت پہونچتی ہی
کہ جو کوئی بات سچ کہے تو اوسکا بھی کوئی یقین نہین کرتا پندرھوین صفت قبیحہ
شک ہی اور اوس کی بھی کئی قسمین ہین اول شک کرنا اصول دین یا اوس کی
ضروریات مین اور یہ ایسی صفت قبیحہ ہی کہ انسان کو نور ایمان و اسلام سے
خارج کر کے ظلمات کفر مین داخل کر دیتی ہی اور تفصیل و تبیین اس کی یہ ہی کہ
کسی شی کے عدم یا وجود پر جب ایسا حتم اور جزم ہو گا کہ اوس مین جانب خالف
نہ پائی جاے تو اوس کو یقین کہین گے اور جب دونون جانبین برابر ہون گے
تو اوسکو شک کہین گے اور جب ایک جانب راجح اور غالب اور دوسری
مرجوح اور مغلوب ہو گی تو جانب راجح کو ظن اور مرجوح کو وہم کہین گے پس
ان اقسام اربعہ مین سے جو قسم کہ ایمان مین معتبر ہی وہ یقین ہی اور اسی
یقین کا نام اعتقاد ہی پس جس شخص کو حق سبحانہ تعالی کی وحدانیت یا عدالت

یا انبیا و مرسلین کی نبوت و رسالت یا ائمہ معصومین کی امامت یا روز قیامت و
بعث و نشور و نار و جنت وغیرہ امور معاد کی حقیت مین یا اور ضروریات مذہب
و ملت مین سے کسی امر مین شک یا ظن ہو تو وہ دائرۂ ایمان سے خارج اور
احاطۂ کفر مین داخل ہی اور حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہی قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ
إِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ دِينِي فَلَا أَعْبُدُ الَّذِينَ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ
أَعْبُدُ اللَّهَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ ۖ وَأُمِرْتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ
الْمُؤْمِنِينَ ۝ وَأَنْ أَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۝ وَلَا تَكُونَنَّ
مِنَ الْمُشْرِكِينَ ترجمہ کہو ای محمد کہ ای لوگو اگر تم شک مین ہو میرے دین سے پس
نہین عبادت کرتا مین اون کی کہ جن کی تم عبادت کرتے ہو سوا اللہ کے ولیکن
عبادت کرتا ہون مین اللہ کی کہ جو تمھاری روحین قبض کرتا ہو اور حکم کیا گیا
ہو مجکو کہ ہون مین مومنون سے اور یہ کہ راست کر تو اپنے منھ کو واسطے دین کے
حنیف ہو کر اور نہ ہو تو مشرکون مین سے انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ سے مفاد ہوا
کہ کفار عرب بھی دین اسلام مین شک کرتے تھے پس اگر کوئی شخص باوصف
ادعاے اسلام شک کرے تو اوس مین اور کفار مین کیا فرق ہوگا و نیز حق سبحانہ
و تعالی حضرت صالح پیغمبر کی قوم کا قول بیان فرماتا ہی وَإِنَّنَا لَفِي شَكٍّ مِمَّا
تَدْعُونَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ترجمہ اور تحقیق کہ ہم البتہ شک مین ہین اوس چیز سے کہ
بلاتا ہی تو ہم کو طرف اوسکے ایسا شک کہ دل کو اضطراب مین ڈالتا ہی انتہی و نیز
حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہی أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَبَأُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ قَوْمِ نُوحٍ وَ
عَادٍ وَثَمُودَ ۛ وَالَّذِينَ مِنْ بَعْدِهِمْ ۛ لَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا اللَّهُ ۚ جَاءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنَاتِ فَرَدُّوا أَيْدِيَهُمْ فِي أَفْوَاهِهِمْ وَقَالُوا إِنَّا كَفَرْنَا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ
وَإِنَّا لَفِي شَكٍّ مِمَّا تَدْعُونَنَا إِلَيْهِ مُرِيبٍ ۝ قَالَتْ رُسُلُهُمْ أَفِي اللَّهِ شَكٌّ

[illegible] ترجمہ کیا نہین پہونچی تم کو خبر اون لوگون کی کہ جو
[illegible] سے قوم نوح کی اور عاد و ثمود اور جو ان سے پیچھے ہوے اون کو کوئی
[illegible] سوا اللہ کے آئے اون کے پاس پیغمبر اون کے ساتھ دلیلون ظاہر کے پس
[illegible] اونہون نے اپنے ہاتھ اپنے مونہون مین اور کہا اون لوگون نے کہ تحقیق
[illegible] ساتھ اوس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اوسکے اور تحقیق ہم لوگ
[illegible] اوس چیز سے کہ بلاتے ہو تم ہم کو طرف اوسکے ایسا شک کہ دلکو
بےچین کرتا ہی کہا اون کے پیغمبرون نے کہ کیا اللہ مین شک ہی کہ جو پیدا کرنے والا
آسمانون کا اور زمین کا ہی انتہی اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا کہ سب کفار امم سابقہ
اپنے پیغمبرون سے یہی کہتے تھے کہ ہم کو تمہارے دین مین شک ہی اب کہیے کہ کوئی
شخص با وجود شک اسلام و ایمان کا دعوی کیونکر کر سکتا ہی و نیز حق سبحانہ و
تعالی اہل جہنم کے باب مین فرماتا ہی کہ اِنَّهُمْ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ ترجمہ تحقیق
وہ لوگ تھے ایسے شک مین کہ خلل پیدا کرتا ہی انتہی و نیز حق سبحانہ و تعالے
کفار عرب کے باب مین فرماتا ہی بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي ترجمہ بلکہ وہ
کافر لوگ ہین بیچ میری نصیحت سے انتہی اور ایسی آیتین قرآن شریف مین
بہت ہین کہ جن سے ثابت ہوتا ہی کہ کفار دین اسلام مین شک کرتے تھے
پس واے ہی اون لوگون پر کہ جو اسلام کا دعوی کرین اور پھر شک اور شبہہ کو
دل مین راہ دین اب ظن کا حال سنیے کہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَمَا يَتَّبِعُ
أَكْثَرُهُمْ إِلَّا ظَنًّا إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَفْعَلُونَ
ترجمہ اور نہین پیروی کرتے ہین اکثر اون مین کے مگر ظن کی تحقیق ظن نہین
کافی ہوتا حق بات مین کچھ بھی تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھ وہ کرتے ہین انتہی
اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اکثر کفار ظن کی پیروی کرتے تھے اور ظن سے

حق نہین حاصل ہو سکتا و نیز حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَاِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃُ لَا رَیْبَ فِیْھَا قُلْتُمْ مَا نَدْرِیْ مَا السَّاعَۃُ اِنْ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ترجمہ اور جسوقت کہ کہا جاتا تھا کہ تحقیق وعدہ اللہ کا سچ ہی اور قیامت مین کچھ شک نہین تو کہتے تھے تم کہ نہین جانتے ہم کیا ہی قیامت نہین ظن کرتے مین ہم مگر ایک نوع کا ظن اور نہین ہین ہم یقین کرنے والے انتہی یہ حق سبحانہ و تعالی روز قیامت کی خبر دیتا ہی کہ اوس دن کافرون سے اس طرح کہا جائیگا اور اونکا حق اونکو یاد دلایا جائیگا کہ جو وہ اپنے پیغمبرون سے دنیا مین کہتے تھے تاکہ حجت اونپر تام ہو اور جہنم مین داخل کیے جائین اور اس آیت کے قبل اور بہت سی آیتین ہین کہ اون مین پہلے قیامت کے آنے کا حال ہی بعد اوسکے مومنین صالحین کے رحمت خدا یعنی بہشت مین داخل ہونے کی خبر ہی بعد اوسکے کافرون سے جو کچھ کہا جائیگا اوسکا بیان ہی مین نے بخوف طوالت اسی قدر آیت پر اکتفا کی شاید کوئی یہ اعتراض کرے کہ بعض آیات کلام مجید سے ظانین کی مدح بھی ثابت ہوتی ہی مثل اس آیت کے جو سورۂ بقرہ جزو اول مین قریب ربع ہی یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ الخ اور مثل اس آیت کے کہ جو قریب ختم جزو دوم ہی کہ قَالَ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوا اللّٰہِ تو اسکا جواب صحیح یہ ہی کہ لفظ ظن لغات اضداد مین سے ہی کہ اوسکے معنی جانب راجح و غالب کے بھی ہین جیسا کہ بیان ہو چکا اور علم و یقین کے بھی ہین چنانچہ کتب لغت اسپر شاہد ہین پس جو آیتین کہ پہلے نقل ہوئی ہین وہ پہلے معنی پر دلالت کرتی ہین اور یہ آیات معنی علم و یقین پر چنانچہ سورۂ ص مین ہی وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰہُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ وَخَرَّ رَاکِعًا وَّاَنَابَ ظاہر ہی کہ اس آیت مین ظن کے معنی سوا علم و یقین کے اور کچھ

نہین ہو سکتے پس یہ اعتراض بسبب نافہمی و کم علمی و عدم واقفیت زبان عرب کی ہی مجھے نہایت تعجب آتا ہی اون لوگون سے کہ جو اس زمانہ مین مدعیان علم و عقل و اسلام ہین اور اعتقادات کا نام خیالات مذہبی رکھتے ہین اور ہر ہر امر دینی و یقینی مین کہ جو قرآن و حدیث سے بخوبی ثابت ہی شک و شبہہ کرتے ہین اور حجتین نکالتے ہین اور پھر اسلام کا دعوی کیے جاتے ہین اے ناظر کتاب ذرا ہی انصاف کر کہ کفار جو دین اسلام و روز قیامت وغیرہ مین شک و شبہہ رکھتے تھے اور اسی سبب سے ایمان نہین لاتے تھے اور صاف صاف کہدیتے تھے کہ ہم کو اس مین شک ہی اور یقین نہین آتا اس سبب سے ہم ایمان نہین لاتے اور اسلام نہین قبول کرتے وہ سچے تھے یا یہ لوگ سچے ہین کہ امور دینیہ کی بابت شکوک و ظنون فاسدہ مین مبتلا ہین اور پھر کہتے ہین کہ ہم مسلمان ہین پھر جب اون لوگون کا وہ حال ہوا کہ جو معلوم ہی تو ان لوگون کا کیا حال ہوگا نعوذ باللہ من ذلک اگر یہ لوگ یہ بات کہین کہ ہم تحقیق حق کے درپے ہین تو پھر ابھی اپنے تئین مسلمان کیون کہتے ہین انسان کو چاہیے کہ جس دین و مذہب کی حقیقت کا یقین ہو جاے اُسپر ایمان لائے اور اوسے اختیار کرے اور جب ایمان لاچکا تو پھر شک و شبہہ کیا اگر انکو دین اسلام ابھی تک حق نہین معلوم ہوا تو جب حقیت اسلام انکو ثابت ہو جائیگی تو اوسپر ایمان لائین گے اور اپنے تئین مسلمان کہین گے اور اگر نہ ثابت ہوئی تو جہان خداے عادل انکو لیجائے گا وہان جائین گے بیکار اسلام کا دعوی کرکے اوس مین شک و شبہہ کرنا اور عوام و مستضعفین اسلام کو بھی شک مین ڈالنا اس سے کیا فائدہ اور جہان تک ان حضرات کے افعال و اطوار پہ نظر کرنے سے معلوم ہوا وہ یہ ہی کہ یہ لوگ اہل دنیا مین سے ہین اور ساری انکی

کوشش وسعی وہمت اوسی کی تحصیل مین مصروف رہتی ہی اور مقصود اونکا ہر دلیل و
فعل سے یہی ہوتا ہی کہ کسی طرح دنیا حاصل ہو اس سبب سے کچھ دین و مذہب کی
وقعت اور عظمت اون کی نظرون مین باقی نہین رہی ہی پس [illegible]
ہین اور جو چاہتے ہین وہ کرتے ہین اور اگر کچھ بھی ان لوگون کو ترک اسلام
سے حصول دنیا کی امید ہو تو فوراً ترک کردین اور کبھی نام بھی اسلام کا نہ لیوین
اور کس قدر یہ آیۂ وافی ہدایہ ان لوگون کے حال کے مطابق ہی ومن الناس
مَنْ یَّعْبُدُ اللّٰہَ عَلٰی حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَہٗ خَیْرُ نِ اطْمَاَنَّ بِہٖ وَاِنْ اَصَابَتْہُ
فِتْنَۃُ نِ انْقَلَبَ عَلٰی وَجْہِہٖ خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ ذٰلِکَ ہُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِیْنُ ترجمہ اور آدمیون مین سے بعض شخص ایسا ہی کہ بندگی کرتا ہی اللہ
کی کنارہ پر پس اگر پہونچے اوسکو بہتری تو آرام پکڑتا ہی ساتھ اوس بہتری
کے اور اگر پہونچے اوسکو کوئی آزمایش تو پھر جاتا ہی اولٹا اپنے منہ پر نقصان
پایا اوسنے دنیا مین اور آخرت مین یہی ہی نقصان صریح اور شاہ عبدالقادر
صاحب دہلوی نے موضح القرآن مین اس آیت کی تفسیر مین [illegible]
نیکی پائے تو بندگی پر قائم رہے اور تکلیف پائے تو پھر جاوے [illegible]
ادھر دین گیا کنارے پر کھڑا ہی یعنی دل ابھی نہ اس طرف ہی نہ اوس طرف ہی
جیسا کوئی مکان کے کنارے کھڑا ہی جب چاہے نکل جائے (انتہی) [illegible]
اور تفسیر عمدۃ البیان مین ہی کہ ابن عباس کہتے ہین کہ صحرائی عربون نے مدینہ
مین جاکر اسلام قبول کیا پس جب کسی کو کوئی مرض لاحق نہوا اور اوسکی عورت
نے بیٹا جنا اور اوس کی گھوڑی نے بچھیرا دیا اور اوسکے مویشی نے بہت بچے
دیے اوس نے تو کہا کہ اسلام بہت اچھا دین ہی اور جسکا حال اسکے برعکس
ہوا تو اوسنے کہا کہ یہ دین اچھا نہین ہی اور اسلام سے مرتد ہو گیا اور ابوسعید خدری سے

منقول ہو کہ ایک یہودی ایمان لایا اور بعد اوسکے انکھ اوس کی درد کرنے لگی
یہان تک کہ بینائی اوسکی جاتی رہی اور سوا اسکے اور بلائین بھی اوسکو پیش
آئین رسول خدا صلعم سے جا کر کہا کہ مین نے اسلام کو شوم پایا میرا اسلام توڑ دیجے
حضرت نے فرمایا کہ اسلام نہین توڑا جاتا وہ یہودی مرتد ہو گیا اور یہ آیت
نازل ہوئی منہز اوسی تفسیر مین علی حرف کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اوپر ایک
کنارہ کے نہ وسط مین یعنی متردد ہو کر ایک کنارہ پر ہی دین اسلام کے اندر
اوس کے وسط مین نہین ہی تا کہ استقلال کے ساتھ ہو اور بسبب نہ قدرت
رکھنے کے وحدانیت کی دلیلون پر اور دین اسلام کے حق ہونے کے
ثابت کرنے پر شبہہ مین پڑ کر دین حق سے منحرف ہوتا ہی جیسے کہ کوئی لشکر
کے کنارہ پر کھڑا ہو اور فتح اور ظفر نصیب اس لشکر کے ہو تو مطمئن ہو کر اوس مین
داخل شریک ہو جائے اور غنیمت کے لینے مین مستعد ہو اور اگر اوس لشکر کو
شکست حاصل ہو تو وہ شخص کنارہ سے ایک سمت کو علٰحدہ ہو کر بھاگ جاوے
ایسا ہی حال اس شخص کا ہی و نیز اوسی تفسیر مین ہی کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
نے اسکی تفسیر مین فرمایا ہی کہ وہ ایک قوم ہین کہ واحد جانا ہی اونھون نے خدا کو
اور خالی ہوے وہ عبادت کرنے سے اون لوگون کی کہ پرستش کرتے ہین وہ
سواے خدا کے اورون کو پس نکلے وہ شرک سے اور نجانا اونھون نے کہ
محمد پیغمبر خدا کا ہی پس وہ عبادت کرتے ہین خدا کو شک کرکے محمد صلعم مین
اور اوس چیز مین کہ جو محمد صلعم خدا کے یہان سے احکام شرع کے لایا ہے
پس آئے وہ رسول خدا م کے پاس اور کہا حضرت سے کہ ہم انتظار کرتے ہین
اگر ہم بہت مالدار ہو گئے اور عافیت سے رہے تو جانینگے کہ محمد صلعم پیغمبر برحق
ہی اور اگر اس کے برعکس ہوا تو ہم نہ جانینگے انتہی اور اسی سے ہی زیادہ

اس مقام مین ایسی باتین لکھنے کی گنجایش نہین ہی انشاء اللہ العزیز آیندہ
فانتظر لہٗ اب مین یہان چند احادیث کے ترجمہ پر اکتفا کرتا ہون ترجمہ
احادیث اصول کافی حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ
آپ ایک خطبہ مین فرماتے تھے کہ نہ شبہہ کرو تم پس شک مین پڑجاؤگے اور
نہ شک کرو تم پس کافر ہوجاؤگے اور ابوبصیر سے روایت ہی کہ اونھون نے
کہا کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس قول اللہ عزوجل
کی تفسیر پوچھی کہ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ تو آپ نے فرمایا
کہ مراد اس آیت مین ظلم سے شک ہی انتہی یہ پوری آیت یہ ہی اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَلَمْ یَلْبِسُوْٓا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝
ترجمہ جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہین ملایا اونھون نے اپنے ایمان کو ساتھ ظلم
کے انھین لوگون کے لیے امن ہی اور یہی لوگ ہدایت پانے والے ہین انتہی
ونیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جو شخص شک کرے یا ظن کرے پس ان
دونون مین سے ایک پر قائم رہے تو اللہ تعالے اوسکے اعمال کو حبط کر دیتا ہی
یعنی مٹا دیتا ہی تحقیق حجت اللہ کی جو ہی وہ حجت واضحہ ہی اور محمد بن مسلم سے
روایت ہی کہ مین نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یا حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے کہا کہ ہم ایک شخص کو دیکھتے ہین کہ اوس کے واسطے عبادت ہی
اور کوشش ہی اور خشوع ہی اور وہ حق بات نہین کہتا تو کیا یہ امور اوس کو کچھ
نفع دینگے پس آپ نے فرمایا کہ اے محمد سوا اسکے نہین ہی کہ مثال اہل بیت کی مثال
ایک گھرانے کی ہی کہ جو لوگ بنی اسرائیل مین تھے اون مین سے کوئی شخص نہین
کوشش کرتا تھا چالیس رات مگر یہ کہ جو دعا کرتا تھا وہ قبول ہوجاتی تھی اور
تحقیق تھا اونھین مین سے کہ اوسنے چالیس رات کوشش کی بعد اوسکے دعا مانگی

پس نہ قبول ہوئی پس وہ شخص حضرت عیسیٰ بن مریم کے پاس آیا اور جو کچھ واقعہ
گذرا تھا اوس کی شکایت کی اور سوال کیا کہ اوسکے واسطے آپ دعا فرمائیں پس
حضرت عیسی علیہ السلام نے طہارت کی اور نماز پڑھی بعد اوسکے اللہ عزوجل
سے دعا مانگی پس وحی کی اللہ عزوجل نے طرف اون حضرت کے کہ اے عیسی تحقیق
بندہ میرا میرے پاس اوس دروازہ سے نہین آیا کہ جس سے آنا چاہیے تھا
تحقیق کہ اوسنے مجھسے دعا مانگی حالانکہ اوسکے دل مین تیری طرف سے شک
تھا پس اگر وہ دعا کرتا مجھسے اسقدر کہ قطع ہوجاتی گردن اوس کی اور علیحدہ
ہوجاتین اونگلیان اوس کی جب بھی مین قبول نہ کرتا پس مخاطب ہوئے
حضرت عیسیٰ اوس کی طرف اور کہا کہ تو اپنے پروردگار سے دعا کرتا ہی حالانکہ تو
اوسکے نبی کی طرف سے شک مین ہی پس کہا اوس شخص نے کہ اے روح اللہ و
کلمۃ اللہ واللہ جو کچھ آپ نے فرمایا یہی بات تھی پس دعا کیجیے اللہ سے میرے
واسطے کہ وہ مجھ سے اس شک کو دور کردے پس حضرت عیسیٰ نے اوس کے
واسطے دعا کی پس اللہ نے اوس کی توبہ قبول کی اور وہ شخص حضرت کے
اہل بیت کی حد مین داخل ہوگیا انتہی پس جب آیات واحادیث واضحہ سے
ثابت ہوگیا کہ شک وظن باب ایمان مین کافی نہین ہی بلکہ یقین چاہیے تو وہم
کے بیان کی کچھ ضرورت نہی کہ وہ ان دونون سے مرتبہ مین کم ہی دوسری
قسم شک کی وہ ہی کہ جو بعض مومنین کو عبادات کے بجالانے مین پیدا ہوجاتا
ہی چنانچہ ہم بعض لوگون کو دیکھتے ہین کہ ایک نماز کو دس دفعہ پڑھتے ہین لیکن
بعد ادا [illegible] نہین ہوتا اور ایام شدت سرما مین نہاتے نہاتے قریب ہلاکت پہونچ جاتے
ہین لیکن کسی طرح طہارت کا یقین نہین آتا ہر چند کہ باعث اوسکا خوف خدا
ہی [illegible] ہی کہ اوسکے اوامر پر عمل کرے اور نواہی سے

احتراز کرے اور عبادات کو اوس طرح بجالائے کہ جسطرح اوسنے حکم فرمایا ہے اور
اون کے بجالانے کے وقت شکوک و اوہام کا پیدا ہونا یہ وساوس شیطانی ہین
اور جس شخص کی یہ حالت ہو جاتی ہی اوسکو طہارت کرنا مثل وضو و غسل وغیرہ کے
اور نماز یومیہ ہی کا پڑھنا مشکل ہو جاتا ہی پھر اور عبادات اوس سے کیا ہو سکینگی
پس اوس شخص کو چاہیے کہ شیطان مردود پر لعنت کرے اور بارگاہ رب العالمین
مین اوس سے استعاذہ کرے اور شکیات طہارت و نماز وغیرہ کے جو احکام شرع
شریف مین معین ہین اون کی طرف رجوع کرے اور اونپر عمل کرے یہ مقام
ان باتون کے بیان کرنے کا نہین ہی مگر تنبیہاً اسقدر کہتا ہون کہ جو شخص اس طرح
کے وساوس مین مبتلا ہوتا ہی وہ جسقدر اپنی عبادت کی صحت مین کوشش
کرتا ہی اوسی قدر وہ غیر صحیح ہو جاتی ہی اور نیکی برباد گناہ لازم ہوتا ہی مثلاً
کسی شخص کو عدد رکعات نماز مین شک ہو اور وہ اوس نماز کو قطع کر دے اور
پھر نئے سرسے نماز شروع کرے حالانکہ اُس شک مین قطع کرنے کا حکم نہو
بلکہ نماز احتیاط بجالانیکا حکم ہو تو یہ فعل اوسکا کس طرح جائز ہوگا خواہ مخواہ
وہ گناہگار ہوگا وَقِسْ عَلَىٰ هٰذَا غَيْرَهَا تیسری قسم شک کرنا ہے
اہل ایمان و اسلام کا آپس مین ایک دوسرے سے اور یہ اسطرح کی صفت قبیحہ
ہی کہ منجر ہوتی ہی آپس کی عداوت کی طرف اور دوستی اور اتحاد کو عداوت و
نفاق سے بدل دیتی ہی اور یہ بات آپس مین ظنون فاسدہ کے سبب سے
پیدا ہوتی ہی لہذا اس کے بعد جو سوء ظن کی قباحت کا بیان آتا ہی اوسکو
دیکھنا چاہیے مین نے بخوف طوالت اس مقام پر اس شک کے قبائح کو بیان
نہین کیا سولھوین صفت قبیحہ سوء ظن ہی اور یہ دو قسم پر ہے اول
العیاذ باللہ اپنے خالق و مالک و منعم حقیقی سے سوء ظن رکھنا اور اس باب مین

سوء ظن

حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہو وَيُعَذِّبَ الْمُنَافِقِينَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَاتِ الظَّانِّينَ بِاللَّهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا ترجمہ اور تا کہ عذاب کرے اللہ نفاق والون کو اور نفاق والیون کو اور شرک کرنے والون کو اور شرک کرنے والیون کو کہ ظن کرنے والے ہین ساتھ اللہ کے ظن بُرا اوپر اونکے ہی دائرہ برائی کا اور غضب ناک ہوا اللہ اوپر اون کے اور لعنت کی اون کو اور تیار کی اون کے واسطے دوزخ اور بری بازگشت ہی دوزخ انتہی بخوف طوالت یہ آیۂ کریمہ مین نے پوری نہین نقل کی بقدر حاجت لکھدی ہی واضح ہو کہ اس ظن خبیث وقبیح کے بہت سے اقسام ہین مثلاً حق سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت وعلم وحکمت ودیگر صفات کے خلاف کوئی ظن کرے اور ان سب کی تفصیل قرآن وحدیث مین بنظر غور وتدبر دیکھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتی ہی مین نے بخوف طوالت اسی قدر پر اکتفا کی ہی اور انبیا اور مرسلین اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے کسی طرح کا سوء ظن رکھنا وہ بھی اسی مین داخل ہی اس لیے کہ وہ حضرات بھی آخر حق سبحانہ وتعالیٰ ہی کے مبعوث ومنصوب کیے ہوئے ہین اور اسی طرح روز قیامت کا انکار کرنا بھی مستلزم ہی سوء ظن پر ساتھ اللہ عزوجل کے اسلیے کہ اگر قیامت کا آنا برحق نہو تو حکمت الٰہی مین فرق آتا ہے اور تمام عالم کا پیدا کرنا عبث وباطل ہوا جاتا ہی تفصیل اس کی انشاء اللہ العزیز ابواب آئندہ مین آئیگی فانتظرہ اور رحمت خدا سے مایوس ہونا یہ بھی سوء ظن ہے اوس کی جانب سے ترجمۂ احادیث اصول کافی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ مین نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب مین لکھا ہوا پایا ہی کہ تحقیق جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا جسوقت آپ

منبر پر تشریف رکھتے تھے کہ قسم ہی اوس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہین ہے کہ کسی مومن کو نیکی دنیا و آخرت کی ہرگز نہین عطا کی جاتی مگر بسبب اوسکے حسن ظن کے ساتھ اللہ کے اور بسبب اوسکے امید رکھنے کے اوس سے اور بسبب اوسکے حسن خلق کے اور بسبب اوسکے باز رہنے کے غیبت کرنے سے مومنون کی قسم ہی اوس اللہ کی کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی نہین عذاب کرتا ہی اللہ کسی مومن کو بعد توبہ اور استغفار کے مگر بسبب اوسکے سوء ظن کے ساتھ اللہ کے اور بسبب اوس کے قصور کرنے کے امید رکھنے سے اور بسبب اوس کی کج خلقی کے اور بسبب اوسکی غیبت کرنے کے واسطے مومنون کے قسم اوس اللہ کی کہ جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی کہ نہین حسن ظن ہوتا کسی بندۂ مومن کو ساتھ اللہ کے مگر ہوتا ہی اللہ نزدیک اپنے بندۂ مومن کے ظن کے اس سبب سے کہ تحقیق اللہ کریم ہی اوسکے دست قدرت مین سب نیکیان ہین وہ اس بات سے حیا کرتا ہی کہ اوسکا بندۂ مومن اوسکے ساتھ حسن ظن رکھے اور وہ اوس بندۂ مومن کے حسن ظن اور امید کے خلاف کرے پس نیک کرو تم ساتھ اللہ کے ظن کو اور رغبت کرو تم طرف اوسکے و نیز حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہی کہ نیک کرو تم ظن کو ساتھ اللہ کے اس سبب سے کہ تحقیق اللہ عز و جل فرماتا ہی کہ مین نزدیک اپنے بندۂ مومن کے ظن کے ہون کہ جو میرے ساتھ رکھتا ہو اگر اوسکا ظن نیک ہوگا تو مین بھی نیک جزا دونگا اور اگر اوسکا ظن برا ہوگا تو مین بھی برائی کی سزا دونگا و نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ حسن ظن ساتھ اللہ کے یہ ہی کہ نہ امید رکھے تو مگر اللہ سے اور نہ ڈرے تو مگر اپنے گناہون کو دوسری قسم سوء ظن ہی آپس مین اور یہ صفت بھی نہایت قبیح اور مذموم ہی اور مورث وحشت ہی عداوت و رنج

و نفاق کی اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز مین اس سے نہی فرمائی ہو اس آیہ کریمہ مین یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَکَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ

پ ۲۶ سورۂ حجرات ع ۲

ترجمہ اے وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہو پرہیز کرو تم بہت سے گمانون سے تحقیق بعضے گمان گناہ ہین اور نہ تجسس کرو اور نہ غیبت کرین بعضے تمھارے بعضون کی کیا دوست رکھتا ہی کوئی تم مین سے اس بات کو کہ کھائے گوشت اپنے بھائی کا کہ جو مردہ ہو پس کراہت کروگے تم اوس سے اور ڈرو تم اللہ سے تحقیق اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان انتہی عمدۃ البیان مین ظن کی تفسیر مین لکھا ہی کہ وہ گمان بد ہی مومن کے حق مین یعنی مومن کی بد گمانی سے پرہیز کرو اور وَلَا تَجَسَّسُوْا کی تفسیر مین لکھا ہی کہ اور تجسس اور تلاش نکرو تم مومنین کے عیبون اور خطاؤن کو کہ جو تم پر پوشیدہ ہین اور منقول ہی کہ تو تم اوسکو کہ جو ظاہر ہی اور ترک کرو تم اوسکو کہ جو پوشیدہ ہی یعنی عیب کو کسی کے تلاش نہ کرو اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اپنے برادر مومن کے امر کو نیکی پر رکھو یہانتک کہ ثابت ہو بعد اوسکے وہ چیز کہ پھیر دے تجکو اوسکے امر سے اور نہ گمان کر تو بد اوس کلمہ سے کہ تیرے بھائی کے منھ سے نکلا ہی جس وقت کہ تو اوسکی نیکی تاویل کر سکتا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہ طلب کرو تم خطائین مومنین کی اسواسطے کہ جو کوئی تلاش کرے اپنے بھائی کے گناہون کو اور جو کوئی تجسس کرے اوسکے گناہون کو تو تجسس کریگا خدا اوسکے گناہون کو اور جسکے گناہون کو خدا تجسس کرے تو اوسکو رسوا کرے اگرچہ درمیان اوسکے گھر کے ہوا انتہی

مین اس آیہ وانی ہدایہ کو فصل دوم مین اسی فاتحۃ الکتاب کے ذیل اصلاح ذات البین
مین لکھ چکا ہون اور اوس مقام مین کسی قدر تفصیل کے ساتھ اہل اسلام مین اتفاق
قائم رہنے کے قواعد قرآن وحدیث سے لکھے ہین جس نے نہ دیکھا ہو وہ اوس مقام کو
ملاحظہ کرے یہان بسبب مناسبت مقام کے مین نے اس کو مکرر لکھا اور بعض احادیث
عدۃ البیان سے بھی مذمت سوءظن وتجسس مین یہان نقل کر دین اور دوسرا فائدہ
یہ تجویز کیا کہ چونکہ اب طول بہت ہوتا جاتا ہی لہذا مین نے چاہا کہ سترھوین صفت قبیحہ
غیبت کو قرار دون اور چونکہ اس آیہ کریمہ مین اوس کی نہی ومذمت بدرجہ اتم مذکور ہی
لہذا آیات قرآنی سے اوس کی مذمت مین اسی پر اکتفا کرون فقط چند احادیث نقل
کر دون سترھوین صفت قبیحہ کرنا ہی اور اس سے نہی اور اس کی قباحت ومذمت
آیہ سابقہ سے کہ جو سوءظن کی مذمت مین لکھی گئی ہی بخوبی ثابت ہو گئی لہذا اب مین
تفسیر عدۃ البیان سے کچھ احادیث نقل کرتا ہون عدۃ البیان یعنی آپس مین اے
مؤمنین ایک شخص دوسرے شخص کی غیبت نہ کرے اور غیبت کرنا ایسا ہی جیسے
اپنے بھائی موے ہوے کا گوشت کھانا اور حضرت امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا
ہی کہ جو کوئی ذکر کرے کسی شخص کا اوسکے پیچھے اوس امر کا کہ اوس مین وہ ہے اور
سننے والے بھی اوسکو جانتے ہین تو وہ غیبت نہین اور اگر سننے والے اوس کو
نہین جانتے ہین تو وہ غیبت ہی اور اگر اوس امر کا ذکر کرے کہ وہ امر اوس مین
نہین ہی تو وہ بہتان ہی اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ بچو تم غیبت سے کہ تحقیق
غیبت زیادہ سخت ہی زنا سے اور پھر فرمایا کہ اگر آدمی تو بہ کرتا ہی زنا کرکے
تو خدا قبول کرتا ہی توبہ اوس کی اور غیبت کرنے والا نہین بخشا جاتا ہی جبتک
کہ وہ شخص نہ بخشے کہ جس کی غیبت کی ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے
فرمایا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی معاملہ کرے آدمیون سے اور

غیبت

اونپر ظلم نہ کرے اور باتین اون سے کرے تو جھوٹ نہ بولے اور وعدہ اون سے
کرے تو خلاف اوسکے نہ کرے پس وہ شخص وہ ہی کہ کامل ہوئی مروت اوسکی یعنی
نیک ہونا اوسکا اور ظاہر ہوئی عدالت اوس کی اور حرام ہوئی غیبت اوس کی
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ کہو تم اوس شخص کے حق مین کہ جو حکم خدا
سے باہر ہی اور فرمانبرداری اوس کی نہین کرتا ہی ہر امر کو کہ جو اوس مین ہی تاکہ آدمی
اوس سے پرہیز کرین لیکن مومن کی غیبت کرنی جو کہ فرمانبردار خدا کا ہی حرام ہی
اور جیسے کہ غیبت کرنی حرام ہی ایسے ہی غیبت سننا بھی حرام ہی جیسے کہ احادیث
مین آیا ہی اور پہلے اس سے ذکر ہو لیا ہی غیبت کا اور انس نے رسول خدا صلعم
سے روایت کی ہی فرمایا کہ مجکو شب معراج آسمان پر لے گئے ایک جماعت کو مین نے
دیکھا کہ ناخن اون کے تانبے اور ازدھات کے ہین اور اوس سے اپنے مونھو نکو
چھیلتے ہین مین نے پوچھا کہ یہ کون ہین کہا کہ یہ وہ ہین کہ جو دنیا مین اپنے
بھائیون کا گوشت کھاتے تھے اور اون کی غیبت کرتے تھے اور اونکی آبرو
لیجاتے تھے اور سننے والا غیبت کا بھی مثل غیبت کرنے والے کے ہے چنانچہ
حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ سننے والا غیبت کا ایک غیبت
کرنے والون مین سے ہی اور غیبت کہنے پر منحصر نہین ہی بلکہ اشارہ ہاتھ سے
یا آنکھ سے یا سر سے بھی غیبت کی قسم مین سے ہی جس وقت کہ اوس سے عیب
ظاہر ہوتا ہو ایسی ہی نقل کرنی کسی کی حرکت کی اور چلنے کی اور بیٹھنے کی
اور یا کسی پر تعریض کرنی کہ مین کسی یتیم کا مال نہین کھاتا ہون اور مین غصبی
مال نہین رکھتا ہون اور مین فلانی جگہ نہین بیٹھتا ہون اور مین کسی کا کچھ لیکر
دبا نہین رکھتا ہون اور مین بے غیرت نہین ہون اور مراد اوس سے یہ ہو کہ
فلان شخص ایسا کرتا ہی اور یا یہ کہے کہ الحمد للہ کہ ہم تو اوس فعل سے پاک مین اور قصد یہ ہو

کہ فلان شخص اس فعل کو کرتا ہی اور یا یہ کہ اپنے نفس کی مذمت کرے اور مقصود اوس سے
ظاہر کرنا دوسرے کے عیب کا ہو اور جو کوئی ظاہر مین علانیہ بدکاری کرتا ہو مثل
زنا اور ظلم اور شراب نوشی کے اوسکے اور مخالف دین کی غیبت غیبت مین داخل
نہین ہی چنانچہ پہلے اس سے بھی اسکا ذکر ہو لیا ہی اٹھارھوین صفت قبیحہ
تہمت و افترا ہی کہ جسکو بہتان اور طوفان بھی کہتے ہین اور یہ کذب کے عموم مین
داخل ہی لیکن مزید قباحت و شناعت کے سبب سے مین اسکو علیحدہ ذکر کرتا
ہون اور اس کی بھی کئی قسمین ہین اول العیاذ باللہ حق سبحانہ وتعالی پر بہتان
کرنا مثلا خدا کا شریک مقرر کرنا یا بت وغیرہ کو پوجنا چنانچہ حق سبحانہ وتعالے
فرماتا ہی وَاِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاتَّقُوْهُ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ
لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّتَخْلُقُوْنَ
اِفْكًا ترجمہ اور بھیجا ہم نے ابراہیم ؑ کو جسوقت کہ کہا اوسنے اپنی قوم سے کہ
عبادت کرو تم اللہ کی اور ڈرو اوس سے یہ بہتر ہی تمھارے واسطے اگر ہو تم جانتے
سوا اسکے نہین ہی کہ پوجتے ہو تم سوا خدا کے بتون کو اور بنا لیتے ہو طوفان انتہی
یا یہ بات کہنا کہ خدا کے معاذ اللہ اولاد ہی چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے
اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ۝ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ترجمہ آگاہ ہو
تحقیق وہ لوگ تہمت و بہتان اپنے سے کہتے ہین کہ اللہ کے اولاد ہی اور تحقیق وہ
لوگ البتہ جھوٹے ہین انتہی یا کسی حرام چیز کو کہنا کہ خدا نے ہمارے اوپر حلال
کی ہی و بالعکس چنانچہ حق سبحانہ وتعالی کفار کے باب مین فرماتا ہی وَاِذَا فَعَلُوْا
فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ۝ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا
يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور جسوقت
کرتے ہین کوئی بیحیائی تو کہتے ہین کہ پایا ہمنے اوپر اوسکے اپنے باپ دادا کو

تہمت و افترا

اور اللہ نے حکم کیا ہی ہم کو ساتھ اوس کے کہ تو تحقیق اللہ نہین حکم کرتا ہی ساتھ
بیحیائی کے کیا کہتے ہو تم اوپر اللہ کے جو کچھ کہ نہین جانتے انتہی اور انبیا و ائمہ معصومین
علیہم السلام پر تہمت لگانا بھی اسی قسم مین داخل ہی دوسرے اپنے آپس مین ایک
دوسرے کو تہمت لگانا اور اس مین سب سے زیادہ قبیح و شنیع یہ امر ہی کہ کوئی شخص
کسی پارسا عورت کو زنا کی تہمت لگاوے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی اِنَّ الَّذِیْنَ
یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ
عَذَابٌ عَظِیْمٌ یَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا
كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ترجمہ تحقیق جو لوگ تہمت لگاتے ہین زنان شوہر دار کو کہ جو نہین
جانتین بدکاری کو ایمان رکھنے والیان ہین لعنت کیے گئے ہین وہ لوگ دنیا مین
اور آخرت مین اور اون کے واسطے بڑا عذاب ہی اوس دن کہ گواہی دینگے اوپر
زبانین اونکی اور ہاتھ اونکے اور پانون اونکے ساتھ اوس چیز کے کہ وہ کرتے تھے
انتہی و نیز اوس شخص کی بابت فرماتا ہی کہ خطا و گناہ تو آپ کرے اور تہمت دوسرے پر
رکھے وَمَنْ یَّكْسِبْ خَطِیْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ یَرْمِ بِهٖ بَرِیْٓئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا
وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ترجمہ اور جو شخص کہ کرے کوئی خطا یا گناہ پھر تہمت لگاوے ساتھ
اوسکے بیگناہ کو پس تحقیق کہ اوٹھالیا اوسنے بہتان کو اور گناہ ظاہر کو انتہی یہ آیہ
وافی ہدایہ اور اس کے قبل کی چند آیتین ایک انصاری کے باب مین نازل
ہوئی ہین کہ اوسکا نام طعمہ بن ابیرق تھا اور خود اوسنے چوری کی تھی اور تہمت
ایک یہودی کے ذمے لگاتا تھا اور یہ پورا قصہ بیسوین صفت قبیحہ خیانت کے
ذیل مین لکھا جائیگا اور آیات ماقبل بھی نقل کی جاوینگی اور نیز آپس مین ایک
دوسرے کو عیب لگانے کی بابت فرماتا ہی وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا
بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ

هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ترجمہ اور نہ عیب لگاؤ اپنے نفسونکو اور نہ پکارو آپس مین ایک دوسرے کو ساتھ القاب بد کے برا نام ہی بدکاری بعد ایمان کے اور جن لوگون نے توبہ نکی پس وہ لوگ ظالم ہین انتہی ہرچند کہ مین اس آیت کا بھی اسی فاتحۃ الکتاب کی فصل دوم صفت یازدہم اصلاح ذات البین کے ذیل مین ذکر کرچکا ہون لیکن بسبب مناسبت مقام یہان پھر مکرر نقل کی و نیز اس سبب سے کہ یہ آیۂ کریمہ مشتمل ہی دو امر قبیح کی نہی پر اور نہی ثانی کا بیان اسکے بعد آتا ہی ترجمہ احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جسوقت تہمت لگاتا ہی مومن اپنے برادر مومن کو تو بہ جاتا ہی ایمان اوسکے دل سے جس طرح کہ بہ جاتا ہی نمک پانی مین و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جو شخص بہتان کرے کسی مومن یا مومنہ کو ساتھ اوس چیز کے کہ جو اوس مین نہو مبعوث کریگا اسد اوسکو طینت مین خبال کی یہان تک کہ جو کچھ اوسنے کہا ہی اوس سے عہدہ بر آ ہو راوی کہتا ہے کہ مین نے پوچھا کہ طینت خبال کیا چیز ہی تو حضرت نے فرمایا کہ چرک و ریم ہی جو زناکار عورتون کی فروج سے بہے گا اونیسوین صفت قبیحہ بدزبانی ہی اور یہ اثم ہی اس سے کہ کوئی کسی شخص کا نام بری طرح سے اور اوسکو القاب بد کے ساتھ پکارے یا کسی کو فحش کہے یا گالی دے چنانچہ جو آیت کہ اس سے قبل مین نے نقل کی ہی اوس مین وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ کے ترجمہ و تفسیر مین جناب مولوی عمار علی صاحب مرحوم و مغفور نے لکھا ہی کہ اور نہ پکارو تم آپس مین ساتھ لقبون برے کے جیسے کہ یہودی مسلمان ہوگئے ہون اور اونکو کہو تم کہ ای یہودیو یا کوئی نصرانی مسلمان ہوگیا ہو اوسکو کہو ای نصرانی اور ایسے ہی مومن کو کافر و منافق اور ملحد کہنا جائز نہین ہی اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ حق مومن کا اپنے بھائی مومن پر یہ ہی کہ اوسکو اوسکے نام سے پکارے اور وہ نام اوسکا

بیسویں صفت [margin note]

اپنی زبان پر جاری کرے کہ جو اوسکے نزدیک بہت دوست جدا نہی اور فحش کے باب
مین حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ
ترجمہ اور نزدیک نہ جاؤ بیحیائیون کے جو کچھ کہ اوس مین سے ظاہر ہو اور جو کچھ کہ
چھپی ہو انتہی ونیز فرمایا ہی قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ
مَا بَطَنَ ترجمہ کہہ تو کہ سوا اسکے نہین ہی کہ حرام کیا ہی میرے رب نے بیحیائیون کو
جو ظاہر ہین اون مین سے اور جو چھپی ہین انتہی یہ آیات بینات ایسی عام ہین
کہ ہر طرح کی فحش باتون کی نہی پر شامل ہین خواہ از قسم فعل ہو مثل زنا و لواطہ
وغیرہ کے یا از قسم قول ہو مثل کسی شخص کو گالی دینے اور فحش کہنے کے ترجمہ
احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ
جس شخص کے نطفہ مین شیطان شریک ہوتا ہی بلاشک اوس کی یہ علامت ہی کہ وہ
شخص فحش بہت بکتا ہی نہ اپنے کہنے کی پرواہ کرتا ہی نہ دوسرے شخص کے کہنے کی
کہ جو اوسکو فحش کہے اور حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہی کہ جناب
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ تحقیق بہشت حرام ہی ہر ایسے شخص پر کہ جو فحش
بکنے والا گالیان دینے والا بیحیا ہو نہ اپنے فحش کہنے کی پرواہ کرے اور نہ اوسکے
باب مین جو کہا جائے اوسکی پرواہ کرے پس اگر تو تلاش کریگا تو نہ پائیگا اوسکو
مگر ولد الزنا یا شیطان کی شرکت سے پس لوگون نے پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم
کیا آدمی کے نطفہ مین بھی شیطان شریک ہوتا ہی پس آپ نے فرمایا کہ کیا تم قول
اللہ عز وجل نہین پڑھتے ہو کہ وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ جناب
امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک شخص نے ایک فقیہ سے پوچھا کہ کیا آدمیون
مین ایسا شخص بھی ہو سکتا ہی کہ جو اوسکو گالی دیجائے اوس کی کچھ پرواہ نہ کرے
اوسنے جواب دیا کہ جو شخص لوگون کو سخت وسست کہے حالانکہ وہ جانتا ہی کہ وہ

لوگ بھی اوسکو نہ چھوڑین گے پس یہی ایسا شخص ہو کہ نہ وہ اپنے کہنے کی پرواہ کرتا ہو اور نہ دوسرے کے کہنے کی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہو کہ تحقیق اللہ دشمن رکھتا ہو فحش کہنے والے کو کہ جو اپنے تئین بھی فحش کہلوا سنے اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ آپ کا ایک دوست تھا کہ وہ آپ سے کبھی جدا نہوتا تھا جہان آپ تشریف لے جاتے تھے وہان وہ بھی جاتا تھا پس ایک دن وہ شخص آپ کے پیچھے پیچھے چلا جاتا تھا جہان جوتا بنانے والون کی دوکانین تھین اور اوسکے ساتھ اوسکا ایک غلام سندی تھا کہ جو دونون کے پیچھے پیچھے آتا تھا کہ ناگاہ اوسنے اپنے غلام کو تین مرتبہ پھر پھر کے دیکھا مگر اوسکو نہ پایا جب چوتھی دفعہ اوسکو دیکھا تو کہا کہ ای بیٹہ زن زناکار کے تو کہان چلا گیا تھا راوی کہتا ہو کہ پس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنا دست مبارک اوٹھا کر اپنی پیشانی پر مارا بعد اوسکے فرمایا کہ سبحان اللہ تو اوسکی مان کو تہمت لگاتا ہو تحقیق مین جانتا تھا کہ تیرے واسطے کچھ پرہیزگاری ہو مگر معلوم ہوا کہ تیرے واسطے کچھ بھی پرہیزگاری نہین ہو اوس شخص نے کہا کہ مین آپ پر سے فدا ہون تحقیق اسکی مان سندکی رہنے والی مشرکہ تھی آپ نے فرمایا کہ کیا تو یہ نہین جانتا کہ ہر قوم کے لیے ایک قسم کا نکاح ہوتا ہو تو مجھ سے علیحدہ ہو جا راوی کہتا ہو کہ پھر مین نے اوس شخص کو تمام عمر آپ کے ساتھ نہین دیکھا اور ایک دوسری روایت مین اسقدر زیادہ ہو کہ آپ نے فرمایا کہ ہر قوم کے لیے ایک قسم کا نکاح ہوتا ہو کہ وہ لوگ بسبب اوسکے زنا سے بچتے ہین **بیسوین صفت قبیحہ قول خلاف فعل** ہو یعنی جو کچھ آدمی کہے اوسکے خلاف کرے اور حق سبحانہ تعالی فرماتا ہو یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِندَ اللَّهِ أَن تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ ترجمہ ای لوگو جو ایمان لائے ہو کسواسطے کہتے ہو تم ایسی بات کو کہ جو نہین کرتے ہو

قول خلاف فعل

سورۂ صف

برے۔ غضب کی بات ہی نزدیک خدا کے یہ کہو تم جو کچھ کہ نہ کرو تم انتہی تفسیر
عدۃ البیان مین ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وعدہ مومن کا
اپنے بھائی مومن سے ایک نذر ہی کہ جس مین کفارہ نہین ہی پس جو کوئی خلاف
کریگا اوس وعدہ کے تو خلاف کریگا خدا سے اور اوسکی دشمنی اور غصہ کے
درپے ہوا اور یہی مراد ہی قول حق تعالی سے کہ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ
مَا لَا تَفْعَلُوْنَ اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہ آیت اگرچہ واسطے سبب خاص کے
نازل ہوئی ہی لیکن حکم اسکا عام ہی کہ جو کوئی ایک بات کہے اور اوسکو نہ کرے
وہ اس غصہ مین داخل ہی پس جو علما کہ لوگون کو تو واسطے کار خیر کے کہتے ہین اور
خود نہین کرتے ہین وہ اوس مین داخل ہین اور مثل اسی کے سورہ بقرہ مین ہی
اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ یعنی کیا حکم کرتے ہو تم آدمیونکو
ساتھ نیکی کے اور بھولتے ہو تم نفسون اپنی کو اور منقول ہی کہ رسول خدا صلعم نے
شب معراج ایسے آدمیون کو دیکھا ہی کہ ہونٹھ اون کے مقراض آتش سے کترتے
ہین ترجمہ احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
منقول ہی کہ اون لوگون مین سے کہ جنکو قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت ہوگی
وہ شخص ہی کہ عدل و انصاف کی بات کہے اور اوسکے خلاف عمل کرے اور نیز
اونھین حضرت سے منقول ہی کہ سب آدمیون سے قیامت کے دن اوس
شخص پر زیادہ عذاب ہوگا کہ عدل کی باتین کرے اور عمل اوسکے خلاف کرے
اور ابو بصیر سے منقول ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول عز و جل
فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوُوْنَ کی تفسیر مین فرمایا کہ اے ابو بصیر یہ وہ لوگ ہین
کہ اپنی دہانون سے عدل و انصاف کی باتین کہتے ہین بعد اوسکے اوسکے
خلاف کرتے ہین تنبیہ اس حدیث مین حضرت نے اس آیت کی طرف

اشارہ فرمایا ہو وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغَاوِينَ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُونَ فَكُبْكِبُوا فِيهَا هُمْ وَالْغَاوُونَ وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ ترجمہ اور ظاہر کی جائیگی دوزخ واسطے گمراہون کے اور کہا جائیگا اون سے کہ کہان ہین جن کی تم عبادت کرتے تھے سوا اللہ کے کیا مدد کرسکتی ہین وہ تمھاری یا بدلا لے سکتے ہین پس منھ کے بل گرائے جائینگے وہ لوگ اُس دوزخ مین اور سب گمراہ اور کل لشکر شیطان کا انتہی و نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہو کہ آپ نے راوی سے فرمایا کہ ہمارے شیعون کو یہ خبر پہونچا دے کہ نہین ملتی ہین وہ نعمتین کہ جو نزدیک اللہ کے ہین مگر ساتھ عمل خیر کے اور پہونچا دے یہ خبر ہمارے شیعون کو کہ سب آدمیون سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اوس شخص کو ہوگی کہ باتین کرے عدل و انصاف کی بعد اوسکے مخالفت کرے اوسکی غیر عدالت کی طرف **اکیسوین صفت قبیحہ کشف اسرار** ہی یعنی راز کا افشا کرنا اور یہ ایسی صفت بد ہو کہ حق سبحانہ وتعالی نے ازواج جناب سید المرسلین و خاتم النبیین صلعم مین سے دو بیبیون کو سخت لکے اوسکا پر عتاب وخطاب فرمایا ہو چنانچہ سورۂ تحریم مین ہو وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَأَكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ عَسَىٰ رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ مُسْلِمَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ قَانِتَاتٍ تَائِبَاتٍ عَابِدَاتٍ سَائِحَاتٍ ثَيِّبَاتٍ وَأَبْكَارًا ترجمہ اور جب چھپا کر کہی نبی صلعم نے بعض ازواج اپنی سے ایک بات پس جس وقت افشا کردیا اوس بی بی نے اوس بات کو اور ظاہر

سورۂ شعرا پارۂ ۱۹

کشف اسرار

سورۂ تحریم پارۂ ۲۸

مردیا اس افشا کرنے کو اللہ نے اوپر نبی کے جتلا دیا نبی نے بعضی بات کو اور اعراض
یا ذکر کرنے سے بعض کے پس جس وقت کہ خبر کی نبی نے اوس بی بی کو اس راز کی
فشا کرنے کی کہا اوس بی بی نے کہ کسنے خبر دی تم کو اسکی فرمایا نبی نے کہ خبر دی
مجکو اللہ نے کہ جو جاننے والا خبردار ہی اگر تم دونون عورتین توبہ کرو طرف خدا کے
پس تحقیق کج ہوگئے ہین دل تم دونون کے اور اگر اتفاق کروگے تم دونون نبی کے ضرر
پہونچانے پر پس تحقیق اللہ اوسکا کارساز ہی اور جبرئیل اور جو شخص کہ صالح ہی مومنون
مین سے اور فرشتے بعد اسکے مددگار ہین قریب ہی کہ اگر طلاق دے وہ تمکو بدلدیوے
رب اوسکا اوسکو بیبیان بہتر تم سے اسلام والیان ایمان والیان فرمان برداری
کرنے والیان توبہ کرنیوالیان عبادت کرنیوالیان روزہ رکھنے والیان شوہر دیکھی ہوئی اور
کنواریان انتہی تفسیر بیضاوی وجلالین وکشاف وغیرہا مین لکھا ہوا ہی کہ ان
آیات مین ان دونون بیبیون سے مراد عائشہ بنت ابی بکر وحفصہ بنت عمر ہین
کسی شخص کو اس مقام پر یہ شبہہ یا تعجب نہو کہ پیغمبر خدا صلعم کی بیبیون سے ایسے
افعال کیونکر سرزد ہوے کہ مورد عتاب خدا ہوئین اس لیے کہ کوئی کسی کے
فعل کا ذمہ دار نہین ہی ہر شخص اپنے کیے ہوے کا عوض پاتا ہی چنانچہ اسی
سورہ تحریم مین یہ آیۂ وافی ہدایہ قابل ملاحظہ ہی ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ
كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا
صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا وَّقِيْلَ ادْخُلَا
النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ترجمہ بیان کی اللہ نے مثال اون لوگون کی جو کافر ہوے
زوجۂ نوح اور زوجہ لوط کی کہ وہ دونون دو بندون کے نیچے تھین کہ جو ہمارے
بندون مین سے دونون صالح تھے پس خیانت کی اون دونون عورتون نے اون دونون
پیغمبرون کی پس نہ دفع کیا اون دونون پیغمبرون نے اون دونون عورتون سے

عذاب خدا مین سے کسی شی کو اور کہا گیا کہ داخل ہو تم دونون عورتین آتش دوزخ مین
ساتھ داخل ہونے والون کے انتہی یہ مقام اس بحث کے طول دینے کا اور تفصیل بیان
کرنے کا نہین ہو انشاء اللہ العزیز باب چہارم مین اسکی تفصیل و تبیین اس طرح
کیجائیگی کہ خدا چاہیگا تو کوئی شک و شبہہ باقی نہ رہ جائیگا اب مین اصل مطلب کیطرف
رجوع کرتا ہون اور ایسی چند احادیث اصول کافی کا ترجمہ لکھتا ہون کہ وہ بھی
بعض آیات پر مشتمل ہین **ترجمۂ احادیث اصول کافی** حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہو کہ تحقیق اللہ عز وجل نے لوگون کی سرزنش کی ہے
ساتھ راز افشا کرنے کے اپنے اس قول مین وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ
الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ پس ڈرو تم راز افشا کرنے کو ترجمۂ آیت اور جسوقت کہ آتا ہی
اون لوگون کے پاس کوئی امر امن سے یا خوف سے تو مشہور کر دیتے ہین وہ اوسکو انتہی
تفسیر عمدۃ البیان مین اس آیت کی شان نزول مین لکھا ہو کہ جسوقت جناب رسولخدا
صلعم اپنے لشکر کی فتح کی یا خوف اور نقصان کی وحی سے معلوم کرکے خبر دیتے اپنی
نبوت کے ثابت کرنے کے واسطے اور منافقین کے شک کے دور کرنے کے واسطے
تو بعضے ضعیف الایمان اور منافقین اوسکو مشہور کر دیتے تھے اور یہ امر موجب فساد کا
ہوتا تھا اوس مقدمہ مین خداے تعالی اوس کی مذمت کرتا ہی انتہی یہ بندۂ ضعیف
کہتا ہی کہ یہ صفت قبیحہ ایسی بری چیز ہی کہ اول تو ایسے شخص کا کہ جو لوگون کے راز کو
افشا کرتا ہی اعتبار جاتا رہتا ہو اور سب کی نظر مین ذلیل و خوار ہو جاتا ہے
اور ہر شخص اپنی بات کو اوس سے چھپاتا ہو اور دوسرے یہ بات باعث انواع و
اقسام کے فتنہ و فساد کی ہوتی ہی یہان تک کہ ممکن ہو کہ اسکے سبب سے قتل نفوس
ذکیہ واقع ہو چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ آپ نے
یہ آیت پڑھی ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَآءَ

بِغَیْرِ حَقٍّ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ترجمہ یہ غضب الٰہی بسبب اسکے ہی کہ تحقیق وہ لوگ کفر کرتے تھے ساتھ آیات خدا کے اور قتل کرتے تھے پیغمبرون کو ناحق یہ بسبب اسکے کہ نافرمانی کی اونھون نے اور تھے وہ لوگ کہ حد سے گذر جاتے تھے انتہی اور فرمایا کہ واللہ نہین قتل کیا اون لوگون نے انبیا علیہم السلام کو اپنے ہاتھون سے اور نہین مارا اون حضرات کو ساتھ اپنی تلوارون کے ولیکن اون لوگون نے اون حضرات کے اسرار کو سنا بعد اوسکے اون کو مشہور کر دیا پس وہ انبیا علیہم السلام اون باتون کے اوپر گرفتار کیے گئے اور شہید کیے گئے پس ہوگیا یہ فعل اون لوگون کا (یعنی افشاے راز) قتل کرنا اور حد سے گذر جانا اور معصیت و نیز اونھین حضرت سے دوسرے طریق سے منقول ہی تفسیر مین قول اللہ عزوجل وَیَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ کی کہ آپ نے فرمایا کہ آگاہ ہو واللہ نہین قتل کیا اون لوگون نے اون انبیا علیہم السلام کو ساتھ اپنی تلوارون کے ولیکن مشہور کیا اون کے اسرار کو اور افشا کیا اُن باتونکو کہ اون انبیا علیہم السلام کے لیے ضرر دنیاوی کا باعث تھین پس شہید کیے گئے وہ حضرات یعنی سلاطین جور نے اون باتون کو اپنے خلاف سمجھ کے اون حضرات کو شہید کیا بائیسوین صفت قبیحہ سخن چینی ہی کہ جسکو ہندی مین چغلی کہتے ہین اور عربی مین اوسکو نمیمہ کہتے ہین اور حق سبحانہ و تعالیٰ نے ایک کافر کی اس صفت بد و نیز دیگر صفات رذیلہ کے ساتھ مذمت فرمائی ہی وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ۙ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِیْمٍ ۙ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ۙ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ ۙ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ ۙ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ۙ سَنَسِمُهٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ترجمہ اور نہ کہنا مان تو ہر ایک بہت قسم کھانے والے ذلیل کا عیب کرنے والا لوگون کو بھڑنے والا ساتھ

سخن چینی

چغلی کہانے کے بہت منع کرنے والا نیک باتون کا حد سے گذرنے والا گناہ کرنے والا
بدخو بعد ان عیبون کے حرامزادہ بھی اسواسطے کہ ہے وہ صاحب مال اور بیٹون کا جسوقت
پڑھی جاتی ہین اوپر اوسکے آیتین ہماری کہتا ہے کہ قصے پہلون کے ہین عنقریب داغ
رکھینگے ہم اوس کی ناک پر انتہی مراد اس سے ولید بن مغیرہ ہے کہ جو کفار مکہ مین سے
ایک امیر آدمی تھا عمدة البیان مین اس آیت کے ذیل تفسیر مین مرقوم ہے کہ ولید
درمیان قریش کے بزرگ ہوا تھا اور مغیرہ نے بعد اٹھارہ برس کی عمر ہونے کے اوسکو
اپنے اوپر باندہ لیا اور اوسکو اپنا بیٹا کر لیا تھا اور منقول ہے کہ یہ صفت اوس کی کوئی
نہین جانتا تھا یہانتک کہ یہ آیت نازل ہوئی اور بعض تفسیرون مین لکھا ہے کہ
جسوقت رسول خدا صلعم نے یہ آیت قریش کی مجلس مین پڑھی تو ولید جو عیب کہ اس
آیت مین مذکور ہین اپنے مین جانتا تھا مگر حرامی ہونے کو نہین جانتا تھا اپنے جی
مین کہتا تھا کہ مین سردار قریش کا ہون اور باپ میرا مغیرہ مشہور و معروف ہے اور
یہ بھی جانتا ہون کہ محمدؐ جھوٹ نہین کہتا ہے معلوم نہین کہ یہ امر کیونکر ہے غضبناک
ہوکر مجلس سے اوٹھا اور شمشیر برہنہ کرکے اپنی مان کے پاس آیا اور اوسکو بہت
ڈرایا اور کہا کہ راست راست بیان کر اوسنے کہا کہ باپ تیرا عورتون کے قابل نتھا
اور اوسکے بھائی کے بیٹے بہت تھے اوںھون نے اوسکی میراث پر نظر ڈالی تھی اور
کہتے تھے کہ اسکے بعد ہم مالک ہونگے مجکو اسکا رشک ہوا مین نے اپنے غلام کو رغبت
دلاکر اوس سے وہ فعل کرایا جو کہ مرد عورتون سے کرتے ہین اور تو فرزند اوس
غلام کا ہے اور شبہ نہین ہے کہ ناپاک نطفہ سے اکثر افعال بد سرزد ہوتے ہین انتہی
موضع السحاجة و نیز سَنَسِمُهُ عَلَى الْخُرْطُومِ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ کنایہ ہے
طرف نہایت رسوائی اور خواری اوسکی کے یعنی اوسکو خوار اور ذلیل کرینگے ہم
لوگون مین اسطرح سے کہ کسی پر پوشیدہ نرہے جیسے داغ ناک کا کہ باعث ذلت

اور خواری کا ہی اور اوسکو کسی طرح پوشیدہ نہین کر سکتے ہین اور ناک پر داغ کرنا اوسلیے
فرمایا کہ چہرہ سب اعضا مین افضل ہی اور ناک چہرہ مین افضل ہی اور ناک کو خاک مین
رگڑنا اور داغ کرنا ذلت اور خواری سے مراد لیتے ہین اور جسوقت آدمی تکبر کرتا
ہی تو ناک چڑھ جاتا ہی پس داغ دینا اوس ناک پر باعث ڈھانے بنیاد تکبر کا اور جب
حاصل ہونے رسوائی اور خواری کا ہی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ مراد اس
داغ سے زخم شمشیر کا ہی کہ روز جنگ بدر اوس کی ناک پر لگا تھا اور اثر اوسکا
ہمیشہ باقی رہا جب تک کہ وہ زندہ تھا اور اس سبب سے نہایت خجل اور شرمندہ تھا
انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ کو اس مقام مین مین نے اس سبب سے نقل کیا کہ بہت سی
صفات رذیلہ کی مذمت پر مشتمل ہی پس مرد مومن و مسلم کو چاہیے کہ ان سب باتون سے
پرہیز کرے ترجمۂ احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کیا نہ بتاؤن مین تم کو اون
لوگون کے تئین کہ جو تم مین سے شریر ہین سب نے کہا کہ ہان یا رسول خدا ضرور
بتلائیے آپ نے فرمایا کہ جو لوگ کہ چغلی کرتے پھرتے ہین دوستون مین جدائی
ڈالتے ہین خلق کے عیبون کو تلاش کرتے ہین و نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے منقول ہے کہ بہشت حرام ہے مات کے چرلنے والون پر کہ جو چغلی
کرتے پھرتے ہین و نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا
حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے کہ شریر تم مین کے وہ لوگ ہین کہ چغلی کرتے
پھرتے ہین دوستون مین جدائی ڈالتے ہین خلق کے عیبون کو تلاش کرتے ہین
تیئیسوین صفت قبیحہ نقض عہد ہی اور ایفاے عہد کا بیان فصل دوم مین
بعض صفات حسنہ کے ضمن مین آگیا ہی لیکن بخوف طوالت اس صفت کو علیحدہ
وہان نہین لکھا تھا لہذا اب کسی قدر اسکا بیان یہان لکھتا ہون پس آگاہ ہو

نقض عہد

کہ عہد کی دو قسمین ہین اول حق سبحانہ وتعالی سے عہد کرنا اور اسکی بہت سی قسمین ہین اور دوسری آپس مین ایک دوسرے سے عہد کرنا اور اسکی بھی بہت سی قسمین ہین مین ان سب کی تفصیل یہان کہانتک لکھ سکتا ہون مگر بعض آیات جن مین عام طور پر ایفاے عہد کا حکم ہی اونکا ذکر کرتا ہون چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ترجمہ اور وفا کرو تم ساتھ عہد خدا کے جبوقت کہ عہد کرو تم اور نہ توڑو تم قسمون کو بعد مضبوط کرنے اونکے کے حالانکہ تحقیق گردانا ہی تم نے اللہ کو اوپر اپنے ضامن تحقیق اللہ جانتا ہی جو کچھ کہ تم کرتے ہو انتہی عمدۃ البیان مین اِذَا عَاهَدْتُّمْ کی تفسیر مین لکھا ہے کہ جبوقت عہد کرو تم کسی طرح کا کہ وہ مباح ہو خواہ خدا سے عہد کرو خواہ لوگون سے خدا کو درمیان مین لاکر وینز اوسی تفسیر مین ہی کہ کنز العرفان مین لکھا ہی کہ یہ عہد اس جگہ عام ہی خواہ عہد ہو خواہ نذر ہو خواہ قسم ہو اور یہ آیت دلالت کرتی ہی وفاے عہد اور قسم کے واجب ہونے پر وینز حق سبحانہ وتعالی بنی اسرائیل کو خطاب کرکے فرماتا ہی يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ترجمہ اے بنی اسرائیل یاد کرو تم میری نعمت کو کہ جو مین نے عطا کی تم کو اور وفا کرو تم میرے عہد کو تاکہ وفا کرون مین عہد تمھارا اور خاص کرکے مجھ سے ڈرو انتہی وینز حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ترجمہ اے وہ لوگ کہ جو ایمان لائے ہو وفا کرو تم عہدونکو انتہی تفسیر صافی مین ہی کہ قمی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ عقود سے مراد یہان عہود ہین وینز اوسی تفسیر مین ہی کہ عقد سے مراد عہد مستحکم ہی اور اس جگہ شامل ہی کل اون چیزون کو کہ جنکا اللہ تعالی نے اپنے بندون سے عہد لیا ہی اور اون کے اوپر

لازم کیا ہو ایمان لانا خدا پر اور اوسکے فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوسکے پیغمبر دیگر اور اونکے اوصیا پر اور حلال جاننا اوسکے حلال کو اور حرام جاننا اوسکے حرام کو اور بجا لانا اوسکے فریضون کا اور سنتون کا اور رعایت کرنی اوسکے حدود اور اوسکے اوامر اور نواہی کی اور کل چیزون کو کہ جنکو مومنون نے اللہ تعالی سے عہد کرکے اپنے اوپر واجب کرلیا ہو اور یا اپنے آپس مین عہد کیا ہو مثل عقود امانات کے اور معاملات کے کہ جو حرام نہون انتہت ترجمہ عبادتہ یہ بندۂ ضعیف کہتا ہو کہ یہ امر ظاہر ہو کہ حق سبحانہ و تعالی سے عہد کرکے اپنے اوپر واجب کرلینے مین نذر قسم وغیرہ داخل ہو اور معاملات فیما بین مین نکاح و بیع و شری وغیرہ سب چیزین داخل ہین پس ان ہین سے کسی چیز مین بھی خلاف کریگا تو مخالفت حکم خدا لازم آئیگی و نیز فرماتا ہو وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ترجمہ اور وفا کرو تم ساتھ عہد کے تحقیق عہد سوال کیا گیا ہو انتہی یعنی قیامت مین جو کچھ عہد کیا ہوگا خدا سے یا اپنے آپس مین اوس سے سوال کیا جائیگا کہ پورا کیا یا نہین و نیز نقض عہد کے باب مین فرماتا ہو اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَ يَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ترجمہ جو لوگ کہ توڑتے ہین عہد کو خدا کے بعد اوسکے مضبوط کرنے کے اور قطع کرتے ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا ہو اللہ نے ساتھ اوس چیز کے اس بات کا کہ وصل کی جائے اور فساد کرتے ہین زمین مین یہی لوگ نقصان اوٹھانے والے ہین انتہی و نیز فرمایا ہو فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ترجمہ پس بسبب توڑنے اونکے عہد کے عہد اپنے کو لعنت کی ہم نے اونکو اور گردانا ہم نے انکے دلون کو سخت انتہی یہ آیت بنی اسرائیل کے باب مین ہو اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بسبب عہد شکنی کے انسان کا دل ایسا سخت ہو جاتا ہو کہ قابل قبول حق

(حاشیہ: [illegible])

نہین رہتا جیسا کہ بنی اسرائیل کو ہوا کہ باوصف اسکے کہ صفات پیغمبر آخر الزمان اپنی کتابون مین لکھے ہوئے پاتے تھے اور دل سے جانتے بھی تھے کہ یہ وہی پیغمبر موعود ہین مگر بسبب اپنی قساوت قلب کے اکثر اون مین سے ایمان نہ لائے اور ایفاے عہد کے حکم و مدح و نقض عہد کی نہی و مذمت مین بہت سی آیات بینات ہین مین اس مقام پر کہان تک لکھ سکتا ہون ترجمۂ احادیث اصول کافی طلحہ بن زید سے منقول ہی کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ دو قریہ ہین کفار حربی مین سے اور ہر ایک قریہ مین ایک بادشاہ ہی کہ اوسکی سلطنت کی حد معین ہی وہ بادشاہ آپس مین لڑے بعد اوسکے آپس مین صلح کرلی پھر ایک بادشاہ نے دوسرے سے نقض عہد کیا اور مسلمانون کے پاس آیا اور اون سے اس بات پر معاملہ کیا کہ اوسکے ساتھ ہوکے اوس بادشاہ سے جہاد کرین پس حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مسلمانون کو یہ سزاوار نہین ہی کہ خود نقض عہد کرین یا کسی کو نقض عہد کرنیکا حکم دین یا جن لوگون نے نقض عہد کیا ہی اونکے ساتھ ہوکے لڑین ولیکن وہ لوگ تو لڑتے ہین مشرکون سے جہان کہین اونکو پاتے ہین اور اوپر وہ بات جائز نہین ہی جسپر اونھون نے کافرون سے عہد کیا ہی و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ ہر غدر کرنے والا قیامت کے روز ایسے پیشوا کے ساتھ آئیگا کہ منھ اوسکا ٹیڑھا ہوگا یہان تک کہ وہ آتش جہنم مین داخل ہوگا اور اصبغ بن نباتہ نے حضرت امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے روایت کی ہی کہ آپ نے ایک روز فرمایا جبکہ آپ کوفہ مین منبر پر خطبہ کہہ رہے تھے کہ یا ایہا الناس اگر کراہت غدر کی نہوتی تو البتہ مین سب آدمیون سے زیادہ مدبر ہوتا آگاہ ہو کہ واسطے سب غدر کرنیوالون کے فسق کرنیوالے ہین اور واسطے سب فسق کرنیوالون کے کفر کرنیوالے ہین آگاہ ہو کہ تحقیق غدر اور فسق و فجور اور خیانت آتش دوزخ مین ہے

خلف وعد

چوبیسوین صفت قبیحہ خلف وعدہ ہی اور یہ قول خلاف فعل کے تحت مین داخل
ہی کہ جسکو مین نے بیسوین صفت قبیحہ قرار دیا ہی اور اوس مین جو مین نے یہ آیت
لکھی ہی کہ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ یعنی ای لوگو
جو ایمان لائے ہو کسواسطے کہتے ہو تم ایسی بات کہ جو نہین کرتے ہو انتہی اس کی
تفسیر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی حدیث سے ثابت ہو چکا ہی کہ مراد
اس سے وعدہ خلافی ہی و نیز نقض عہد کی مذمت مین جو احادیث مین نے لکھی ہین
اوس مین لفظ غدر کی ہی اور لغت مین اس لفظ کے معنی بیوفائی کے ہین کہ جو عہد کا
وفا نہ کرنا اور وعدہ کا وفا نہ کرنا دونون کو شامل ہی و نیز اصول کافی مین حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ جو
شخص ایمان لائے ساتھ اللہ کے اور روز قیامت کے پس اوسکو چاہیے کہ وفا کرے
جسوقت کہ وعدہ کرے انتہی اور کذب کے تحت مین بھی یہ صفت قبیحہ داخل ہو سکتی
ہی جسکی قباحت بیان ہو چکی ہی اور فصل دوم مین نوین صفت حسنہ صدق کے
بیان مین حضرت اسمعیل کے صدق وعدہ کا ذکر ہو چکا ہی لہذا بخوف طوالت
اسی قدر پر مین بیان اکتفا کرتا ہون

خیانت

پچیسوین صفت قبیحہ خیانت ہی کہ جو ضد ہے
امانت کی اور یہ کچھ لفظ زر و مال و اسباب ہی مین نہین ہوتی بلکہ عام ہی چنانچہ
حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰہَ وَ الرَّسُوْلَ
وَ تَخُوْنُوْا اَمٰنٰتِکُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ترجمہ ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ
خیانت کرو تم اللہ کی اور رسول کی اور نہ خیانت کرو تم امانتون اپنی مین حالانکہ
تم جانتے ہو انتہی اور تفسیر عمدۃ البیان مین لکھا ہی کہ ای وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
خیانت نہ کرو تم خدا و پیغمبر کی اون کے راز کے ظاہر کرنے مین اور فریضہ خدا کے
اور سنت رسول کے ترک کرنے سے اور نہ خیانت کرو تم امانتون اپنی مین ہرگز

کہ آپس مین رکھتے ہو اور تم جانتے ہو کہ وبال و عذاب خیانت کا بہت ہی انتہی اور اسی کے
قریب قریب تفسیر بیضاوی مین بھی ہی اُس سے عموم لفظ خیانت کا بخوبی ثابت ہو گیا
و نیز تفاسیر شیعہ و اہل سنت مین لکھا ہی کہ یہ آیہ واقعی برائے بعض صحابہ کے باب مین
نازل ہوا ہی کہ اونھون نے خدا و رسول کے راز کو مخالفین اسلام سے ظاہر کر دیا تھا
چنانچہ ابو لبابہ انصاری کی حکایت اکثر تفاسیر مین لکھی ہوئی ہی کہ اونھون نے خدا و
رسول کے ایک راز کو یہودان بنی قریظہ سے ظاہر کر دیا تھا چنانچہ جب یہ آیت نازل
ہوئی تو وہ نہایت نادم و پشیمان ہوئے اور مین بخوف طوالت فقط اون کے توبہ
کرنے کی کیفیت تفسیر عمدۃ البیان سے لکھتا ہون عمدۃ البیان راوی لکھتا ہی کہ
ابو لبابہ نے کمال ندامت سے مسجد رسول مین جاکر اپنے تئین ستون مسجد سے باندھا
اور قسم کھائی کہ نہ کھانا کھاؤن گا اور نہ پانی پیون گا یہان تک کہ مر جاؤن اور یا خدا اپنا
میری توبہ کو قبول کرے اور سات روز تک نہ کھانا کھایا اور نہ پانی پیا یہان تک
کہ بے طاقت ہو کر گر پڑا اور بیہوش ہو گیا خدائے تعالی نے توبہ اوسکی قبول کی
لوگون نے اوس سے جاکر کہا کہ خدائے توبہ تیری قبول کی ہی قسم کھائی کہ مین اپنے تئین
ستون سے نہ کھولونگا یہان تک کہ رسولخدا اپنے دست مبارک سے مجکو کھولین
جناب رسول خدا صلعم تشریف لائے اور اوسکو ستون سے کھولا اور ابو لبابہ نے کہا کہ
پوری توبہ میری اوس وقت ہی کہ جو زمین اور مکان کہ مین رکھتا ہون سب کو راہ خدا مین
دے ڈالون حضرت نے فرمایا کہ تہائی جائداد اپنی راہ خدا مین دے کہ کفارہ تیرے
گناہون کا ہو اور وہ ستون رسول خدا کی مسجد مین اب بھی ہی اور اسطوانہ ابو لبابہ
اوس پر لکھا ہی زوار مدینہ کے وہان جاکر توبہ کرتے ہین اپنے گناہون سے اور
امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خیانت خدا کی اور رسول کی نافرمانی اونکی ہے
اور لیکن امانت پس ہر انسان امانت دار اوس چیز کا ہی کہ جو خدائے اوسپر

فرض کی اور یہ آیت اگرچہ خاص ہی واسطے ابو لبابہ کے لیکن حکم اسکا عام ہی سب کے واسطے انتہی اس حکایت کے لکھنے کا ایک فائدہ یہی ہی کہ لوگون کو معلوم ہو کہ توبہ اسطرح کی جاتی ہی جب قبول ہوتی ہی یہ نہین کہ زبان سے تو توبہ کرین اور دل مین اور ہی کچھہ ہو و نیز حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْخَآئِنِيْنَ ترجمہ اور اگر ڈرے توکسی قوم سے خیانت کو پس پھینکدے تو عہد انکا طرف اون کے برابر تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا خیانت کرنے والون کو انتہی تفاسیر مین لکھا ہو اہی کہ یہ آیت اون کفار کے باب مین نازل ہوئی ہی کہ جو نقض عہد کرتے تھے اور آیات ماتقدم و ماتاخر سے بھی یہ امر ظاہر ہی مین نے بخوف طوالت فقط اسی قدر آیت پر اکتفا کی ہی اور عمدۃ البیان سے اس کی تفسیر مختصر لکھتا ہون عمدۃ البیان اور اگر خوف کرے توکسی قوم سے یعنی اندیشہ کرے تو اور پائے تو خیانت کو اون سے کہ وہ عہد کو توڑ ڈالین اور تجکو اوس کی علامات سے معلوم ہو جائے تو پس ڈالدے تو طرف اونکے عہد اونکا اوپر برابری کے یعنی لڑائی سے پہلے اونکو کہدے کہ مین نے بھی عہد تمھارا باطل کیا اور مین اب اوس عہد پر نہین ہون جیسے کہ تم نہین ہو اور اگر بدون توڑنے عہد کے تو لڑیگا تو یہ ایک خیانت ہوگی کہ تو باوجود عہد کے پھر لڑا تحقیق خدا نہین دوست رکھتا ہی خیانت کرنے والون کو کہ اپنے عہد پر قائم نہ رہین انتہی اس سے معلوم ہوا کہ نقض عہد کرنا بھی خیانت ہی و نیز حق سبحانہ و تعالی بدر کے اسیرون کے باب مین فرماتا ہی کہ جو فدیہ لیکے چھوڑدیے گئے تھے وَاِنْ يُّرِيْدُوْا خِيَانَتَكَ فَقَدْ خَانُوا اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ فَاَمْكَنَ مِنْهُمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ترجمہ اور اگر ارادہ کرین وہ اسیر تیرے خیانت کا پس تحقیق خیانت کی تھی اونھون نے اللہ سے پہلے اس سے پس قادر کیا اللہ نے تجکو اونپر اور اللہ علیم و حکیم ہی انتہی عمدۃ البیان مین

سورۂ انفال جزو دہم ۱۰

سورۂ انفال جزو دہم ۱۰

اس آیہ کریمہ کی تفسیر مین لکھا ہو کہ اور اگر ارادہ کرین وہ قیدی خیانت تیری کا ای محمد صلعم کہ عہد کو توڑ ڈالین اور تیرے دشمنون کی مدد کرین تو پس تحقیق خیانت کی ہے اونھون نے خدا کی پہلے اس سے کہ کفر کر کے انتہی **موضع الحاجۃ** اور موضح القرآن شاہ عبد القادر دہلوی مین ہو یعنی دغا کر چکے ہین اللہ سے بھی کفر اور انکار اوسکے حکم کا یا فرمایا ہو بعض ہاشمیون کو کہ ابو طالب کی زندگی مین سب عہد کر کر متفق ہوئے تھے حضرت کی مدد پر اور اب کافرون کے ساتھ ہو کر آئے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ سے بھی معلوم ہوا کہ عہد کا توڑنا خیانت ہو اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفر کرنا بھی خدا کی خیانت کرنا ہو و نیز حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہو اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرَاكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَلَا يَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَهُوَ مَعَهُمْ اِذْ يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَكَانَ اللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا هَا اَنْتُمْ هٰؤُلَاءِ جَادَلْتُمْ عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ترجمہ تحقیق نازل کی ہم نے طرف تیرے کتاب ساتھ حق کے تاکہ حکم کرے تو درمیان آدمیون کے ساتھ اوس چیز کے کہ سُنا سا کیا ہو تجکو اللہ نے اور نہو تو واسطے حمایت کرنے خائنون کے جھگڑا کرنے والا اور بخشش مانگ اللہ سے تحقیق اللہ ہو بخشنے والا مہربان اور نہ جھگڑا کر تو اون لوگون کی طرف سے کہ خیانت کرتے ہین وہ اپنی نفسونکو تحقیق اللہ نہین دوست رکھتا ہو اوس شخص کو کہ جو ہو خیانت کرنیوالا گناہگار چھپاتی ہین وہ اپنی خیانت کو آدمیون سے اور نہین چھپا سکتے ہین اللہ سے اور وہ اللہ ساتھ اونکے ہو جسوقت کہ رات کو مشورہ کرتے ہین اس بات کا کہ نہین پسند کرتا اللہ اونکے قول کو اور ہو اللہ ساتھ اوس چیز کے کہ کرتے ہین وہ احاطہ کرنیوالا آگاہ ہو کر

سورہ نساء پارہ پنجم رکوع ۱۶

تم وہ لوگ ہو کہ جھگڑا کیا تم نے اون خیانت کرنے والون کی طرف سے زندگانی دنیا مین !
پس کون جھگڑا کریگا اللہ سے اون کی طرف سے قیامت کے دن یا کون شخص ہوگا اوپر
اون لوگون کے نگاہبان انتہی اور ان آیات کے بعد چند اور آیات اسی قصہ کی بابت
ہین بخوف طوالت مین نے یہان اسی قدر پر اکتفا کی اور اخیر کی ایک آیت اٹھارہوین
صفت قبیحہ تہمت واخرا کے ذیل مین نقل ہو چکی ہی موضح القرآن مین ان آیات کی
شان نزول مین لکھا ہی یہ اول و آخر کئی آیت مین ذکر ہی ایک قصہ کا حضرت کے وقت
ایک انصاری کی زرہ آٹے مین دہری گم ہوئی صبح کو تلاش کی تو آٹے کا خط دیکھا ایک
شخص کے گھر تک اوسکا نام طعمہ بن اُبیرق وہان جھاڑ لیا تو نہ پائی وہ خط آگے
دیکھا ایک یہودی کے گھر تک زید نام وہان پائی اوس یہودی نے کہا کہ مجکو طعمہ نے
سپرد کی طعمہ نے کہا کہ مین بری ہون چور وہی ہی طعمہ کی قوم نے رات کو مشورت کی
کہ ہم حضرت کے پاس سب ملکر گواہی دینگے کہ طعمہ بری ہی تو حضرت ہماری حمایت کرینگے
اور یہودی چور ٹھہریگا صبحکو یہی کیا اللہ تعالی نے یہ آیتین نازل فرمائین حضرت کو
خبردار کردیا فی الحقیقت چور یہی تھا طعمہ انتہی ان آیات سے معلوم ہوا کہ چوری کو
بھی خیانت کہتے ہین اور تفسیر بیضاوی وغیرہ مین بھی اسی کے قریب قریب ہے
و نیز حق سبحانہ و تعالی حضرت یوسف علی نبینا وآلہ وعلیہم السلام کی زبانی فرماتا ہی
ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ترجمہ یہ
تحقیقات اسواسطے ہی تا کہ جانے عزیز کہ مین نے نہین خیانت کی اوسکی غائبانہ اور
یہ کہ اللہ نہین راہ دیتا فریب کو خیانت کرنے والون کے انتہی قصہ حضرت یوسفؑ
اور زلیخاؓ زوجۂ عزیز مصر کا مشہور ہی اور سورۂ یوسف مین مذکور تفاسیر کے دیکھنے سے
اسکی تفصیل بخوبی معلوم ہو سکتی ہی مین نے بخوف طوالت یہان فقط اسی آیت پر
اکتفا کی اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا کہ زنا کرنا بھی خیانت ہی جسکی بابت حضرت یوسفؑ نے

زنان مصر کا تہمت لگانا اور اپنی بریت بادشاہ مصر کے سامنے خود زلیخا و دیگر زنان مصر
کے اقرار سے ثابت کی وزیز حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ
إِلَىٰ نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَأَنتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنتُمْ تَخْتَانُونَ
أَنفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنكُمْ فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ
لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ
الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ ترجمہ حلال کی گئی تمھارے واسطے روزونکی رات
مین صحبت تمھاری عورتون کی وہ لباس ہین واسطے تمھارے اور تم لباس ہو واسطے
اونکے اللہ کو معلوم ہی کہ تحقیق تم خیانت کرتے تھے اپنے نفسون کی پس مہربان ہوا
تمپر اور معاف کیا تم سے پس اب مباشرت کرو اون سے اور طلب کرو اوس چیز کو کہ لکھی
ہی اللہ نے واسطے تمھارے اور کھاؤ اور پیو یہان تک کہ ظاہر ہو واسطے تمھارے
خط سفید خط سیاہ سے کہ مراد اوس سے صبح ہی بعد اوسکے پورا کرو تم روزون کو رات
تک انتہی اس آیۂ کریمہ کی شان نزول مین جو کچھ تفسیر بیضاوی مین لکھا ہی مین اوسکا
ترجمہ یہان لکھتا ہون ترجمۂ عبارت بیضاوی مروی ہی کہ مسلمان جبوقت
شام کرتے تھے تو اونکو کھانا اور پینا اور جماع کرنا حلال ہوجاتا تھا یہان تک کے وہ
نماز عشا کی پڑھین یا سو رہین بعد اوسکے تحقیق حضرت عمر نے مباشرت کی بعد نماز
عشا کے پھر نادم ہوتے اور جناب رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور آپ سے عذر کیا
پس اور لوگ بھی کھڑے ہوے اونھون نے بھی اعتراف کیا ساتھ اوس چیز کے کہ بعد
نماز عشا کے کرتے تھے پس یہ آیت نازل ہوئی اور شب صیام سے وہ رات مراد ہی
کہ جسکی صبح کو روزہ رکھے انتہی اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا کہ ہر حکم الٰہی کے خلاف
کرنا خیانت ہی وزیز حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
ترجمہ اور جو شخص کہ خیانت کرے لائیگا اوس چیز کو کہ خیانت کی ہی بروز قیامت

انتہی عمدۃ البیان مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہو کہ لائیگا وہ اوس چیز کو کہ جسکی چوری
کی ہو گردن مین ڈال کر دن قیامت کے تاکہ اہل قیامت کے سامنے رسوا ہو اگرچہ ایک
سوئی ہو اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہو کہ چاہیے کہ دیکھون مین قیامت کے روز تم مین سے
کسی کے گلے مین اونٹ لٹکا ہو اور وہ اونٹ آواز کرتا ہو اور وہ شخص کہے کہ یا رسول خدا
صلعم میری فریاد کو پہونچ مین کہونگا کہ مین نے حکم خدا کا تجکو پہونچا دیا تھا تو نے نہ مانا
آج کچھہ فائدہ تجکو نہ پہونچاؤنگا اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی کچھہ چیز چرائیگا تو وہ چیز
اوسکے گلے مین ڈالی جائیگی جسوقت وہ محشور ہوگا اور حدیث مین آیا ہو کہ اگر کوئی
کسی کی ایک بالشت زمین دبا لیگا اور زبردستی سے غصب کرے گا تو وہ زمین قیامت
کے روز اوسکے گلے مین لٹکائی جائیگی انتہی اور اسطرح کے آیات بہت ہین مین کہانتک
لکھہ سکتا ہون اور چونکہ طول بہت ہوگیا ہو اور فصل دوم مین بعض صفات حسنہ کے
ذیل مین اداے امانت کا ذکر آگیا ہو کہ جو ضد ہو خیانت کی اور اوسکی مدح مین بعض
حدیثین بھی نقل ہوچکی ہین لہذا یہان فقط آیات پر اکتفا کی گئی حالانکہ اونکے ضمن
تفسیر مین بعض حدیثین بھی آگئی ہین **چھبیسوین صفت قبیحہ بحث وجدال**
ہو اور مراد اس سے حجت بیجا ہو کہ جو بعض لوگ حق کے مٹانے یا چھپانے کے لیے کرتے
ہین اور بعض اظہار علم ولیاقت وطلاقت وذلاقت کے لیے اور اس زمانے مین
بعض مدعیان علم وعقل واسلام تو آیات قران وضروریات دین وایمان مین انواع
واقسام کی حجتین نکالتے ہین اور حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہو مَا يُجَادِلُ فِي آيَاتِ اللهِ
إِلَّا الَّذِينَ كَفَرُوا ترجمہ نہین جھگڑا کرتے ہین آیات خدا مین مگر وہ لوگ کہ کافر ہوے انتہی تفسیر صافی مین
ہو کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ لعنت کیے گئے ہین جھگڑا کرنے والے دین مین زبان پر
ستر نبیونکی اور جو کوئی کہ جھگڑا کرے آیات خدا مین وہ کافر ہو اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی انتہی
اور حق سبحانہ وتعالی نے اکثر مقامات مین اسی سبب نامرضیہ پر کفار کی مذمت فرمائی ہو چنانچہ فرمایا ہو

فَوَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُکَذِّبِیۡنَ الَّذِیۡنَ هُمۡ فِیۡ خَوۡضٍ یَّلۡعَبُوۡنَ یَوۡمَ یُدَعُّوۡنَ اِلٰی نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ۝ هٰذِهِ النَّارُ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ بِهَا تُکَذِّبُوۡنَ ۝ اَفَسِحۡرٌ هٰذَاۤ اَمۡ اَنۡتُمۡ لَا تُبۡصِرُوۡنَ ۝ اِصۡلَوۡهَا فَاصۡبِرُوۡۤا اَوۡ لَا تَصۡبِرُوۡا ۚ سَوَآءٌ عَلَیۡکُمۡ ؕ اِنَّمَا تُجۡزَوۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ۝

ترجمہ پس عذاب ہو اوس دن واسطے جھٹلانے والون کے کہ جو اپنی بحث وگفتگو مین کھیلتے ہین جسدن کہ کھینچے جاوینگے وہ لوگ طرف آتش دوزخ کے کھینچنا کرکے اور اوسوقت اونسے کہا جائیگا کہ یہ وہی آگ ہو کہ جسکو تم جھٹلاتے تھے کیا جادو ہی یہ بھی یا تم نہین دیکھتے ہو داخل ہو اوسی آتش دوزخ مین پس صبر کرو تم یا نہ صبر کرو تم برابر ہے اوپر تمھارے سوا اسکے نہین ہو کہ سزا دیے جاتے ہو تم اوس چیز کی کہ جو تم دنیا مین کرتے تھے انتہی یہ آیہ وافی ہدایہ اس مقام پر مین نے اسواسطے لکھا ہو کہ جو لوگ اس زمانہ مین باوصفت ادعاے اسلام لغمات بہشت وآتش دوزخ کی تکذیب کرتے ہین حالانکہ آیات کثیرہ واحادیث لاتعد ولاتحصی اوپر دلالت کرتی ہین اسکو سنکر ڈرین اور اپنی تاویلات بیجا سے کہ جو حقیقت مین بمنزلہ تکذیب کے ہین باز آئین شاید کہ رستگاری پائین وہ نیز حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہو اِنَّ مَثَلَ عِیۡسٰی عِنۡدَ اللّٰهِ کَمَثَلِ اٰدَمَ ؕ خَلَقَهٗ مِنۡ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ کُنۡ فَیَکُوۡنُ ۝ اَلۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ فَلَا تَکُنۡ مِّنَ الۡمُمۡتَرِیۡنَ ۝ فَمَنۡ حَآجَّکَ فِیۡهِ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ فَقُلۡ تَعَالَوۡا نَدۡعُ اَبۡنَآءَنَا وَاَبۡنَآءَکُمۡ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمۡ وَاَنۡفُسَنَا وَاَنۡفُسَکُمۡ ۟ ثُمَّ نَبۡتَهِلۡ فَنَجۡعَلۡ لَّعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَی الۡکٰذِبِیۡنَ ترجمہ تحقیق مثال عیسی کی نزدیک اللہ کے مانند مثال آدم کے ہو پیدا کیا اوسکو مٹی سے پھر کہا اوسکو کہ ہوجا پس وہ ہوگیا یہ بات حق ہو تیرے پروردگار کی جانب سے پس نہو تو شک لانیوالون سے پس جو شخص حجت کرے تجھ سے اس بات مین بعد اسکے کہ آیا ہو تیرے پاس علم پس کہو کہ آؤ بلائین ہم اپنے فرزندون کو اور تمھارے فرزندون کو اور اپنی

عورتون کو اور تمھاری عورتون کو اور اپنی جانون کو اور تمھاری جانون کو بعد اوسکے مباہلہ کرین پس گردانین ہم لعنت اللہ کی جھوٹون پر انتہی یہ آیات بینات نصارا ے نجران کے باب مین نازل ہوئی ہین اور تفسیر موضح القرآن مین لکھا ہو کہ نصارے اس بات پر حضرت سے بہت جھگڑے کہ عیسی بندہ نہین اللہ کا بیٹا ہو آخر کہنے لگے کہ اگر وہ اللہ کا بیٹا نہین تو تم بتاؤ کہ کسکا بیٹا ہو اسکے جواب مین یہ آیت اوتری کہ آدم کو تو مان نہ باپ عیسیٰ کو باپ نہو تو کیا عجب ہو انتہی اور تفسیر بیضاوی مین لکھا ہو کہ حق سبحانہ و تعالی نے ابناء و نساء کو اس سبب سے نفس پر مقدم کیا ہے کہ آدمی اون کے لیے اپنی جان کو خطرون مین ڈالتا ہو اور اونکے واسطے لڑتا ہو و نیز اوسی تفسیر مین ہو کہ جسوقت نصاری مباہلہ کے لیے بلائے گئے تو اونھون نے کہا کہ ہم سمجھ کے جواب دینگے پس جب آپس مین تخلیہ کیا تو اون لوگون نے عاقب سے کہ جو اون مین صاحب راے تھا پوچھا کہ تیری کیا راے ہو پس عاقب نے کہا کہ قسم ہو خدا کی ہر آئینہ تم لوگ اون حضرت کی نبوت کو پہچان چکے ہو اور تحقیق اون حضرت نے حضرت عیسی کے باب مین حق بات کہی ہو قسم ہو خدا کی کہ نہین مباہلہ کیا کسی قوم نے کسی نبی سے مگر یہ کہ وہ قوم ہلاک ہو گئی ہو پس اگر تم لوگ اپنے دین کی محبت کے سبب سے اسلام لانے سے انکار کرتے ہو تو حضرت سے صلح کر لو اور چلے جاؤ پس وہ لوگ رسول خدا صلعم کے پاس آئے صبح کے وقت اور آپ حسین علیہ السلام کو گود مین لیے ہوے تھے اور حسن علیہ السلام کا ہاتھ پکڑے ہوے تھے اور فاطمہ علیہا السلام آپ کے پیچھے پیچھے آتی تھین اور علی علیہ السلام اون کے پیچھے تھے اور جناب رسول خدا صلعم فرماتے تھے کہ جسوقت مین دعا کرون تو تم لوگ آمین کہنا پس اسقف نے کہ جو اون لوگون مین سے تھا کہا کہ اے گروہ نصارے تحقیق مین ہر آئینہ ایسی صورتین دیکھتا ہون کہ اگر یہ لوگ سوال کرین اللہ سے

کہ پہاڑ کو اوسکی جگہ سے ہٹا دے تو ہر آئینہ اللہ اوسکو ہٹا دے پس تم لوگ مباہلہ نہ کرو ہیں
ہلاک ہو جاؤ گے پس اطاعت کی ان لوگون نے رسول خدا صلعم کی اور آپکو جزیہ دینا
قبول کیا ہر سال دو ہزار حُلّے سرخ رنگ کے اور تیس زرہین لوہے کی پس فرمایا جناب
رسول خدا صلعم نے کہ قسم ہو خدا کی کہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ اگر یہ لوگ
مباہلہ کرتے تو ہر آئینہ بندر اور سور ہو جاتے اور ہر آئینہ اونکے اوپر تمام میدان آگ کا
ہو جاتا اور ہر آئینہ ہلاک کر دیتا اللہ نجران کو اور اوسکے رہنے والون کو یہان تک
کہ طائرون کو اوپر درختون کے اور یہ قصہ دلیل ہی اون حضرت کی نبوت پر اور جن
لوگون کو کہ وہ اپنے اہل بیت مین سے اپنے ساتھ لائے تھے اون کی فضیلت پر
انتہت ترجمۃ عبارتہ یہ آیۂ وافی ہدایہ مین نے اس سبب سے
لکھا ہی کہ حجت بیجا جو انسان جان بوجھکر امر حق مین اپنی خواہش نفسانی کے سبب سے
کرتا ہی اوسکی یہ مثال تام ہی اسلیے کہ پہلے نصاری یہ کہتے تھے کہ حضرت عیسی اگر خدا کے
بیٹے نہین ہین تو پھر کسکے بیٹے ہین اسلیے کہ وہ بے باپ کے پیدا ہوے ہین اسکے جواب
مین حق سبحانہ وتعالی نے حضرت آدم کی مثال بیان فرمائی کہ وہ بغیر ماں باپ دونوکے
پیدا ہوے ہین جب وہ خدا کے بیٹے نہین ہین تو حضرت عیسی اس دلیل سے کہ بغیر باپ
کے پیدا ہوے ہین کیونکر خدا کے بیٹے ہو سکتے ہین مگر ایسی دلیل واضح پر بھی نصاری
ایمان نہ لائے یہان تک کہ مباہلہ کا حکم ہوا اور جب پنجتن پاک علیہم السلام بموجب حکم
خداوند عالم مباہلہ کے لیے تشریف لائے تو نصاری اس خوف سے کہ اونپر عذاب نازل
ہوگا مباہلہ سے باز رہے اور جزیہ دینا قبول کیا اسلیے کہ وہ دل سے بخوبی جانتے تھے
کہ جناب رسول خدا صلعم رسول برحق اور خاتم النبیین ہین مگر پھر حجت بیجا کیے جاتے تھے
اور آخر مسلمان نہوے حالانکہ بخوبی جانتے تھے کہ دین اسلام حق ہی وبر حق سبحانہ وتعالی
فرماتا ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّلَا هُدًى وَّلَا كِتَابٍ مُّنِيْرٍ ۝

[illegible]

ثَانِيَ عِطْفِهِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ لَهُ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّنُذِيقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ ترجمہ اور بعض آدمی ایسا ہی کہ جھگڑا کرتا ہی خدا کی بات مین بغیر علم کے اور بغیر ہدایت کے اور بغیر کتاب روشن کے موڑنے والا ہو اپنے شانے کو تا کہ بہکاوے راہ خدا سے اوسکے لیے دنیا مین رسوائی ہی اور چکھا وینگے ہم اوسکو قیامت کے دن عذاب جلا دینے والا انتہی ونیز حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ يَصِدُّونَ ۝ وَقَالُوا أَآلِهَتُنَا خَيْرٌ أَمْ هُوَ مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ ترجمہ اور جسوقت مثال دی جاتی ہی پسر مریم کی ناگاہ قوم تیری اوس مثال سے بسبب خوشی کے چلاتے ہین اور کہتے ہین کہ آیا معبود ہمارے بہتر ہین یا وہی عیسیٰ بن مریمؑ نہین بیان کی اون لوگون نے وہ مثال واسطے تیرے مگر جھگڑا کرنے کو بلکہ وہ لوگ ایک گروہ ہین جھگڑا کرنے والے انتہی تفسیر بیضاوی مین ہی کہ یہ مثال ابن زبعری کافر نے دی تھی جبکہ جناب رسول خدا صلعم سے مجادلہ کیا تھا قول حق سبحانہ و تعالی مین إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ترجمہ تحقیق تم لوگ اور جس چیز کو پوجتے ہو تم سوا خدا کے ایندھن ہین دوزخ کے انتہی اسطرح کہ کہا اوسی ابن زبعری نے کہ نصاری اہل کتاب ہین اور وہ لوگ حضرت عیسی کی پرستش کرتے ہین اور اوسکو خدا کا بیٹا سمجھتے ہین پس اگر عیسی معاذ اللہ جہنم مین جاوینگے تو ہمارے معبود بھی اونکے ساتھ ہونگے اور اس بات سے کفار خوش ہوے تھے اسلیے کہ وہ اپنے زعم باطل مین جانتے تھے کہ ہم اس حجت سے جناب رسول خدا صلعم پر غالب آئے **انتہت ترجمۃ عبارتہ** یہ آیت کریمہ مین نے اسواسطے لکھی ہی تا کہ معلوم ہو کہ بعض حجج باطلہ ایسے ہوتے ہین کہ ظاہر مین حجت کرنے والے کو حق معلوم ہوتے ہین اور جانتا ہی کہ ہم اس حجت سے غالب آئے حالانکہ یہ ابن زبعری و دیگر کفار کی نافہمی تھی چنانچہ مین عبارت عمدۃ البیان جو تفسیر بیانی

وغیرہ سے ماخوذ ہو اس مقام پر نقل کرتا ہون عمدۃ البیان کہتے ہین کہ حضرت رسولخدا
صلعم مسجد الحرام مین تھے کہ اشراف قریش کہ تین سو ساٹھ بتون کو کہ حطیم مین رکھے تھے
سجدہ کرتے تھے اونکے پاس تشریف لیگیے اور اون سے گفتگو کی نضر بن حارث حضرت
سے جھگڑنے لگا آخر الامر حضرت نے اونکو گفتگو مین بند کیا اور جب بند ہوے اور کچھ
جواب نہ دے سکے تو از راہ عناد کہا کہ ہم اپنے باپون کے دین پر استوار ہین اور اوس
دین سے ہم نہ پھرینگے اوسوقت حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ یہ آیت سنکر وہ کفار بہت برہم ہوے اور وہان سے
اوٹھکر چلے عبداللہ زبعری نے اونکو راہ مین دیکھا کہ بہت پریشان ہین اور آپس مین مشورہ
کرتے ہین پوچھا کہ تم کو کیا ہوا ہو کہ جو ایسے پریشان ہو مغیرہ نے بیان کیا کہ محمد صلعم ایسا
کہتا ہو کہا کہ تم مت گھبراؤ اور پریشان نہو مین محمد صلعم سے گفتگو کرتا ہون اور اوسکو الزام
دونگا پس وہ حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ ای محمد مین تجھسے گفتگو کرونگا تو کہتا ہے کہ
سوا خدا کے جسکی کہ پرستش کرتے ہین وہ دوزخ کا ایندھن ہوئیگا اور حال یہ ہو کہ عزیز
اور مسیح اور ملائکہ معبود یہود اور نصاری اور بنو ملیح کے ہین کہ یہ فرقے اونکی پرستش کرتے
ہین تیرے قول سے لازم آتا ہو کہ یہ سب دوزخ مین جائینگے حضرت نے فرمایا کہ یہ مستثنی
ہین اسواسطے کہ یہ خود بیزار ہین اپنے پرستش کرنے والون سے اور اون کے معبود یہ نہین
ہین بلکہ شیاطین ہین کہ جنھون نے اونکو بہکایا ہو حق تعالی نے یہ آیت نازل کی اِنَّ الَّذِيْنَ
سَبَقَتْ لَهُمْ تحقیق وہ لوگ کہ پہلے ہو چکا ہو واسطے اونکے مِنَّا الْحُسْنٰى ہماری طرف سے
نیک وعدہ کہ وہ وعدہ جنت کا ہو یا سعادت دنیا اور آخرت کی کہ جو موجب داخل ہونے
بہشت کا ہو مثل عزیز ع اور عیسی ع اور ملائکہ ع کے اُولٰٓئِكَ یہ لوگ کہ مخصوص ہماری عنایت
کے ہین عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ اوس دوزخ سے دور کیے گئے ہین اسواسطے کہ وہ علیین
مین ہین اور دوزخ اسفل السافلین مین انتہی ونیز جو آیت مین نے پہلے لکھی ہو اوس مین

بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ کے بعد ہی کہ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ اَنْعَمْنَا عَلَيْهِ ترجمہ نہین ہی وہ عیسی
بن مریم مگر ایسا بندہ کہ انعام کیا ہم نے اوسپر یعنی اوسکو نبوت ورسالت عطا فرمائی انتہی
اگر کوئی نافہم اس مقام پر کہے کہ بت وغیرہ معبودان باطل کو دوزخ مین ڈالنے سے
کیا فائدہ کہ وہ کچھ ذی روح تو ہین نہین کہ عذاب کا احساس کرین تو اسکا جواب بھی تفاسیر
مین لکھا ہی کہ یہ بھی کفار کے عذاب کے واسطے ہی تاکہ اونکو غم وحسرت مین زیادتی ہو اور
وہ دیکھین کہ جن کی ہم پرستش کرتے تھے وہ بھی ہمارے ساتھ دوزخ مین جلتے ہین
ونیز باحسن وجوہ وہ لوگ ملزم ہون کہ اگر یہ معبود برحق ہوتے تو دوزخ مین کیون
جلائے جاتے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی خود فرماتا ہی لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَاۤءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا
ترجمہ اگر ہوتے یہ بت وغیرہ معبود تو نہ وارد ہوتے دوزخ مین انتہی ونیز حق سبحانہ
وتعالی فرماتا ہی وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ
مَّرِيْدٍ ۙ كُتِبَ عَلَيْهِ اَنَّهٗ مَنْ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَيَهْدِيْهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ
ترجمہ اور بعض آدمی وہ ہین کہ جو جھگڑا کرتا ہی خدا کے باب مین بغیر علم کے اور پیروی
کرتا ہی ہر شیطان سرکش کی کہ لکھا گیا ہی اوپر اوسکے کہ تحقیق جو کوئی دوست رکھے اوس
شیطان کو پس وہ گمراہ کریگا اوسکو اور راہ دکھلائیگا اوسکو طرف عذاب دوزخ کے
انتہی اس طرح کی آیتین بہت ہین مین کہان تک لکھ سکتا ہون غرض میری ان آیات
کے لکھنے سے اس مقام پر یہ ہی کہ ہر شخص کہ جو اپنے تئین مسلمان کہتا ہو اور بحث و
قیل وقال ونزاع وجدال کا اوسکو شوق ہو خاص کرکے امور دینیہ مین اوسکو ان
آیات سے عبرت پکڑنا چاہیے اور یہ بات غور کرکے سمجھنا چاہیے کہ کفار جو حجت بیجا
کیا کرتے تھے آخر اونکا منشا سوا خواہش نفسانی اور تسویلات شیطانی اور حق پوشی
اور ناحق کوشی کے اور کیا تھا اگر یہ بھی انہین اغراض فاسدہ سے بحث لاطائل
کریگا تو اس مین اور اون کفار مین کیا فرق رہیگا اسوقت انبیا ومرسلین و

موجود نہین ہین مگر کتاب خدا اور اونکی حدیثین تو موجود ہین اس مین بحثین نکالنے کا بھی وہی نتیجہ ہی کہ جو اونحضرت سے بحث وجدال کرینکا نتیجہ تھا میری یہ غرض نہین ہی کہ حقاق حق والبطال باطل کے لیے بھی قطعا مباحثہ ومناظرہ نہ کرے بلکہ یہ تو بعض مواقع پر واجب ہی اور حق سبحانہ وتعالی اس مجادلہ الحسنہ کی بابت اپنے حبیب سے فرماتا ہی اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ترجمہ بلا تو ای محمد صلعم لوگونکو طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ حکمت کے اور نصیحت نیک کے اور مباحثہ کر تو اون لوگون سے ساتھ اوس طریقہ کے کہ جو نیک تر ہو انتہی عمدۃ البیان میں اس آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر مین لکھا ہی کہ بلا تو ای محمد صلعم لوگونکو طرف راہ پروردگار اپنے کے ساتھ حکمت کے یعنی ساتھ گفتگوے محکم کے اور دلیلون استوار کے اور صحیح کے کہ وہ دلیلین حق کی ظاہر کرنے والیان اور شبہہ کی دور کرنے والیان ہون اور ساتھ نصیحت نیک کے کہ نفع بخشے اور لوگ جانین کہ یہ ہمارے فائدہ کے لیے ہمکو سمجھاتا ہی اور مجادلہ کر تو یعنی بحث اور گفتگو کر تو اون لوگون سے ساتھ اوس طریقہ کے کہ وہ نیک تر ہی یعنی نرمی سے اور خلق سے دلیلین قائم کرکے موافق فہم ہر شخص کے چنانچہ جناب رسول خدا صلعم نے اسی واسطے فرمایا ہی کہ ہم انبیا نہین کلام کرتے ہین مگر موافق عقول اونکے کے اور حضرت صادق علیہ السلام کے روبرو دین مین جدال اور جھگڑا کرنے کا ذکر ہوا کہ جناب رسول خدا صلعم اور ائمہ معصومین نے منع کیا جھگڑا کرنے سے فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ مطلق گفتگو کرنی دین مین ممنوع نہین ہی اور لیکن منع کیا ہی اوس گفتگو سے کہ جو بغیر طریقہ نیکتر کے ہو کیا نہین سنا ہی تم نے قول حق سبحانہ وتعالی کا کہ لَا تُجَادِلُوۡۤا اَہۡلَ الۡکِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ اور فرمایا کہ اُدۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَالۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَجَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ پس جدال اور گفتگو جو نیکتر طریقہ سے ہی اوس طرح سے علما کو حکم ہی گفتگو کرنیکا

سورۃ النحل

سورۃ العنکبوت

دین کے مقدمہ مین اور جو گفتگو کہ بغیر طریقہ نیک کے ہو وہ حرام ہو اور حرام کیا ہو اوسکو خدا نے ہمارے شیعو نپر انتہی الحدیث اور یہ امر بھی پر ظاہر ہو کہ امور دنیاوی مین بھی آپس مین گفتگو و قیل و قال نتیجہ نزاع و فساد و جدال ہو اور حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہو وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ترجمہ اور آپس مین نزاع نہ کرو کہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری دولت جاتی رہیگی اور صبر کرو تحقیق اللہ صبر کرنے والون کے ساتھ ہو انتہی اس آیہ وافی ہدایہ کو مین فصل دوم صفت یازدہم اصلاح ذات البین کے ذیل مین لکھ چکا ہون اور اہل اسلام کے آپس مین اتفاق قائم رکھنے کی بابت وہان کسی قدر تفصیل مناسب کی ہو اور اس آیہ کریمہ کی بھی تفسیر بقدر ضرورت لکھی ہو اوس مقام کو ملاحظہ کرنا چاہیے اب یہان بخوف طوالت مین چند احادیث اصول کافی کے ترجمہ پر اکتفا کرتا ہون ترجمۂ احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ فرمایا امیر المؤمنین ؑ نے کہ پرہیز کرو تم بحث کرنے سے اور جھگڑا کرنے سے اس سبب سے کہ یہ دونون چیزین بیمار کر دیتی ہین دلونکو بھائیو نپر اور اوگاتی ہین اون مین نفاق کو اور نیز اونھین حضرت سے منقول ہو کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ تین چیزین ایسی ہین کہ جو شخص اللہ عز و جل سے اونکے ساتھ ملاقات کرے داخل ہوگا بہشت مین جس دروازہ سے کہ چاہے وہ شخص کہ اچھا ہو خلق اوسکا اور ڈرے اللہ سے خلوت مین اور چھوڑ دے بحث کرنے کو اگرچہ حق پر ہو و نیز اونھین حضرت سے منقول ہو کہ نہ بحث کر تو حلیم سے اور نہ احمق سے اس سبب سے کہ حلیم تجکو دشمن رکھیگا اور احمق تجکو اذیت دیگا و نیز اونھین حضرت سے منقول ہے کہ پرہیز کرو تم جھگڑا کرنے سے اسلیے کہ وہ مشغول کر دیتا ہو قلب کو اور مورث ہوتا ہو نفاق کا اور حاصل کرتا ہو کینون کو و نیز اونھین حضرت سے منقول ہو کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ جبرئیل جب میرے پاس آتے ہین تو کہتے ہین کہ اے محمد صلعم پرہیز

لوگونکی دشمنی سے اور اونکی عداوت سے و نیز اونہین حضرت سے منقول ہو کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے نہین آتے ہین جبرئیل میرے پاس کبھی مگر وعظ کرتے ہین مجکو اور اخیر مین کہتے ہین کہ پرہیز کر تو جھگڑا کرنے سے آدمیون کے اس سبب سے کہ وہ کھولدیتا ہی پردہ کو اور لیجاتا ہی عزت کو ستائیسوین صفت قبیحہ مجالست اشرا ہی یعنی برے لوگونکی صحبت مین بیٹھنا خاص کرکے ایسی حالت مین کہ اونکے اقوال و افعال بد سے انکو منع نکر سکے اور حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ مین اس آیۂ کریمہ کا ترجمہ اور تفسیر عمدۃ البیان سے کہ جو اردو مین ہی مع شان نزول نقل کرتا ہون لہذا علحدہ ترجمہ لکھنے کی ضرورت نہین معلوم ہوئی عمدۃ البیان کہتے ہین کہ مسلمان جسوقت مشرکون کے پاس بیٹھتے تو وہ مشرک قرآن کے جھوٹا کرنے مین مشغول ہوتے تھے اور ہنستے اور ٹھٹھا کرتے تھے خدائے تعالی نے یہ آیت نازل کی اور خطاب اس مین اگرچہ پیغمبر کیطرف کیا لیکن مراد اوس سے مومنین ہین چنانچہ فرمایا کہ إِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ اور جسوقت دیکھے تو اون لوگون کو کہ جھٹلاتے اور ہنسی کی راہ سے وہ لوگ يَخُوضُونَ فِي آيَاتِنَا شروع اور گفتگو کرتے ہین وہ بیچ آیتون ہماری کے کہ وہ آیتین قرآن کی ہین اور طعن کرتے ہین وہ اون آیتون پر تو فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ پس منہ پھیرلے تو اون سے اور اونکے پاس مت بیٹھ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ یہان تک کہ شروع کرین وہ بیچ بات غیر اوس قرآن کے وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ اور اگر بہلا دے تجکو شیطان مشرکون سے منہ پھیرنے کو تو فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ پس نہ بیٹھ تو بعد نصیحت اور یاد دلانے کے مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ہمراہ قوم ظالمون کے کہ جو شرک کرکے اپنی نفسو پر ظلم کرتے ہین یہ حکم ابتدائے اسلام مین تھا اور جسوقت

مجالست اشرار

مسلمانون کو قوت ہوئی تو اونکے پاس بیٹھکر اون سے دین کے مقدمہ مین گفتگو کرتے تھے
اور اونکو جواب معقول دیکر بند کرتے تھے اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ جسوقت
سنے تو کسی مرد کو کہ حق کا انکار کرتا ہو اور اوسکو جھٹلاتا ہو تو وہان سے کھڑا ہو جا
اور اوسکے پاس مت بیٹھ اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہو کہ نہین سزاوار
ہو واسطے مومن کے کہ اوس مجلس مین بیٹھے کہ جس مین خداے تعالی کی نافرمانی کرتے
ہین اور اوسکا قوت اوسکے دفع کرنے اور متغیر کرنے کی نہین ہو اور حضرت سجاد
علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ بچاؤ تم اپنے تئین خداے تعالی کے نافرمانون کی صحبت سے اور
اونکے پاس مت بیٹھو پس ہو جاؤ گے تم آدمیون کے نزدیک مثل اونکے اور جناب
رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی ایمان لائے خدا پر اور روز آخرت پر تو پس
نہ بیٹھے اوس مجلس مین کہ جس مین امام کو برا کہتے ہون اور مومن کی غیبت کرتے ہون
اسواسطے کہ خدا فرماتا ہو وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ الایہ انتہی و نیز حق سبحانہ
و تعالی فرماتا ہو وَقَدْ نَزَّلَ عَلَیْکُمْ فِی الْکِتَابِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیَاتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ
بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰی یَخُوْضُوْا فِیْ حَدِیْثٍ غَیْرِهٖ اِنَّکُمْ
اِذًا مِّثْلُهُمْ ترجمہ اور تحقیق نازل کیا ہو اللہ نے اوپر تمہارے کتاب مین یہ کہ
جب سنو تم آیات خدا کو کہ کفر کیا جاتا ہو ساتھ اونکے اور ہنسی کی جاتی ہو ساتھ
اونکے پس نہ بیٹھو تم ساتھ اون لوگون کے کہ جو ایسا کرتے ہون یہان تک کہ بحث
شروع کرین وہ لوگ دوسری بات مین سوا اوسکے تحقیق تم اوسوقت کہ جب تم اونکے
پاس بیٹھو گے مثل اونکے ہو جاؤ گے انتہی عمدۃ البیان مین اس آیہ وافی ہدایہ کی
تفسیر مین لکھا ہو کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہو کہ فرض کیا ہو خدا نے
کان پر یہ کہ پاکیزگی اختیار کرے اور پرہیز کرے سننے سے اوس کلام کے کہ حرام
کیا ہو خدا نے سننا اوسکا اور روگردانی اور انکار کرے اوس سے کہ نہین حلال کیا ہو

خدانے واسطے اونکے اوس چیز کو کہ جسکو خدانے منع کیا ہی اور کان رکھنے سے واسطے
اوس بات کے کہ جس مین خدا کی مرضی نہین ہی اور فرمایا ہی خدانے اوس مقدمہ مین کہ
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ الایہ ہرچند کہ ان آیات کی تفسیر مین بعض حدیثین
آگئی ہین لیکن مین اصول کافی کی چند احادیث کا بھی ترجمہ لکھتا ہون کہ فوائد کثیرہ پر
مشتمل ہین ترجمۂ احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہی کہ نہ صحبت کرو تم اہل بدعت سے اور نہ اونکے پاس مجلس مین بیٹھو پس ہوجاؤگی
تم بھی لوگون کے نزدیک مانند ایک کے اون مین سے فرمایا ہی جناب رسولخدا صلعم نے
کہ آدمی اپنے دوست اور ہمنشین کے دین پر ہوتا ہی ونیز اونھین حضرت نے فرمایا ہی
نہین سزاوار ہی واسطے مسلمان کے کہ دوستی کرے فسق وفجور کرنے والے سے اور
احمق سے اور جھوٹے سے ونیز اونھین حضرت نے فرمایا ہی کہ میرے والد ماجد نے
فرمایا کہ مجھسے میرے والد ماجد علی بن الحسین نے فرمایا ہی کہ ای میرے بیٹے دیکھ تو پانچ
شخصون سے نہ صحبت رکھ اور نہ بات کر نہ اونکے ساتھ راستے مین چل پس مین نے کہا
کہ ای میرے باپ وہ کون لوگ ہین فرمایا کہ پرہیز کر تو صحبت سے جھوٹے کی اس لیے
کہ تحقیق وہ مانند ریتی کے ہی کہ جو پیاسے کو پانی کا دھوکا دیتی ہی جو چیز کہ تجھ سے دور
ہوگی اوسکو وہ جھوٹا کہدیگا کہ قریب ہی اور جو چیز تجھسے قریب ہوگی اوسکو بتائیگا
کہ دور ہی اور پرہیز کر تو صحبت سے فاسق کی اسلیے کہ وہ تجکو ایک نوالہ کے عوض مین
بیچ ڈالیگا یا اس سے کم پر اور ڈر تو صحبت سے بخیل کی اسلیے کہ تجکو کتنی ہی احتیاج ہو
مگر وہ اپنے مال سے تیری کبھی دستگیری نہ کریگا اور پرہیز کر تو صحبت سے احمق کی اسلیے
کہ وہ تیرے نفع پہونچانیکا ارادہ کریگا اور تجکو ضرر پہونچا دیگا اور پرہیز کر تو صحبت سے
قطع رحم کرنے والی کی اسلیے کہ مین نے اوسکو کتاب اللہ عز وجل مین تین جگہہ ملعون
پایا ہی فرمایا ہی اللہ عز وجل نے فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ

وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ
ترجمہ پس کیا نزدیک ہو تم کہ اگر حکومت پاؤ تم تو فساد کرو زمین مین اور قطع کرو تم رحمونکو
یہ وہ لوگ ہین کہ لعنت کی ہی اونکو اللہ نے پس بہرا کر دیا اونکو اور اندھا کر دیا اونکی
آنکھونکو انتہی اور فرمایا ہی اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ
مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ
لَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ترجمہ جو لوگ کہ توڑتے ہین عہد خدا کا بعد اوسکے استحکام کے اور
قطع کرتے ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی اللہ نے ساتھ اوسکے یہ کہ پیوندکی جاے (یعنی
رحم) اور فساد کرتے ہین زمین مین ایسے لوگون کے واسطے لعنت ہی اور اونکے
واسطے برائی ہی آخرت کے گھر کی انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ مین يُّوْصَلَ سے
مراد صلۂ رحم ہی کہ جسکے قطع کرنے پر حق سبحانہ و تعالی نے لعنت فرمائی ہی اور اسیطرح
جو آیت آگے لکھی ہی اوس مین بھی اور سورۂ بقرہ مین فرمایا ہی اَلَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ
عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ
فِى الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ترجمہ جو لوگ کہ توڑتے ہین عہد خدا کا بعد
اوسکے استحکام کے اور قطع کرتے ہین اوس چیز کو کہ حکم کیا ہی اللہ نے ساتھ اوسکے یہ کہ
پیوندکی جاے (یعنی رحم) اور فساد کرتے ہین زمین مین یہی لوگ ہین زیانکار انتہی

دوروئی و دوزبانی

اٹھائیسوین صفت قبیحہ دوروئی اور دوزبانی ہی یعنی سامنے کچھ کہے اور پیچھے
کچھ کہے اور زبان سے کچھ کہنا اور دل مین کچھ اور کہنا یہ بھی اس مین داخل ہی اور یہ طریقہ
منافقون کا ہی اور منافق کافر سے بھی بدتر ہی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی اِنَّ
الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ترجمہ تحقیق
منافق ہین سب سے نیچے درجہ مین آتش دوزخ کے اور ہرگز نہ پائیگا تو واسطے اونکے
کوئی مددگار انتہی و نیز منافقون کی دوروئی اور دوزبانی کو بیان فرماتا ہی وَ اِذَا

لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ
إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ترجمہ اور جسوقت کہ ملاقات کرتے ہین وہ منافق اون لوگون
سے کہ جو ایمان لائے ہین کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے اور جسوقت اکیلے ہوتے ہین اپنے
شیطانون کے پاس تو کہتے ہین کہ تحقیق ہم تمہارے ساتھ ہین سوا اسکے نہین ہو کہ ہم
ہنسی کرتے ہین انتہی و نیز اسی آیۂ کریمہ کے قبل چند آیات کے فاصلے انہین لوگون
کے باب مین فرمایا ہو وَمِنَ النَّاسِ مَن يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُم
بِمُؤْمِنِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ
فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللَّهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ بِمَا كَانُوا يَكْذِبُونَ
ترجمہ اور بعضے آدمی وہ ہین کہ کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم ساتھ اسد کے اور ساتھ روز
قیامت کے حالانکہ وہ لوگ ایمان لانے والے نہین ہین فریب دیتے ہین یہ لوگ اسد کو
اور مومنون کو حالانکہ نہین فریب دیتے ہین حقیقت مین مگر اپنے نفسونکو اور نہین سمجھتے
اونکے دلون مین بیماری ہو پس زیادہ کی اسد نے بیماری اونکی اور اونکے واسطے عذاب
دردناک ہو بسبب اسکے کہ وہ جھوٹ بولتے تھے انتہی چونکہ طول بہت ہوتا جاتا ہو لہذا
مین یہان چند احادیث اصول کافی کے ترجمہ پر اکتفا کرتا ہون ترجمۂ احادیث اصول کافی
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ جو شخص ملاقات کرے مسلمانون سے
ساتھ دورویی اور دوزبانی کے تو آئیگا وہ شخص قیامت کے دن ایسی حالت مین کہ
اوسکے لیے دو زبانین ہونگی آگ سے و نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہو
کہ برا بندہ ہو وہ بندہ کہ جو دورو اور دوزبان ہو سامنے اپنے بھائی کے تعریف کرے
اور پیٹھ پیچھے اوسکا گوشت کھائے یعنی غیبت کرے اگر اوس بھائی کو کچھ نعمت و فراغت
عطا کی جائے تو اوسکا حسد کرے اور اگر وہ کسی بلا مین مبتلا ہو تو اوسکو چھوڑ دے و نیز
انہین حضرت سے منقول ہو کہ فرمایا اسد تبارک و تعالی نے عیسی بن مریم سے کہ اے عیسی

سورۂ بقرہ جزو اول ۱۲

اطاعت و متابعت مخلوق

چاہیے کہ تیری زبان حاضر و غائب مین ایک ہو اور اسی طرح تیرا دل تحقیق کر مین تجھکو ڈراتا
ہون اور آگاہ ہونے کے لیے کافی ہون نہین لائق ہو کہ دو زبانین ایک منہ مین ہون
اور دو تلوارین ایک میان مین ہون اور دو قلب ایک سینہ مین ہون اور اسی طرح ذہنون کا
حال ہوا او تیسوین صفت قبیحہ اطاعت و متابعت مخلوق ہر معصیت خالق مین
یعنی جس چیز کا کہ حق سبحانہ و تعالی نے حکم کیا ہو لوگون کی اطاعت یا مروت سے اوسکا ترک
کر دینا یا جسکو منع فرمایا ہو اوس فعل کا مرتکب ہونا اور یہ ظاہر ہو کہ اگر یہ اطاعت کفر مین
ہوگی تو مطیع و تابع کافر ہو جائیگا اور اگر شرک مین ہوگی تو مشرک اور اگر فسق مین ہوگی
تو فاسق اور حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہو وَاِنْ تُطِعْ اَكْثَرَ مَنْ فِي الْاَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ
اللّٰهِ ‌ ترجمہ اور اگر اطاعت کریگا تو اکثر اون لوگون کی کہ جو زمین مین ہین تو گمراہ کر دینگے
وہ تجھکو راہ خدا سے انتہی و نیز فرماتا ہو وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ ‌ ترجمہ اطاعت
کر تو کافرون کی اور منافقون کی انتہی و نیز فرماتا ہو وَلَا تُطِيعُوا اَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ۝ الَّذِينَ
يُفْسِدُونَ فِي الْاَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ۝ ترجمہ اور نہ اطاعت کرو تم حکم کی حد سے گذر جانیوالون
کی کہ جو فساد کرتے ہین زمین مین اور اصلاح نہین کرتے انتہی افسوس کہ اس زمانہ مین
ہم اکثر لوگون کو دیکھتے ہین کہ اپنے خالق و مالک کے حکم سے مخلوق کا حکم زیادہ رکھتے ہین
اور اونکی مرضی کو اوسکی مرضی پر مقدم جانتے ہین خالق عالم کی نافرمانی کرتے ہین اور
مخلوق کی اطاعت و پیروی و فرمانبرداری ہر ان لوگون کو یہ بھی بنظر غور و فکر دیکھنا
چاہیے کہ ایسے لوگون کا انجام کیا ہوگا اگر کچھ بھی چشم بصیرت ہو تو یہ آیات بینات
متبوع و تابع کی تہدید و تخویف کے لیے کافی ہین اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِينَ اتُّبِعُوا مِنَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا
وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِينَ اتَّبَعُوا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ
مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوا مِنَّا كَذٰلِكَ يُرِيهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرَاتٍ عَلَيْهِمْ وَ
مَا هُمْ بِخَارِجِينَ مِنَ النَّارِ ‌ ترجمہ جس وقت کہ بیزار ہونگے وہ لوگ کہ پیشوا تھے ان

لوگون سے کہ جو پیروی کرتے تھے اور دیکھین گے عذاب کو اور قطع ہو جائین گے اونکے
تعلقات اور کہین گے وہ لوگ کہ پیروی کرتے تھے کاش کہ ہووا سطے ہمارے پھر جانا
دنیا مین تاکہ بیزار ہوں ہم بھی اون لوگون سے جسطرح کہ بیزار ہوے وہ لوگ ہم سے
اسی طرح دکھاتا اون لوگون کو اللہ اعمال اونکے تاکہ حسرت ہو اون لوگون کو اپنے
اعمال پر اور نہین ہین وہ لوگ نکلنے والے آتش دوزخ سے انتہی ونیز فرماتا ہے
كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتَّىٰ إِذَا ادَّارَكُوا فِيهَا جَمِيعًا قَالَتْ أُخْرَاهُمْ
لِأُولَاهُمْ رَبَّنَا هَٰؤُلَاءِ أَضَلُّونَا فَآتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۚ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ
وَلَٰكِن لَّا تَعْلَمُونَ ۝ وَقَالَتْ أُولَاهُمْ لِأُخْرَاهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِن فَضْلٍ
فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْسِبُونَ ترجمہ جب داخل ہوگی ایک جماعت
لعنت کریگی دوسری جماعت مثل اپنی کو یہان تک کہ جمع ہو جائین دوزخ مین سب
دوزخی کہیگی پچھلی جماعت پہلی سے اے رب ہمارے انہین لوگون نے گمراہ کیا ہمکو پس
دے اونکو عذاب دونا آگ سے فرمائیگا خدا کہ واسطے سب کے دونا ہے لیکن تم نہین
جانتے ہو اور کہیگی پہلی جماعت پچھلی سے کہ تمکو ہمارے اوپر کچھ فضیلت نہین ہے پس مزا
چکھو عذاب کا عوض مین اپنی کمائی کے انتہی ونیز فرماتا ہے وَبَرَزُوا لِلَّهِ جَمِيعًا فَقَالَ
الضُّعَفَاءُ لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ أَنتُم مُّغْنُونَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ
اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۚ قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ ۖ سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَجَزِعْنَا أَمْ صَبَرْنَا
مَا لَنَا مِن مَّحِيصٍ ترجمہ اور سامنے آوینگے اللہ کے سب پھر کہین گے ضعیف اون
لوگون سے کہ جو سرکش تھے تحقیق ہم لوگ تمہارے تابع تھے پس آیا تم لوگ
بچا سکتے ہو ہم کو عذاب سے کسی قدر جواب دینگے وہ کہ اگر ہدایت کرتا ہمکو اللہ البتہ
ہدایت کرتے ہم تم کو برابر ہے ہمارے اوپر کہ اضطراب کرین ہم یا صبر کرین ہم ہمارے
لیے کسی طرح مخلصی نہین ہے انتہی اور جو لوگ کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرتے ہین

اونکے باب مین حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ترجمہ اور جو شخص کہ اطاعت کرے اللہ کی اور اوسکے رسول کی داخل کریگا اللہ اوسکو ایسی بہشتون مین کہ جاری ہین اونکے نیچے نہرین ہمیشہ رہین گے وہ لوگ اونہین بہشتون مین اور یہی بڑی مراد ملنا ہی انتہی ونیز فرماتا ہی وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ترجمہ اور جو شخص کہ اطاعت کرے خدا اور رسول کی پس وہ اون لوگون کے ساتھ ہونگے کہ انعام کیا ہی اللہ نے اوپر نبی اور صدیق اور شہید اور صالح لوگ اور کیا اچھے یہ لوگ رفیق ہین ترجمہ

احادیث اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے جو شخص طلب کرے خوشنودی لوگونکی عوض مین ناخوشی خدا کے گردانیگا اللہ اوسکی تعریف کرنے والے کو لوگون مین سے اوسکا مذمت کرنیوالا ونیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا نے کہ جو شخص طلب کرے خوشنودی لوگونکی ساتھ اوس فعل کے کہ ناخوش کرتا ہی اللہ کو گردانیگا اللہ اوسکے تعریف کرنے والے کو لوگون مین سے مذمت کرنے والا اور جو شخص کہ اختیار کرے طاعت خدا کو باوصف غضبناک ہونے لوگون کے کفایت کریگا اوسکی اللہ عداوت سے ہر دشمن کی اور حسد سے ہر حسد کرنے والے کی اور نافرمانی سے ہر نافرمانی کرنے والے کی اور ہوگا اللہ عزوجل واسطے اوسکے مددگار اور پشت و پناہ ونیز امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا اون حضرت نے کہ لکھا ایک مرد نے طرف امام حسینؑ کے کہ نصیحت کیجیے مجکو ساتھ دو باتون کے پس لکھا حضرت نے طرف اوسکے جو شخص کہ قصد کرے کسی امر کا ساتھ

معصیت خدا سے تو جس چیز کی وہ شخص امید رکھتا ہی وہی اوسکو نہ ملیگی اور جس بات
سے کہ وہ ڈرتا ہی وہی بات جلد اوسکو پیش آجائیگی و نیز امام جعفر صادق علیہ السلام
نے اپنے بزرگوار سے اور اونہون نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا
رسول خدا نے جس شخص نے کہ خوشنود کیا کسی بادشاہ کو ساتھ ناخوشی خدا کے
خارج ہوا دین خدا سے تنبیہ ای ناظر کتاب آگاہ ہو کہ جب بندۂ مومن کا ایمان و
یقین کامل ہو جاتا ہی اوسکو حق سبحانہ و تعالی سے ایسی محبت ہو جاتی ہی کہ جب کسی کو
وہ دوست رکھتا ہی تو خدا ہی کے لیے اور جب کسی کو دشمن رکھتا ہی تو خدا ہی کے لیے
اور جو شخص کہ اس مرتبہ پر فائز ہو پھر محال ہی کہ وہ خلاف حکم خدا اور رسول کسی
مخلوق کی اطاعت کرے اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ عمدہ ترین صفات حسنہ
مین سے ہی بلکہ دلیل ہی کمال دین و یقین کی اور فصل دوم کے صفات حسنہ مین
بخوف طوالت مثل اور صفات کے اسکا ذکر بھی رہگیا لیکن مین نے نچاہا کہ یہ فانخۂ
الکتاب اسکے بیان سے خالی رہجاے لہذا اس جگہ بسبب مناسبت مقام کسی قدر
لکھتا ہون حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ترجمہ
اور جو لوگ کہ ایمان لاے ہین بہت محبت رکھتے ہین اللہ سے انتہی اور یہ امر
ظاہر ہی کہ جسکو حق سبحانہ و تعالی کی محبت ہوگی وہ اوسکے حکم کے خلاف کاہے کو
کریگا اور جو بندہ کہ خدا کی اطاعت کریگا خداوند عالم بھی اوسی کو دوست رکھیگا
چنانچہ فرماتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ
ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ کہ ای محمد ص اگر دوست رکھتے ہو تم لوگ
اللہ کو تو پیروی کرو میری تا کہ دوست رکھے تم کو اللہ اور بخشدے گناہ تمہارے
اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ سے معلوم ہوا کہ محبت
و اطاعت خداوند عالم کی موقوف و منحصر ہی پیروی مین اوس کے رسول کی

سورۂ بقرہ ع ۲۰ پ ۲

سورۂ آل عمران ع ۴ پ ۳

اور یہ امر کچھ محتاج بیان نہین ہے اس سبب سے کہ بندون کے لیے حق سبحانہ و تعالی
کی امر و نہی کا معلوم ہونیکا ذریعہ سوا رسول ص کے اور کیا ہی اور بعد ہمارے رسول ص کے اونکے
اوصیا ہین کہ جو اونکے اہل بیت مین سے ہین اور حق سبحانہ و تعالی اونکی محبت کی
بابت فرماتا ہی قُل لَّا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ ترجمہ کہ اے محمد م
کہ نہین مانگتا ہون مین تم سے تبلیغ رسالت پر کچھ بدلا مگر دوستی کرنا میرے عزیزون کی.
انتہی تفاسیر مین لکھا ہی کہ مراد اس آیت مین اون لوگون سے کہ جنکی محبت واجب
ہوئی ہی علی و فاطمہ و حسنین علیہم السلام ہین اور مین یہان ترجمۂ عبارت بیضاوی پر
اکتفا کرتا ہون۔ بیضاوی مروی ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو لوگون نے
کہا کہ یا رسول خدا م آپکے وہ کون عزیز ہین کہ جنکی محبت ہمارے اوپر واجب ہوئی
ہی آپ نے فرمایا کہ علی و فاطمہ اور اونکے دونون بیٹے انتہی و نیز حق سبحانہ و تعالی نے
فرمایا ہی إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا
ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور عمل نیک کرتے ہین عنقریب گردانیگا
اونکے واسطے خدا کہ جو رحمان ہی محبت انتہی عمدۃ البیان مین لکھا ہی کہ حضرت صادق
علیہ السلام سے اس آیت کی شان نزول مین منقول ہی کہ ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین
علیہ السلام جناب رسولخدا صلعم کے روبرو بیٹھے تھے جناب سرور عالم نے حضرت علی سے
فرمایا کہ کہو ای علی ع اللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِي فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ وُدًّا یعنی ای خدا کردے
تو واسطے میرے بیچ دلون مومنین کے دوستی اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی اور
دوسری روایت مین اصلح سے ہی کہ رسول خدا صلعم نے اپنی آخر نماز مین واسطے
علی ع کے آواز بلند دعا کی کہ جسکو آدمی سنتے تھے کہ ای پروردگار میرے بخش تو واسطے
علی ع کے محبت کو مومنین کے دلون مین اور ہیبت اور عظمت منافقین کے سینون
مین اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی انتہی اور یہ امر بظاہر ہی کہ جسکو خدا اور عالم سے

محبت ہوگی وہ اوسکے رسول اور اونکے اہل بیت علیہم السلام سے بھی محبت کریگا
اور جسکو خدا ہی سے محبت نہو گی وہ ان حضرات سے کیون محبت کرنے لگا اور کسقدر
مناسب ہی اس مقام کے ایک حکایت لطیف کہ جو جناب مولانا السید حسین
اعلی اللہ مقامہ نے کتاب حدیقۂ سلطانیہ مین کتاب ارشاد القلوب دیلمی سے
نقل کی ہی منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلعم کا گذر ایک ہوشیار لڑکے کی طرف
ہوا کہ ابھی حد بلوغ کو نہ پہونچا تہا پس آپکو دیکھکر وہ لڑکا نہایت بشاش ہوا اور
تبسم کرنے لگا اور آپکی زیارت سے مسرور و خوشحال ہوا پس آپ نے فرمایا کہ
ای جوان کیا تو مجکو دوست رکھتا ہی اور غرض آپکی یہ تہی کہ اوسکی معرفت کی حد کو
دریافت فرمائین اوسنے جواب مین عرض کیا کہ ہان ای رسول خدا پس
آپ نے فرمایا کہ کیا تو مجکو اپنی آنکھہ کے برابر دوست رکھتا ہی اوسنے کہا کہ اوس سے
زیادہ آپ نے فرمایا کہ مثل اپنے باپ کے اوسنے کہا اوس سے بھی زیادہ پہر آپنے
فرمایا کہ مثل اپنی مان کے اوسنے کہا کہ اوس سے بھی زیادہ پہر آپ نے فرمایا کہ مثل
اپنی نفس کے اوسنے کہا کہ اوس سے بھی زیادہ پہر آپ نے فرمایا کہ کیا تو مجکو مثل
اپنے پروردگار کے دوست رکھتا ہی اوسنے کہا کہ ڈرو تم خدا سے ای رسول خدا
یہ درجہ محبت کا نہ آپ کے لیے ہو سکتا ہی اور نہ کسی اور کے لیے آدمیون مین سے
مین آپکو دوست نہین رکھتا ہون مگر بسبب محبت خدائے عز و جل کے کہ جو
مجکو ہی پس وہ حضرت ملتفت ہوے اپنے اصحاب کی طرف اور فرمایا کہ تمکو بھی ایسا ہی
ہونا چاہیے کہ دوست رکھو حقتعالی کو بسبب اوسکے انعام و احسانات کے جو
تمہارے اوپر ہین اور دوست رکھو مجکو بسبب محبت خدا کے انتہت ترجمہ
عبارتہ اور بہت سی حدیثون مین اسکا بیان آیا ہی کہ اہل بیت علیہم السلام
کو بسبب محبت رسول خدا کے دوست رکہنا چاہیے اور رسول خدا کو بسبب

محبت خدا کے بخوف طوالت مین نے اونکو نقل نہین کیا اب مین اوس محبت کو بیان کرتا ہون
کہ جو آپس مین مومنین کو ایک دوسرے سے خالصا للہ وفی اللہ ہوتی ہے اور بعض آیات و
احادیث مومنین ومسلمین کی اخوت والفت کے باب مین فصل دوم ذیل اصلاح ذات البین
مین نقل ہو چکی ہین وہ مقام قابل دید ہے اور حق سبحانہ وتعالی انصار کے باب مین فرماتا ہے
کہ جو وہ مہاجرین سے خالصا للہ محبت کرتے تھے اور اونکے حوائج کو اپنے حوائج پر ترجیح
دیتے تھے وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ
وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ
بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ اور جن
لوگون نے کہ جگہ پکڑی ہے دار ہجرت (یعنی مدینہ منورہ مین) اور ایمان مین (یعنی ایمان مین
مستقر اور مستقل ہوگئے ہین) قبل سے اون مہاجرین کے دوست رکھتے ہین اوس شخص کو
کہ ہجرت کرے طرف اونکے اور نہین پاتے ہین اپنے دلون مین کوئی حاجت اوس چیز سے
کہ جو مہاجرین کو دی گئی اور ترجیح دیتے ہین مہاجرین کو اپنے نفسو پر اگرچہ ہو اُن لوگونکو
احتیاج اور جو لوگ کہ روکے جائین بخیلی سے اپنے نفس کی پس وہ لوگ رستگاری
پانے والے ہین انتہی ونیز حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ترجمہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو نہ بناؤ اپنے باپون کو
اور اپنے بھائیون کو دوست اگر اختیار کرین کفر کو اوپر ایمان کے اور جو کوئی دوست
رکھے اونکو تم مین سے پس وہی لوگ ظالم ہین انتہی ونیز حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے
لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ
الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

خَالِدِیْنَ فِیْهَا رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ نہ پائیگا تو کسی قوم کو کہ ایمان لائے ہون وہ لوگ ساتھ خدا کے اور روز قیامت کے کہ دوستی رکھتے ہون اون لوگون سے کہ جو خلاف کرتے ہون اللہ سے اور اونکے رسول سے اگرچہ وہ لوگ اونکے باپ ہون یا بیٹے ہون یا بھائی ہون یا کنبہ والے ہون یہ لوگ وہ ہین کہ نقش کر دیا ہی اللہ نے اونکے دلون مین ایمان اور مدد کی ہے اونکی ساتھ روح کے اپنی جانب سے اور داخل کریگا اونکو بہشتون مین کہ جاری ہین اونکے نیچے نہرین ہمیشہ رہین گے وہ لوگ اون بہشتون مین راضی ہوا اللہ اون سے اور راضی ہوے وہ لوگ اللہ سے یہ لوگ ہین لشکر خدا کا آگاہ ہو تحقیق کہ جو لشکر اللہ کا ہے وہی رستگاری پانے والا ہی انتہی ان دونون آیتون سے کہ جو اخیر مین لکھی گئی ہین حب للہ اور بغض للہ کا مطلب بخوبی معلوم ہوگیا کہ جو شخص خدا اور رسول کے برخلاف ہو اوس سے محبت نہ کرنا مقتضای ایمان ہی اگرچہ وہ کیسا ہی اپنا عزیز ہو یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ و قبیلہ اب مین چند احادیث کا اصول کافی سے اس باب مین ترجمہ لکھتا ہون ترجمہ احادیث

اصول کافی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص کہ محبت کرے اللہ کے لیے اور عداوت کرے اللہ کے لیے اور بخشش کرے اللہ کے لیے پس وہ اون لوگون مین سے ہی کہ جنکا ایمان کامل ہو جاتا ہی و نیز اونھین حضرت سے منقول ہی کہ جو ایمان کی مضبوط رسیان ہین اون مین سے یہ بات ہی کہ محبت کرے خدا کی راہ مین اور بغض کرے خدا کی راہ مین اور عطا کرے خدا کی راہ مین اور منع کرے خدا کی راہ مین اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ محبت کرنا مومن کا مومن سے خدا کی راہ مین عظیم ترین شاخہای ایمان مین سے ہی آگاہ ہو کہ جو شخص محبت کرے خدا کی راہ مین اور عداوت کرے خدا کی راہ مین اور عطا کرے خدا کی راہ مین اور منع کرے خدا کی راہ مین پس وہ شخص

برگزیدگان خدا مین سے ہو اور نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ جو لوگ خدا کی راہ مین ایک دوسرے سے محبت کرتے ہین وہ لوگ قیامت کے دن نور کے منبرون پر ہونگے کہ اونکے چہرونکا نور اور اونکے بدنون کا نور اور اونکے منبرونکا نور ہر چیز کو روشن کر دیگا یہان تک کہ وہ لوگ اسی نور کے سبب سے پہچانے جاینگے پس کہا جائیگا کہ یہ لوگ آپس مین محبت کرنے والے ہین خدا کی راہ مین اور فضیل ابن یسار نے روایت کی ہو کہ مین نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا حب اور بغض ایمان مین سے ہو پس آپ نے جواب دیا کہ کیا سوا حب اور بغض کے ایمان اور بھی کوئی چیز ہو بعد اوسکے یہ آیت تلاوت فرمائی حَبَّبَ اِلَیْکُمُ الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَکَرَّهَ اِلَیْکُمُ الْکُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ یعنی محبوب کیا ہو اللہ نے طرف تمہارے ایمان کو اور زینت دی ہو اوسکو تمہارے دلون مین اور مکروہ کیا ہو طرف تمہارے کفر کو اور فسق کو اور گناہ کرنیکو یہ وہ لوگ ہین کہ جو ہدایت پانے والے ہین و نیز حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے اپنے اصحاب سے کہ کون سی رسی ایمان کی زیادہ مضبوط ہو پس کہا اون لوگون نے کہ اللہ اور اوسکا رسول زیادہ جانتا ہے اور بعضون نے کہا نماز اور بعضون نے کہا زکوۃ اور بعضون نے کہا روزہ اور بعضون نے کہا حج اور عمرہ اور بعضون نے کہا جہاد پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ واسطے ہر چیز کے جو تمنے کہی ایک بزرگی ہو لیکن یہ بات نہین ہو بلکہ سب سے زیادہ مضبوط رسی ایمان کی دوستی کرنا ہو راہ خدا مین اور دشمنی کرنا ہو راہ خدا مین اور تولا کرنا ہو دوستان خدا سے اور تبرا کرنا ہو دشمنان خدا سے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہو کہ جسوقت تو ارادہ کرے اس بات کے معلوم کرنیکا کہ تجھمین کچھ نیکی ہو پس تو اپنے دل کی طرف نظر کر پس اگر وہ دوست رکھتا ہو خدا کی اطاعت

کرنے والونکو اور دشمن رکھتا ہی خدا کی معصیت کرنے والونکو تو تجہہ مین نیکی ہی اور اللہ
تجکو دوست رکھتا ہی اور جسوقت کہ دشمن رکھتا ہی تیرا دل خدا کی اطاعت کرنیوالونکو
اور دوست رکھتا ہی خدا کے گناہ کرنے والون کو تو تجہ مین کچھ نیکی نہین ہی اور اللہ تجکو
دشمن رکھتا ہی اور آدمی اوسی کے ساتھ ہوتا ہی جسکو دوست رکھتا ہی و نیز حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جو شخص نہ محبت کرے اوپر دین کے اور نہ دشمنی
رکھے اوپر دین کے پس اوسکے واسطے دین ہی نہین ہی تیسوین صفت قبیحہ
کمی کرنا ہی ناپ اور تول مین اور حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ
إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝ وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا
يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ
ترجمہ عذاب ہی واسطے کم ناپنے والون کے ایسے وہ ہین کہ جسوقت ناپتے ہین وہ
اپنے لیے تو لوگون کا نقصان کرکے پورا بھر لیتے ہین اور جسوقت کہ ناپ کے یا تول کے
دیتے ہین لوگون کو تو کم کر دیتے ہین کیا گمان نہین کرتے ہین یہ لوگ کہ تحقیق زندہ
کیے جاوینگے واسطے روز بزرگ کے (یعنی روز قیامت) جسدن کہ کھڑے ہونگے لوگ سامنے
پروردگار عالم کے انتہی و نیز فرماتا ہی کہ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ أَلَّا تَطْغَوْا
فِي الْمِيزَانِ ۝ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ترجمہ اور بلند کیا اللہ
نے آسمان کو اور بنائی ترازو تاکہ نہ کمی و زیادتی کرو تم ترازو مین اور قائم رکھو تم وزن کو
ساتھ انصاف کے اور نہ گھٹاؤ تم تول کو انتہی اور یہ ایسی صفت قبیحہ ہی کہ حق سبحانہ و
تعالی نے اسی کے ارتکاب پر قوم شعیب پیغمبر کو عذاب سخت سے ہلاک کیا اور یہ قصہ
کلام مجید مین بہت جگہ ہی مین سورہ ہود کی دو آیتون پر اکتفا کرتا ہون وَإِلَىٰ مَدْيَنَ
أَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۚ قَالَ يَا قَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَٰهٍ غَيْرُهُ ۖ وَلَا تَنقُصُوا الْمِكْيَالَ
وَالْمِيزَانَ ۚ إِنِّي أَرَاكُم بِخَيْرٍ وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيطٍ ۝ وَيَا قَوْمِ أَوْفُوا

سیسین بد اور صفت قبیحہ سی ام کمی ناپ اور تول مین

سورہ مطففین

سورہ رحمن

سورہ ہود

الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَاۗءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي
الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ترجمہ اور بھیجا ہم نے طرف مدین کے اونکے بھائی شعیبؑ کو کہا
شعیبؑ نے کہ ای میری قوم عبادت کرو تم اللہ کی نہین ہی تمھارے لیے کوئی معبود
سوا اوسکے اور نہ کم کرو تم پیمانہ کو اور ترازو کو تحقیق کہ مین دیکھتا ہون تمکو آسودگی
مین اور تحقیق کہ مین ڈرتا ہون تمپر عذاب کو گھیرنے والے دن کے اور ای قوم پورا کرو
تم پیمانہ کو اور ترازو کو ساتھ انصاف کے اور نہ کم دو تم آدمیوں کو چیزین اونکی اور نہ تم
زمین مین فساد کرنے والے انتہی بخوف طوالت مین نے اسی قدر آیات پر اکتفا کی
اور آگے جو اوس قوم کا انجام ہوا اوسکی خداوند عالم یون خبر دیتا ہی وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا اَلَا بُعْدًا
لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ترجمہ اور پکڑا اون لوگون کو کہ ظلم کیا تھا اونھون نے
ایک چنگھاڑنے پس ہوگئے وہ لوگ صبح کے وقت اپنے گھرون مین مردہ اوندھے
پڑے ہوے گویا کہ کبھی نہ رہتے تھے وہ لوگ اون گھرون مین آگاہ ہو کہ لعنت ہی
واسطے مدین کے جسطرح لعنت تھی واسطے ثمود کے ترجمۂ احادیث اصول کافی
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ
پانچ چیزین ہین کہ جب تم اونکو پاؤ تو اونکی برائی سے اللہ عزوجل کی طرف پناہ لیجاؤ
نہین ظاہر ہوئی زناکاری کسی قوم مین ہرگز یہانتک کہ علانیہ کرنے لگے ہون وہ
لوگ اوسکو مگر ظاہر کیا اللہ نے اون مین وبا کو اور ایسے دردون کو کہ جو اونکے آباؤ اجداد
مین نہین پائے جاتے تھے اور نہین گھٹایا کسی قوم نے پیمانہ اور ترازو کو مگر گرفتار
ہوے وہ لوگ ساتھ قحط سالی اور شدت احتیاج اور ظلم بادشاہ کے اور نہین روکا
کسی قوم نے زکوٰۃ کو مگر روکے گئے وہ لوگ مینہ برسنے سے اور اگر جانور نہ ہوتے
تو بالکل نہ برستا اور نہین توڑا کسی قوم نے عہد خدا اور عہد رسولؐ کو مگر مسلط کیا

اللہ نے اوپر اونکے دشمن کو اور چھین لی گئین بعض وہ چیزین کہ جو اونکے پاس تھین
اور نہین حکم کیا کسی قوم نے بغیر اوس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ عزوجل نے مگر گردانی
اللہ نے اونکے آپس مین لڑائی ونیز اونھین حضرت سے منقول ہو کہ مین نے جناب
رسول خداؐ کی کتاب مین لکھا ہوا پایا ہو کہ جسوقت ظاہر ہوزنا میرے بعد تو کثرت
ہوگی مرگ مفاجات کی اور جسوقت کم کیا جائیگا پیمانہ اور ترازو تو گرفتار کریگا اللہ
لوگونکو ساتھ قحط سالی اور کمی پیداوار کے اور جسوقت کہ روکین گے لوگ زکوۃ دینے کو
تو باز رکھیگی زمین اپنی برکت کو کھیتی اور پھل اور معدن سب چیزون سے اور جسوقت
کہ ظلم کرینگے حکمون مین تو کرنے لگین گے اپنے آپس مین ایک دوسرے پر ظلم و زیادتی
اور جسوقت توڑینگے عہد کو تو غالب کردیگا اللہ اوپر اونکے دشمن کو اور جسوقت
قطع کرینگے ارحام کو تو گردانے جائینگے اونکے مال ہاتھ مین شریرون کے اور جسوقت
نہ حکم کرینگے ساتھ معروف کے اور نہ منع کرینگے منکر سے اور نہ پیروی کرینگے نیکون کی
اہلبیتؑ مین سے تو غالب کردیگا اللہ اونکے اوپر اونکے شریرون کو پس دعا کرینگے
اون مین کے نیک پس نہ قبول کیجائیگی دعا اونکی بھی انتہی ان دو حدیثون کا ترجمہ
مین نے اس سبب سے اس مقام پر لکھدیا ہی کہ یہ بہت سے صفات قبیحہ کی مذمت پر
مشتمل ہین جیسا کہ ظاہر ہی واضح ہو کہ فصل دوم مین مین نے پندرہ صفات حسنہ
بیان کیے تھے اور اس فصل مین تیس صفات قبیحہ کا ذکر کیا اس سبب سے کہ
اچھی چیزون سے بری چیزین ہمیشہ زیادہ ہوتی ہین ورنہ اس تعداد مین کچھ محاسن
و قبائح کا حصر نہین ہی اور اس فصل کی ابتدا مین مین نے کہا تھا کہ مین اب اون
قبائح کو لکھتا ہون کہ جو اخلاق کے متعلق ہین لیکن ان تیس صفتون مین بعض
ایسے قبائح کا بھی ذکر آگیا کہ جو اعضا و جوارح کے افعال ہین لیکن مجکو مناسب
یہی معلوم ہوا کہ انکو اخلاق کے ذیل مین لکھون اگر کسی ناظر کتاب کو یہ بات ناپسند آئے

اور مجھسے اختلاف کرے تو خیر اوسکی رائے یہ امر آسان ہی اور مجھے کچھ اس مین بحث نہین ہی غرض اصلی تو یہ ہی کہ دونون باتونکو دیکھنا چاہیے کہ جو اس کتاب مین مندرج ہین خواہ وہ کسی مقام مین ہون اب مین ایک حدیث اصول کافی کے ترجمہ پر اکتفا کرتا ہون کہ جو جامع ہی جمیع اخلاق حسنہ کی اور مانع ہی تمام اخلاق سیئہ سے اور چونکہ اس حدیث مین اشکال بہت ہین اور بعض الفاظ اسکے معانی کثیرہ پر مشتمل ہین لہذا مین لفظ حدیث کو بھی نقل کرتا ہون **اصل حدیث** عن سماعۃ بن مہران قال کنت عند ابی عبد اللہ ع وعندہ جماعۃ من موالیہ فجری ذکر العقل والجہل فقال ابو عبد اللہ ع اعرفو العقل وجندہ والجہل وجندہ تہتدوا **ترجمہ** منقول ہی سماعہ بن مہران سے کہ مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس حاضر تھا اور ایک گروہ اور بھی آپ کے شیعون مین سے آپکے پاس موجود تھا پس عقل اور جہل کا ذکر آیا تو حضرت نے فرمایا کہ پہچانو تم لوگ عقل کو اور اوسکے لشکر کو اور جہل کو اور اوسکے لشکر کو تاکہ ہدایت پاؤ **اصل حدیث** قال سماعۃ فقلت جعلت فداک لا نعرف الا ما عرفتنا **ترجمہ** سماعہ کہتا ہی کہ مین نے کہا کہ مین آپ پر فدا ہون ہم لوگ تو اوسی بات کو جانتے ہین کہ جو بات آپ نے ہم کو بتلائی **اصل حدیث** فقال ابو عبد اللہ ع ان اللہ عز وجل خلق العقل وھو اول خلق من الروحانیین عن یمین العرش من نورہ **ترجمہ** پس فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ تحقیق خداے عز وجل نے پیدا کیا عقل کو اور وہ پہلی مخلوق ہی روحانیون مین سے کہ پیدا کیا اوسکو عرش کی داہنی جانب اپنے نور سے **فائدہ** قرآن وحدیث مین اہل سعادت اصحاب یمین کہلاتے ہین **اصل حدیث** فقال لہ ادبر فادبر ثم قال لہ اقبل فاقبل **ترجمہ** پس فرمایا اللہ تعالی نے اوسی عقل سے کہ پیچھے جا پس وہ پیچھے گئے بعد اسکے اوس سے

فرمایا کہ آگے آ پس وہ آگے آئی فائدہ اس حدیث مین جو ادبار اور اقبال ہو اور مثل اسکے اسی کتاب عقل وجہل اصول کافی کی پہلی حدیث مین بھی ہو اسکے معانی مین علمانے اختلاف کیا ہو لیکن اس مقام پر جو کچھہ معانی کہ مجہہ بندہ ضعیف و ذلیل پر ظاہر ہوے ہین اور میری سمجہہ مین آئے ہین اوسکو مین لکھتا ہون اور اسکا بیان موقوف ہو ایک توطیہ اور تمہید مختصر پر اور وہ یہ ہو کہ جو اس کتاب مین پہلے بھی بیان ہو چکا ہو کہ انسان کو حق سبحانہ وتعالی نے دو جہتین پیدا کی ہین ایک جہت قوت طبیعیہ وحیوانیہ جس سے انسان اکل وشرب وغیرہ کرتا ہو کہ جو باعث قوام بدن وبقاے نوع انسانی ہو اور ان اشغال کا مرتکب ہونا بھی مقتضاے عقل ہو ورنہ نوع انسانی دنیا مین کاہے کو باقی رہے اور دوسری جہت قوت قدسیہ ہو کہ جس سے انسان حق سبحانہ وتعالی کی طرف رجوع کرتا ہو اور مقام قرب و وصال ایزد متعال تک پہونچتا ہو اور مراد یہان عقل سے وہی عقل ہے کہ جو انسان کو عطا ہوئی ہو پس مراد ادبار سے جہت اول ہو اور مراد اقبال سے جہت ثانی کہ یہ دونون جہتین خدا کے حکم سے ہین اور دلیل اس معنی کی صحت پر اسی حدیث کے الفاظ ہین کہ جو بیان جہل مین آتے ہین **اصل حدیث**

فقال الله تبارك وتعالى خلقتك خلقا عظيما وكرمتك على جميع خلقي

ترجمہ پس فرمایا اللہ تبارک وتعالی نے کہ پیدا کیا ہو مین نے تجکو ایک مخلوق عظیم الشان اور بزرگی دی ہو تجکو اپنی کل مخلوقات پر **اصل حدیث**

قال ثم خلق الجهل من البحر الاجاج ظلمانيا فقال له ادبر فادبر ثم قال له اقبل فلم يقبل فقال له استكبرت فلعنه ترجمہ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ بعد اوسکے پیدا کیا اللہ نے جہل کو دریاے شور سے در آنحالیکہ تیرہ وتاریک تھا پس کہا اوس سے کہ پیچھے جا پس وہ پیچھے گیا

بعد اوسکے فرمایا اوس سے کہ آگے آپس وہ آگے نہ آیا پس اوس سے فرمایا کہ کیا تو نے غرور کیا پھر اوسکو اپنی رحمت سے دور کیا فائدہ یہان جو معنی مین نے ادبار واقبال کے لکھے تھے وہ واضح ہو گئے کہ جب حق سبحانہ وتعالی نے جہل کو ادبار کا حکم فرمایا کہ جس سے مراد عوائج بشری وانسانی مین مبتلا ہونا اور معاشرت ومعاملت اہل دنیا ہو تو اوسنے اس حکم کو قبول کرلیا کہ ملائم خواہشہاے نفسانی وموافق اقتضاے جہل ونادانی ہو اور جب اقبال کا حکم فرمایا کہ جس سے مراد قطع کرنا ہوا وہوس کا اور رجوع کرنا حق سبحانہ وتعالی کی جانب ہو تو اوسنے اعراض کیا **اصل حدیث** ثم جعل للعقل خمسة وسبعين جندا **ترجمہ** بعد اوسکے گردانا اللہ عزوجل نے واسطے عقل کے پچھتر چیزونکو کہ وہ اوسکا لشکر ہین **اصل حدیث** فلما رای الجهل ما اكرم الله به العقل وما اعطاه اضمر له العداوة فقال الجهل يارب هذا خلق مثلی خلقته وكرمته وقويته وانا ضده ولا قوة لی به فاعطنی من الجند مثل ما اعطيته **ترجمہ** پس جسوقت کہ دیکھا جہل نے اوس چیز کو کہ بزرگی بخشی اللہ تعالی نے ساتھ اوسکے عقل کو اور جو کچھ کہ عطا کیا اوسکو دل مین رکھی واسطے عقل کے عداوت پس کہا جہل نے کہ اے پروردگار میرے یہ عقل بھی ایک مخلوق ہے مثل میرے تو نے اوسکو پیدا کیا اور اوسکو بزرگی بخشی اور اوسکو قوت عطا کی اور مین اوسکی ضد ہون اور میرے واسطے کوئی قوت نہین ہے اوسکے مقابل مین پس مجکو بھی عطا کر جیسا لشکر اوسکو عطا کیا ہے **اصل حدیث** فقال نعم فان عصيت بعد ذلك اخرجتك وجندك من رحمتی **ترجمہ** پس حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا کہ ہان مین نے قبول کیا لیکن اگر اسکے بعد تو نافرمانی کریگا تو مین تجکو اور تیرے لشکر کو اپنی رحمت سے دور کردونگا **اصل حدیث** قال قد رضيت **ترجمہ** کہا جہل نے کہ مین راضی ہو گیا **اصل حدیث** فاعطاہ

خمسة وسبعین جندا ترجمہ پس عطا کین حق سبحانہ وتعالی نے اوس جہل کو بھی پچھتر چیزین کہ جو اوسکا لشکر ہین اصل حدیث فکان مما اعطی العقل من الخمسة وسبعین الجند الخیر وھو وزیر العقل وجعل ضدہ الشر وھو وزیر الجھل والایمان وضدہ الکفر والتصدیق وضدہ الجحود والرجاء وضدہ القنوط والعدل وضدہ الجور والرضا وضدہ السخط والشکر وضدہ الکفران والطمع وضدہ الیاس. ترجمہ پس اون مین سے کہ حق سبحانہ وتعالی نے عقل کو پچھتر چیزین کہ جو اوسکا لشکر ہین عطا فرمائین آول خیر ہی کہ وہ وزیر عقل ہی اور اوسکی ضد گر دانا ہی شر کو کہ وہ وزیر جہل ہی دوم ایمان ہی اور ضد اوسکی کفر ہی سوم تصدیق ہی انبیا اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی اور ضد اوسکی انکار رہے چہارم امید رکھنا ہی رحمت الہی کی اگرچہ کیسا ہی گنہگار ہو اور ضد اوس کی ناامیدی ہی رحمت الہی سے پنجم عدل ہی اور ضد اوسکی جور ہی ششم راضی رہنا ہی قضاے الہی پر اور ضد اوسکی ناراضی ہی یعنی راحت اور مصیبت اور فقیری اور ثروت اور مرض اور صحت ان سب چیزونکو حق سبحانہ وتعالی کی جانب سے سمجھے اور ہر حالت مین اوسکی تقدیر پر راضی رہے کسی حالت مین ناراض نہو اور شکایت نہ کرے ہفتم شکر ہی اور ضد اوسکی ناشکری ہی فائدہ یعنی منعم حقیقی کی نعمتون کا کہ جو لا تعد و لا تحصی ہین شکر کرنا اور کوئی قول و فعل ایسا نکرنا کہ جس سے ناشکری پائی جائے اور یہ امر ظاہر ہی کہ قطع نظر زبان سے ناشکری کرنے کے ہر فعل و قول معصیت کفران نعمت حضرت رب العزت ہی لیکن چونکہ لفظ شکر اعم ہی لہذا اگر مخلوق مین سے بھی کوئی کسی پر کچھ احسان کرے تو اوسکا شکر کرنا بھی اسی مین داخل ہی اور اوسکی ناشکری کفران مین شامل ہی اور قرآن و حدیث مین اسطرح کے شکر و کفران کی مدح و ذم بھی بخوبی

ثابت ہی ہشتم طمع ہی رحمت الٰہی کی اور ضد اوسکی یاس ہی **تنبیہ** ظاہرا چہارم اور ہشتم ایک ہی چیز ہین اور سبب اسکا آخر مین معلوم ہوگا **اصل حدیث** والتوکل وضدہ الحرص والرافۃ وضدہ القسوۃ والرحمۃ وضدہا الغضب والعلم وضدہ الجھل **ترجمہ** نہم توکل ہی اور ضد اوسکی حرص ہی دہم نرم دلی ہی اور ضد اوسکی سخت دلی ہی یازدہم رحم کرنا ہی اور ضد اوسکی غصہ کرنا ہی دوازدہم علم ہی اور ضد اوسکی جہل ہی **تنبیہ** اس مقام پر یہ شبہہ کسی کو نہو کہ جہل کے لشکر مین خود جہل کیونکر داخل ہو سکتا ہی اس سبب سے کہ جو جہل مقابلہ مین عقل کے ہی اوسکے معنی بے عقلی کے ہین چنانچہ اردو مین بھی متعارف ہی کہ حجت بیجا و ناعاقبت اندیشی وغیرہ کو جہالت کہتے ہین اور جو جہل کہ علم کے مقابلہ مین ہی اوسکے معنی بے علمی یعنی نادانی کے ہین اور علم اور عقل کا فرق ظاہر ہی زیادہ تشریح کی ضرورت نہین ہے لہذا ویسا ہی اون دونون کے اضداد مین بھی فرق ہوگا **اصل حدیث** والفھم وضدہ الحمق والعفۃ وضدہا التھتک والزھد وضدہ الرغبۃ والرفق وضدہ الخرق والرھبۃ وضدہا الجراۃ والتواضع وضدہ الکبر والتودۃ وضدہا التسرع والحلم وضدہ السفہ والصمت وضدہ الھذر والاستسلام وضدہ الاستکبار والتسلیم وضدہ الشک والصبر وضدہ الجزع والصفح وضدہ الانتقام والغنا وضدہ الفقر **ترجمہ** سیزدہم فہم ہی اور ضد اوسکی نافہمی ہی چہاردہم پارسائی ہی اور ضد اوسکی بیحیائی ہی پانزدہم بے پروائی ہی دنیا سے اور ضد اوسکی رغبت کرنا ہی دنیا ے دنیہ کیطرف شانزدہم ملائمت ہی اور ضد اوس کی خشونت ہی ہفدہم خوف خدا ہی اور ضد اوسکی جرات کرنا ہی معصیت الٰہی پر ہیجدہم فروتنی ہی اور ضد اوسکی غرور ہی نوزدہم تامل و آہستگی ہی یعنی سوچکر اور سمجھکر کام کرنا اور ضد اوسکی عجلت ہی بستم بردباری ہی اور ضد اوسکی بیہودگی ہی بست ویکم

کم سخنی ہی اور ضد اوسکی زیادہ گوئی ہی بست و دوم اطاعت کرنا ہی حکم خدا و رسول کی
اور ضد اوسکی سرکشی ہی بست و سوم قبول کر لینا حکم خدا و رسول کا ہی باطمینان و
یقین اور ضد اوسکی شک ہی بست و چہارم صبر ہی اور ضد اوسکی بیتابی ہی بست و پنجم
درگذر کرنا ہی لوگونکی برائی سے اور ضد اوسکی بدلہ لے لینا ہی بست و ششم بے پروائی
ہی لوگون سے اور ضد اوسکی حاجت رکھنا ہی لوگون سے اصل حدیث والتذکر
وضدہ السهو والحفظ وضده النسيان والتعطف وضده القطیعة
والقنوع وضده الحرص ترجمہ بست و ہفتم خیال رکھنا ہی امور خیر کا اور ضد
اوسکی غافل ہوجانا ہی بست و ہشتم یاد رکھنا ہی اور ضد اوسکی بھول جانا ہے
بست و نہم مہربانی کرنا ہی لوگو نپر اور ظاہر اس مین صلۂ رحم بھی داخل ہی اور ضد
اوسکی قطع کرنا ہی مہربانی و احسان کا اور اس مین قطع رحم داخل ہی سی ام قناعت
ہی اور ضد اوسکی حرص ہی واضح ہو کہ صفت نہم توکل مین اوسکی ضد حرص بیان
ہو چکی ہی اور قناعت اور توکل قریب قریب بلکہ ایک ہی چیز ہین لہذا اس
صفت مین بھی تکرار ہی اور اسکا بیان بھی بعد اتمام آئیگا اصل حدیث والمواساة
وضدها المنع والمودة وضدها العداوة والوفاء وضده الغدر والطاعة
وضدها المعصية والخضوع وضده التطاول والسلامة وضدها البلاء
ترجمہ سی و یکم مدد کرنا محتاجون کی ساتھ مال وغیرہ کے اور ضد اوس کی کچھ
کسی کو نہ دینا سی و دوم دوستی رکھنا لوگون سے دل مین اور ضد اوسکی عداوت
رکھنا دل مین لوگون سے سی و سوم وفا کرنا وعدہ کا اور عہد و پیمان کا اور ضد
اوسکی بیوفائی ہی سی و چہارم فرمانبرداری خدا و رسول ہی اور ضد اوسکی گناہ کرنا
ہی سی و پنجم انکسار ہی اور ضد اوسکی گردن کشی ہی سی و ششم سلامت رکھنا ہے
اپنے تئین اون چیزون سے کہ جو باعث معاصی وغیرہ کا ہوتی ہین اور ضد اوسکی

جتلا کر دیتا ہو اپنے تئین اون چیزون مین **اصل حدیث** والحب وضده المبغض والصدق وضده الکذب والحق وضده الباطل والامانة وضدها الخیانة والاخلاص وضده الشب والشهامة وضدها البلادة والفهم وضده الغباوة والمعرفة وضدها الانکار والمداراة وضدها المکاشفة **ترجمہ** تسی وہفتم دوستی کرنا لوگون سے ظاہر مین اور ضد اوسکی دشمنی کرنا ہو لوگون سے ظاہر مین تسی وہشتم سچ بولنا ہو اور ضد اوسکی جھوٹ بولنا ہو تسی ونہم حق کرنا اور ضد اوسکی باطل کا مرتکب ہونا ہو چہلم امانت ہو اور ضد اوسکی خیانت ہو چہل ویکم نیت خالص ہو عبادت والطاعت الٰہی مین اور ضد اوسکی ملانا ہو اغراض فاسدہ کا چہل ودوم ذہانت ہو اور ضد اوسکی کند ذہنی ہو چہل وسوم زود فہمی ہو اور ضد اوسکی بات کا نہ سمجھنا چہل وچہارم پہچان لینا حق کا اور ضد اوسکی انکار کرنا حق کا ہو چہل وپنجم تغافل کرنا کسی کی برائی سے یعنی دیدہ کو نادیدہ اور شنیدہ کو ناشنیدہ سمجھنا اور ضد اوسکی مواجہہ اور مقابلہ کرنا ہو **اصل حدیث** وسلامة الغیب وضدها المماکرة والکتمان وضده الافشاء والصلوة وضدها الاضاعة والصوم وضده الافطار والجهاد وضده النکول والحج وضده نبذ المیثاق **ترجمہ** چہل وششم حاضر وغائب یکسان رہنا لوگون سے اور ضد اوسکی فریب کرنا یعنی سامنے کچھ اور پیٹھ پیچھے کچھ چہل وہفتم راز کا چھپانا ہو اور ضد اوسکی افشا کرنا چہل وہشتم نماز پڑھنا اور ضد اوسکی نہ پڑھنا چہل ونہم روزہ رکھنا اور ضد اوسکی نہ رکھنا پنجاہم جہاد کرنا اور ضد اوسکی باز رہنا ہو پنجاہ ویکم حج کرنا ہو اور ضد اوسکی خدا کے عہد وپیمان کو چھوڑ دینا جو حج کرنے کے باب مین لیا گیا ہو یعنی حج نکرنا **اصل حدیث** وصون الحدیث وضده النمیمة وبر الوالدین وضده العقوق والحقیقة وضدها الریاء والمعروف وضده المنکر والستر وضدها التبرج والتقیة

وضدها الاضاعة والانصاف وضده الحمية والتهية وضدها البغی والنظافة وضدها القذر ترجمہ پنجاہ ودوم بات کا محفوظ رکھنا اور ضد اوسکی چغلی کھانا پنجاہ وسوم نیکی کرنا ماں باپ کے ساتھ اور اونکی اطاعت کا بجالانا اور ضد اوسکی نافرمانی والدین ہی پنجاہ وچہارم حقیقت مین عبادت کرنا خدا کی اور ضد اوس کی لوگون کے دکھانے کے لیئے عبادت کرنا پنجاہ وپنجم امر معروف کا کرنا اور ضد اوسکی امر منکر کا کرنا تنبیہ معروف ومنکر کا بیان اسی فصل کے اول مین ہو چکا ہے پنجاہ وششم پوشیدہ کرنا اپنی خوبیون کا اور ضد اوسکی ظاہر کرنا اپنی خوبیونکا پنجاہ وہفتم حالت خوف مین اپنے دین کا چھپانا اور ضد اوسکی ظاہر کرنا ایسی حالت مین کہ باعث ہلاکت کا ہو پنجاہ وہشتم انصاف کرنا اور ضد اوسکی ہٹ دھرمی کرنا ہی پنجاہ ونہم آمادہ رہنا واسطے اطاعت خدا کے اور ضد اوسکی نافرمانی کرنا شصتم پاکیزگی ہو اور ضد اوسکی نجاسات مین مبتلا ہونا **اصل حدیث** والحیاء وضدها الخلع والقصد وضده العدوان والراحة وضدها التعب والسهولة وضدها الصعوبة والبرکة وضدها المحق والعافية وضدها البلاء والقوام وضده المکاثرة ترجمہ شصت ویکم حیا ہی اور ضد اوسکی بیحیائی ہی شصت ودوم میانہ روی ہی اور ضد اوسکی زیادتی ہی شصت وسوم راحت پانا عبادت واطاعت الٰہی مین اور ضد اوس کی تکلیف پانا ہی ان چیزون مین شصت وچہارم آسان سمجھنا شرع کی تکلیفون کا اور ضد اوسکی مشکل سمجھنا فائدہ یہ شیطان کا بہت بڑا ایک کید ومکر ہی کہ لوگون کی نظر مین احکام شرع کو نہایت مشکل کرکے دکھاتا ہی اور اونکے دل مین یہ ڈالتا ہی کہ یہ بہت مشکل کام ہین کس سے ہو سکتے ہین اور اس بنا پر لوگ پابندی شرع شریف کا ارادہ ہی چھوڑ دیتے ہین حالانکہ اگر بچشم بصیرت دیکھا جائے تو تکالیف شرعیہ نہایت آسان ہین اور آدمی کی قوت سے اوسکو بہت کم تکلیف

دی گئی ہی اور خود حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ
یعنی ارادہ کرتا ہی اللہ ساتھ تمھارے آسانی کا اور نہین ارادہ کرتا ہی ساتھ تمھارے
دشواری کا شصت و پنجم برکت ہی اور ضد اوسکی بے برکتی ہی شصت و ششم عافیت
مین رکھنا ہی اپنے تئین اون چیزون سے کہ جو باعث معاصی وغیرہ کا ہوتی ہین
اور ضد اوسکی مبتلا کر دینا ہی اپنے تئین اون چیزون مین تنبیہ سلامت کی ضد بلا
ہفتاد سی و ششم مین بیان ہو چکی ہی اور عافیت و سلامت بھی ایک ہی چیز ہے
لہذا اس مین بھی تکرار ہی اور آخر مین اس حدیث کے اسکا ذکر آئیگا شصت و ہفتم
اپنے تئین مثل اورون کے سمجھنا اور ضد اوسکی لاف بیجا ہی اور اورون سے
اپنے تئین حسن و خوبی مین زیادہ جاننا **اصل حدیث** والحكمة وضدها
الهوى والوقار وضدها الخفة والسعادة وضدها الشقاوة والتوبة وضدها
الاصرار والاستغفار وضده الاغترار والمحافظة وضدها التهاون والدعاء
وضده الاستنكاف والنشاط وضده الكسل **ترجمہ** شصت و ہشتم موافق حکمت و
مصلحت کے عمل کرنا اگرچہ وہ خلاف خواہشہاے نفسانی ہو اور ضد اوسکی پیروی
کرنا خواہشہاے نفسانی کی شصت و نہم وقار ہی اور ضد اوسکی سُبکی ہی یعنی چھچھوراپن
ہفتادم سعادت ہی اور ضد اوسکی محرومی ہی ہفتاد و یکم توبہ ہی اور ضد اوسکی اصرار
کرنا گناہون پر ہفتاد و دوم طلب بخشش کرنا گناہون سے اور ضد اوسکی فریب کھانا
بسبب نعمتہاے دنیا کے اور گناہ کرنے کی پروا نکرنا اس امید پر کہ عمر ابھی بہت
باقی ہی توبہ کر لینگے ہفتاد و سوم حفاظت کرنا امر و نہی الٰہی کی مثلاً نماز اول
وقت پڑھنا اور اور عبادات اپنے وقت پر بجا لانا اور ضد اوسکی سہل انگاری ہی
ہفتاد و چہارم دعا مانگنا اور ضد اوسکی تکبر کرنا دعا مانگنے سے ہفتاد و پنجم شگفتگی سے
عبادات خداوند عالم کا بجا لانا اور ضد اوس کی کسل اور سستی کرنا عبادات مین

اصل حدیث والفرح وضده الحزن والالفة وضدها الفرقة والسخاء وضده البخل ترجمہ ہفتاد وششم خوش ہونا فرما برداری الٰہی مین اور ضد اوسکی غمگین ہونا ہفتاد وہفتم صحبت مین رہنا اہل سعادت ونیکو کارون کی اور ضد اوسکی اون سے علیحدہ رہنا ہفتاد وہشتم سخاوت ہے اور ضد اوس کی بخیلی ہے

اصل حدیث فلا تجتمع ہذه الخصال کلها من اجناد العقل الا فی نبی او وصی نبی او مؤمن قد امتحن الله قلبه للایمان واما سائر ذلک من موالینا فان احدهم لا یخلو من ان یکون فیه بعض ہذه الجنود حتی یستکمل و ینقی من جنود الجهل فعند ذلک یکون فی الدرجة العلیا مع الانبیاء و الاوصیاء وانما یدرک ذلک بمعرفة العقل وجنوده ومجانبة الجهل وجنوده وفقنا الله وایاکم لطاعته ومرضاته ترجمہ پس نہین مجتمع ہوتی ہین یہ کل خصلتین عقل کے لشکر مین سے مگر نبی مین یا وصی نبی مین یا ایسے مومن مین کہ اللہ نے اوسکے دل کو ایمان کے ساتھ جانچ لیا ہو اور لیکن اور لوگ ہمارے شیعون مین سے پس کوئی شخص بالکل ان خصلتون سے خالی نہین ہے بعضی یہ باتین ہر شخص مین ہوتی ہین یہان تک کہ کامل کرے اپنے مین کل ان خصلتون کو اور پاک کرے اپنے تئین اون خصائل رذیلہ سے کہ جو جہل کے لشکر مین سے ہین پس اسوقت مین ہو جاتا ہے وہ مومن درجۂ بلند مین ساتھ انبیا و اوصیا علیہم السلام کے اور سوا اسکے نہین ہے کہ دریافت کی جاتی ہین یہ باتین ساتھ پہچاننے عقل کے اور اوسکے لشکر کے اور پرہیز کرنے سے جہل اور اوسکے لشکر سے توفیق دے اللہ تعالیٰ ہمکو اور تم کو واسطے اپنی عبادت کے اور سوا فق اوسکی مرضی کے عمل کرنے کی واضح ہو کہ اول حدیث مین بچھتر باتین لکھی ہین اور شمار سے اٹھتر ہوتی ہین سبب اسکا یہ ہے کہ رجا صفت چہارم و طمع صفت ہشتم

د توکل صفت نہم و قنوع صفت سی ام و سلامت صفت سی و ششم لعافیت صفت شصت و ششم
ایک ہی چیز ہین اور مکرر مذکور ہوئی ہین پس جب تین باتین اس مین سے نکل جائینگی
تو وہی پچھتر باتین رہ جاینگی اور یہ تکرار غالبًا کاتبون کی غلطی کے سبب سے ہو جیسا کہ
جناب شیخ بہاء الدین محمد علیہ الرحمہ کا قول ملا خلیل قزوینی نے اپنی شرح اصول کافی
مسمی بصافی مین نقل کیا ہو اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہو کہ امام علیہ السلام نے مزید
وضاحت یا اور کسی مصلحت کے سبب سے ان الفاظ مترادفہ کا مکرر استعمال فرمایا ہو
مگر چونکہ اصل مین پچھتر ہی چیزین ہین لہذا ابتداے حدیث مین وہی تعداد ارشاد فرمائی
تنبیہ یہ حدیث شریف ایسی جامع ہو کہ ہر ناظر کتاب اگر کچھ بھی عقل و فہم رکھتا ہو تو
اس سے جمیع مکارم اخلاق اور اونکے اضداد کو بخوبی سمجھ سکتا ہو اور اگر تھوڑی سی بھی
اسکی شرح لکھی جائے تو ایک کتاب ضخیم تیار ہو سکتی ہو مگر مجھے اس مقام پر بخوف طوالت
سوا اسکے کچھ چارا نہوا کہ اسی قدر پر اکتفا کرون اب مجھے یہ مناسب معلوم ہوا کہ اس
مقام پر گناہان کبیرہ کا ذکر کرون اور اونکی تعداد مین علمانے اختلاف کیا ہے اور
تفصیل مین اسکی بہت طول ہو بہتر یہ معلوم ہوا کہ مین ایک رسالہ مختصرہ کہ جو جناب
سید مہدی صاحب نجفی نے اس باب مین لکھا ہو اور غالبًا جناب حجۃ الاسلام مرجع
الانام آقا میرزا محمد حسن صاحب شیرازی اعلی اللہ مقامہ کی نظر ہدایت اثر سے گذر چکا
ہو اور زبان فارسی مین ہو اوسکا ترجمہ یہان لکھدون اور بعض مقامات مین توضیح
مختصر پر اکتفا کرون اور چونکہ یہ رسالہ اکثر امور قبیحہ کی مذمت پر مشتمل ہو کہ جو اعتقادات
و اخلاق و اعمال و افعال سے متعلق ہین لہذا مجکو بموجب تقسیم ابتداے فصل ہذا
قبائح اعمال و افعال کے علیحدہ بیان کرنے کی ضرورت نہین رہی وھی ھذہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی خلق الخلق من العدم و علم
الانسان ما لم یعلم و امرھم باجتناب الکبائر حتی اللمم و الصلوۃ و السلام

علی سید العرب و اٰلہ المحمود اٰلہ الطاہرین سادات الامم واللعنۃ علی اعدائہم
مادام النسر والظلم آگاہ ہو تائید کرے تیری اللہ تعالی ساتھ اپنی طاعت کے
اور توفیق عطا کرے تجکو واسطے اپنے راضی وخوشنود رکھنے کے کہ غرض خلقت انسان
سے پہونچنا اوسکا ہی ساتھ سعادت ونیک بختی کے اور پرہیز کرنا شقاوت و بدبختی سے
اور وہ عبارت ہی تقوی اور پرہیزگاری سے اور پہلا مرتبہ اوسکا یہ ہی کہ اپنے تئین اون
چیزون سے بچائے کہ جو موجب غضب الٰہی ہین اور مراد اوس سے مرتکب ہونا ہے
گناہ کبیرہ کا اگرچہ ایک مرتبہ ہو اور اصرار کرنا اور قائم رہنا گناہ صغیرہ پر پس ہر مرد و
زن مسلمان پر واجب عینی ہی کہ گناہ کبیرہ وصغیرہ کو پہچانے تاکہ کبیرہ سے پرہیز و
اجتناب کرے اور صغیرہ پر اصرار نہ کرے اور جاہل ونادان اس باب مین معذور
نہین ہی اور جاننا گناہان کبیرہ وصغیرہ کا کتب مفصلہ سے بعض لوگون پر بہت
سخت ودشوار تھا لہذا اس اقل السادات والحاج والطلبہ حاجی سید مہدی
یزدی حائری نجفی نے ان گناہان کبیرہ کو بعض کتب معتبرہ سے انتخاب کرکے
جمع کیا اور اس مختصر مین لکھا اور بعض علمانے گناہان کبیرہ کو سات سو اور زیادہ بھی
کہا ہی لیکن جو کچھ اون مین مشہور ہین وہ ستر ہین **اول** شرک ہی ساتھ خدا کے
اور مراد اوس سے ترک کرنا ایمان کا ہی کہ اکبر کبائر ہی اس سبب سے کہ ایمان
اشرف عبادات اور اقرب قربات ہی اور کوئی عبادت موجب شرف اور باعث
قرب بخدا بغیر اوسکے نہین ہوسکتی اور اوسکے شرف کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ
بندہ اپنی تمام عمر مین جسقدر معصیت ونافرمانی کرے مگر بعد ایمان لانے کے گناہ
اوسکے محو ہوجاتے ہین اور بخشدیے جاتے ہین اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ
توضیح پوری آیت یہ ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ
لِمَنْ یَّشَآءُ وَمَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدِ افْتَرٰٓی اِثْمًا عَظِیْمًا ترجمہ تحقیق اللہ

نہین بخشتا ہی اس بات کو کہ کوئی شریک مقرر کیا جاے ساتھہ اوسکے اور بخشدیتا ہی اوس گناہ کو کہ جو سوا اسکے ہی جسکے لیے چاہتا ہی اور جو شخص کہ شریک مقرر کرے ساتھہ خدا کے پس تحقیق افترا کیا اوس نے گناہ عظیم کا انتہی اور تفصیل اس کی باب اول مین کہ جو باب التوحید ہی بیان ہوگی انشاء اللہ تعالی دوم ضلالت ہی یعنی گمراہی راہ حق سے اور وہ یہ ہی کہ کسی ایک امر مین امور دین سے کہ دلیل قطعی یقینی رکھتا ہو خلاف اعتقاد کرے اور ضد اوسکی ہدایت ہی اور وہ یہ ہے کہ طریقۂ محمد و آل محمد علیہم السلام کا رکھتا ہو اور ساتھہ اوسکے عمل کرے اور خلاف اوسکے نہ کرے تاکہ ملحق ہون ہم ساتھہ محمدؐ و آل محمد کے **توضیح** پر ظاہر ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے تمام انبیا و مرسلین علیہم السلام کو اسی واسطے مبعوث فرمایا ہی کہ رفع ضلالت کرین اور خلق کو ہدایت فرمائین لہذا اسکی تفصیل و تبیین کی کوئی ضرورت نہین ہی مگر مین ایک آیت یہان لکھے دیتا ہون اِنَّ الَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ گمراہ ہو جاتے ہین راہ خدا سے اونکے واسطے عذاب سخت ہی بسبب اس کے کہ وہ بھول گئے روز حساب (یعنی قیامت) کو سوم اضلال ہی یعنی گمراہ کرنا کسی کو راہ حق سے کہ دلالت کرے لوگون کو اوپر خلاف راہ حق کے اور یہ لوگ تقلید اوسکی کرین یا یہ کہ کوئی دلیل قائم کرے خلاف حق پر اور ضد اوسکی ہدایت کرنا ہی اور وہ شان انبیا اور اونکے اوصیا اور علما اور اونکے امثال کی ہی کتبنا اللہ امثالھم **توضیح** جسطرح کہ ہدایت کرنا شان ہی انبیا و اوصیا علیہم السلام و علماے عظیم الشان کی اسی طرح اضلال یعنی گمراہ کرنا کام ہی شیطان و نمرود و فرعون و ہامان و فلان و فلان اوشان کا ہی اِنَّھُمْ اَضَلُّوْا کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ اور یہ امر بہی ظاہر ہی کہ دوسرے کو گمراہ کرنا بہت زیادہ ہی خود گمراہ ہونے سے

اس لیے کہ ہر ضال یعنی گمراہ تابع ومطیع اور ہر مضل یعنی گمراہ کرنیوالا متبوع اور مطاع ہی اور تابع ومتبوع کے باب مین چند آیات بینات صفت قبیحہ بست ونہم اطاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق مین لکھ چکا ہون اور تمام قرآن وحدیث اسکی شناعت وقباحت سے مملو ہی اور یہان بھی ایک آیت کو نقل کرتا ہون جس مین ضال ومضل دونوکی مذمت ہی اور اونکی اطاعت کی ممانعت ہی قُلْ یَآ اَھْلَ الْکِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِکُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعُوْا اَھْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَاَضَلُّوْا کَثِیْرًا وَّضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ۝ ترجمہ کہہ ای محمد صلعم کہ ای اہل کتاب نہ زیادتی کرو تم اپنے دین مین ناحق اور نہ پیروی کرو تم خواہشونکی اوس قوم کی کہ تحقیق گمراہ ہوگئی وہ پہلے سے اور گمراہ کیا اوسنے بہت لوگونکو اور بہک گئی سیدھی راہ سے انتہی چہارم دوستی کرنا کافرونکے ساتھ یعنی اہل شرک وکفر کو اپنا صدیق ودوست سمجھنا اور دوستانہ برتاو اوسکے ساتھ کرنا اور اسی طرح اہل بدعت وضلالت بین بلکہ مطلق صحبت رکھنا اونکے ساتھ حرام ہی بدلیل اخبار وآیات وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ یعنی جو کوئی کہ دوست رکھے اونکو اونھین مین سے ہی اور حضرات ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہی کہ من احب حجرا حشرہ اللہ معہ ترجمہ جو شخص کہ دوست رکھے کسی پتھر کو حشر کریگا اللہ اوسکا اوسی پتھر کے ساتھ **توضیح** یہ پوری آیت یہ ہی یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَھُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ یَّتَوَلَّھُمْ مِّنْکُمْ فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ اِنَّ اللہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ترجمہ ای وہ لوگو جو ایمان لائی ہو نہ بناؤ یہود اور نصاری کو دوست بعضے اونکے دوست ہین بعض کے اور جو کوئی کہ دوست رکھے اونکو تم مین سے پس تحقیق کہ وہ اونھین مین سے ہی تحقیق کہ اللہ نہین ہدایت کرتا ہی ظالمون کی قوم کو انتہی اور بیان اسکا اسی فصل مین حب اللہ اور بغض للہ کے تحت مین آگیا ہی کہ جو صفت قبیحہ بست ونہم اطاعۃ المخلوق فی معصیۃ الخالق کے

سورۂ مائدہ پارہ ششم

ذیل مین لکھا ہی و نیز فصل دوم صفت ششم مین ایک آیہ وافی ہدایہ اس
باب مین جو نقل ہوا ہی وہ قابل دید ہی اور اوس سے یہ بھی معلوم ہو چکا ہی کہ دوستی
نہ رکھنے کی زیادہ تر تاکید اونہین کفار کے باب مین ہی کہ جو اہل اسلام کو امور دینی مین
اذیت دیتے ہون اور باعث اونکے اخراج بلد و جلاے وطن کا ہوے ہون پنجم
چھپانا ہی علوم دین کا یعنی نہ بتانا اونکا جاہلونکو اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہی اور
اوسکی سکھانا علوم دین کا ہی جاہلونکو اسطور پر کہ ہشیار کر دینا غافل کو اور بتا دینا جاہل کو
کہ بعضو نپر واجب ہی پس چاہیے کہ لوگ اپنی تکلیف سے کوتاہی نہ کرین اور صدقہ
علم کا خرچ کرنا ہی اوسکا اون لوگون کے واسطے کہ جو اوسکے لائق ہون **توضیح**
اس مقام پر اس آیہ وافی ہدایہ کا نقل کرنا مجکو مناسب معلوم ہوا وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ
لِيَنفِرُوا كَافَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَ
لِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ **ترجمہ** اور ممکن نہین ہی
سب مومنونکو کہ یکبارگی نکل جائین پس کیون نہ نکلے اونکے ہر فرقہ مین سے ایک
جماعت تاکہ سمجھ حاصل کرین دین مین (یعنی علم فقہ حاصل کرین) اور تاکہ ڈرائین
اپنی قوم کو جسوقت کہ پہرین اونکی طرف شاید کہ وہ لوگ پرہیزگاری اختیار کرین
انتہی اس آیہ وافی ہدایہ سے معلوم ہوا کہ علوم دین کا حاصل کرنا واجب کفائی ہی یعنی
اگر ایک قوم و قبیلہ مین مسلمانون مین سے چند عالم ہو جائینگے کہ جو ارشاد و ہدایت
کے لیے کافی ہون تو اور لوگون پر سے اسکا وجوب ساقط ہو جائیگا لیکن اون علما سے
مسائل دینیہ کا پوچھنا اور اوسپر عمل کرنا البتہ اون لوگو نپر واجب عینی رہیگا اور جسطرح
علما پر علوم دین کا چھپانا حرام ہی اور گناہ کبیرہ ہی اوسی طرح بے علمونکو اپنے مسائل
دینیہ کا اون سے دریافت نہ کرنا یا بعد دریافت اوسپر عمل نہ کرنا گناہ کبیرہ بلکہ اکبر کبائر
ہی کہ باعث ضلالت و گمراہی ہی **ششم** بیخوف ہونا ہی مکر الٰہی یعنی عذاب خدا سے

خواہ عذاب دنیوی ہو خواہ عذاب اخروی چنانچہ واجب ہی ہر بندہ پر کہ اپنے تئین
تقصیر وار سمجھے ہر چند حسب علم وتقوی وزہد وورع ہو اور عبادات اور طاعات
مین مشغول رہتا ہو فَلَا یَأْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ **توضیح** یہ پوری آیت
یہ ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰی اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَیْهِمْ بَرَکٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
وَلٰکِنْ کَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ
بَاْسُنَا بَیَاتًا وَّهُمْ نَآئِمُوْنَ ۝ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰی اَنْ یَّاْتِیَهُمْ بَاْسُنَا ضُحًی وَّهُمْ
یَلْعَبُوْنَ ۝ اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ **ترجمہ** اور
اگر تحقیق رہنے والے قریون کے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو البتہ کھولدیتے ہم
اونکے اوپر برکتین آسمان سے اور زمین سے (یعنی مینہ خوب برستا اور غلہ خوب
پیدا ہوتا) ولیکن جھٹلایا اون لوگون نے پس گرفتار کیا ہم نے اون لوگونکو عوض
مین اون کامون کے کہ جو وہ کرتے تھے کیا بیخوف ہوگئے رہنے والے قریون کے
اس بات سے کہ آئے اونکے پاس ہمارا عذاب اونکو جسوقت کہ وہ سوتے ہون اور کیا بیخوف ہوگئے رہنے والے قریونکے
اس بات سے کہ آئے اونکے پاس عذاب ہمارا دن چڑھے جسوقت کہ وہ لہو ولعب مین مصروف ہون کیا بیخوف
ہوگئے وہ لوگ عذاب خدا سے پس نہین بیخوف ہوتی ہی عذاب خدا سے مگر وہ قوم کہ جو نقصان اوٹھانے
والی ہی انتہی اس آیہ وافی ہدایہ مین جو لفظ مکر اللہ ہی اسکے معنی اکثر مفسرین نے عذاب خدا کے لکھے ہین
اور واقعی مراد مکر سے عذاب ہی ہی لیکن جو کچھ کہ اس بندہ ذلیل پر اسکی توضیح منکشف
ہوئی ہی وہ اس مقام پر لکھی جاتی ہی کہ جو لوگ کفر وعصیان باریتعالی مین اسقدر
مصروف ہوتے ہین کہ اوسکے ہدایات وارشادات پر عمل نہین کرتے اور جو تنبیہین
کہ اونکو ہوتی ہین اوس سے وہ عبرت نہین حاصل کرتے اور امید اونکی ایمان
لانیکی یا عصیان سے توبہ وانابت کرنے کی نہین باقی رہتی تو اونکو حق سبحانہ وتعالی
اونہین کی حالت پر چھوڑدیتا ہی اور اپنی توفیقات وہدایات کو اوسنے اوٹھا لیتا ہی

بلکہ نعمات دنیوی اونکے لیے زیادہ کرتا ہی اور اونکے رزق مین توسع عطا فرماتا ہے
یہان تک کہ وہ لوگ اور بھی زیادہ کفر وعصیان وظلم وطغیان مین مبتلا ہوتے ہین
اور یہ سمجھتے ہین کہ ہمارے افعال بہت اچھے ہین اور ہمارے لیے مبارک ہین کہ
اونکے سبب سے ہم کو اسقدر عیش وعشرت وفراغت اور آرام وراحت حاصل ہے
پس اسی حالت مین دفعۃً قہر وعذاب الٰہی اونکے اوپر نازل ہوتا ہو اور وہ ہلاک
ہو جاتے ہین اور پہلی آیتین خود اس بات پر شاہد ہین کہ مکر کے معنی اسی طرح کے
عذاب کے ہین اور اسطرح کے واقعات امم سابقہ مین بہت گذرے ہین مثل قوم حضرت
ہودؑ و حضرت صالحؑ و حضرت لوطؑ و حضرت شعیبؑ وغیرہم کے لیکن چونکہ ہمارے پیغمبر
خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین تھے لہذا اونکی امت مین ایسا عذاب عام نہین نازل
ہوا تاہم بعض لوگونکا ایسی ہی حالت غفلت مین دفعۃً عذاب الٰہی مین گرفتار
ہو جانا تتبع آثار واخبار سے ثابت ہی اور جس شخص کو کہ چشم بصیرت ہو وہ اس
زمانہ مین بھی ایسے حالات مشاہدہ کر سکتا ہو نعوذ باللہ من شرور انفسنا وسیئات
اعمالنا اس سے زیادہ تفصیل وتوضیح کی یہان گنجایش نہین ورنہ یہ بحث طویل ہو
اور انشاء اللہ العزیز باب العدل والجبر مین اسکا ذکر بالتفصیل آئیگا تاہم ایک
آیت کا نقل کرنا مجکو نہایت مناسب معلوم ہوا کہ اوس سے یہ مطلب بخوبی واضح
ہو جاتا ہی وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا نُمْلِي
لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ترجمہ اور ہرگز نہ گمان کرین وہ لوگ
کہ جو کافر ہوے اس بات کا کہ ہم جو اونکو مہلت دیتے ہین یہ اونکے واسطے بہتر ہی سوا
اسکے نہین ہی کہ مہلت دیتے ہین ہم اونکو تاکہ بڑھ جائین وہ لوگ گناہگاری مین
اور اونکے واسطے عذاب ہی ذلیل کرنے والا انتہی پس بندۂ مومن کو چاہیے کہ حق سبحانہ
و تعالی کو ہر وقت حاضر و ناظر جانے اور اوسکے عذاب وعقاب سے ڈرتا رہے اور

اپنے اعمال پر گو کیسے ہی صالحہ ہون ناز و فخر نکرے اور مذمت عجب و فخر اسی فصل
مین بیان ہو چکی ہی اور ہر صاحب دل اور صاحب بصیرت اس بات کو بخوبی جانتا ہی
کہ جون جون انسان طاعت الٰہی کرتا ہی اور اوسکی معصیت و نافرمانی سے پرہیز کرتا
ہی روشنی ایمان کی اوسکے دل مین بڑھتی جاتی ہی اور خوف خدا اوسکو زیادہ ہوتا جاتا
ہی چنانچہ بعض کتب معتبرہ مین ایک سید صالح و عابد و زاہد کی نقل دیکھی گئی ہی کہ
وہ ایک گوشہ تنہائی مین عبادت الٰہی مین مصروف تھے ایک شخص ناا هل و
ناعاقبت اندیش نے ایک آیت قرآن کہ جس مین عذاب الٰہی کا بیان تھا پشت
دیوار سے باواز بلند پڑھدی جس وقت کہ اونکے کان مین یہ آواز پہونچی دفعۃً ایک
چیخ مارکر گر پڑے اور بیہوش ہو گئے لوگ اونکی آواز سنکر دوڑے اور جب قریب
جاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اونکی روح مفارقت کر گئی تھی اور انبیا اور اوصیا اور اولیا
علیہم السلام کے حالات سے بابت خوف و خشیت الٰہی کے تمام کتب تفاسیر و اخبار و
آثار مملو ہین اور جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ایک حکایت
فصل دوم صفت حسنہ ششم خوف و خشیت الٰہی مین نقل کر چکا ہون اور جون جون
انسان نافرمانی حق سبحانہ و تعالی کی کرتا ہی اور معاصی مین مبتلا ہوتا ہی دل اوسکا
سخت و سیاہ ہوتا جاتا ہی اور غفلت اوسکی بڑھتی جاتی ہی اور قہر و عذاب الٰہی
سے بالکلیہ بیخوف ہو جاتا ہی ہفتم ناامید ہونا ہی رحمت خدا سے خواہ دنیوی ہو
خواہ اخروی بدلیل لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ پس بندہ کسی قدر گنہگار ہو اور
باوصف اسکے کہ اپنی تمام عمر انواع و اقسام کی بلاؤن مین مبتلا رہا ہو چاہیے کہ
احتمال رکھے کہ خدا اوسپر رحم کریگا اور عذاب اور بلاؤن سے نجات دیگا اور
اگر مایوس ہو گیا تو اوسنے تصدیق عظمت و جلالت اور وسعت رحمت الٰہی کی
نہ کی بدلیل لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ **توضیح** اس عبارت مین مولف رحمہ اللہ نے

دو آیتون کی طرف اشارہ کیا ہی پہلی آیت پوری یہ ہی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ترجمہ کہ ای محمد صلعم وہ بندی میرے کہ جنہون نے زیادتی کی ہے اپنے نفسون پر نہ مایوس ہو تم رحمت خدا سے تحقیق اللہ بخشندیتا ہی سب گناہ تحقیق کہ وہ بخشنے والا مہربان ہی انتہی اور دوسری آیت یہ ہی وَلَا تَيْأَسُوا مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِنَّهُ لَا يَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللَّهِ إِلَّا الْقَوْمُ الْكَافِرُونَ ترجمہ اور نہ مایوس ہو تم رحمت خدا سے تحقیق نہین مایوس ہوتی ہی رحمت خدا سے مگر قوم کافرون کی انتہی واضح ہو کہ کمال ایمان یہ ہی کہ بندۂ مومن کے دل مین خوف و رجا اپنے معبود و منعم حقیقی سے برابر ہو اور یہ بات آیات و احادیث کثیرہ سے ثابت ہی ہشتم اعتراض کرنا ہی فعل یا حکم خدا یا رسول خدا یا ائمہ ہدی علیہم السلام پر اسواسطے کہ ہر بندہ پر لازم ہی کہ جو بلا اور مصیبت کہ اوسپر وارد ہو یا یہ کہ کوئی حکم خدا یا رسول یا ائمہ علیہم السلام کی جانب سے اوسکو پہونچے بطوع و رغبت اوسکی اطاعت کرے اور اوسکو تسلیم کرے اور عین مصلحت اپنی سمجھے اور چون و چرا اوس مین نہ کرے بدلیل اخبار وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا توضیح ترجمۂ آیت یہ ہی جو کچھ کہ عطا کرے تم کو رسول پس لے لو اوسکو اور جس چیز سے کہ وہ منع کرے تم کو پس باز رہو اوس سے انتہی اس بحث کی تفصیل مناسب اسی فصل مین چھبیسوین صفت قبیحہ بحث و جدال کے ضمن مین آچکی ہی نہم تکبر اور غرور ہی سکنے سے احکام الٰہی کے یا عمل کرنے سے ساتھ اوسکے اور یہ وہی گناہ ہی کہ باعث لعنت و کفر ابلیس کا ہوا ہمیشہ کے لیئے اور اس مین کچھ فرق نہین ہی کہ بسبب غرور کے ترک کرے کسی واجب کو یا مستحب کو مثل ہر و الحج وغیرہ کے إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ توضیح ترجمہ اسکا یہ ہی

بتحقیق جو لوگ کہ تکبر کرتے ہین عبادت میری سے عنقریب وہ داخل ہونگے دوزخ مین
ذلیل ہوکر انتہی اسی فصل مین چوتھی صفت قبیحہ مین نے تکبر کو قرار دیا ہو وہان اس کا
بیان دیکھنا چاہیے اور یہ آیہ کریمہ اور بعض اور آیات و احادیث بھی وہان منقول ہین
اور ابلیس کا بھی مختصر حال ہو دہم استہزا و تمسخر کرنا خاص احکام الٰہی پر یا اوسکے عمل
رنے پر یا اوسکے عامل پر اگرچہ مستحبات سے ہو اور یہ گناہ کبیرہ بھی بزرگی مین شمل سابق
ہو اور درمیان ظریفون اور خوش طبعونکے متداول ہو شمل حقیر سمجھنے تحت الحنک اور
اوسکے امثال کے اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ **توضیح**
یہ آیہ وافی ہدایہ منافقین کے باب مین نازل ہوا ہو چنانچہ ابتدا اس آیت کی یہ ہے
وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا
نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ

ترجمہ اور جس وقت کہ ملاقات کرتے ہین وہ منافق اون لوگون سے کہ جو ایمان لائے
ہین کہتے ہین کہ ہم ایمان لائے اور جس وقت اکیلے ہوتے ہین اپنے شیطانون کے پاس
تو کہتے ہین کہ تحقیق ہم تمہارے ساتھ ہین سوا اسکے نہین ہو کہ ہم ہنسی کرتے ہین اللہ
سزا استہزا کی دیگا اونکو اور مہلت دیگا اونکو کہ وہ اپنی سرکشی مین حیران رہین انتہی
اور قبل اسکے اور بہت سی آیتین انہین منافقین کے باب مین ہین مگر مین نے بخوف
طوالت اسی قدر پر اکتفا کی اب مجھے اس مقام پر یہ امر ضروری معلوم ہوا کہ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ
بِهِمْ کا کچھ مطلب لکھون اسواسطے کہ اس زمانہ کے لوگون سے مجھے بہت خوف معلوم ہوتا
ہو کہ وہ اپنی سفاہت سے خدا معلوم اسکے کیا معنی سمجھین پس تقریر مختصر اس باب مین
یہ ہو کہ اکثر الفاظ ایسے ہین کہ جب اونکی نسبت مخلوق کی طرف کی جاتی ہو تو اونکے اور
معنی ہوتے ہین اور جب اونکی نسبت خالق عالم کی طرف ہوتی ہو تو اونکے اور معنی ہوتے
ہیں مثلاً جب بیت زید کہینگے تو اوس سے زید کا مکان مسکونہ مراد ہوگا اور جب

بیت اللہ کہین گے تو اوس سے خانۂ کعبہ یا مسجد مراد ہی مگر کوئی احمق سے احمق بھی نہین
سمجھ سکتا کہ یہ خدا کے رہنے کا گھر ہی اور جب ناقہ زید کہین گے تو اوس سے زید کی سواری
کی اونٹنی مراد لین گے اور قرآن شریف مین ناقۃ اللہ بھی آیا ہی کر اوس سے ناقۂ
حضرت صالح علیہ السلام مراد ہی کہ جو محض خدا کی قدرت سے ایک پتھر سے پیدا ہو گیا
تھا اور اسی سبب سے خداوند عالم کی طرف اوسکی نسبت کی جاتی ہو اور اسی طرح
وجہ کی لفظ ہو کہ انسان کی طرف نسبت کرنے سے اوسکا منہ مراد ہی اور کلام مجید مین
جو وجہ اللہ آیا ہو اوس سے ذات خدا مراد ہو اور اسی طرح ید کی لفظ ہو کہ اوسکے معنی
قوت و قدرت کے ہین اور مثل اسکے اور الفاظ بھی ہین اور لفظ توبہ ہو کہ اصل معنی
اسکے رجوع کرنے کے ہین اور جب انسان کی طرف اسکی نسبت ہوتی ہو تو اوس سے
مراد اعمال بد سے اعمال خیر کی طرف رجوع کرنا ہو اور جب خداوند عالم کی طرف نسبت
ہوتی ہو تو اوس سے مراد بسبب توبۂ عبد کے غضب سے رحمت کی طرف بازگشت
کرنا اور لفظ صلوۃ کہ آدمی کی طرف نسبت کرنے سے اسکے معنی دعا کے ہین اور
خداوند عالم کی طرف نسبت کرنے سے اسی کے معنی رحمت کے ہو جاتے ہین پس اسطرح
الفاظ مکر و خدعہ و استہزا بھی ہین کہ جب یہ انسان کی طرف منسوب ہوتے ہین تو اپنے
معنی اصلی پر رہتے ہین اور جب حق سبحانہ و تعالی کی طرف منسوب ہوتے ہین تو
مراد ان سے ادن اعمال ناشائستہ پر سزا دینا ہو جاتی ہو اور یہ تقریر بہت وسعت
چاہتی ہو اور یہ باتین جو مین نے لکھی ہین قرآن و حدیث سے بخوبی ثابت ہوسکتی ہین
مگر بیان بخوف طوالت مین اسی قدر پر اکتفا کرتا ہون اور تفسیر صافی کی کسی قدر عبارت
مناسب مقام کا ترجمہ لکھتا ہون کہ جو اَللّٰہُ یَسْتَہْزِئُ بِہِمْ کی تفسیر مین ہے ترجمۂ
عبارت صافی منقول ہو کہ منافقین کے لیے جس وقت کہ وہ دوزخ مین ہونگے
ایک دروازہ بہشت کی طرف کھولا جائیگا پس وہ لوگ اوسکی طرف دوڑینگے پس جب

قریب پہونچین گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائیگا اور یہی مراد ہی قول اللہ تعالیٰ سے
فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ یعنی پس آج کے دن جو لوگ ایمان لائے ہین
کافرون سے ہنسی کرینگے یہ اہل سنت کے یہان کی روایت ہی اور تفسیر امام علیہ السلام
مین بہی اسی کے قریب قریب ایک حدیث طویل مین ہی اور نیز تفسیر عمدۃ البیان مین ہی
کہ خدا جزا ہنسی کی دیتا ہی اونکو کہ دنیا مین تو احکام مسلمانون کے اونپر جاری کریگا
اور آخرت مین جسوقت دوزخ مین ہونگے تو کہتے ہین کہ ایک دروازہ بہشت کا
اونکی طرف کھولیگا اوسوقت وہ جلدی سے بہشت کی طرف کو دوڑینگے جسوقت وہ
بہشت کے دروازہ پر پہونچین گے تو اوسوقت دروازہ بہشت کا بند ہو جائیگا اور
آتش دوزخ اونکو اپنی طرف کھینچ لیویگی اور مومنین یہ دیکھکر ہنسین گے جسوقت
وہ کہین گے کہ ایسا ہمارے ساتھہ کیون کیا تو کہا جائیگا کہ یہ عوض اوس ہنسی کے ہی
کہ جو تم دنیا مین مومنین سے ہنستے تھے انتہی یازدہم ایسے مقام پر قیام کرنا اور رہنا
کہ انسان اپنے دین کی حفاظت نکر سکے اور احکام واجبات پر عمل نکر سکے اور حرام
چیزونکو ترک نکر سکے اور یہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہی اور مند اوسکی جانا ہی ایسے مقام
مین کہ جہان ان باتونپر عمل کر سکے بدلیل إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ ۝
توضیح یہ پوری آیت یہ ہی يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةٌ فَإِيَّايَ
فَاعْبُدُونِ **ترجمہ** ای میرے بندو جو کہ ایمان لائے ہین تحقیق کہ زمین میری کشادہ
ہی پس خاص کر کے مجہی کو عبادت کرو تم **عمدۃ البیان** جناب رسول خدا صلعم
نے فرمایا ہی کہ جو کوئی بہاگے واسطے دین اپنے کے ایک زمین سے طرف زمین دوسری
کے اگرچہ بمقدار ایک بالشت کے ہو تو وہ شخص سزاوار بہشت کا ہی اور رفیق ابراہیم
اور محمد صلوات اللہ علیہما کا ہوگا قیامت کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی
کہ اگر تو اوس زمین مین ہو کہ آدمی اوس زمین کے خدا تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہون

تو تجکو چاہیے کہ اوس زمین کو چھوڑکر دوسری زمین مین چلا جا اور ہجرت کرنے والون کو
خدا سمجھاتا ہی کہ تم مرنے سے مت ڈرو موت سب جگہ آنے والی ہی چنانچہ فرماتا ہے
کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ترجمہ ہر نفس چکھنے والا موت کا ہی اور موت کسی کو نہ چھوڑیگی اور جو
کوئی دنیا مین پیدا ہوا ہی انجام اوسکا موت ہی انتہی اور اس مضمون کے اور آیات بھی
کلام مجید مین بہت ہین دوازدہم روکنا ہی راہ خدا سے یعنی منع کرنا لوگون کا ایسی راہ
سے کہ جو خدا کی طرف ہی اور مراد اس سے یہ ہی کہ ایمان لانے سے یا واجبات و مستحباب کے
کرنے سے یا محرمات و مکروہات کے ترک کرنے سے لوگون کو منع کرے اور یہ بہت بڑا
گناہ کبیرہ ہی بدلیل اخبار و آیات توضیح مین یہان ایک آیہ وافی ہدایہ پر اکتفا کرتا
ہون اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ترجمہ آگاہ ہو کہ لعنت ہی خدا کی اون ظالمون پر کہ باز
رکھتے ہین لوگونکو راہ خدا سے اور ڈھونڈھتے ہین اوسی سیدھی راہ مین کجی اور وہ
لوگ ساتھ آخرت کے کافر ہین سیزدہم ترک کرنا ہی امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا
اور یہہ مشروط ہی ساتھ چار شرطونکے پہلے جاننا اس بات کا کہ یہ فعل معروف ہی یا منکر
دوسرے احتمال اس بات کا کہ اوسکا کلام تاثیر کریگا تیسرے کوئی ضرر بسبب اوس امر
بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اپنے تئین یا دوسرے کسی مسلمان کو نہ پہونچے چوتھے
آثار توبہ کے اوس مین ظاہر نہون کہ جسکو یہ معروف کا حکم کرتا ہی یا منکر سے منع کرتا ہی
وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ
توضیح یہ پوری آیت یہ ہی وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ
بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ترجمہ اور چاہیے کہ
ہو تم مین سے ایک ایسا گروہ کہ بلاتا ہو لوگونکو طرف نیکی کے اور حکم کرتا ہو ساتھ اچھے
کامون کے اور منع کرتا ہو برے کامون سے اور یہی لوگ نجات پانے والے ہین انتہی

اس فصل کے اول ہی مین اس بات کو ثابت کر چکا ہون کہ لفظ معروف کل نیکیو نکو اور لفظ منکر کل برائیون کو شامل ہے اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کام ہی انبیا اور اوصیا علیہم السلام اور علماے اعلام کا اور مومنین مین سے جو شخص کہ اس صفت پسندیدہ کے ساتھ متصف ہو گا وہ اونہین حضرات کے ساتھ محشور ہو گا اور اسکا عکس عام ہی کافرون اور منافقون کا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی اَلْمُنَافِقُوْنَ وَالْمُنَافِقَاتُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْفِ ترجمہ منافق مرد اور منافق عورتین بعض اونکی جنس بعض کی ہین حکم کرتے ہین ساتھ برے کامون کے اور منع کرتے ہین اچھے کامون سے انتہی اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی مدح آیات و احادیث کثیرہ مین ہی بخوف طوالت یہان اسی قدر پر اکتفا کرتا ہون لیکن چونکہ اس صفت حسنہ کا ذکر فصل دوم مین اسی سبب سے نہین لکھا گیا کہ بعد ذکر معروفات و منکرات اسکا ذکر ہو تو بہتر ہی لہذا انشاء اللہ العزیز بعد اس بحث کبائر کے تمام ہونے کے اسکا بیان آئیگا فانتظر چہاردہم ترک نماز ہی کہ ستون دین ہی اور جب نماز نہین قبول ہوتی تو باقی عبادتین بھی قبول نہین ہوتین اور ترک کرنا اوسکا حکم مین کفر کے ہی اور حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ جو شخص اعانت کرے تارک الصلوۃ کی ساتھ ایک نوالہ کے یا ایک کپڑے کے تو گویا اوسنے ستر پیغمبرون کا خون کیا کہ اول اونکے حضرت آدم علیہ السلام ہین اور آخر اونکے جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ توضیح ترجمہ آیت یہ ہی اور قائم رکھو تم نماز کو اور نہ ہو جاؤ تم مشرکون مین سے انتہی ظاہر ہی کہ نماز اول عبادات و خیر العمل ہی اور بعد ایمان لانے کے کوئی عمل خیر اسکے مرتبہ کو نہین پہونچتا اور احادیث مستفیضہ سے ثابت ہی کہ معراج المومن ہی اور قرآن و حدیث مین جسقدر اسکی تاکید ہی اوسقدر اور کسی عمل خیر کی نہین ہی لیکن یہ مقام تفصیل کا نہین ہی اس سبب سے مجبور ہون البتہ

فصل دوم صفت اول عبادت مین اسکا کسی قدر بیان ہوا ہی اوسکو ملاحظہ کرنا چاہیے
کہ جناب سید المرسلین و ائمہ معصومین علیہم السلام کسطرح نماز پڑھتے تھے پانزدہم ترک کرنا
روزۂ ماہ مبارک رمضان کا حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہی کہ جو شخص
کہ افطار کرے ایک روزہ ماہ مبارک رمضان کا اوس سے اوسکا ایمان باہر نکل جاتا
ہی اور فقہا نے بیان کیا ہی کہ اگر کھولڈالے ایک روزہ ماہ مبارک رمضان کا حلال چیز
سے تو اوسپر ایک کفارہ ہی اور اگر ساتھہ حرام چیز کے ہو تو اوسپر تینون کفارے لازم
ہوتے ہین اور وہ آزاد کرنا ایک بندہ کا ہی اور کھانا کھلانا ساٹھہ فقیرون کا اور روزہ
رکھنا دو مہینے بے درپے توضیح حق سبحانہ و تعالی وجوب صیام کے باب مین فرماتا ہی
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَتَّقُونَ ترجمہ ای وہ لوگ جو کہ ایمان لائے ہو واجب کیے گئے ہین اوپر تمہارے
روزے جسطرح کہ واجب کیے گئے تھے اون لوگون پر کہ جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگاری
کرو انتہی اس آیت سے یہہ بہی معلوم ہوا کہ روزے رکھنا باعث پرہیزگاری کا ہوتا ہی
اسلیے کہ خواہش نفسانی کے روکنے کی عادت ہو جاتی ہی اسکے بعد چند آیتین احکام
صیام مین ہین مین نے بخوف طوالت اونکو نہین لکھا پہر اوسکے بعد فرمایا ہے شَهْرُ
رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ترجمہ ماہ رمضان ایسا ہی کہ نازل کیا گیا ہی
اوس مین قرآن ہدایت واسطے لوگون کے اور دلیلین روشن ہدایت سے اور حق
و باطل کا جدا کرنیوالا پس جو شخص کہ پائے تم مین سے ماہ رمضان کو پس چاہیے کہ
روزہ رکہے اوس مہینے مین انتہی اسکے بعد بہی اور بہت سی آیتین روزہ کے
بیان مین ہین شانزدہم زکوۃ نہ دینا چنانچہ قرآن مین حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے
کہ جو شخص اپنے مال نقد کو روکے اور زکوۃ نہ دے تو قیامت کے دن وہ مال گہلایا جائیگا

اور پیشانی اور پشت اور پہلو صاحب مال کا اوس سے داغ کیا جایگا اور اگر حیوانو نکی
زکوۃ ندیگا تو قیامت کے دن وہ حیوانات اوسکو لاتون سے کچلین گے اور اگر غلہ
کی زکوۃ ندیگا تو وہ زمین کہ جسمین غلہ پیدا ہوا ہو طوق کرکے اوسکی گردن مین ڈالینگے
توضیح جس آیت کا کہ مؤلف رسالے نے پہلے ترجمہ لکھا ہو جسمین داغ دینے کا بیان
ہو وہ آیۂ وافی ہدایہ مین فصل دوم ضمن صفت دوازدہم سخاوت مین مذمت بخل مین
مع ترجمہ لکھ چکا ہون اوس مقام کو دیکھنا چاہیے اور ابتدا اوس آیت کی یہ ہے
اَلَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَلَا یُنْفِقُوْنَهَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ
اَلِیْمٍ الآیہ ہفدہم ندینا خمس کا اور معصوم علیہ السلام سے روایت ہوئی ہے کہ
سب سے زیادہ سخت چیز کہ قیامت کے دن لوگ اوسمین گرفتار ہونگے یہ ہے کہ
مطالبہ کرے صاحب خمس اپنے حق کا اور کتاب کمال الدین وتمام النعمہ مین امام عصر
عجل اللہ فرجہ سے روایت ہوئی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لعنت خدا کی اور ملائکہ کی اور
جمیع آدمیون کی اوس شخص پر ہو کہ ایک درم ہمارے مال مین سے ساتھ حرام کے کھالے
پس گویا کہ اوسنے آتش جہنم کو کھایا توضیح حق سبحانہ وتعالی نے خمس کے باب مین
فرمایا ہے وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی
الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ اِنْ کُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا
عَلٰی عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَی الْجَمْعٰنِ وَاللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ اور
آگاہ ہو تم اے مسلمانو کہ تحقیق جو کچھ غنیمت مین لیا تم نے کفار سے کسی چیز مین سے پس
تحقیق واسطے اللہ کے ہے پانچوان حصہ اوسکا اور واسطے رسول کے اور واسطے
صاحب قرابت رسول کے اور واسطے یتیمون کے اون مین سے اور واسطے مسکینون
کے اون مین سے اور واسطے مسافرون کے اون مین سے اگر ہو تم کہ ایمان لائے ہو تم
ساتھ اللہ کے اور ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی ہے ہم نے اوپر بندہ اپنے کے یعنی

(پارہ دہم سورۂ انفال ۱۲)

محمد مصطفیٰ صلعم کے، حق و باطل کے جُدا ہونے کے دن (یعنی روز بدر جس روز کہ ملاقات کی دو جماعتوں نے (یعنی لشکر اہل سلام و لشکر کفار نے) اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہو دکر اوسنے تھوڑے مسلمانوں کو بہت سے کافروں پر غالب کر دیا) انتہیٰ واضح ہو کہ خمس سات چیزوں میں ہوتا ہو اول مال غنیمت ہو کہ جو کفار سے لڑائی میں حاصل ہو اور اوسکا وقت اب باقی نہیں ہو اس سبب سے کہ غیبت امام علیہ السلام میں جہاد کا حکم نہیں ہو دوسرے معدن ہو کہ اوس میں سے سونا چاندی وغیرہ نکلے تیسرے خزانہ گڑا ہوا اگر کہین سے پائے چوتھے جو چیز کہ دریا سے نکالی جائے مثل موتی اور مونگے وغیرہ کے پانچوین فائدہ زراعت و تجارت مین جو اپنے عیال کے ایک سال کے خرچ سے زیادہ ہو چھٹے اگر اہل کتاب مسلمان سے زمین خرید کرے تو اوس مین سے خمس دیوے ساتوین جو مال حلال مال حرام مین مل جاوے اور تمیز نہو سکے اور مقدار بھی نہ معلوم ہو اور مالک کا بھی کچھ حال دریافت نہو سکے تو اوس مین سے بھی خمس دیوے اور باقی مال حلال ہو اور تفصیل ان سب باتون کی کتب فقہ سے متعلق ہو یہان کہان گنجایش ہو اور غیبت امام علیہ السلام مین سیدون کو خمس دینا چاہیے کہ جو استحقاق رکھتے ہون گناہ ۱۸ ہیجدہم ترک حج ہو اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہو یہان تک کہ خداوند عالم نے تارک حج کو کافر کہا ہو اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہوئی ہو کہ جو شخص کہ مرجائے اور حج واجب نہ کیا ہو بغیر کسی عذر کے تو البتہ چاہیے کہ دین یہود مین مرے یا دین نصاریٰ مین اور اس مین کچھ فرق نہین ہو کہ اپنی تمام عمر حج نہ کرے یا جس وقت کہ اوسپر واجب ہوا ہو اوس وقت نہ کرے وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

توضیح یہ پوری آیت یہ ہو وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ترجمہ اور واسطے اللہ کے واجب ہوا دمیون پر حج کرنا خانۂ کعبہ کا جو شخص کہ مقدور رکھتا ہو اوسکی طرف راہ چلنے کا (یعنی بدن میں

قوت ہو اور زاد راہ ہو اور گھر مین بھی عیال کے کھانے کو ہو اور راہ مین بھی کسی طرح کا
خوف نہو اور جو شخص کہ کفر کرے (یعنی با وصف قدرت کے حج نکرے) پس تحقیق اللہ
بے پروا ہی تمام اہل عالم سے **نوزدہم** [19] ترک جہاد ہی کفار سے کہ منجملہ واجبات مؤکدہ
دین اسلام ہی لیکن پیغمبر خدا صلعم یا کسی امام کی موجودگی مین اور ترک کرنا اوسکا گناہ
کبیرہ ہی اور اسی طرح بھاگنا ہی جہاد سے بلکہ سات گناہان کبیرہ مہلکہ مین سے ہی اور
اس زمانۂ غیبت مین واجب نہین ہی مگر شرائط کے ساتھ اور اگر حاکم شرع جامع الشرائط
حکم کرے تو واجب ہی **توضیح** زمانۂ غیبت مین اگر کوئی مسلمانون کو ستاوے اور
زبردستی اونکے دین و ایمان و جان و مال کے ضرر کا درپے ہو تو خواہ مخواہ اُن بیچارون پر
جہاد کرنا واجب ہو جائیگا اور کفار سے بھاگنے کی بابت مین ایک آیۂ کریمہ فصل دوم
صفت سیزدہم شجاعت کے ذیل مین لکھ چکا ہون اوسکو دیکھنا چاہیے یہان طوالت
کے خوف سے تکرار نہین کی **بستم** نقض عہد ہی کہ جسوقت کوئی شخص کسی چیز کو لازم
کریگا ساتھ صیغۂ عہد یا نذر یا قسم کے تو اوسکا وفا کرنا اوسپر واجب ہو جائیگا پس اگر
خلاف کرے تو اوسنے نقض عہد کیا اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہی ساتھ دلیل شرعی کے
اور بہت سے احادیث و آیات اوسکی مذمت مین وارد ہوئی ہین اور بعض علما نے خلف
وعدہ کو بھی گناہان کبیرہ مین شمار کیا ہی اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ **توضیح** اسی فصل سوم مین تیئسوین
صفت قبیحہ نقض عہد ہی اوس مین یہ پوری آیت مع ترجمہ مذکور ہی اور اور بھی بہت سی
آیات و احادیث ہین اور لوگون سے نقض عہد کرنیکا بھی بیان ہی اور جو بیسوین
صفت قبیحہ خلف وعدہ ہی ان دونون کو ملاحظہ کرنا چاہیے **بست و یکم** عقوق والدین ہی
یعنی مان باپ کے حق کا نہ ادا کرنا اور وہ ایک سات گناہان کبیرۂ مہلکہ مین سے ہی
اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ جو شخص اپنے مان باپ کو غصہ کی
نگاہ سے دیکھے ایسی حالت مین بھی کہ اونہون نے اوسپر ظلم کیا ہو تو خداوند عالم

اوسکی نماز قبول نہین کرتا کا نقل کھنا اوتے توضیح اس کتاب کی فصل دوم مین ساتوین
صفت حسنہ اطاعت وبر والدین ہو اوس مین یہ پوری آیت بھی مع ترجمہ مذکور رہی اور
اور آیات واحادیث بھی ہین اور عقوق کا بھی بیان ہو اوسے ملاحظہ کرنا چاہیے
بست ودوم قطع رحم ہو یعنی قرابت کو قطع کرنا اور عزیز واقارب کے ساتھ سلوک
نہ کرنا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہو کہ تین خصلتین ہین کہ صاحب اوسکا
نہین مرتا جب تک کہ وبال اوسکا دنیا مین نہ دیکھ لے ظلم اور قطع رحم اور جھوٹی قسم
کھانا اور اس باب مین بہت سی حدیثین ہین کہ صلۂ رحم باعث زیادتی عمر اور اوسکا
قطع کرنا باعث کوتاہی عمر ہو جناب رسول خدا صلعم سے منقول ہو کہ صلوا ارحامکم
توضیح اس کتاب کی فصل دوم مین آٹھوین صفت حسنہ صلۂ رحم ہو اور اوس مین
قطع رحم کی بھی مذمت ہو اور اوس مین بہت سے آیات واحادیث منقول ہین اوسکو
ملاحظہ کرنا چاہیے اس فصل سوم مین بھی ستائیسوین صفت قبیحہ کہ جو مجالست اشرار ہو
اوسکے ذیل مین ایک حدیث منقول ہو کہ اوس مین بھی چند آیات مذمت قطع رحم مین
ہین اوسکو بھی دیکھنا چاہیے بست وسوم اذیت وذلت پہونچانا ہو مومن اثنا عشری کو
اخبار واحادیث سے معلوم ہوتا ہو کہ اذیت وذلت پہونچانا بندۂ مومن کو جنگ
کرنا ہو خدا کے ساتھ جان لو کہ اذیت اور ذلت جسقدر زیادہ اور سخت ہوگی گناہ
بھی اوسکا اوسی قدر عظیم ہوگا اور اگر ساتھ مارنے کے یا زخمی کرنے کے ہو تو اور بھی
زیادہ شدید ہو ومن اذی مومنا بغیر حق فکانما ھدم الکعبۃ والمدینۃ و
البیت المعمور توضیح ترجمہ حدیث اور جو شخص کہ اذیت پہونچائے کسی مومن کو
ناحق تو گویا اوسنے کعبہ کو اور مدینہ کو اور بیت معمور کو ڈھا دیا انتہی مجھے اس مقام پر
مناسب معلوم ہوا کہ اس باب مین ایک آیت بھی نقل کردون حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہو
وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا

ترجمہ اور جو لوگ کہ اذیت دیتے ہین مومنین و مومنات کو بغیر کسی خطا کے کہ اُنھون نے
کی ہو پس تحقیق کہ اوٹھایا اون اذیت دینے والون نے بوجہ بہتان کا اور گناہ ظاہر کا
بست و چہارم قتل کرنا کسی مسلمان کا ناحق جو شخص کہ عمداً کسی مسلمان کو قتل کرے
تو ہمیشہ جہنم مین رہیگا اور وحی قدیم مین آیا ہی کہ جو شخص قتل کرے کسی کو دنیا مین تو
وہ مقتول اپنے قاتل کو جہنم مین سو ہزار مرتبہ قتل کریگا جسطرح کہ دنیا مین قتل کیا گیا
ہو وَمَن یَّقتُل مُؤمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیهَا توضیح پوری آیت
یہ ہو وَمَن یَّقتُل مُؤمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ
عَلَیهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیمًا ۔ ترجمہ اور جو شخص کہ قتل کرے کسی
مومن کو عمداً تو سزا اوسکی دوزخ ہی ہمیشہ رہنے والا ہو اوس مین اور غضب ہوا اللہ کا
اوسپر اور لعنت کی اللہ نے اوسکو اور مہیا کیا واسطے اوسکے عذاب عظیم کو انتہی بست و پنجم
مقاتلہ اور جنگ کرنا ناحق حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہو کہ قتال یعنی
جنگ ساتھ مومن کے کفر ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت ہو کہ اگر
کوئی شخص تلوار کھینچے کسی کے لڑنے کے لیے تو البتہ اوسنے خدا اور رسول کے ساتھ
جنگ کی اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہو توضیح دو حال سے خالی نہین ہو کہ مومن سے
مقاتلہ و جنگ کرنیوالا یا کافر ہوگا یا مومن پس اگر کافر ہو تو کفار کے احکام اوسپر
جاری ہونگے یہ مقام اونکی تفصیل کا نہین اور اگر مومن ہو تو اور مومنین کو اس
آیۂ کریمہ پر عمل کرنا چاہیے وَاِن طَآئِفَتٰنِ مِنَ المُؤمِنِینَ اقتَتَلُوا فَاَصلِحُوا
بَینَهُمَا فَاِن بَغَت اِحدٰهُمَا عَلَی الاُخرٰی فَقَاتِلُوا الَّتِی تَبغِی حَتّٰی تَفِیٓءَ اِلٰٓی اَمرِ
اللّٰهِ فَاِن فَآءَت فَاَصلِحُوا بَینَهُمَا بِالعَدلِ وَاَقسِطُوا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ المُقسِطِینَ
ترجمہ اور اگر دو گروہ مومنون مین سے آپس مین لڑین پس اون مین صلح کرا دو پھر
اگر بغاوت کرے ایک گروہ اون مین کا دوسرے پر پس لڑو تم اوس گروہ سے کہ جسنے

بغاوت کی یہان تک کہ رجوع کرے حکم خدا کی طرف پس اگر رجوع کرے پس اصلاح
کرو درمیان اون دونون گروہون کے ساتھ عدل کے اور انصاف کرو تحقیق اللہ
دوست رکھتا ہی انصاف کرنے والون کو **بست و ششم** جنگ کرنا مہینے حرم مین
اور وہ چار مہینے ہین رجب اور ذی القعدہ اور ذی الحجہ اور محرم چنانچہ خداوند عالم
نے سورۂ بقرہ مین صریح فرمایا ہی کہ جنگ کرنا ماہ حرام مین کفر ہی پس کیا حال ہوگا
اون لڑائیون کا کہ جو محرم مین واقع ہوتی ہین **توضیح** مؤلف رسالہ رحمہ اللہ نے
متن مین اس آیۂ کریمہ کی طرف اشارہ کیا ہی يَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ
فِيهِ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
ترجمہ پوچھتے ہین ماہ حرام مین جنگ کرنے سے کہہ اے محمد صلعم کر لڑنا اوس مین گناہ
کبیرہ ہی اور باز رکھنا ہی راہ خدا سے اور کفر کرنا ہی ساتھ اوسکے اور باز رکھنا ہے
مسجد حرام سے (یعنی حج و عمرۂ خانۂ کعبہ سے) **بست و ہفتم** قطع طریق یعنے
راستہ بند کرنا قافلہ پر اور چلنے والون پر چنانچہ خدائے تعالی نے اوسکو حکم محاربہ
و جنگ مین ساتھ خدا و رسول کے قرار دیا ہی اور جزا اون لوگون کی دنیا مین دار پر
کھینچنا اور قتل کرنا اور داہنا ہاتھ اور بایان پانون کاٹنا اور اونکو اونکے وطن
سے نکالدینا **توضیح** ظاہرا مؤلف نے متن مین اس آیۂ کریمہ کی طرف اشارہ کیا
ہی إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا
أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا
مِنَ الْأَرْضِ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ترجمہ
سوا اسکے نہین ہی کہ سزا اون لوگون کی کہ جنگ کرتے ہین اللہ اور اوسکے رسول سے
اور دوڑتے ہین زمین مین فساد برپا کرنیکو یہ ہی کہ قتل کیے جائین یا سولی دیے جائین
یا کاٹے جائین ہاتھ اونکے اور پانون اونکے ایک دوسرے کے خلاف سے یعنے

داہنا ہاتھ اور بایان پانون یا بایان ہاتھ اور داہنا پانون، یا نکال دیے جائیں اوس زمین سے کہ جو اونکا وطن ہو یہ اون لوگون کے واسطے رسوائی ہی دنیا مین اور واسطے اونکے آخرت مین عذاب عظیم ہی انتہی ظاہر اس آیہ کریمہ مین زمین مین فساد کے لیے دوڑنے سے مراد قطع طریق ہی ہی یعنی راہ مارنا اور یہ سزائین جو فرمائی ہین اس مین حاکم شرع کو اختیار ہی کہ جو مناسب حال قاطع طریق سمجھے وہ اوسکے لیے تجویز کرے بست وہشتم ظلم وستم کرنا ہی حضرت رسول خدا صلعم سے روایت ہی کہ پرہیز کرو تم ظلم سے کہ ظلم قیامت کے دن اندھیرا ہی اور جان تو کہ ظلم سے توبہ کرنیکی شرط یہ ہی کہ حق مظلوم کا پھیر دے اور اگر حق مظلوم کا نہ پھیرے تو اوسکی توبہ مقبول نہین ہی فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِينَ ظَلَمُوا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ توضیح ترجمہ آیت یہ ہی پس قطع کی گئی جڑ اوس قوم کی کہ جو ظلم کرتی تھی اور جمیع حمد ثابت ہی واسطے اللہ کے کہ جو پروردگار عالمون کا ہی انتہی اس فصل سوم مین تیرھوین صفت قبیحہ ظلم ہی اوس مین آیات واحادیث منقول ہین قابل ملاحظہ ہی بست ونہم اعانت کرنا ہی ظالم کی چنانچہ حضرت رسول خدا صلعم سے روایت ہی کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی ندا کریگا کہ کہان ہین ستمگار اور کہان ہین اونکے مددگار اور جن لوگون نے کہ صوف اونکی دوات مین رکھا ہی یا ایک مد قلم سے اونکی مدد کے لیے لکھا ہی کہ سب کو ہم اونہین ظالمون کے ساتھ محشور کرین اور آنحضرت صلعم سے منقول ہی کہ جو شخص اعانت کرتا ہی کسی ظالم کی تو مسلط کر دیتا ہی اوسی ظالم کو اللہ اوس اعانت کرنیوالے پر توضیح حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہی وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ترجمہ اور مدد کرو تم اوپر نیکی و پرہیزگاری کے اور نہ مدد کرو تم اوپر گناہ اور ظلم کے اور ڈرو اللہ سے تحقیق کہ اللہ کا عذاب سخت ہی سی آم مظلوم کی اعانت کا ترک کرنا

حضرت صادق علیہ السلام نے صریحاً اوسکو کبائر مین گنا ہی اور صدوق علیہ الرحمہ
نے اونہین حضرت سے روایت کی ہی کہ کوئی مومن نہین ہی کہ چھوڑ دے اپنے برادر
مومن کو حالانکہ اوسکی مدد کر سکتا ہو مگر یہ کہ چھوڑ دیگا اوسکو خداے تعالی دنیا و
آخرت مین سی و یکم رکون ہی طرف ظالمون کے یعنی خواہش اور میل کرنا اونکی
طرف اور خداوند عالم نے صریحاً اوسپر وعدہ آتش جہنم کا کیا ہی وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى
الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ اور حضرت صادق اور حضرت امام رضا علیہما السلام
نے صریحاً اوسکو کبائر مین شمار کیا ہی اور اہل ظلم کو دوست رکھنا بھی اونہین کبائر
مین سے ہی توضیح ترجمہ آیت کا یہ ہی اور نہ میل کرو تم طرف اون لوگون کے کہ جو
ظالم ہین بس پہونچیگی تم کو آتش دوزخ سی و دوم فتنہ و فساد کرنا ہی اور خداوند عالم
نے اوسکا گناہ خون ناحق کرنے سے زیادہ قرار دیا ہی اس سبب سے کہ اکثر ایسا
ہوتا ہی کہ باعث خونریزیون کا اور غارتون کا اور خرابیون کا ہو جاتا ہی اور
سخن چینی اقسام فتنہ مین سے ہی اور آگے آئیگا کہ سخن چینی سبب جدائی دوست
و احباب ہو جاتی ہی وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ توضیح ترجمہ آیت یہ ہی فتنہ زیادہ سخت
گناہ ہی قتل کرنے سے انتہی و نیز حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہی وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ
ترجمہ اور فتنہ بڑا گناہ ہی قتل سے سی و سوم زنا ہی اور اس گناہ کی بزرگی کے
ثبوت مین یہی کافی ہی کہ خداے تعالی نے مقرر فرمایا ہی کہ اگر زنا کار صاحب زوج
ہو تو اوسکو سنگسار کرین اور اگر مجرد ہو تو سو تازیانے مارین اور علامۂ حلی علیہ الرحمہ
نے اوسکو بڑے گناہان کبیرہ سے سمجھا ہی اور حدیثین بہت ہین اس باب مین کہ زنا
باعث کوتاہی عمر کا ہی وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا توضیح ترجمہ
آیت یہ ہی اور نزدیک نہ جاؤ تم زنا کے تحقیق وہ بیحیائی ہی اور بری راہ ہی انتہی و نیز
حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ

الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ترجمہ اور خدا کے بندگان خاص میں سے وہ لوگ کہ جو نہین پکارتے ہین ساتھ اللہ کے دوسرے معبود کو اور نہین قتل کرتے ہین ایسے نفس کو کہ حرام کیا ہی اللہ نے مگر ساتھ حق کے اور نہین زنا کرتے ہین اور جو شخص کہ کرے ایسا ملاقات کریگا وہ اثام سے (اثام ہی ایک صحرا کا دوزخ مین کہ زناکارون کو اوس مین عذاب کرینگے) دوچند کیا جائیگا واسطے اوسکے عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ رہیگا وہ شخص اوسی عذاب مین ذلیل وخوار کیا ہوا انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ کے قبل اور بہت سی آیتین عباد مخلصین کے صفات مین ہین اور اس آیت مین حق سبحانہ وتعالی نے بعد شرک اور خون ناحق کے زنا کا ذکر فرمایا ہے

سی وچہارم لواطہ ہی اور وہ زنا سے بہی زیادہ ہی چنانچہ حد اوسکی یہ ہی کہ لامحالہ انکو مار ڈالین بلکہ بعد قتل کرنے کے جلا بہی دین اور آگاہ ہو کہ گناہ مفعول کا گناہ فاعل سے زیادہ ہی حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی کہ خداوند عالم نے قسم یاد کی ہی کہ نہ بٹھائیگا بہشت کے حریر واستبرق پر مفعول کو اور اگر یہ فاعل ومفعول بغیر توبہ کے مرین تو حضرت لوط کی قوم کے ساتھ محشور ہونگے توضیح یہ فعل شنیع بدعمل حضرت لوط علیہ السلام کی قوم نے شیطان کے سکہانے سے ایجاد کیا ہی اسنے پہلے کوئی انسان اس سے واقف نتہا چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ترجمہ اور بہیجا ہمنے لوط کو جسوقت کہ کہا اوسنے اپنی قوم سے کہ آیا کرتے ہو تم بیحیائی کہ نہین کیا ہی تمسے پہلے اوسکو کسی شخص نے اہل دنیا مین سے کہ تم آتے ہو مردون کے پاس خواہش سے سوا عورتون کے بلکہ تم قوم ہو حد سے گذرنے والی انتہی آخر اوس قوم بیحیا کا یہ انجام ہوا

کہ اونکی سب بستیان اولٹ دی گئین اور آسمان سے اونکے اوپر پتھر کا مینہہ برسا اور وہ لوگ سب عذاب الٰہی مین مبتلا ہو کر جہنم واصل ہو گئے چنانچہ ایک آیت مین اس کی بابت نقل کرتا ہون فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّیْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ وَمَا هِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ ترجمہ پس جس وقت کہ آیا حکم ہمارا کر دیا ہم نے اونکے شہرون کے اعلی کو اسفل (یعنی اولٹ دیا) اور برسایا ہم نے اونکے اوپر پتھرون کو سجیل سے (سجیل وہ کنکر ہین کہ جو مٹی سے بنا کر آتش جہنم مین پکائے گئے ہون) پے در پے نشان کیے ہوے نزدیک پروردگار تیرے کے اور نہین ہین یہ پتھر ظالمون سے دور انتہی کلام مجید مین حضرت لوط ع کی امت کا قصہ کئی جگہ بتفصیل مذکور ہے مین نے اسی قدر آیات پر اکتفا کی سی و پنجم مساحقہ ہے یعنی عورتون کا عورتون کے ساتھہ فعل بد مین مشغول ہونا اور گناہ اوسکا زنا سے زیادہ ہے چنانچہ حضرت امام جعفر صادق اور امام موسی کاظم علیہما السلام سے روایت ہے کہ اونھون نے قسم یاد فرمائی ہے کہ واللہ مساحقہ زنا سے اکبر ہے اور حد مساحقہ بعض علما کے نزدیک سو کوڑے ہین اور بعضون کے نزدیک مثل زنا کے (یعنی سنگسار کرنا) اور اسی طرح دو مرد یا دو عورتون کا ایک لحاف مین بغیر کسی حائل کے برہنہ سونا حرام ہے توضیح جب حضرت لوط ع کی امت کے مرد مردون سے مصروف ہوے تو شیطان ملعون نے عورت بنکر اونکی عورتون کو یہ فعل شنیع سکھلایا اس سے معلوم ہوا کہ اسکی ابتدا بھی اوسی قوم بیحیا سے ہوئی ہے سی و ششم قوادی ہے جسکو قلتبانی بھی کہتے ہین یعنی عورت و مرد کو زنا کے لیے یا مرد مرد کو لواطہ کے لیے اکٹھا کرنا اور اوسکو بندی یا کٹنا پا کہتے ہین) اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہے اور حد اوسکی پچھتر تازیانے ہین اور جان تو کہ جب کوئی شخص اپنی عورت کی نسبت قوادی کرے یا اپنے محارم اور عزیزونکی نسبت (جیسے کہ کسبیون کے بھائی باپ کرتے ہین) تو اوسکو دیوث کہتے ہین اور گناہ

ترک افعال جرم
برای جد
ابوی سیم

اوسکا اور بھی زیادہ بڑا ہی توضیح اسی سبب سے حق سبحانہ وتعالی نے زنان عفیفہ کو غیر عورتون کے سامنے آنے سے منع فرمایا ہی چنانچہ ان آیات بینات کے ذیل مین مندرج ہی قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ ترجمہ کہ ای محمد صلعم مومنون کو کہ بند کرین آنکھین اپنی نامحرم عورتون کے دیکھنے سے اور حفاظت کرین اپنی شرمگاہون کی حرام سے یہ پاکیزہ تر ہی واسطے اونکے تحقیق کہ اللہ خبردار ہی ساتھہ اوس چیز کے کہ وہ کرتے ہین اور کہہ تو ای محمد صلعم واسطے مومنہ عورتون کے کہ بند کرین آنکھین اپنی دیکھنے سے نامحرم مردونکے اور حفاظت کرین اپنی شرمگاہون کی فعل حرام سے اور نہ ظاہر کرین اپنی آرایش کو مگر جو کچھہ کہ ظاہر ہو اوس سے (مثل ہاتھہ پاؤن کے زینت انگوٹھی ومہندی وغیرہ کے کہ جنکے بند کرنے سے کامون کا ہرج ہوتا ہی) اور چاہیے کہ ڈالدین وہ عورتین اپنے دوپٹون کو اپنے گریبانون پر (یعنی سر گردن کو ڈھانکے رکھین) اور نہ ظاہر کرین اپنی آرائش کو مگر واسطے اپنے شوہرونکے یا واسطے اپنے باپ دادا کے یا واسطے اپنے شوہرون کے باپ دادا کے یا واسطے اپنے بیٹون کے یا واسطے اپنے شوہرونکے بیٹون کے یا واسطے اپنے بھائیون کے یا واسطے اپنے بھتیجونکے

یا واسطے اپنے بھانجون کے یا واسطے اپنی عورتون کے یا واسطے اپنی لونڈیون کی یا واسطے
اپنے تابعون کے جو خواہش والے نہون مردون سے یا واسطے ایسے لڑکون کے کہ
نہین مطلع ہین عورتون کی شرمگاہ پر اور نہ دے ماریں اپنے پاؤن کو زمین پر تاکہ
معلوم ہو وہ چیز کہ چھپائی ہی اونھون نے اپنے زیور سے (مثل چھاگل و پازیب وغیرہ
کے) اور رجوع کرو تم طرف اللہ کے سب کے سب اے مومنو تاکہ رستگاری پاؤ انتہی
چونکہ اس کتاب مین ابھی تک کہین فواحش کی تفصیل لکھنے کی نوبت نہین آئی تھی
فقط اس فصل کی اونتیسوین صفت قبیحہ بدزبانی مین گالی دینے اور فحش بکنے کی
مذمت آگئی تھی اور اوسی مین دو آیتین بھی مذکور ہوئی تھین کہ جس مین ہر طرح کے
فحش کی نفی بالاجمال تھی اور اس رسالہ منقول عنہا مین یہان تک چار چیزون کا
برابر ذکر ہوا کہ جو افحش الفواحش ہین لہذا مین نے کچھ طول کا خیال نہین کیا اور
ان آیات بینات کو نقل کیا کہ جنمین انوار ہدایت مثل شموس و اقمار کے درخشان
و تابان ہین پس واضح ہو کہ یہ آیات کثیر الہدایات جمیع فواحش پر مشتمل ہین کہ جو
رجال اور نساء کے افعال سے متعلق ہین اور مین یہان کسی قدر اونکی توضیح کرتا
ہون تاکہ سب ناظرین کی سمجھ مین آجائے پہلی آیت مین مردونکو اور دوسری آیت
مین عورتون کو نامحرمون کے دیکھنے کی ممانعت ہی اور اس باب مین عمدۃ البیان
مین منقول ہی کہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نظر کرنی طرف زینت
عورت کے تیر زہر آلودہ ہی تیرہاے شیطان سے جو کوئی ترک کرے اوسکو خاص
واسطے خدا کے تو جزا دیگا اوسکو خدا ایسے ایمان کی کہ مزہ اوسکا پائیگا اور فرمایا ہی
رسول خدا صلعم نے کہ نظر کرنی نامحرم کی طرف زنا ہی آنکھ کا اور فرمایا حضرت صلعم نے
کہ جو کوئی نظر بھر کے طرف عورت نامحرم کے دیکھے خداے تعالی قیامت کے روز
اوسکی آنکھون مین آگ کی سیخین ٹھونکیگا اور دونون مین آگ بھر دیگا پھر اوسکو

دوزخ مین ڈالنے کا حکم کریگا اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی مطلع ہووے اپنے
ہمسایہ کے گھر مین پس نظر کرے طرف زینت عورت کے یا اوسکے بالون کی یا بدن کی تو
خدا تعالی اوسکو دوزخ مین داخل کریگا ہمراہ منافقون کے کہ جو تلاش کرتے ہین
مسلمانون کی عورتون کے عیبون کو اور نیز اوسی تفسیر مین منقول ہو کہ مرد مرد کو دیکھ سکتا
ہی سوا اوسکے ستر کے تمام بدن کو اور ایسے ہی عورت عورت کے تمام بدن کو
دیکھ سکتی ہی سوا ستر کے اور مرد نا محرم کسی عورت مسلمہ کو نہین دیکھ سکتا سوا
بیٹی اور مان اور زوجہ اور خوشدامن اور پھوپھی اور خالہ اور باپ کی زوجہ اور
اپنی دادی اور نانی اور بہن اور بھانجی اور بھتیجی اور بیٹے کی زوجہ اور زوجۂ
مدخولہ کی بیٹی اور اپنی اولاد کی بیٹیون کے اور ایسے ہی رضاعی بہن اور مان
اور بیٹی اور پھوپھی اور خالہ اور نانی اور دادی ہی اور سوا اسکے جو کہ حرام ہین
اسکے واسطے ہمیشہ کو اونکو تو دیکھ سکتا ہی اور اونکے سوا کسی کو نہین دیکھ سکتا
اور اب جو رواج ہی کہ آدمی اپنی بھاوج اور خالہ کی اور پھوپھی کی اور ماموں کی
اور چچا کی بیٹی سے بلکہ انکے سوا اپنی سالی اور رشتہ کی بھاوج اور بہن سے پردہ
نہین کرتے ہین یہ درست نہین ہی اور ایسے ہی عورتین جو اپنے بہنوئی اور
خالہ اور پھوپھی اور ماموں اور چچا کے بیٹے اور دیور اور جیٹھ سے پردہ نہین
کرتی ہین یہ درست نہین ہی اور بڑا گناہ ہی اور مرد اپنی زوجہ کے تمام بدن کو
دیکھ سکتا ہی اور ایسے ہی عورت شوہر کے تمام بدن کو دیکھ سکتی ہی اور اپنی
محرم عورت کے تمام بدن کو دیکھ سکتی ہی سوا اوسکے ستر کے اور بعض روایت مین
یہ ہی کہ کرتے کے اوپر سے دیکھ سکتی ہی اور اگر کسی نامحرم عورت پر نظر جا پڑے
ناگہانی سے تو اسکا کچھ مضائقہ نہین ہی ولیکن نظر کو ٹھہرائے نہین اور نہ مکرر نظر
کرے اور نہ عمداً نظر کرے مگر حالت ضرورت مین عورت نامحرم کو دیکھ سکتا ہی

جیسے کہ طبیب اگر علاج کرنے مین دیکھنے کی احتیاج اوسکو ہو اور غلام اپنی بی بی کو
نہین دیکھ سکتا اور ایسے ہی بی بی کو غلام سے پردہ چاہیے اور عورت نامحرم اندھے
مرد کو نہین دیکھ سکتی اور اندھا عمدًا عورت کی آواز کو نہ سنے اور خواجہ سرا بھی
نامحرم کو نہین دیکھ سکتا اور نہ عورت خواجہ سرا کو دیکھ سکتی ہی اگرچہ اوسکا زرخرید
ہو حضرت ام سلمہ سے روایت ہی کہ بعد نازل ہونے پردہ کی آیت کے مین اور
میمونہ رسول خدا صلعم کے پاس بیٹھی تھی کہ عبد اللہ بن مکتوم نابینا حضرت کے
پاس آیا حضرت نے ہم سے فرمایا کہ چھپ جاؤ مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہؐ
یہ اندھا ہی حضرت نے فرمایا کہ وہ اندھا ہی تو کیا ہوا تم تو اندھی نہین ہو اور بعضی
تفسیر مین لکھا ہی کہ ایک مرتبہ جناب رسول خدا صلعم حضرت فاطمہ علیہا السلام
کے حجرہ مین بیٹھے تھے اور عبد اللہ بن مکتوم حضرت سے کچھ پوچھنے آیا حضرت فاطمہ
اوسی وقت اوٹھکر پردہ مین ہو گئین جسوقت عبد اللہ چلا گیا تو رسول خدا صلعم
نے واسطے امتحان کے حضرت فاطمہؑ سے پوچھا کہ اے فاطمہؑ تو نے عبد اللہ سے
کیون پردہ کیا وہ تو نابینا ہی حضرت فاطمہؑ نے کہا کہ اگرچہ اوسکی آنکھ نہین ہی
اور وہ مجکو نہین دیکھتا ہی لیکن میری تو آنکھین ہین اور مین اوسکو دیکھتی ہون انتہی
اور انہین دونون آیتون مین مردون اور عورتون کو اپنی شرمگاہونکی حفاظت کا
حکم ہی اور اس حکم عام مین ستر عورتین و نیز زنا و لواطہ و مساحقہ سب محرمات سے
حفاظت کرنیکا حکم ثابت ہو گیا اور اوسکی تفصیل کی کچھ ضرورت نہین ہی کہ اوپر
انکا بیان ہو چکا ہی بعد اسکے عورتونکو اپنا بناؤ اور سنگار اور زیور وغیرہ نامحرمونپر
ظاہر کرنے کی ممانعت ہی اور جن لوگون کے روبرو سامنے ہونا جائز ہی اونکو حق سبحانہ و
تعالیٰ نے خود بیان فرما دیا ہی پہلے شوہر ہی کہ وہ تمام بدن کو زوجہ کے دیکھ سکتا ہی
اور اوسی کے واسطے زینت بھی کی جاتی ہی بعد اوسکے باپ دادا نانا اور چچا ہی)

اس مین داخل ہین بعد اوسکے شوہر کے باپ دادا کہ وہ بہی محرم ہین بعد اوسکے بیٹون کو
فرمایا ہی اور پوتے اور پروتے بہی اس مین داخل ہین بعد اوسکے شوہرونکے بیٹونکو
فرمایا ہی کہ جو سوت کے پیٹ سے ہون بعد اوسکے بہائیون کو فرمایا ہی اور ماموں بہی
اس مین داخل ہین بعد اوسکے بہتیجون کو فرمایا ہی بعد اوسکے بہانجونکو فرمایا ہی بعد اسکے
نِسَائِهِنَّ فرمایا ہی اسکے معنی اپنی عورتون کے ہین جیسا کہ مین نے ترجمہ مین لکہا ہی
اس سے معلوم ہوا کہ غیر عورتون کے سامنے آنا اور اونکو اپنی زینت اور زیور اور پوشاک
دکہانا جائز نہین ہی اور زنان کافرہ و یہودیہ و نصرانیہ یہ سب غیر عورتین ہین اور اس
حکم مین داخل ہین اور زنان بازاری و آوارہ و بدکار و زناکار بہی کہ جو غیر عفائف ہین
وہ بہی اس حکم مین داخل ہونگی اور یہ ظاہر ہی کہ اسی طرح کی عورتون سے کٹناپے کا
خوف ہوتا ہی پس جب وہ عورتین کہ جو باعصمت و عفت ہین غیر مردون اور اس طرح
کی غیر عورتون کے سامنے نہ آئین گی اور اونکی صحبت مین نہ بیٹہین گی تو خواہ مخواہ اس
بلا سے بہی محفوظ رہین گی اور ایسی حکایتین اکثر لوگون نے سنی ہونگی کہ اس طرح کی
زنان مکارہ و فاحشہ نے کیسی کیسی پردہ نشین اور باعفت عورتون کو اپنے دام
فریب مین لاکر آوارہ اور خراب کردیا بعد اسکے مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ جو فرمایا ہے
تو اس مین بعض مفسرین اہل سنت نے غلامون کو بہی داخل کیا ہی مگر مذہب حق یہی
ہی کہ مراد اس سے لونڈیان ہین اور غلامون کے سامنے ہونا جائز نہین ہی اور ایک
امر خفی اور نکتہ لطیف اس مقام پر ہی کہ نِسَائِهِنَّ مین تو لونڈیان داخل نہین
ہوسکتین اس سبب سے کہ وہ جداہی بیبیون سے غیر ہین پس اگر حق سبحانہ و تعالی
اوسکے بعد مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ نہ فرماتا تو اپنی لونڈیون کے سامنے آنیکا جواز بہی
ثابت نہوتا بعد اوسکے ایسے تابع مردونکو جو فرمایا ہی کہ صاحب خواہش نہون اونکی
بابت احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ ایسے بڈہے مراد ہین کہ جنکے خواہش عورتونکی

جاتی رہی ہو اور ایسے احمق غلام کہ جو عورت کی لذت سے واقف ہی نہون اور نیز
یہ بھی احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ خواجہ سرا ان مین داخل نہین مین یعنی او نکے
سامنے آنا جائز نہین سے اور اس بندہ ذلیل وخیف کے اوپر جو تابعین کے لفظ کا
فائدہ اس آیۂ کریمہ مین ظاہر ہوا ہی وہ یہ ہی کہ غیر مرد بسبب بڑھاپے وغیرہ کے اگرچہ
خود عورتون کی خواہش نہ رکھتے ہون مگر یہ خوف ہی کہ اور مردون سے ان عورتون
کے حسن وجمال اور زینت وآرایش کا ذکر کرین اور یہ باعث فتنہ ہو اور اپنے
تابعین سے کہ جو غلام ہا مثل غلام کے ہون اور خود عورتون کی خواہش نہ رکھتے
ہون یہ خوف نہین ہی اوسکے بعد اطفال غیر ممیز کو فرمایا ہی کہ جو یہی بات نہین جانتے
کہ عورت اور مرد مین کیا ہوتا ہی بعد اوسکے عورتون کو منع فرمایا ہی کہ اگر پاؤن مین
کوئی ایسا زیور پہنے ہون کہ جس سے آواز نکلتی ہو مثل پازیب وچھاگل وغیرہ کے
تو زمین پر اسطرح نہ چلین کہ اوس سے آواز نکلے و نیز عمدۃ البیان مین ہی کہ نہین
جائز ہی واسطے عورتون کے اپنی آواز کا نامحرم مرد کو سنانا مگر واسطے ضرورت کے
اور ایسے ہی جائز نہین ہی اپنی خوشبو کا سونگھانا تاکہ رغبت کرین اجنبی مرد اوسکی طرف
اور فرمایا ہی جناب رسول خدا صلعم نے کہ اگر عورت زینت کرکے اور خوشبو لگا کے
اپنے گہر سے باہر نکلے اور شوہر اوسکا اس امر سے راضی ہو تو بنایا جائیگا واسطے اوسکے
شوہر کے ہر قدم پر ایک گہر دوزخ مین پس کم کرو تم پر عورتون کے اور نہ دراز کرو
تم اونکے بازو اور پرونکو اسواسطے کہ اونکے پرونکے دراز کرنے مین ندامت ہے
اور جزا اوسکی آتش جہنم ہے اور اونکے پرون کے کم کرنے مین رضامندی اور سرور ہی
اور داخل ہونا بہشت مین ہی بدون حساب کے نگاہ رکھو تم وصیت میری کو اپنی
عورتون کے مقدمہ مین یہان تک کہ نجات پاؤ تم سختی عذاب سے اور جو شخص کہ
نہ نگاہ رکھے وصیت میری کو پس کیا بدحال ہی وہ آگے خدا کے اور فرمایا ہے

جناب رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی راضی ہو اس امر سے کہ زوجہ اوسکی زینت کرکے
گھر سے باہر نکلے پس وہ دیوث ہی نہین گناہگار ہوگا جو شخص کہ اوسکو دیوث کہیگا
اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ نہین سزاوار ہی واسطے عورت کے کہ
بخور آلودہ کپڑے کرکے گھر سے باہر نکلے اور فرمایا کہ نہ جگہہ دو تم عورتون اپنی کو بالاخانونپر
اور منقول ہی کہ جسوقت عورت بغیر اذن شوہر کے اپنے گھر سے باہر نکلتی ہی تو لعنت
کرتے ہین اوسکو فرشتے آسمانون کے اور زمین کے اور جو کوئی کہ زمین پر گذرتا
ہی اور منقول ہی کہ ایک شخص انصار مین سے تھا اوسنے ارادہ سفر کا کیا اور اپنی زوجہ
سے کہا کہ جب تک مین سفر سے پھر کر نہ آؤن تو گھر سے باہر نہ جانا وہ شخص یہ کہکر
روانہ ہوا اور زوجہ اوسکی تنہا گھر مین رہی اور بعد اوسکے باپ اوس عورت کا بیمار
ہوا اوسنے جناب رسول خدا صلعم کے پاس آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ باپ میرا بیمار
ہوگیا ہی اور شوہر میرا مجکو منع کر گیا تھا کہ جب تک مین نہ آؤن تو گھر سے باہر نہ جانا
اب مین باپ کو پوچھنے کو جاؤن یا نہین حضرت نے کہلا بھیجا کہ جب تک شوہر تیرا
نہ آئے اپنے گھر مین بیٹھی رہ اور باہر نہ نکل اور شوہر اوسکا اب تک نہ پھرا تھا کہ
باپ اوس عورت کا مر گیا اوسنے رسول خدا صلعم کے پاس پھر آدمی بھیجا اور دریافت
کیا کہ باپ میرا مر گیا ہی اور شوہر میرا اب تک سفر سے نہین آیا اپنے باپ کے مرنے مین
جاؤن یا نہین حضرت نے اوسکو فرمایا کہ تو اپنے گھر مین بیٹھی رہ اور کہین نہ جا وہ
نہ گئی اور اپنے گھر مین بیٹھی رہی جب اوسکے باپ کے دفن سے فراغت ہوئی تو
رسول خدا صلعم نے اوس عورت کے پاس آدمی بھیجا اور کہلا بھیجا کہ خداے تعالے
نے تیرے اور تیرے باپ کے دونون کے گناہ بخشدیے تو نے جو اپنے شوہر کی
تابعداری کی اور اوسکے گھر سے بدون اوسکی اجازت کے باہر نہ نکلی انتہی بعد
اوسکے توبہ کرنے کا حکم فرمایا ہی اسلیے کہ ان سب باتوں پر عمل کرنا بہت مشکل ہے

لہذا اگر کوئی امر کسی سے واقع ہو جاۓ تو فوراً توبہ کرے اور مومنون کی تخصیص اسواسطے
فرمائی ہو کہ مردون کو زنان عفیفہ سے اِن سب باتون پر عمل کرنا زیادہ مشکل ہے
اسواسطے کہ شرم وحیا وغیرت اون مومنات کا ایک خلقی امر ہو اور زنان بازاری
اور ذوات الاعلام کا تو کچھ ذکر نہین وہ تو مردون سے بھی زیادہ بیحیا ہوتی ہین تنبیہ
پردہ وحجاب کی بابت مین نے اسقدر اس سبب سے تفصیل کی کہ اکثر لوگ اسکا کم
خیال رکھتے ہین اور اس امر مین بے اعتنائی کرتے ہین اور اکثر زنان عفیفہ جن کی
عفت مین کچھ شبہہ نہین اپنے عزیزو اقارب مین سے بعض نامحرمون کے سامنے
آتی ہین اور رسم ورواج کی پابندی کرتی ہین اور شاید بعض ناواقف بھی ہون
اور زنا ولواطہ ومساحقہ کی شناعت اور قباحت تو اظہر من الشمس ہو اور ہر شخص
واقف ہو لہذا اوسکی تفصیل کی یہان زیادہ ضرورت نہین معلوم ہوئی اور یون
اپنی بیحیائی اور خباثت نفس سے کوئی اسکا مرتکب ہو تو یہ بات ہی اور ہو اور اسکا
علاج سوا آتش جہنم کے اور کیا ہو سی وہفتم قذف ہو یعنی کسی کو زنا یا لواطہ کی
تہمت لگانا خواہ فاعلیت کی ہو خواہ مفعولیت کی اور وہ سات گناہان کبیرہ مہلکہ
مین سے ہو اور حد قذف کی اسّی تازیانے ہین اور اگر کوئی شخص کسی کو تین مرتبہ
تہمت لگاۓ تو چوتھی مرتبہ اوسکی حد قتل ہو اگر ساتھہ عبارت واضح کے کہے
اور اگر کسی کو حرام زادہ اور نطفہ حرام اور شر الجوار اور قمارباز کہے تو یہ بھی حرام ہو
توضیح اسی فصل سوم مین اٹھارھوین صفت قبیحہ تہمت وافترا ہو اوسکو ملاحظہ
کرنا چاہیے سی وہشتم غیبت ہو یعنی برا کہنا کسی کو اوسکے پیٹھہ پیچھے ساتھہ اوس چیز کے
کہ جو اوس مین ہو خواہ ساتھہ عبارت صریح کے ہو خواہ ساتھہ کنایہ و اشارہ کے
خواہ اوسکے بدن مین ہو خواہ اوسکی رفتار مین خواہ اوسکے کردار مین خواہ کسی
اور امر مین حضرت رسول خدا صلعم سے روایت ہو کہ غیبت بدتر ہو زنا سے بسبب

قول اللہ عزوجل کے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ توضیح اسی فصل سوم کی سترھوین صفت قبیحہ غیبت کرنا ہی اوسکو دیکھنا چاہیے و نیز سولھوین صفت قبیحہ بہی قابل ملاحظہ ہی سی و نہم بہتان ہی یعنی کسی کے پیٹھ پیچھے ایسی چیز کے ساتھ بدگوئی کرے کہ جو اوس مین نہو اور بالکل جھوٹ ہو اور یہ زیادہ ہی غیبت سے اسواسطے کہ مشتمل ہی دو گناہان کبیرہ پر اور سننا اوسکا حرام ہی اور رد اوسکی واجب اور اسکا بہی کفارہ ہی مثل غیبت کے اور اوس سے زیادہ اور جیسے کہ حرام ہی بدگوئی ساتھ غیبت اور بہتان کے پیٹھ پیچھے اسی طرح حرام ہی سامنے بھی توضیح اٹھارھوین صفت قبیحہ مین اسکی مذمت بہی ملاحظہ کرنا چاہیے چہلم سب کرنا ہی یعنی دشنام دینا اور اوسکو احادیث مین طعن و شتم و ذم بہی کہا ہی اور فرق اوسکا ساتھ غیبت اور بہتان کے یہ ہی کہ اون دونون مین خبر دیتا ہی آدمی کسی کی برائی کی ساتھ سچ یا جھوٹ کے اور سب اور دشنام مین بری بات کو انشا کرتا ہی اور وہ حرام ہی اور گناہ کبیرہ ہی مطلقاً سامنے ہو یا پیٹھ پیچھے نظم مین ہو یا نثر مین توضیح اسکی بابت اونیسوین صفت قبیحہ کہ جو بدزبانی ہی ملاحظہ کرنا چاہیے اور سولھوین صفت قبیحہ اور اٹھارھوین صفت قبیحہ بہی دیکھنا چاہیے چہل و یکم جھوٹ بولنا ہی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ خداے تعالی نے شر کے واسطے چند قفل قرار دیے ہین اور شراب کو اوسکی کنجی قرار دیا ہی اور جھوٹ بولنا بدتر ہی شراب پینے سے اور کچھہ فرق نہین ہی حرام ہونے مین جھوٹ کے بغیر ہنسی کے ہو یا ہنسی کرنے مین ہو امور دین مین ہو یا امور دنیا مین اونہین حضرت سے منقول ہی کہ لا یجد طعم الایمان حتی یترک الکذب جدہ وھزلہ توضیح ترجمہ حدیث کا یہ ہی کہ نہین پاتا ہی مزہ ایمان کا مگر وہ شخص کہ چھوڑدے جھوٹ بولنے کو غیر ظرافت مین اور ظرافت مین انتہی آپ فصل سوم کی چودھوین صفت قبیحہ کذب ہے اوسکو ملاحظہ کرنا چاہیے

چہل و دوم نمیمہ ہی یعنی سخن چینی اور وہ بڑا گناہ کبیرہ ہی حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہی کہ داخل بہشت نہیں ہوتا ہی وہ شخص کہ خون ناحق گرائے اور نہ وہ
شخص کہ شرابخوار ہو اور نہ وہ شخص کہ سخن چین ہو اور حضرت رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ تم مین سے بدتر وہ لوگ ہین کہ ساتھ سخن چینی کے بات کو لیجا مین احد
لے آمین اور فرمایا ہی حق سبحانہ وتعالی نے وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ اور وَيْلٌ لِكُلِّ
أَفَّاكٍ أَثِيمٍ توضیح پہلی آیت جو ہمزہ اور لمزہ کی مذمت مین لکھی ہے تو یہ پورا سورہ
اسی بیان مین ہے اور وہ سورہ یہ ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ وَيْلٌ لِكُلِّ
هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ كَلَّا
لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ الَّتِي
تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ ترجمہ عذاب
ہی واسطے ہر سخن چینی کرنے والے عیب کرنے والے کے کہ وہ شخص جمع کرتا ہی مال کو
اور بار بار گنتا ہی اوسکو گمان کرتا ہے کہ تحقیق مال اوسکا ہمیشہ رکھیگا اوسکو دنیا
مین ایسا نہین ہی بلکہ البتہ ڈالا جائیگا وہ شخص حطمہ مین اور کیا جانے تو کہ کیا ہے
حطمہ آگ ہی خدا کی کہ جو بھڑکائی گئی ہے اوسکے قہر و غضب سے ایسی آگ کہ غالب
ہو جاتی ہے دلون پر تحقیق وہ آگ اون لوگون پر بند کی گئی ہے (یعنی اوسکے دروازہ
بند کر لیے گئے ہین کہ اہل دوزخ اوس مین سے نکل نہ سکین) ایسے ستونون مین کہ
دراز ہین انتہی ہمزہ کے بہت سے معنی ہین اون مین سے غیبت کرنا بھی ہی اور
سخن چینی بھی ہے اور دوسری آیت پوری یہ ہے وَيْلٌ لِكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ يَسْمَعُ
آيَاتِ اللَّهِ تُتْلَىٰ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصِرُّ مُسْتَكْبِرًا كَأَنْ لَمْ يَسْمَعْهَا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ
ترجمہ عذاب ہی واسطے ہر جھوٹ باندھنے والے گناہ کرنے والے کے کہ سنتا ہے
آیات خدا کو جو اوسپر پڑھی جاتی ہین بعد اوسکے اصرار کرتا ہے گناہ پر در آنحالیکہ

سرکشی کرنے والا ہی گویا کہ اوس نے اون آیتون کو سنا ہی نہین پس بشارت دے تو اوسکو اے محمد صلعم ساتھ عذاب دردناک کے فائدہ ویل کلمۂ عذاب ہے اور دوزخ کے ایک کنوین کا بھی نام ہے کہ جو خون اور پیپ سے بھرا ہوا ہی اور مین نے اسی فصل سوم مین بائیسوین صفت تعبیہ سخن چینی کو قرار دیا ہی اوسکو ملاحظہ کرنا چاہیے چہل وسوم شراب پینا ہی اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہی کہ شراب پینا اکبر کبائر ہی بعد اوسکے فرمایا ہی کہ شراب کا پینا داخل کرتا ہی اپنے صاحب کو زنا کرنے مین اور چوری کرنے مین اور آدمی کے قتل کرنے مین اور شرک کرنے مین ساتھ خداے تعالی جل شانہ کے اور حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ توضیح یہ پوری آیت یہ ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ٥ ترجمہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو سوا اسکے نہین ہی کہ شراب اور جوا اور بت اور تیر جوا کھیلنے کے ناپاک ہین شیطان کے کامون مین سے پس پرہیز کرو تم اوسی ناپاکی سے تاکہ رستگاری پاؤ فائدہ ازلام اون تیرونکو کہتے ہین کہ زمانہ جاہلیت مین کفار جوا کھیلنے کے لیے بناتے تھے اور اسکی تفصیل بہت طول ہی مین نے بخوف طوالت نہین لکھا چہل وچہارم جوا کھیلنا ہی از قبیل شطرنج وچوسر وپچیسی وغیرہ کے اور یہ سب گناہ کبیرہ ہین یہان تک کہ بازی بدکے اخروٹ لڑانا اور انڈے لڑانا اور جو مال کہ بازی سے ہاتھ آئے وہ بھی حرام ہی اور اسی طرح دیکھنا جوے کا بھی حرام ہی بلکہ اگر ممکن ہو تو اوسکے آلات کا توڑ ڈالنا اور تلف کردینا واجب ہی توضیح جو آیۂ کریمہ کہ شراب پینے کے باب مین لکھا گیا اوس مین جوا کھیلنے کی بھی ممانعت و مذمت ہی اور حق سبحانہ و تعالی نے ان دونون گناہون کی نجاست کو بتونکی نجاست کے ساتھ ذکر فرمایا ہے و نیز اوسکے بعد فرماتا ہے اِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ

بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ
فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ ترجمہ سوا اسکے نہین ہی کہ ارادہ کرتا ہی شیطان اس بات کا کہ
ڈالدے تمہارے آپس مین دشمنی اور بغض بسبب شراب پینے کے اور جوا کھیلنے کے
اور باز رکھے تم کو ذکر خدا سے اور نماز سے پس کیا تم باز رہنے والے ہو انتہی ہر صاحب دل
پر ظاہر ہی کہ اس آیۂ وافی ہدایہ مین کس طرح کا سو غلاظ بلیغہ ہی اور اسکے پڑھنے اور
سننے کے بعد جو شخص کہ ان افعال ذمیمہ وشنیعہ کا مرتکب ہو اوسکے برابر بیحیا و بے شرم
کوئی نہین ہی چہل وپنجم لہو ہی یعنی باجا بجانا از قبیل دف وشہنا و بانسری وجہانج
وچنگ وستار وسارنگی اور جو کچھ کہ اسکے مانند ہو چنانچہ بہت سی حدیثون سے
معلوم ہوتا ہی کہ احکام آلات لہو کے مثل آلات قمار کے ہین توڑ ڈالنے مین
اور تلف کرنے مین وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا
كِرَامًا توضیح پہلی آیت جو مؤلف رسالہ نے لکھی ہی اوسکا ترجمہ یہ ہی اور رستگاری پائی
اون مومنون نے کہ جو بیہودہ باتون سے منہ پھیرنے والے ہین انتہی اور اس آیت سے
قبل وبعد چند آیتین ہین کہ اوس مین مومنون کی صفات کو بیان فرمایا ہی اوس مین
ایک یہ بھی صفت بیان فرمائی ہی کہ وہ لوگ ایسے ہین کہ لغو یعنی بیہودہ باتون سے منہ
پھیر لیتے ہین اور لغو کا اطلاق بہت سے افعال قبیحہ پر ہوسکتا ہی ور نیز تفاسیر سے
ثابت ہی کہ مراد اس آیۂ کریمہ مین لغو سے گانا بجانا اور سب امور لہو ولعب ہین اور یہ آیات
قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ سے هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ تک مین فصل دوم کے آخر مین مع ترجمہ
وتفسیر مختصر لکھ چکا ہون اوسے ملاحظہ کرنا چاہیے اور دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہے
اور خاص بندے خدا کے وہ لوگ ہین کہ جسوقت کہ گذرتے ہین ساتھ بیہودہ باتونکے
تو گذرتے ہین از روے بزرگی کے یعنی لغو باتونکی طرف اعتنا نہین کرتے انتہی
اس آیت کے قبل وبعد بہت سی آیتین عباد مخلصین کے صفات حسنہ مین حق سبحانہ تعالی

بیان فرمائی ہین بخوف طوالت مین نے یہان اونکو نقل نہین کیا جسکا جی چاہے تفاسیر
کی طرف رجوع کرے اور اونکو ملاحظہ کرے کہ خیر وخوبی دنیا وآخرت وتہذیب اخلاق پر
مشتمل ہین اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا **چہل وششم غنا ہے**
یعنی گانا اور وہ ایک کیفیت خاص ہی کہ آواز مین بہم پہونچتی ہی اور حرام ہونا اوسکا
اجماعی ہی اور گناہ کبیرہ ہونا اوسکا احادیث سے معلوم ہے اور مشہور علما مین یہ ہے
کہ وہ کھینچنا آواز کا ہے ساتھ گٹکری کے بلکہ جس چیز پر کہ گانے کا اطلاق ہو وہ حرام
ہے اور مرثیون مین اور قرآن پڑھنے مین اور مناجات کرنے مین گناہ اوسکا دوچند ہی
توضیح مجکو مناسب معلوم ہوا کہ اس آیۂ وافی ہدایہ کو اس مقام پر نقل کردون وَ
مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا
هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا وَلّٰى مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ
لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا فَبَشِّرْهُ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ترجمہ اور بعض آدمی ایسا ہے
کہ مول لیتا ہے لہویات کو تاکہ گمراہ کرے لوگون کو راہ خدا سے بغیر علم کے اور بنائے اُس
راہ خدا کو ہنسی ٹھٹھا یہ لوگ وہ ہین کہ اونکے واسطے عذاب ہی ذلیل کرنے والا اور
جسوقت کہ پڑھی جائین اوسپر آئتین ہماری تو منھ پھیر لیتا ہے ازروے غرور وسرکشی
کے گویا کہ اوسنے اونکو سنا ہی نہین گویا کہ اوسکے دونون کانون مین گرانی ہے پس
بشارت دے تو اوسکو ساتھ عذاب دردناک کے انتہی احادیث وتفاسیر سے ثابت
ہوتا ہی کہ اس آیۂ کریمہ مین لہو الحدیث یعنی لغویات مین گانا بھی داخل ہی اور یہ امر
تجربہ سے ہر شخص کو ثابت ہوسکتا ہے کہ گانا سننے سے اور ایسی صحبتون مین شریک
و مبتلا رہنے سے کسقدر غفلت اور قساوت دل مین پیدا ہو جاتی ہے کہ خدا کو آدمی
بھول جاتا ہی اور قرآن وحدیث اور وعظ ونصائح کے سننے کو جی نہین چاہتا اور اگر
کبھی کچھ سنتا بھی ہی تو اوسکے لیئے وہ نہ سننے کے برابر ہوتا ہے کہ اوسکے قلب تک

کچھ اوسکا اثر نہین پہونچتا جیسا کہ آیات بینات ماسبق سے ظاہر ہی اور رفتہ رفتہ آخر
اوسکی یہ نوبت پہونچتی ہی کہ نماز و روزہ و جمیع عبادات و اعمال خیر سے باز رہتا ہی اور
فسق و فجور مین مبتلا ہو جاتا ہی خصوصًا زنا و دیگر فواحش مین کہ یہ غنا باعث ہوتا ہی
انتعاش خواہش نفسانی و حیوانی کا اور اوسکو اسطرح قوت دیتا ہی کہ جسطرح غذا آدمی
کے بدن کو قوت دیتی ہی چنانچہ ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ نے کتاب عین الحیوۃ مین لکھا
ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ غنا گھر ہی نفاق کا و نیز اونہین
حضرت سے منقول ہی کہ سننا باجے کا اور گانے کا دل مین اسطرح نفاق کو اوگاتا ہے
کہ جسطرح پانی گھانس کو اوگاتا ہی و نیز اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ کلینی نے ساتھ سند صحیح
اور سند حسن کے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہی تفسیر مین اُس
آیت کی کہ حق تعالی نے مدح فرمائی ہی اوس جماعت کی کہ حاضر نہین ہوتی ہین قول
زور یعنی گفتار باطل مین کہ مراد اوس سے غنا ہی علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے جس آیہ کریمہ کا
یہ ترجمہ لکھا ہی وہ آیت یہ ہی وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ وَإِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا كِرَامًا
اس آیت کا حصہ آخر مع ترجمہ گناہ چہل و پنجم لہو یعنی باجا بجانے مین ابھی مذکور ہو چکا
ہی اور اخبار و احادیث و تفاسیر سے یہ امر ثابت ہی کہ اس آیۂ وافی ہدایہ مین جو
لفظ زور ہی اوس مین راگ اور جو لفظ لغو ہی اوس مین باجے سب داخل ہین و نیز عین الحیوۃ
مین لکھا ہی کہ بسند حسن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ غنا اُن گناہان
مین سے ہی کہ خداوند عالم نے اوسکے ارتکاب پر وعدہ آتش جہنم کا فرمایا ہے اور
بعد اوسکے اس آیت کو پڑھا وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي سے عَذَابٌ مُّهِينٌ تک
(یہ آیت مع ترجمہ ابھی نقل ہو چکی ہے) اور دیگر احادیث مین وارد ہوا ہی کہ گناہ کبیرہ
سے ہی کہ اس آیت مین اوسکے اوپر وعدہ عذاب مہین کا ہی اور بسند صحیح حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ جس گھر مین کہ غنا ہو [illegible] نازل ہو ذکر

دردناک بلاؤن کے محفوظ نہین ہو اور اوس مین دعا قبول نہین ہوتی اور فرشتے اوس مین داخل نہین ہوتے اور ساتھ سند معتبر کے اونہین حضرت سے منقول ہو کہ آپ نے فرمایا کہ مجلس غنا ایسی مجلس ہو کہ خداوند عالم نظر رحمت کی اوس مجلس کے لوگونکی طرف نہین کرتا اور غنا داخل ہو اس آیت مین کہ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ الآیہ ونیز اونہین حضرت سے منقول ہو تفسیر مین اس آیت کی کہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ یعنی پرہیز کرو تم نجاست اور پلیدی سے کہ وہ بت مین اور پرہیز کرو تم قول زور اور گفتگوے باطل سے فرمایا ہو کہ مراد قول زور سے غنا ہو اور دوسری حدیث مین فرمایا ہو کہ غنا گھر ہو نفاق کا اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے بسند معتبر منقول ہو کہ جو شخص اپنے نفس کو پاک کرے غنا سے اور اوسکو نہ سنے پس بدرستیکہ بہشت مین ایک درخت ہو کہ خداوند عالم ہواؤن کو حکم کرتا ہو کہ اوس درخت کو حرکت دین پس اوس سے ایسی اچھی آوازین سنین گے کہ ہرگز نہ سنی ہونگی اور جسنے کہ دنیا مین گانا سنا ہوگا وہ اوسکو نہ سنے گا اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہو کہ غنا مورث نفاق اور باعث فقیری کا ہوتا ہے اور دوسری سند کے ساتھ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے منقول ہو کہ بہت سننا گانیکا باعث فقیری اور پریشانی کا ہو اور بسند معتبر روایت کی ہو کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگون نے پوچھا معنی کو قول زور کے کہ خداوند عالم نے اوس سے نہی فرمائی ہو فرمایا کہ منجملہ قول زور ایک یہ بات ہو کہ کوئی شخص گانے والے کو کہے کہ واہ واہ تو نے خوب گایا اور بہت سے احادیث حرمت غنا مین وارد ہوئی ہین انتہی

کلامہ اعلی اللہ مقامہ اسی بحث غنا کو مین نے کسی قدر طول اس سبب سے دیا کہ اس زمانہ مین لوگ اکثر اس مین مبتلا ہوتے ہین خصوصا حضرات صوفیہ تو اسکو اعظم عبادات سمجھتے ہین اور اپنے اموات کے اعراس مین قرآن سے زیادہ غنا کا استعمال

کرتے ہین حالانکہ تفاسیر اہل سنت مین بہی کہا ہو کہ آیہ مسبوق الذکر مین جو لہو الحدیث ہو
اوس مین غنا بہی داخل ہو دیگر اس زمانہ مین جو صحبتین رقص و غنا کی ہوتی ہین اگر بنظر
تعمق و غور ملاحظہ کیا جاے تو بہت سے معاصی و فواحش پر مشتمل ہوتی ہین اول تو غنا ہی
کہ جسکی حرمت اخبار و احادیث و آیات کثیرہ سے ثابت ہی دوسرے رقص کہ اوس سے
زیادہ لہو لعب کوئی چیز نہین سکتا تیسرے زنان بازاری و ذوات الاعلام کا موجود ہونا اور
مردون کا بنظر حرام اونکو دیکہنا اور اونکی آواز دلکش کا غنا کے ساتہہ سننا کہ جو مقدمہ زنا کا
چوتہے اسراف و تبذیر کہ زر کثیر اس مین صرف ہوتا ہی اور اسکی مذمت اس کتاب کی فصل دوم
بحث سخاوت مین بیان ہو چکی ہی اور سیکڑون ریاستین ایسے ہی لہو و لعب مین تلف ہو گئین
اور اگر حقیقت مین غور سے دیکہا جاے تو یہ زنا بہی ام الخبائث ہی اور شراب سے کچہ اسکا
نشہ کم نہین ہوتا پانچوین جو شخص کہ بانی ایسی مجلس کا ہوتا ہی وہ سب اہل مجلس کا گناہ
اپنی گردن پر لیتا ہی حالانکہ اون لوگون کے گناہون سے بہی کچہ کم نہین ہوتا تنبیہہ حدیث
و تفاسیر سے ثابت ہوتا ہی کہ آیہ وافی ہدایہ مسبوق الذکر مین جو لفظ لہو الحدیث ہی اوس مین
استماع حکایات و قصص باطلہ مثل قصہ رستم و اسفندیار وغیرہ بہی داخل ہو پس کیا حال ہوگا
بوستان خیال و داستان امیر حمزہ و طلسم ہوشربا و غیرہ اسطرح کی کتابون کے ملاحظہ و
مطالعہ مین مشغول ہونے والون کا کہ جنکو خود اونکے مصنفین و ناظرین بالکل بے اصل
اور سرتاپا کذب و دروغ جانتے ہین اور یہ امر بہی ظاہر ہو کہ اسطرح کے اشغال آدمی کو
یاد خدا سے کسقدر غافل کرتے ہین چہل و ہفتم کہانا گوشت مردار کا چنانچہ خداوند عالم
نے قرآن مجید مین اوسکو فسق کہا ہو اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت
امام علی رضا علیہ السلام نے صریحا اوسکو گناہان کبیرہ مین سے سمجہا ہو اور فرمایا ہو کہ
جسطرح کہانا مردار کا حرام ہی اور گناہ کبیرہ ہی اوسیطرح جسوقت کہ اوسکو بیچے اور قیمت
اوسکی لے یہ بہی حرام ہی اور سحت ہی یعنی قیمت اوسکی مال حرام ہی حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ

وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ توضیح یہ پوری آیت یہ ہو حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ
الْخِنْزِيْرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ
وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْأَزْلَامِ
ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط چونکہ یہ آیہ وافی ہدایہ اکثر محرمات پر مشتمل تہا لہذا مین نے اس تمام ہر نقل
کیا اب اوسکے ترجمہ کے ساتھ بعض فوائد بہی بطور اختصار لکھتا ہون ترجمہ حرام کیا گیا
ہی اوپر تمہارے مردار (یعنی وہ جانور کہ بغیر ذبح کیئے ہوے خود مرگیا ہو اور
مچھلی اور ٹڈی اس حکم سے مستثنے ہین) اور حرام کیا گیا ہی خون (جو خون کہ بعد ذبح کے
گوشت مین رہ جاتا ہی وہ اس سے مستثنے ہی) اور حرام کیا گیا ہی گوشت سور کا اور
حرام کیا گیا ہی وہ جانور کہ جسکے ذبح کے وقت سوا خدا کے اور کسی کا نام لیا جاے
(ہر چند کہ اس سے وہ جانور مراد ہین کہ جو کفار اپنے بتون کے نام پر ذبح کرتے
ہین لیکن اس زمانہ مین بعض نافہم وجاہل مسلمان بہی شیخ سدو کے نام کا بکرا اور
ہٹیلے کے نام کا مرغا اور احمد کبیر کے نام کی گاے ذبح کرتے ہین اور بہر اسلام کا نام
لیے جاتے ہین بڑے افسوس وحسرت کی بات ہی) اور حرام کیا گیا ہی گلا گہوٹتا ہوا جانور
پس واے ہو اس زمانہ کے اون حضرات پر کہ جو گلا گہونٹی ہوئی مرغی کو حلال جانتے
ہین) اور حرام کیا گیا ہی وہ جانور کہ جو لکڑی یا پتہر کی چوٹ سے مرجاے اور وہ جانور
کہ بلندی سے نیچے گرایا گیا ہو اور مرجاے اور وہ جانور کہ کسی جانور کے سینگ مارنے
کے سبب سے مرگیا ہو اور وہ جانور کہ جسکو کسی درندہ نے کہایا ہو مگر وہ جسکو تم نے
ذبح کر لیا ہو (یعنی اگر کسی درندہ کے زخمی کرنے سے کوئی جانور مرگیا ہو تو وہ حرام ہی
اور اگر زخمی ہوکر زندہ رہا اور کسی مسلمان نے اوسکو ذبح کیا تو وہ حلال ہی اور اسیطرح
شکاری کتے کا پکڑا ہوا جانور اس حکم سے مستثنی ہی جس کتے کو کہ کسی مسلمان نے موافق
حکم شرع کے سدہایا ہو ... کا کتب فقہیہ سے معلوم ہو سکتا ہی) اور حرام کیا گیا ہی

وہ جانور کہ ذبح کیا گیا ہو اوپر نُصُب کے (نُصُب سے مراد وہ بت ہین کہ جو خانۂ کعبہ مین
... تھے ... قربانی چڑھایا کرتے تھے) اور حرام ہی یہ بات کہ
... گوشت کو ساتھ تیرون کے (ایک حیوان کے دس ٹکڑے
کرتے تھے اور دس تیر بناتے تھے اور انکا نام الگ الگ رکھا تھا اور ہر تیر کا ایک حصہ
مقرر کر دیا تھا بعض تیر ... جوا کھیلتے تھے اور جو تیر جسکے حصہ مین ...
اوسکو گوشت ... اسکی تفصیل مین طول فضول ہی کتب تفاسیر وغیرہ مین
سب ... لوگون کے جوا کھیلنے کا طریقہ لکھا ہوا ہی) یہ سب باتین فسق ہین (یعنی
بُرے کام ہین) چہل و ہشتم ربا یعنی سود کھانا ہی اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہے کہ
احادیث مین سات گناہان کبیرۂ مہلکہ مین شمار کیا گیا ہی اور حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت ہی کہ ایک درہم سود کا بدتر ہی ستر مرتبہ زنا کرنے سے اپنے محارم
کے ساتھ اور سود کھانیوالا اور دینے والا اور دستاویز لکھنے والا اور گواہ سب برابر
ہین حق سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہی اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا توضیح ترجمہ آیت کا
یہ ہی حلال کیا ہی اللہ نے تجارت کو اور حرام کیا ہی سود کھانیکو انتہی سود کھانے کی
کلام مجید مین نہایت سخت تاکید کے ساتھ ممانعت ہی اور اوسکے ارتکاب پر ہمیشہ جہنم
مین رہنے کے عذاب کا وعدہ فرمایا ہی اور بہت سی آیات مین اسکا ذکر ہی مین بخوف
طوالت یہان کہان لکھ سکتا ہون مجھے نہایت تعجب ہوتا ہی اون حضرات کے کلام سے
کہ جنہون نے اس زمانہ مین اپنے لیے ایک نئی روشنی قرار دی ہی حالانکہ وہ سب
اندھیرون سے بدتر ہی فَلَمَّا اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ
فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ یہ حضرات فرماتے ہین کہ سود نہ لینے سے مسلمانون کو بڑا نقصان
ہوتا ہی اور یہ خلاف مصلحت وحکمت ہی کہ خداوند عالم نے سود کا لینا حرام فرمایا حالانکہ
اپنی آنکھون سے یہ نہین دیکھتے کہ سیکڑون ریاستین اسی سود دینے کے ...

ہو لیکن اور پہر مسلمان سے سود لینے کی ممانعت ہو اسلیے کہ مسلمان سب آپس مین مثل بہائیونکے
ہین جیسا کہ اس کتاب مین قرآن وحدیث سے بخوبی ثابت ہو چکا ہو پس کیا مقتضا سے
حکمت ومصلحت یہی ہو کہ ایک بہائی اپنے نفع کے لیے دوسرے بہائی کے ضرر عظیم کا خواہان
ہو بلکہ اسی اخوت کا باعث ہو کہ خدا ورسول نے ضرورت کے وقت اپنے بہائی مسلمانونکو
قرض بلا سود دینے کی نہایت تاکید فرمائی ہو اور اوسکے ثواب کو صدقہ سے بہی زیادہ
مقرر فرمایا ہو اب رہبے غیر مسلم تو اون سے سود لینے کی ممانعت نہین ہو جیسا کہ اکثر علمای
اعلام کا فتوی ہو چہل و نہم کہانا مال یتیم کا اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہو اور احادیث
مین سات گناہان کبیرۂ مہلکہ مین سے شمار کیا گیا ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت ہو کہ کہانیوالا مال یتیم کا قیامت کے دن آئیگا حالانکہ آگ اوسکے پیٹ مین
بہڑکتی ہوگی اور شعلے اوسکے منہ سے نکلتے ہونگے وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ
أَحْسَنُ توضیح پوری آیت یہ ہو وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيمِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ
يَبْلُغَ أَشُدَّهُ ترجمہ اور نہ نزدیک جاؤ تم مال یتیم کے لیکن ساتہ اوس بات کے کہ جو
بہتر ہو یہان تک کہ پہونچے وہ یتیم اپنی قوت جوانی کو انتہی یہ جو فرمایا ہو کہ لیکن ساتہ اوس بات
کے کہ جو بہتر ہو ظاہرا اس سے یہ مراد ہو کہ اگر کوئی شخص کسی یتیم کے مال کا متولی ہو اور
خود محتاج ہو تو اوسکے جوان ہونے تک اگر کام کرنے کے عوض مین اوسکے مال مین سے
بقدر احتیاج وضرورت کچہ کہالے تو مضائقہ نہین ہو اور مؤلف رسالہ نے جو حدیث
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے لکہی ہو گویا وہ تفسیر ہو اس آیۂ وافی ہدایہ کی إِنَّ
الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَىٰ ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ
سَعِيرًا ترجمہ تحقیق جو لوگ کہ کہاتے ہین مالون کو یتیمون کے ازروے ظلم کے سوا اسکے
نہین ہو کہ کہاتے ہین اپنے پیٹون مین آگ کو اور عنقریب داخل ہونگے آتش دوزخ
مین پنجاہم چوری کرنا اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہو اور اوسکی بزرگی مین یہی بات کافی ہو

حد اوسکی ہاتھ کاٹنا ہی ساتھہ چند شرائط کے کہ ذکر اوسکا اپنے مقام پر ہے یعنی کتب فقہ
مین خواہ ساتھہ قہر و غلبہ کے لوگون کے مال کو چرائے یا ساتھہ مکر و حیلہ کے اَلسَّارِقُ وَ
السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا توضیح یہ پوری آیت یہ ہو وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ
فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ترجمہ
و چوری کرنیوالا مرد اور چوری کرنیوالی عورت پس کاٹو تم ہاتھ اون دونون کے سزا ہے
عوض مین اوس کام کے کہ جو اونہون نے کیا عذاب ہو اللہ کی جانب سے اور اللہ غالب
ہی صاحب حکمت پنجاہ و یکم بخس ہی کیل و وزن میں یعنی ترازو اور پیمانہ مین کمی کرنا اور
اسی طرح کمی کرنا ہی گز وغیرہ مین اون چیزون سے کہ واسطے کسی شی کے اندازہ کرنے کے لیے
مقرر کی گئی ہون اور اس گناہ کی بزرگی مین یہی کافی ہی کہ خداوند عالم نے قوم شعیبؑ کو
بسبب اوسکے ہلاک کیا وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ
وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ توضیح یہ اس فصل سوم کی تیسوین صفت قبیحہ ہی
اوسکو ملاحظہ کرنا چاہیے اور یہ آیہ وافی ہدایہ بھی مع ترجمہ وہان مذکور ہی پنجاہ و دوم
خیانت ہی امانت مین چنانچہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام علی رضا
علیہ السلام نے صریحا اوسکو کبائر سے شمار کیا ہی اور اسی طرح نہ دینا امانت کا حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ تین چیزین ہین کہ کسی کا عذر اوس مین مقبول
نہین ہی ادا کرنا امانت کا اور وفا کرنا ساتھہ عہد کے اور نیکی کرنا ساتھہ والدین کے نیک
ہون یا بد اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى اَهْلِهَا توضیح یہ پوری آیت
مع ترجمہ فصل دوم صفت حسنہ دہم عدل مین مذکور ہی و نیز خیانت اسی فصل سوم کی بیسوین
صفت قبیحہ ہی اوسکو ملاحظہ کرنا چاہیے پنجاہ و سوم مال کسی کا ناحق روک رکھنا یعنی
نہ دینا خواہ زبردستی ہو کہ اوسکے تئین غصب کہتے ہین اور خواہ خرید و فروخت باطل مین ہو
اور اسی طرح جس وقت کسی کا کچھہ مطالبہ کسی کے ذمہ ہو کہ صاحب مطالبہ اوسکو طلب کرے

اور شخص مذکور ہے یہ سب چیزین شامل امانت کے ہین اور معصوم نے اوسکو گناہ کبیرہ شمار کیا ہو
وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ توضیح ترجمہ آیت یہ ہو اور نہ کہا ؤ اپنے مالونکو درمیان
اپنے ساتھ باطل کے یعنی ناحق، انتہی بحث بیستوین صفت قبیحہ خیانت کے ذیل مین کسی قدر
مذمت غصب کی بہی کی گئی ہو اوسکو ملاحظہ کرنا چاہیے و نیز ظاہر ہو کہ غصب اون گناہو نمین
سے ہو کہ جو فقط توبہ کرنے سے بخشے نہین جاتے جب تک کہ صاحب مال کو راضی نہ کرے
و نیز زمین مغصوب مین نماز صحیح نہین ہوتی اور اسی طرح اگر کپڑے غصبی پہنے ہو اور اسی طرح
غصبی پانی سے وضو درست نہین ہو اور اس گناہ کی شناعت قریب قریب قتل نفس کے
ہو لیکن یہ مقام تفصیل کا نہین ہو پنجاہ و چہارم اپنے مال کو بیہودہ خرچ کرنا خواہ
ایسے امر مین ہو کہ خرچ کرنا اوس مین جائز ہو لیکن زیادہ خرچ کر ڈالے اور اسکو اسراف
کہتے ہین اور خواہ ایسے امر مین ہو کہ خرچ کرنا اوس مین جائز ہی نہ ہو اور اسکو تبذیر کہتے
ہین اور ان دونون کو معصوم نے گناہان کبیرہ مین شمار کیا ہو إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ
و نیز إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ توضیح اس کتاب کی فصل دوم صفت
حسنہ دوازدہم سخاوت مین اسراف و تبذیر دونون کی مذمت ہو اور یہ دونون آیتین بہی
مع ترجمہ مذکور ہین اوسکو ملاحظہ فرمانا چاہیے پنجاہ و پنجم رشوت لینا حاکم کا حکم کرنے مین
خواہ ساتھ حق کے حکم کرے خواہ ساتھ ناحق کے اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہو یہان تک کہ
بہت سی احادیث مین اوسکو کفر کہا ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہو
کہ سحت یعنی مال حرام کہانے کی بہت سی قسمین ہین مگر رشوت لینا کفر ہو ساتھ خدا و رسول
کے توضیح جو آیت کہ باب غصب مین مذکور ہوئی اوس مین رشوت دینے کا ہی ذکر
ہو چنانچہ وہ پوری آیت یہ ہو وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى
الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ترجمہ اور نہ کہاؤ
تم اپنے مالون کو درمیان اپنے ساتھ باطل کے یعنی ناحق، اور نہ پہنچاؤ تم، ونکو طرف حاکمونکے

اسواسطے لیکہ تم ایک حصہ کو لوگون کے اموال مین سے ساتھ گناہ کے حالانکہ تم جانتے ہو
کہ دوسرے کا حق ہو تمہارا نہین ہی انتہی اس آیہ شریفہ مین جو ناحق مال کہانے کی
ممانعت ہی اس مین چوری اور خیانت اور قماربازی اور غصب اور رشوت وغیرہ سب
امور داخل ہین جیسا کہ ظاہر ہی کہ یہ سب مال ناحق ہی اور لوگون کا مال کہانے کے لیے
حاکمون کے پاس پہونچانیکی ممانعت ہی اسکی بہی کئی شقین ہین ایک یہ کہ کسی پر جہوٹے
دعوے کی نالش حاکم تک لیجائے اور جہوٹے گواہ وغیرہ پیش کرکے لوگون کا مال لیلے
اور دوسرے یہ کہ حاکم سے سازش کرلے اور اسکو رشوت دے تاکہ کسی کا مال و زمین اسکو
ناحق دلوادے افسوس کہ اس زمانہ مین رشوت کے لینے دینے کا بہت رواج ہوگیا ہے
ہین ہرچند کہ لینے والا اور دینے والا دونون برابر ہین مگر تاہم زیادہ الزام لینے والے
ہی پر ہی اس سبب سے کہ لینے والا تو اپنے اختیار سے لیتا ہی اور دینے والے کی دو حالتین
ہین ایک تو یہ کہ کسی کا مال یا زمین ناحق لینے کے لیے اپنے اختیار سے کوئی مقدمہ
دائر کرے اور اسواسطے حاکم کو رشوت دے کہ شے مدعا بہا ناحق اسکو مل جاوے ایسی
حالت مین واقعی لینے والے مین اور اس مین کوئی فرق نہین ہوسکتا اور دوسری
حالت یہ ہی کہ بغیر رشوت دیے ہوے حاکم ظالم و نامنصف بلکہ بے ایمان کے سبب سے
اسکی جان یا آبرو یا مال ناحق معرض تلف مین ہی اور حالت اضطرار مین یہ دیتا ہے
ایسی حالت مین کیا بعید ہی کہ حق سبحانہ و تعالی کہ جو غفور و رحیم ہی اسکو معذور سمجھے
اور اسکے گناہ کو بخشدے بہرحال زیادہ تر تدارک حکام اور عمال ہی کا ضروری ہی جہانکی
سرکار دولتمدار اسکا بہت انتظام کرتی ہی مگر بعض لوگ ایسے خبیث النفس اور بندہ کا زر
ہین کہ وہ کسی طرح نہین مانتے اور حکام بالا جو اسپر مطلع نہین ہوتے وہ بیچارے مجبور
ہین زیادہ تر میرا خطاب اور کلام اپنے برادران ایمانی و اسلامی سے ہی اس لیے کہ
مسلمانون کا یہ طریقہ و وتیرہ کبھی نہین رہا اور اگر بنظر تامل و غور دیکھا جائے تو یہ فعل قبیح

وتشنیع اصول اسلام کے خلاف ہی البتہ یہود کا یہ وتیرہ تہا چنانچہ حق سبحانہ وتعالی اونکی مذمت مین فرماتا ہی سَمَّاعُونَ لِلْكَذِبِ أَكَّالُونَ لِلسُّحْتِ ترجمہ بہت سننے والے ہین واسطے جہوٹ کے بہت کہانیوالے ہین واسطے مال حرام کے انتہی عمدۃ البیان مین لکہا ہی کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مراد سحت سے رشوت ہی اور اس آیت کے قبل اونہین یہود کے باب مین فرمایا ہی کہ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ ترجمہ اونکے واسطے دنیا مین ذلت ورسوائی ہی اور اونکے واسطے آخرت مین عذاب عظیم ہی انتہی یہ امر اظہر من الشمس ہی اور جس شخص نے کہ کچہہ بہی تتبع آثار واخبار کا کیا ہوگا وہ اسکو بخوبی جانتا ہوگا کہ جب سے یہود کے یہان اس طرح کے افعال شنیعہ وقبیحہ کا شیاع ہوا اونکے یہان سے حکومت وسلطنت جاتی رہی اور آج تک پہر کبہی نصیب نہوئی گو بعض یہودی کیسے ہی متمول ہون مگر آج تک حکومت اون سے مسلوب ہی اور دوسرون ہی کی رعایا ہین اور ذلت محکومیت مین مبتلا ہین ونیز حق سبحانہ وتعالی اونہین یہود کے باب مین فرماتا ہی وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝ لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ترجمہ اور دیکہیگا تو اکثر کو اونہین یہودیون مین سے کہ دوڑتے ہین بیچ گناہ کے اور ظلم کے اور بیچ کہانے اونکے رشوت کو البتہ برا کام ہی جو کہ وہ عمل مین لاتے ہین کیون نہین منع کرتے اونکو عابد لوگ اور علما اونکے مذہب کے کہنے اونکے سے گناہ کی باتون کو اور کہانے اونکے سے رشوت کو البتہ برا کام ہی کہ جو وہ کرتے ہین انتہی افسوس کہ اس سے زیادہ اس مبحث کو مین یہان طول نہین دیسکتا ورنہ بہت کچہہ لکہتا مَنْ لَا يَكْفِيهِ الْيَسِيرُ لَا يَكْفِيهِ الْكَثِيرُ پنجاہ وششم حکم کرنا ساتہہ ناحق کے اور اس گناہ کی بزرگی مین یہی کافی ہی کہ خدای تعالی نے اوسکو سورۂ مائدہ مین کفر وفسق کہا ہی اور جسطرح حکم ساتہہ ناحق کے کرنا

سیزدہم رشوت

پنجاہ وپنجم رشوت

گناہ کبیرہ ہی اسی طرح حق بات پر حکم کرنیکو معطل کرنا گناہ کبیرہ ہی جبکہ اوسکے شرائط اور
ارکان پائے جاتے ہین وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ **توضیح**
ترجمہ اس آیت کا یہ ہی اور جو لوگ کہ نہ حکم کرین ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ نے
پس وہی لوگ کافر ہین انتہی ونیز اسی سورہ مین ہی وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ
فَأُولٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ترجمہ اور جو لوگ کہ نہ حکم کرین ساتھ اوس چیز کے کہ نازل
کی ہی اللہ نے پس وہی لوگ ظالم ہین انتہی ونیز اسی سورہ مین ہی وَلْيَحْكُمْ أَهْلُ
الْإِنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ
ترجمہ اور چاہیے کہ حکم کرین اہل انجیل ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے اُسی انجیل
مین اور جو لوگ کہ نہ حکم کرین ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی ہی اللہ نے پس وہی لوگ
فاسق ہین تنبیہ مقدمہ غیر حاکم شرع کے پاس نالش کرنے جانا اور وہ بہت بڑا گناہ ہی
اور جو مال کہ کسی سے لے ساتھ حکم ایسے شخص کے کہ جو حاکم شرع جامع الشرائط نہو وہ حرام
ہوگا اگرچہ بحق ہو بلکہ اہانت شریعت کی ہی اور اسکا فاعل فاسق ہی اور خدا وند عالم نے
اوسکو سورۂ نساء مین گمراہی وضلالت کہا ہی **توضیح** ظاہرا مراد مؤلف رسالہ کی اس
آیت سے ہی أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ وَمَا
أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا
بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا ترجمہ کیا نہین دیکھا تو نے تعجب سے
طرف اون لوگون کے کہ گمان کرتے ہین کہ تحقیق وہ ایمان لائے ہین ساتھ اُس چیز کے
کہ نازل کی گئی ہی تیری طرف (یعنی قرآن) اور ساتھ اوس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے
تجھسے پہلے (یعنی توریت وانجیل وغیرہ) ارادہ کرتے ہین اس بات کا کہ محاکمہ کرین طرف
طاغوت کے (یعنی گمراہ وظالم وسرکش کے) حالانکہ تحقیق حکم کیے گئے ہین وہ لوگ اس
بات کا کہ انکار کرین ساتھ اوسی طاغوت کے اور ارادہ کرتا ہی شیطان اس بات کا کہ

گمراہ کردے اونکو گمراہ ہونا دور کہ راہ راست کی طرف کبھی رجوع نہ کرین انتہی یہ آیت ایک منافق کے باب مین نازل ہوئی ہی چنانچہ عمدۃ البیان مین لکھا ہی کہ ایک یہودی کا منافق سے جھگڑا ہوا یہودی نے کہا کہ محمد صلعم رشوت نہین لیتا ہی ہم اوسکے پاس اپنا مقدمہ لیجائین وہ ہمکو حکم مناسب دیگا اور منافق نے کہا کہ کعب بن اشرف یہودی کے پاس چلین آخرالامر یہودی اوسکو رسول خدا صلعم کے پاس پکڑ کر لایا حضرت نے موافق دعوی یہودی کے حکم دیا اوس مقدمہ مین خدای تعالی فرماتا ہی **پنجاہ و ششم** ناحق گواہی دینا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ ناحق گواہی دینے والا اپنے پائون کو جگہ سے نہین اوٹھاتا ہی کہ لازم ہوجاتا ہی اوسکے واسطے جہنم و نیز اونہین حضرت سے روایت ہی کہ جو شخص کہ ناحق گواہی دے کہ اوسکے سبب سے کسی مسلمان کے مال کو لوگ ناحق لے لین وہ شخص اوسی جگہ مستحق آتش دوزخ کا ہوگا **توضیح** حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ترجمہ اور درست کرو گواہی کو یعنی سچی گواہی دو واسطے رضامندی خدا کے یہ سچی گواہی دینا ایسی بات ہی کہ نصیحت کیا جاتا ہی ساتھ اوسکے وہ شخص کہ ایمان لایا ہو ساتھ خدا کے اور روز قیامت کے انتہی اس آیہ وافی ہدایہ مین حق سبحانہ وتعالی نے سچی گواہی دینے کو ایمان کے ساتھ قرین کیا ہی اور عرف مین بھی جو کوئی جھوٹی گواہی دے اوسکو بے ایمان کہتے مین **پنجاہ و ہفتم** کتمان شہادت ہے یعنی اپنی گواہی کا چھپانا اور حضرت صادق ع نے اوسکو گناہان کبیرہ مین شمار کیا ہی اور خداوند عالم نے فرمایا ہی وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ یَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ اور وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ **توضیح** ترجمہ آیت اول یہ ہی اور نہ چھپاؤ تم گواہی کو اور جو شخص کہ چھپاوے اوسکو پس تحقیق گنہگار ہی دل اوسکا انتہی اور دوسری آیت کا ترجمہ یہ ہی اور کون زیادہ ظالم ہی اوس شخص سے کہ چھپاوے گواہی کو

جو اوسکے پاس ہو اللہ کی جانب سے **ششم** جھوٹی قسم کہانا حضرت امام محمد باقر ؑ سے
منقول ہی کہ جھوٹی قسم کہانا جنگ کرنا ہی ساتھہ خدا کے اور حضرت امام جعفر صادق ؑ
سے روایت ہی کہ خدا ے عز و جل نے فرمایا ہی کہ مین اپنی رحمت نہ پہونچاؤنگا اوس
شخص کو کہ جو جھوٹی قسم کہائے بلکہ بعض مقامات مین جھوٹی قسم کا کفارہ دینا واجب
ہوتا ہی مثل گوسفند اور گاے اور اونٹ ذبح کرنے کے جیسا کہ حج مین یہ جانور ذبح
کیے جاتے ہین **توضیح** جو شخص کہ قسم بہت کہاتا ہی وہ لوگون کی نظر مین ذلیل و خوار
و بے اعتبار ہو جاتا ہی اگرچہ سچی باتون مین ہی ہو چہ جائیکہ جھوٹی قسمین کہائے
چنانچہ حق سبحانہ و تعالی نے ایک کافر کی مذمت مین کہ اوسکا نام ولید ابن مغیرہ تھا
فرمایا ہی وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ترجمہ اور نہ کہنا مان تو ہر ایک بہت قسم کہانیوالے
ذلیل کا انتہی اور یہ پوری آیت مین بائیسوین صفت قبیحہ سخن چینی مین لکہہ دیا ہون
اوس مین اس کافر کی بہت سی صفات ذمیمہ کا بیان ہی اور یہ عادت منافقون کی تہی
کہ ہر بات پر جھوٹی قسم کہاتے تہے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی اسکی خبر دیتا ہی وَلَيَحْلِفُنَّ
إِنْ أَرَدْنَا إِلَّا الْحُسْنَىٰ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ترجمہ اور البتہ قسمین کہاتے
ہین وہی منافق کہ نہین ارادہ کیا ہمنے مگر نیکی کا اور اللہ گواہی دیتا ہی کہ تحقیق وہ
لوگ جہوٹے ہین انتہی و نیز فرماتا ہی وَيَحْلِفُونَ بِاللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنكُمْ وَمَا هُم مِّنكُمْ
ترجمہ اور قسمین کہاتے ہین وہی منافق ساتھہ اللہ کے کہ وہ تم مین سے ہین حالانکہ
وہ لوگ تم مین سے نہین ہین انتہی اور اسطرح کی آیتین قرآن شریف مین بہت ہین
کہ جس مین منافقون کی جھوٹی قسمین کہانیکا بیان ہی پس نہایت افسوس کی بات ہی
کہ کوئی مسلمان منافقون کے طریقہ کو اختیار کرے اور جو شخص کہ کسی بات کا عہد کرے
اور اوسپر قسم کہائے اور پہر اوسکو پورا نہ کر سکے اور توڑ ڈالے تو اوسپر تین کفارون
مین سے ایک کفارہ کا دینا واجب ہوتا ہی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی لَا يُؤَاخِذُكُم

اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْٓ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗٓ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ۭ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ۭ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ۭ وَاحْفَظُوْٓا اَيْمَانَكُمْ ۭ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ترجمہ نہین مواخذہ کرتا ہی اللہ ساتھ لغو کے تمہاری قسمون مین (یعنی اگر بے اختیار و بیقصد و ارادہ کسی کے منہ سے قسم نکلجائے تو اوسپر حق سبحانہ و تعالی مواخذہ نہین کرتا) ولیکن مواخذہ کریگا اللہ تم کو ساتھ اوسکے کہ عہد کیا ہی تم نے قسم کہاکر (یعنی ساتھ قصد و ارادہ کے) پس کفارہ اوسکا کہانا کہلانا ہی دس مسکینون کا اوسط سے اوس چیز کے کہ جو تم اپنے اہل و عیال کو کہلاتے ہو یا کپڑا پہنانا اونہین دس مسکینون کا یا آزاد کرنا ایک بندہ کا پس جو شخص کہ نپائے ان مین سے کسی چیز کو پس روزہ رکہے تین دن یہ کفارہ ہے تمہاری قسمون کا جسوقت کہ قسم کہاؤ تم اور اوسکو توڑ ڈالو اور حفاظت کرو تم اپنی قسمون کے توڑنے سے اسی طرح بیان کرتا ہی اللہ واسطے تمہارے اپنی آیتونکو تا کہ تم شکر کرو اوسکی نعمتون کا انتہی اور مؤلف رسالہ نے جو کفارہ لکہا ہی وہ ایسی جہوٹی قسم کا ہی کہ جو بغیر عہد کے ہو **بست و یکم** سحر ہی یعنی جادو کرنا اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہی اور حضرت رسول خدا صلعم سے روایت ہی کہ جادو کرنا سات گناہان کبیرۂ مہلک مین سے ہی اور بزرگی اس گناہ کی اسقدر ہی کہ شریعت مین اسکی حد قتل کرنا مقرر ہوئی ہی اور حضرت امام جعفر صادق ؑ سے روایت ہی کہ ساحر گناہ مین مانند کافر کے ہی **توضیح** حق سبحانہ و تعالی جادو سیکہنے والون کی بابت فرماتا ہی وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ۭ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ڜ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ۭ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور سیکہتے ہین وہ لوگ اسر

چیز کو کہ ضرر پہونچاتی ہو اونکو اور نہین نفع دیتی ہو اونکو اور البتہ تحقیق کہ جا نا ہو اونہون نے کہ جو کوئی مول لیوے اوسی جادو کو نہین ہو واسطے اوسکے بیچ آخرت کے کچھ حصہ اور البتہ برا ہو جو کچھ کہ بیچا ہو اونہون نے بدلے اوسکے نفسون اپنے کو کاشکے وہ جانتے اور اگر تحقیق کہ وہ ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو البتہ ثواب نزدیک سے اللہ کے بہتر تہا کاشکے وہ جانتے انتہی ان آیات بینات سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ سحر کا سیکہنا اور کرنا کفر ہو اور انکے ماقبل جو آیتین ہین اون مین ہاروت و ماروت دو فرشتون کا قصہ ہو و نیز اون شیطانون کا ذکر ہو کہ جو حضرت سلیمان ع کے ملک مین لوگونکو جادو سکہلاتے تہے مین نے بخوف طوالت یہان نہین لکہا جسکا جی چاہے وہ تفاسیر مبسوطہ کیطرف رجوع کرے اس زمانہ مین جو لوگ جہاڑ پہونک کرتے ہین اور منتر پڑہتے ہین اون مین الفاظ کریہہ و مہملہ ہوتے ہین اور اکثر ہذیانات پر مشتمل ہوتے ہین اور لونا چماری اور گورکھ ناتہ اور بہیرون اور نارسنگہہ وغیرہ شیاطین کا نام لیتے ہین اور اوسکو سفلی عمل کہتے ہین یہ سب اقسام سحر مین سے ہین اور اس سے اجتناب و احتراز کرنا ہر مومن و مسلمان کو واجب و لازم ہو مومنون اور مسلمانون کے لیے آیات قرآن اور ادعیۂ ماثورہ کیا کم ہین کہ دافع ہر بلا و مرض و درد و الم ہین اور کس چیز مین ان سے زیادہ اثر ہو سکتا ہو لیکن اکل حلال و صدق مقال و نیت خالص و اعتقاد درست شرط ہو فبای حدیث بعدہ یؤمنون شصت و دوم کہانت ہو اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہو چنانچہ اخبار مین وارد ہوا ہو کہ کاہن گناہ مین مانند ساحر کے ہو و نیز وارد ہوا ہو کہ جو شخص خود کہانت کرے یا کوئی دوسرا شخص اوسکے واسطے کہانت کرے وہ دین محمد سے نکل گیا اور اوس سے بیزاری اختیار کی الکاہن کالساحر والساحر کالکافر توضیح زمانہ سابق مین کہانت ایک علم تہا کہ شیاطین کی مدد سے کاہنونکو بعض حالات آیندہ معلوم ہو جاتے تہے اور بہت کچھ دوسری طرف سے اوس مین

جھوٹ ملاتے تھے اونکی تفصیل مین طول ہی اور سطیح وغیرہ کاہنون کے قصص وحکایات مشہور وکتب تواریخ مین مندرج ہین جیسے ہمارے حضرت صلعم مبعوث ہوے اور شیاطین کا آسمان پر جانا موقوف ہوا تب سے یہ علم ہی منقطع ہو گیا مین اس مقام پر ایک آیت مع ترجمہ وتفسیر مختصرہ عمدۃ البیان سے نقل کرتا ہون اوس سے کچھہ مجمل حالات اس فن کے معلوم ہوجائینگے جسکو تفصیل کا شوق ہو وہ تفاسیر وتواریخ مبسوطہ کیطرف رجوع کرے هَلْ أُنَبِّئُكُمْ کیا خبر دونون مین تم کو کہ آدمیون مین سے عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ اوپر کس شخص کے نازل ہوتے ہین شیاطین تَنَزَّلُ نازل ہوتے ہین عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ اوپر ہر دروغگو أَثِيمٍ گنہگار کے مثل جادوگر اور کاہن کے کہ وہ يُلْقُونَ السَّمْعَ آگے کرتے ہین کان کو شیاطین کی باتون کے سننے کو اور جھوٹی باتین اون سے سنتے ہین اور کچھہ جھوٹ اپنی طرف سے ملاتے ہین وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ اور اکثر اون کے جھوٹے ہین اس امر مین کہ شیاطین کیطرف منسوب کرتے ہین اور پہلے اس سے گذر گیا ہے کہ سابق مین شہاب ثاقب کے مارنے سے پہلے شیاطین آسمان پر جاتے تھے اور فرشتون کی باتین سنتے تھے اور بعضی کسی بات پر مطلع ہوکر اور کچھہ اپنی طرف سے اوس مین ملاکر کاہنون سے کہتے تھے اور کاہن دوسرے آدمیون کے روبرو ذکر کرتے تھے کچھہ اپنی طرف سے زیادہ کرکے اور أَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ اشارہ اسی کی طرف ہی اور ہمارے پیغمبر کے زمانہ مین اونکو اوپر جانے سے ممانعت ہوگئی اور اگر جاتے ہین تو شہاب ثاقب سے جو کہ مثل ستارون کے گرتے ہین ہانکے جاتے ہین حاصل یہ ہی کہ خدای تعالی فرماتا ہی کہ لائق نہین ہی کہ محمد صلعم کے پاس شیاطین نازل ہون اسواسطے کہ وہ اونکے پاس نازل ہوتی ہین کہ جو شریر اور دروغگو ہو واسطے مناسبت اور دوستی کے درمیان اونکے اور یہ امر درمیان محمد صلعم اور شیاطین کے مفقود اور معدوم ہی اسواسطے کہ محمد صلعم تو لوگونکو طرف دین حق اور توحید کے بلاتا ہی اور لوگونکو شرک اور بت پرستی سے منع کرتا ہی اور شیاطین

لوگونکو شرک اور بت پرستی پر آمادہ کرتے ہین اور راہ حق سے منحرف کرتے ہین پس درمیان
محمدؐ کے اور اونکی دوستی اور مناسبت کس طرح متصور ہو اور سوا اسکے یہ بات ہی کہ درونگو
آدمی شیاطین سے سنتے ہین اور اون سے علامتون کو دریافت کرکے موافق خیالات
اپنے کے اوس مین اپنی طرف سے زیادہ کرتے ہین اکثر باتونکو کہ مطابق واقع کے نہین
ہوتین چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہی کہ ایک کلمہ کہ جن اپنے دوست کاہن کی کان
مین ڈالے تو وہ کاہن زیادہ سو کلمون سے اوس مین زیادہ کرے اپنی طرف سے
اور لوگون سے بیان کرے اور محمد صلعم ایسا نہین ہی اسواسطے کہ وہ بیحد اور بے شمار
غیب کی باتون سے خبر دیتا ہی اور وہ سب مطابق واقع کے ہوتی ہین یہ سبب ہی کہ
جو رسول خداؐ کے پاس شیاطین نہین نازل ہوتے ہین انتہت عبارۃ عمدۃ
البیان شصت و سوم فریب دینا مسلمانون کو ساتھہ دہوکا دینے کے یا مکر کرنے کے
یا کسی چیز مین کوئی چیز ملا دینے کے (مثلاً دودھ مین پانی ملا دے یا سونے اور چاندی
مین تانبا اور پیتل وغیرہ) حضرت امیر المؤمنینؑ سے روایت ہی کہ مکر وخدعہ آتش جہنم
مین ہی اور حضرت رسول خداؐ نے فرمایا ہی کہ ہم مین سے وہ مسلمان نہین ہی کہ کسی
مسلمان کے ساتھہ مکر کرے اور اونہین حضرت سے منقول ہی کہ ملعون ہی وہ شخص کہ
جو غش کرے اپنے بہائی مسلمان سے توضیح غش کے معنی کسی عمدہ شی مین کوئی ناقص
شی ملاکے دینا ہی اور اور طرح کے فریب پر بہی اسکا اطلاق ہو سکتا ہی اور مکر و فریب
کرنا صفت ہی منافقون کی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی اونکی مذمت مین فرماتا ہی يُخَادِعُونَ
اللّٰهَ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَمَا يَخْدَعُونَ اِلَّا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ اور یہ آیہ کریمہ مع
اور آیات کے اسی فصل سوم کی اٹھائیسوین صفت قبیحہ دورولی اور دوزبانی مین مع
ترجمہ مین نقل کر دیا ہون لہذا اس مقام پر ترجمہ کی ضرورت نہین معلوم ہوئی
شصت و چہارم مستعار نہ دینا اسباب ضرورت روزمرہ کا اوس شخص کو کہ جسکو اوسکی

ضرورت ہو ہمسایہ ہو یا بیگانہ چنانچہ خداوند عالم نے وعدہ عذاب کا فرمایا ہی اوس شخص کے لیے کہ ندے ماعون کو مگر یہ کہ عاریت لینے والا ضایع کردیتا ہو تو اوس وقت البتہ ندینا جائز ہوگا چنانچہ کسی نے خدمت مین حضرت امام جعفر صادق ع کی عرض کی کہ ہمارے ایسے ہمسایہ ہین کہ اسباب عاریت کو ضایع کردیتے ہین آپ نے فرمایا کہ اگر ایسا ہی تو اونکو نہ دیا کرو الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُنَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ توضیح یہ پوری آیت یہ ہی فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاؤُنَ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ترجمہ پس عذاب ہی واسطے اون نماز پڑہنے والونکے کہ وہ لوگ اپنی نماز سے غافل ہین (یعنی اوسکی کچھ وقعت اونکی نگاہ مین نہین ہی اور پابندی نہین کرتے جی چاہا پڑہی جی چاہا نہ پڑہی) ایسے وہ لوگ ہین کہ دکہانے کے واسطے نماز پڑہتے ہین اور نہین دیتے ہین ماعون کو انتہی ماعون کے معنی زکوۃ کے بہی آئے ہین. مگر اکثر اسکا اطلاق ان چیزون پر ہوتا ہی کہ جنکی روزمرہ کے کامون مین ضرورت ہوتی ہین اور وہ کم قیمت ہوتی ہین مثل آگ اور نمک اور لکڑی اور پانی اور دیگچی اور سل اور بٹا اور کلہاڑی اور ڈول اور رسی وغیرہ کے ان چیزون کا مانگنے سے نہ دینا گناہ ہی اور یہ ظاہر ہی کہ اگر ان چیزون کا دینا آپس مین ایک دوسرے کو منقطع ہو جائے تو روزمرہ کے کامون مین نہایت حرج واقع ہو شصت و پنجم ۶۵ کفران نعمت ہی خدای تعالی کا یعنی ناشکری کرنا چنانچہ فرمایا ہی لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ یعنی اگر شکر نعمت کا کروگے تم تو زیادہ کرونگا مین تمہاری نعمت کو اور اگر ناشکری کروگے تم تو عذاب میرا بہت سخت ہی اور یہ ظاہر ہی اور ہر شخص اس بات کو دریافت کر سکتا ہی کہ بہت سے لوگ ایسے ہین کہ بسبب کفران نعمت کے نعمتین اون کے ہاتہ سے نکل گئین شعر

شکر نعمت نعمتت افزون کند کفر نعمت از کفت بیرون کند

توضیح فصل دوم مین چوتہی صفت حسنہ شکر نعمات الہی ہے اوس کو ملاحظہ کرنا چاہیے

شصت و ششم حسد ہے اور وہ بہت بڑا گناہ کبیرہ ہے اور حکیمون نے
کہا ہے کہ حسد سب برائیون سے بدتر ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت ہو کہ ہر آئینہ حسد کہا جاتا ہے ایمان کو جسطرح کہ آگ لکڑی کو کہا جاتی
ہے اور بعض اخبار مین وارد ہے کہ جب تک کہ حسد کو زبان سے اظہار نہ کرے وہ
بخشدیا جاتا ہو اور اونہین حضرت سے منقول ہو کہ حسد کرنیوالے کے لیے اسی قدر غنیمت ہے
کہ حسد سے اوسکا بدن جل نہین جاتا **توضیح** اسی فصل سوم کی آٹھوین صفت قبیحہ
حسد ہو اوسے ملاحظہ کرنا چاہیے **شصت و ہفتم** تکبر ہو اور آیتین اوسکی مذمت
مین بہت ہین اور حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہو کہ جہنم مین ایک میدان
ہو کہ تکبر کرنے والون کے لیے مخصوص ہو اوسکو سقر کہتے ہین اور حضرت رسول خدا سے روایت ہے
کہ جو کوئی زمین پر تکبر کی راہ سے چلتا ہو تو لعنت کرتی ہو اوسکو زمین اوسکے پاؤنکے نیچے
اور آسمان اوسکے سر کے اوپر **توضیح** اسی فصل سوم کی چوتھی صفت قبیحہ تکبر ہو اوسکو دیکھنا چاہیے
شصت و ہشتم ریا اور خود نمائی ہو اور یہ اگر کسی کے سامنے ہو تو اوسکو ریا کہتے ہین اور اگر لوگون
کے پیچھے ہو اس غرض سے کہ لوگ اوسکو سنین گے تو اوسکو سمعہ کہتے ہین اور ائمہ معصومین سے
روایت ہو کہ جو عمل کہ واسطے غیر خدا کے ہو وہ شرک ہو اور خدا کیطرف اوپر نہین جاتا اور جزا اوسکی
ساتھ خدا کے نہین ہو بلکہ ساتھ خلق کے ہو يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا **توضیح**
یہ آیت منافقون کے باب مین ہو کہ وہ لوگ فقط مسلمانونکے دکھانے کے لیے نماز پڑھتے تھے
اور پوری آیت یہ ہو اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى
الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ
ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ **ترجمہ** تحقیق کہ منافق فریب کرتے ہین خدا سے
اور وہ سزا دینے والا ہو فریب کی اونکو اور جسوقت کھڑے ہوتے ہین وہ لوگ طرف نماز کے
تو کھڑے ہوتے ہین سستی اور کاہلی سے دکھاتے ہین لوگونکو اور نہین یاد کرتے خدا کو مگر تھوڑا

ہین یہ لوگ درمیان اسکے اور اوسکے نہ اسطرف کے ہین نہ اوس طرف کے (یعنی نہ مسلمانون مین داخل ہین نہ کافرون مین شامل ہین) انتہی فصل دوم کی پہلی ہی صفت حسنہ عبادت ہی اور اوسکے ضمن مین ریاکی بہی مذمت ہی اوسکو ملاحظہ کرنا چاہیے **شصت و نہم عجب** (خودبینی) ہی یعنی اپنے عمل کی خوبی پر ناز کرنا حضرت امام جعفر صادق سے روایت ہی کہ جہان کسی شخص کے دل مین عجب داخل ہوا عمل نیک اوسکا تباہ ہوگیا و نیز اونہین حضرت سے روایت ہی کہ عابد اپنی عبادت مین عجب کرنے کے سبب سے فاسق ہوجاتا ہی نعوذ باللہ منہ توضیح اسی فصل سوم کی چھٹی صفت قبیحہ عجب ہی اوسکو ملاحظہ کرنا چاہیے **ہفتادم حب دنیا** ہی چنانچہ معصوم علیہ السلام سے روایت ہی کہ خشکی چشم بسبب قساوت قلب کے ہوتی ہی اور قساوت قلب گناہون کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہی اور گناہونکی زیادتی موت کو بہول جانے کے سبب سے ہی اور موت کا بہول جانا طول امل اور آرزو کے باعث سے ہی اور طول امل محبت دنیا کے سبب سے ہوتا ہی اور محبت دنیا کی ہر گناہ کی سردار ہی اور اونہین حضرت سے منقول ہی کہ محبت دنیا کی سردار ہی ہر گناہ کی اور ترک کرنا دنیا کا سردار ہی ہر عبادت کا توضیح اسی فصل سوم کی دوسری صفت قبیحہ مین ہمنے حب دنیا کو قرار دیا ہی لیکن اوسکے بیان کو فصل چہارم پر محول کیا ہی فانتظرہ وکذا اخوات غریب یہان تک یہ ستر گناہان کبیرہ تمام ہوگئے مؤلف رسالہ رحمہ اللہ تعالی نے آگے اور بہی کچہہ فوائد لکہے ہین مگر مین نے بخوف طوالت اونکو نقل نہین کیا اب مین موافق اپنے وعدہ کے یہان کسی قدر بیان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کرتا ہون اور مناسب و بہتر یہی تہا کہ بعد معروفات اور منکرات کے تمام ہونے کے اسکا بیان کیا جائے پس واضح ہو کہ اس صفت حسنہ کا یہ مرتبہ ہی کہ گویا علت غائی ہی بعثت انبیا کی اس لیے کہ وہ حضرات اسی واسطے مبعوث ہوے ہین کہ لوگون کو اچھی باتون کا حکم دین اور بری باتون سے منع کرین اور بعد انبیاے کرام کے یہ عہدہ ہی اونکے اوصیا علیہم السلام کا اور اس زمانہ غیبت کبری مین یہ کام ہی علماے اعلام کا اور عباد اور زہاد اور صلحا اور اتقیا کو بھی یہ

اکثر ... ... واقف ہون اور اسکے شرائط و
آداب ... ... صفوان نے بھی ذکر کی ہین
... ... تمام پر فقط اسکی مدح اور اسکی ترک کی مذمت پر اکتفا کرتا ہون حق سبحانہ
وتعالی مومنون کے ... ... مین فرماتا ہی التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ
الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ
لِحُدُودِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ترجمہ ایسے ہین وہ مومن کہ توبہ کرنے والے ہین
گناہون سے اور رجوع کرنے والے ہین طرف خدا کے عبادت کرنے والے ہین خدا کی
حمد کرنے والے ہین خدا کی روزہ رکھنے والے ہین یا سفر کرنے والے ہین واسطے طلب علم
وغیرہ کے رکوع کرنے والے ہین سجدہ کرنے والے ہین حکم کرنے والے ہین ساتھ نیک کامونکے
اور منع کرنے والے ہین برے کامون سے اور حفاظت کرنے والے ہین واسطے حدود
خدا کے اور بشارت دے تو اے محمد صلعم ان مومنون کو کہ جنکے یہ صفات ہین بہشت ونعمات
ورحمت الہی کی انتہی اس آیہ وافی ہدایہ مین ایسے صفات حسنہ کا بیان ہی کہ جو خیر وخوبی
دنیا وآخرت پر مشتمل ہین لیکن بخوف طوالت مین یہان اونکی تفصیل نہین لکھتا ہون ونیز
حق سبحانہ وتعالی اس امت مرحومہ کے باب مین فرماتا ہی كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ
تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ترجمہ تم بہترین امت ہو
کہ ظاہر کی گئی ہے واسطے آدمیون کے حکم کرتے ہو ساتھ اچھے کامونکے اور منع کرتے ہو
بری کامون سے اور ایمان لاتے ہو ساتھ خدا کے انتہی اس آیہ وافی ہدایت سے معلوم ہوا کہ اس
امت کی فضیلت امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور ایمان کامل پر منحصر ہی تنبیہ ہر شخص کہ جسنے تتبع
آثار واخبار وقرآن وتفسیر وحدیث کا کیا ہی وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہی کہ جب کسی قوم پر
بسبب اونکے کثرت معاصی ونافرمانی وسرکشی کے عذاب الہی نازل ہوا ہی تو اگر اوسوقت مین
اونکا رسول موجود تھا تو فقط اوسنے اور اوسکے اتباع نے نجات پائی ہی اور اگر رسول

موجود نہین تہا تو فقط اونہین لوگون نے نجات پائی ہی کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کرتے تہے اور بیگناہ بہی گناہگارونکے ساتہہ مبتلاے عذاب ہوے ہین محض بسبب ترک
کرنے اس سجیۂ مرضیۂ حسنہ کے چنانچہ مین بنی اسرائیل مین سے ایک قوم کا قصہ قرآن و
تفاسیر معتبرہ سے یہان نقل کرتا ہون حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَسْئَلْهُمْ عَنِ الْقَرْيَةِ
الَّتِي كَانَتْ حَاضِرَةَ الْبَحْرِ إِذْ يَعْدُونَ فِي السَّبْتِ إِذْ تَأْتِيهِمْ حِيتَانُهُمْ يَوْمَ سَبْتِهِمْ
شُرَّعًا وَيَوْمَ لَا يَسْبِتُونَ لَا تَأْتِيهِمْ كَذَٰلِكَ نَبْلُوهُمْ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ
وَإِذْ قَالَتْ أُمَّةٌ مِنْهُمْ لِمَ تَعِظُونَ قَوْمًا اللَّهُ مُهْلِكُهُمْ أَوْ مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا
شَدِيدًا قَالُوا مَعْذِرَةً إِلَىٰ رَبِّكُمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا
بِهِ أَنْجَيْنَا الَّذِينَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوءِ وَأَخَذْنَا الَّذِينَ ظَلَمُوا بِعَذَابٍ بَئِيسٍ بِمَا
كَانُوا يَفْسُقُونَ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَا نُهُوا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُونُوا قِرَدَةً خَاسِئِينَ
ترجمہ اور سوال کر تو اے محمد صلعم اُن یہودیونسے حال اُس بستی کے کہجو نزدیک دریا کے
تہی جسوقت کہ حد سے تجاوز کیا اونہون نے سبت یعنی روز شنبہ کے باب مین (یعنی
بوصف ممانعت کے اوس روز اونہون نے مچہلیون کا شکار کیا) جسوقت کہ آتی تہین
اونکے سامنے مچہلیان اونکی اونکے شنبہ کے دن ظاہر ہو کر اور جسدن کہ عمل شنبہ کا وہ لوگ
نہین کرتے تہے نہین آتی تہین (یعنی سوا شنبہ کے اور کسی دن وہ مچہلیان نہین ظاہر
ہوتی تہین) اسیطرح آزمائش کرتے تہے ہم اونکی بسبب اسکے کہ وہ لوگ فاسق تہے اور
جسوقت کہ کہا ایک گروہ نے اون مین سے منع کرنے والونکو کسواسطے نصیحت کرتی ہو تم
اوس قوم کو کہ اللہ ہلاک کرنے والا ہی اونکا یا عذاب کرنے والا ہی اونکا عذاب سخت کہا اُن منع
کرنے والون نے کہ منع کرتے ہین ہم اونکو واسطے عذر کے طرف پروردگار تمہارے کے (یعنی
ہم اسواسطے منع کرتے ہین کہ ہمارا عذر خداوند عالم کے یہان مقبول ہو لوہم اونکے عذاب مین
نہ شریک ہون) اور شاید کہ وہ لوگ پرہیزگاری اختیار کرین پس جسوقت کہ بہول گئے

وہ لوگ۔ اوس چیز کو کہ نصیحت کیے گئے تھے ساتھ اوسکے (یعنی منع کرنیکو نہ مانا) نجات دی ہم نے اون لوگونکو کہ منع کرتے تھے برائی سے اور گرفتار کیا ہم نے اون لوگون کو کہ ظلم کرتے تھے ساتھ عذاب سخت کے بسبب اسکے کہ وہ لوگ فسق کرتے تھے پس جسوقت کہ سرکشی کی ان لوگون نے اوس چیز سے کہ منع کیے گئے تھے وہ اوس سے تو کہا ہم نے اون نافرمانی کرنے والون کو کہ ہوجاؤ تم بندر ذلیل وخوار (پس وہ خدا کے حکم سے بندر ہوگئے) انتہی اس مقام پر مین اس قصہ کو بطور اختصار تفاسیر معتبرہ سے خلاصہ کرکے لکھتا ہون بعد حضرت موسیٰ کے ایک قوم بنی اسرائیل مین سے شہر ایلہ مین دریا کے کنارے پر رہتی تھی اور اون کو حکم خداوند عالم کا معرفت انبیا کے یہ تھا کہ شنبہ کے روز مچھلیون کا شکار نہ کیا کرین بلکہ صبح سے شام تک عبادت خدا مین مشغول رہا کرین حق سبحانہ وتعالیٰ نے اون لوگون کا اس طرح پر امتحان کیا کہ شنبہ کے روز دریا مین مچھلیان بڑی بڑی بکثرت ظاہر ہوتی تھین اور اور دنون مین غائب ہوجاتی تھین اون کمبختون نے بطمع دنیا یہ حیلہ کیا کہ دریا کے پاس حوض بنائے اور حوضون سے دریا تک نالیان کھودین اور نالیون کے ذریعہ سے دریا سے حوضون تک پانی جانیکا راستہ بنادیا جمعہ کے روز وہ لوگ پانی دریا کا کھول دیتے تھے شنبہ کے روز مچھلیان پانی مین بہتی ہوئی نالیون کے رستہ سے اون حوضون مین چلی آتی تھین اور حوض مچھلیون سے بھرجاتے تھے اور پھر وہ لوگ پانی کے راستہ کو بند کردیتے تھے وہ مچھلیان اونہین حوضون مین رہ جاتی تھین اور دریا کی طرف نہین جاسکتی تھین یکشنبہ کو وہ لوگ مچھلیون کو بے مشقت حوضون مین سے پکڑ لیتے تھے او کہتے تھے کہ ہم نے تو یہ مچھلیان یکشنبہ کو پکڑین شنبہ کو نہین پکڑین اور اون مچھلیون کے وسیلہ سے وہ لوگ تونگر اور مالدار ہوگئے اور اون کے صلحا اور نیک آدمی اون کو ہر چند منع کرتے تھے کہ تم اس حرکت سے باز آؤ وہ اون کا کہنا نہین [illegible] اونکی [illegible] بڑھی تو رفتہ رفتہ وہ شنبہ کو بھی مچھلیان پکڑنے [illegible] اور یہ نقل [illegible]

کہ چاہے شنبہ کو مچھلیاں پکڑیں چاہے یکشنبہ کو اور یہ لوگ اسی ہزار [illegible] سے زیادہ تھے
اور اون میں تین فرقے ہو گئے تھے ایک تو شنبہ کو مچھلیوں کا شکار کیا تھا اور ایک فرقہ
اونکو منع کرتا تھا اور ایک فرقہ نہ شکار کرتا تھا نہ اونکو منع کرتا تھا چونکہ اس فرقہ اخیر کو
یہ بات معلوم ہو گئی تھی کہ نصیحت اونکو کچھ فائدہ نہ بخشیگی لہذا وہ منع کرنے والوں سے
کہتا تھا کہ تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ ان کو ہلاک کرنے والا ہی
یا عذاب سخت میں مبتلا کرنیوالا ہی تو وہ اونکے جواب میں کہتے تھے کہ ہم ان کو اسواسطے
نصیحت اور منع کرتے ہیں کہ کل کو ہم سے خدا پوچھیگا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر تمپر
واجب تھا تم نے ان لوگوں کو کیوں نہ منع کیا اسواسطے ہم منع کرتے ہیں کہ خداوند عالم
کے نزدیک ہم معذور سمجھے جائیں اور یہ بھی ممکن ہی کہ یہ لوگ ہمارا کہنا مانیں اور پرہیزگاری
اختیار کریں جبوقت نصیحت سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو اون منع کرنیوالوں نے آپس میں
مشورہ کیا کہ اس شہر میں رہنا خوف و خطر سے خالی نہیں ہی کہ اگر ان لوگوں پر عذاب
نازل ہوگا تو ہم بھی اوس میں گرفتار ہو جائینگے لہذا وہ اوس شہر سے نکلکر دوسری مقام
میں جو قریب اوس شہر کے تھا چلے گئے رات کو ان فاسقوں اور نافرمانوں پر عذاب نازل ہوا
اور مرد و عورت سب بندر ہو گئے صبحکو جب وہ لوگ شہر کیطرف آئے تو دیکھا کہ دروازہ
بند ہی سیڑھیاں لگا کر دیوار و نپر چڑھے اور شہر کے اندر داخل ہوے تو دیکھا کہ سب آدمی
بندر ہو گئے ہیں اپنے رشتہ داروں اور ملاقاتیوں میں سے جسکو کسی قرینہ سے پہچانتے تھے
تو کہتے تھے کہ تو فلان شخص ہی تو وہ آبدیدہ ہو کر اپنا سر ہلا دیتا تھا یہ لوگ کہتے تھے کہ کیا
ہم نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ تم یہ کام نہ کرو کہ عذاب نازل ہوگا لیکن تم نے ہمارا کہنا
نہ مانا الغرض تین روز تک وہ لوگ کہ جو بندر ہو گئے تھے زندہ رہے آخر کو سب مر گئے
اور حق تعالیٰ نے ایک ایسی ہوا بھیجی کہ اوسنے سب کو دریا میں پھینکدیا اور فقط وہی
فرقہ بچا کہ جو منع کرتا تھا اور جو فرقہ کہ گناہ میں شریک نہ تھا لیکن اونکو منع نہیں کرتا تھا

وہ بہی اون گناہگارون کے ساتھ عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگیا جیسا کہ حق سبحانہ و تعالی
نے ان آیات مین فرمایا ہو کہ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْھَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ یعنی نجات دی ہم نے
اون لوگون کو کہ منع کرتے تہے وہ برائی سے انتہی ای عزیز گو اس زمانہ مین ہمارے
حضرت کی برکت کے سبب سے ایسا عذاب عام نازل نہین ہوتا کہ وہ حضرت نبی الرحمۃ
ہین لیکن بعض معاصی ایسے ہین کہ اونکا اثر نحوست دنیا مین بہی ظاہر ہوتا ہو جیسا کہ انہار
واحادیث سے ثابت ہو مثلاً جس قوم مین زنا و فواحش کی کثرت ہوتی ہے اوس مین
وبا و طاعون اور اکثر امراض کی بہی کثرت ہوتی ہو اور کثرت رقص و غنا باعث فقر و
پریشانی اور ناپ اور تول مین کمی کرنا باعث امساک باران و کمی پیداوار و قحط و گرانی
ہو جیسا کہ اسی فصل سوم مین اپنے اپنے مقام پر جا بجا ان باتون کا بیان ہوا پس ہر
مومن و دیندار و صاحب بصیرت و متقی و پرہیزگار کو لازم ہو کہ جب اپنی قوم اور بستی کے
لوگونکو دیکہے کہ معاصی و فسق و فجور مین مبتلا ہین اور ترک اطاعت و عبادت الٰہی
کرتے ہین تو پہلے اونکو بری باتونسے منع کرے اور اچہی باتون کا حکم دے اگر وہ لوگ
کہنا مانین تو اس سے کیا بہتر ہو وہو المطلوب اور اگر نہ کہنا مانین تو پہر اوس شخص کو
چاہیے کہ اون لوگون سے علحدہ ہو جائے اور اونکے درمیان مین سے نکل جائے
اور دوسری جگہہ رہنا اختیار کرے ورنہ خواہ مخواہ ان لوگون کی شامت اعمال مین
مبتلا ہوگا نعوذ باللہ من شرور انفسنا و سیات اعمالنا **فصل چہارم**
تفسیر یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ مین بحمد اللہ و حسن توفیقہ فصل دوم و سوم مین یہ
امر بخوبی تمام بکرات و مرات ثابت ہوچکا کہ اس آیہ وافی ہدایہ مین جن چیزون کا امر ہی
وہ جمیع محاسن کو شامل ہین اور جن چیزونکی نہی ہو اون مین کل قبائح داخل و جو مین نے
تفصیل لکہی ہو اوس مین ہر چند مین استیعاب کا دعوی تو نہین کر سکتا مگر تاہم اکثر محاسن کی
مدح اور اکثر قبائح کا ذم ہو اور مین نے فصل دوم مین جو صفات حسنہ لکہے ہین اون سے

اضداد مین سے بعض صفات ذمیمہ کا بیان فصل سوم مین کیا ہی کہ جو بہت ضروری معلوم ہوا
ورنہ اکثر کا ذکر نہین کیا لہذا اگر فصل دوم مین جن صفات حسنہ کی مدح ہی اونکی اضداد کے
ذم کو اور فصل سوم مین جن صفات قبیحہ کی ذم ہی اونکے اضداد کی مدح کو لیا جائے تو ان دونون
فصلون کا عموم اضعاف مضاعف ہو جائیگا اور بہت کم ایسی خوبیان اور برائیان
نکلین گی کہ جنکی مدح و ذم صراحۃً یا کنایۃً ان دونون فصلون مین نہ آگئی ہو علاوہ اسکے
آخر فصل سوم مین جو مین نے ایک حدیث اصول کافی سے مع ترجمہ نقل کی ہی اوس مین پچھتر
اخلاق کریمہ حسنہ اور اونکے اضداد کا کہ جو ذمیمہ و قبیحہ ہین بیان ہی ان پچھتر کلیات سے
تو یقیناً کوئی امر جزئی خارج نہین ہو سکتا اوسکے بعد ستر گناہان کبیرہ کا ذکر کیا ہی کہ جو
قبائح اخلاق و افعال و اعمال بلکہ اعتقادات باطلہ و فاسدہ کو بھی شامل ہین خلاصہ
تقریر یہ ہی کہ مجموع من حیث المجموع جن محاسن کی خوبی کا کہ اس فاتحۃ الکتاب مین بیان
ہوا ہی اگر کوئی شخص اونپر عمل کرے اور اون اخلاق حسنہ کے ساتھ متخلق ہو اور جن قبائح کا
کہ اوس مین ذکر ہوا ہی اوس سے احتراز و اجتناب کرے تو اس مین کچھ شک نہین ہی کہ
خیر و خوبی دنیا و آخرت اوسکو حاصل ہو بلکہ اولیاء اللہ کے زمرہ مین داخل ہو جائے کہ
جنکے باب مین حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ
ترجمہ آگاہ ہو تحقیق کہ دوست خدا کے نہین ہی کچھ خوف اوپر اونکے اور نہ وہ لوگ غمگین
ہونگے (یعنی مرنے کے بعد سے روز قیامت تک) انتہی لیکن انسان کا نفس امارہ ایسا
خبیث ہی اور شیطان ملعون ایسا اوسکا دشمن قوی ہی کہ اوس سے کچھ ہو نہین سکتا اور
حق سبحانہ و تعالی نے اپنے فضل و احسان و رحمت و امتنان سے اس آیہ وافی ہدایہ مین
بعد امر و نہی کے یہ بھی فرمایا ہی کہ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ یعنی وعظ کرتا ہی تم کو اللہ تا کہ تم
کنا ما نو یاد رکھو انتہی ضرورت و فوائد وعظ کو تو مین فصل اول مین بطور اجمال و اختصار
بیان کر چکا ہون کہ جو گویا یَعِظُکُمْ کی تفسیر ہی اب اس فصل مین لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ کی تفسیر مین

سورۂ یونس رکوع ۱۰

تجکو یہ بیان کرنا منظور ہی کہ آدمی کیوں نہیں کہنا مانتا اور کیوں نہیں یاد رکہتا یہ امر تو اس آیۂ کریمہ
کے اس اخیر کے فقرہ سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ اگر اسکی امر و نہی پر انسان عمل کرے اور حق سبحانہ
وتعالی کا کہنا مانے تو اوسکے لیے باعث نجات و رستگاری ہی اسواسطے کہ حق سبحانہ وتعالی
کی وعظ ایسی نہیں ہوسکتی کہ جو شخص اوسپر عمل کرے وہ نجات نپاوے اور ہلاک ہوجاوے
اب انسان کو بغور و تامل و امعان نظر و تدبر اس بات کو لاحظہ کرنا چاہیے کہ وہ کون سے
چیزیں ہین کہ جو اوسکے اخلاق کو خراب کر دیتی ہین اور اوسکو عمل صالح سے باز رکھتی
ہین اور غیر صالح کے ارتکاب کا باعث ہوتی ہین اور مین نے اسی واسطے یہ فصل منعقد
کی ہی کہ موانع خیر و بواعث شر کو کہ جو حقیقت مین امراض ہین بیان کرون اور اون کا
علاج بھی بتاؤن وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب پہلا مانع خیر اور
باعث شر وہی اتباع ہوا یعنی پیروی خواہش نفسانی ہی کہ جسکی مذمت اس کتاب مین
پہلے ہی سے ہوتی چلی آتی ہی اور فصل سوم مین مین وعدہ کر چکا ہون کہ فصل چہارم مین
اسکا بیان کرونگا اور علاج بتاؤنگا ہر چند کہ اسکی قباحت و شناعت بدیہی ہی اور
ہر فرقہ اور مذہب کے لوگ اس بات کو مان لین گے کہ پیروی خواہشہاے نفسانی کے
کرنے سے انسان خیر و خوبی دنیا و آخرت سے محروم رہتا ہی اس سبب سے کہ بعض مواقع
ایسے بہی ہوتے ہین کہ بغیر خواہش نفس کے روکے ہوے دنیا مین بہی نقصان و ضرر عظیم
ہوتا ہی لیکن چند آیات و احادیث مین اسکی مذمت مین لکھتا ہون حق سبحانہ وتعالے
فرماتا ہی کہ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ترجمہ اور نہ پیروی کر تو خواہشہاے
نفسانی کی اسلیے کہ گمراہ کر دیگی وہ خواہش تجکو راہ خدا سے انتہی ونیز فرماتا ہی فَاَمَّا مَنْ
طَغٰى ۙ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۙ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ۗ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ
نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ۗ ترجمہ پس لیکن جسنے کہ سرکشی کی
اور اختیار کر لیا زندگانی دنیا کو پس تحقیق کہ دوزخ اوسکے رہنے کی جگہ ہی لیکن جو شخص کہ

کہ خوف کیا کھڑے ہونیکا سامنے پروردگار اپنے کے (یعنی روز قیامت کو) اور باز رکھا
اپنے نفس کو خواہش سے پس تحقیق کہ بہشت اوسکے رہنے کی جگہ ہے انتہی ونیز کہف کے
باب مین فرماتا ہے فَإِنْ لَمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّمَا يَتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ
اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ هُدًى مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ترجمہ پس اگر نہ قبول
کرین وہ کافر تیرے کہنے کو اے محمد صلعم پس جان تو کہ سوا اسکے نہین ہے کہ پیروی کرتے ہین وہ
لوگ اپنی خواہشہائے نفسانی کی اور کون زیادہ گمراہ ہے اوس شخص سے کہ پیروی کرے اپنی
خواہش نفس کی بغیر ہدایت کے خدا کی جانب سے تحقیق اللہ نہین ہدایت کرتا ہے قوم کو
ظالمونکی انتہی ونیز فرماتا ہے بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَهْوَاءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ترجمہ بلکہ
پیروی کرتے ہین وہ لوگ کہ ظالم ہین اپنی خواہشونکی بغیر علم کے انتہی ونیز فرماتا ہے وَلَا
تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ترجمہ اور نہ
اطاعت کر تو اوس شخص کی کہ غافل پایا ہے ہم نے یا منسوب بغفلت کیا ہے ہم نے اوسکے دلکو
اپنی یاد سے اور پیروی کی ہے اوسنے اپنی خواہش کی اور ہے کام اوسکا حد سے گذر جانا
انتہی ونیز فرماتا ہے أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ
سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً فَمَن يَهْدِيهِ مِن بَعْدِ اللَّهِ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ
ترجمہ پس کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ اپنی خواہش نفسانی کو اوسنے اپنا معبود قرار دیا
ہے اور گمراہی مین چھوڑ دیا ہے اوسکو اللہ نے جانکر اور مہر کردی ہے اوسکے کانون پر اور اوسکے
دل پر اور ڈالدیے ہین اوسکی آنکھون پر پردے پس کون شخص ہدایت کریگا اوسکو بعد خدا کے
پس کیا نہین نصیحت قبول کرتے ہو تم انتہی ایک آیت کہ جسکا مضمون قریب قریب اسی
آیت کے ہے ہمین فصل اول مین مذمت اتباع ہوا مین جزو نوزدہم سورۂ فرقان سے نقل کر چکا ہون
اوسکے اول مین بھی ہے أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ اسکی تفسیر مین جو کچھ مینے وہان
لکھا ہے وہ دیکھنے کے قابل ہے اور اسطرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین مین کہان تک

[illegible] لہذا اب مین اس مقام پر چند احادیث لکہتا ہون **ترجمۂ احادیث اصول کافی**
[illegible] امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ آپ نے فرمایا کہ ڈرو تم اپنی خواہشہاے
[illegible] سے جسطرح کہ ڈرتے ہو تم اپنے دشمنون سے اس سبب سے کہ کوئی چیز آدمیونکے
لیے زیادہ دشمن نہین ہی بہ پیروی کرنے سے اپنی خواہشونکی اور کاٹنے سے اون چیزون
کے کہ جو اونکی زبانون نے بویا ہی و نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ
فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ اللہ عز و جل فرماتا ہی کہ قسم ہی اپنے عزت و جلال کی اور
اپنی عظمت کی اور اپنی کبریائی کی اور اپنے نور کی اور اپنے علو شان کی اور اپنی بلندی مرتبہ
کی کہ نہین ترجیح دیتا ہی کوئی بندہ اپنی خواہش نفس کو میری خواہش پر (یعنی میرے حکم پر)
مگر یہ کہ ابتر کر دیتا ہون مین اوسکے اوپر اوسکے کامونکو اور مشتبہ کر دیتا ہون مین اوسپر
اوسکی دنیا کو اور مشغول کر دیتا ہون مین اوسکے دل کو ساتہہ اوسی دنیا کے حالانکہ نہین
عطا کرتا ہون مین اوسکو اوس دنیا سے مگر جو کچہہ کہ مقدر کیا ہی مین نے واسطے اوسکے اور
قسم ہی اپنے عزت و جلال کی اور اپنی عظمت کی اور اپنے نور کی اور اپنے علو شان کی
اور اپنے بلندی مرتبہ کی کہ نہین ترجیح دیتا ہی کوئی بندہ میری خواہش کو اپنی خواہش
نفس پر مگر حفاظت کرتے ہین اوسکی فرشتے میرے اور کفالت کرتے ہین آسمان و زمین
اوسکے رزق کی اور مین واسطے اوسکے علاوہ تجارت ہر تاجر کے نفع پہونچانیوالا ہون
اور آئیگی اوسکے پاس دنیا درانحالیکہ ذلیل ہوگی اور حضرت امیر المومنین صلوات اللہ
علیہ سے منقول ہی کہ سوا اسکے نہین ہی کہ ڈرتا ہون مین تمہارے اوپر دو چیزونکو ایک
پیروی خواہش نفس اور دوسرے طول امل ولیکن پیروی خواہش نفس پس وہ حق
سے باز رکہتی ہی اور طول امل آخرت کو بہلا دیتی ہی اور نیز عبد الرحمن بن حجاج سے
منقول ہی کہ مجہسے حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ڈر تو ایسی بلندی سے کہ
جسکا چڑہنا آسان اور خوشگوار ہو جبکہ اوترنا اوس سے دشوار ہو [illegible] اسس

حدیث مین بلندی پر چڑہنے سے مراد پیروی کرنا خواہش نفسانی کی ہے کہ جو نہایت آسان
اور سہل معلوم ہوتی ہے اور اوترنے کی دشواری سے یہ مراد ہے کہ پہر اوس پیروی کا چہوڑنا
نہایت مشکل ہے فلہذا انجام اوسکا ہلاکت ہے اور فرمایا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
فرماتے تہے کہ نہ چہوڑ دے تو اپنے نفس کو اوسکی خواہش کے ساتھ اس سبب سے کہ تحقیق
خواہش اوسکی یہ ہے کہ اپنے تئین ہلاک کردے اور چہوڑ دینا نفس کا اوسکی خواہش کے ساتھ
اوسکی بیماری ہے اور باز رکہنا نفس کو اوسکی خواہش سے اوسکی دوا ہے انتہی اور علامہ مجلسی
علیہ الرحمہ نے کتاب عین الحیوۃ مین لکہا ہے کہ بسند معتبر حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام
سے منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلعم نے ایک لشکر واسطے جہاد کے بہیجا جب وہ لوگ
پہرے تو فرمایا کہ مرحبا واسطے اون لوگون کے کہ جہاد اصغر کو بجالائے اور جہاد اکبر اونپر
باقی ہے پوچہا اون لوگون نے کہ یا رسول خدا صلعم جہاد اکبر کیا ہے فرمایا کہ جہاد نفس ہے
بعد اوسکے فرمایا کہ بہترین جہاد وہ ہے کہ جہاد کرے اپنے نفس کے ساتہہ کہ جو اوسکے
دونون پہلوون کے درمیان مین ہے انتہی واضح ہو کہ انسان کے نفس کی تین حالتین
ہوتی ہین اور باعتبار ان حالتون کے اوسکی تین قسمین ہین ایک نفس امارہ کہ انسان کو
ہمیشہ بری باتونکے کرنیکا حکم کیا کرتا ہے اور اونکی طرف اسکو رغبت دلاتا ہے اور اسکے
باب مین کلام مجید مین آیا ہے وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا
رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ترجمہ اور نہین بریت کرتا ہون مین اپنے نفس کی
تحقیق کہ نفس البتہ بہت حکم کرنے والا ہے ساتہہ برائی کے مگر جو رحم کرے پروردگار میرا
یعنی اگر پروردگار رحم کرے تو البتہ انسان برائی سے بچ سکتا ہے تحقیق پروردگار میرا
بخشنے والا مہربان ہے انتہی اکثر مفسرین کہتے ہین کہ یہ حکایت ہے قول حضرت یوسف علیہ السلام
کی اور بعض کہتے ہین کہ حکایت ہے قول زلیخا زوجۂ عزیز مصری کی اور سیاق عبارت کلام مجید
سے قول اخیر ہی کو قوت معلوم ہوتی ہے اور قبل اس آیت کے یہ ہے کہ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ

أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ہیں بنا بر قول اول لیعلم اور لم
أَخُنْهُ کی ضمیر مذکر غائب عزیز مصر کی طرف پھرے گی اور بنا بر قول ثانی حضرت یوسف
علیہ السلام کی طرف اور زلیخا کی مراد یہ ہوگی یہ اقرار وا عتراف اپنی خطا کا مین نے
اسواسطے کیا ہی کہ یوسف جو یہان موجود نہین ہی اوسکو معلوم ہو کہ مین نے اوسکی غیبت
مین خیانت نہین کی یعنی جھوٹ نہین بولی اور اوسپر تہمت نہین لگائی اور مجھے اس
مقام مین اسکی تفصیل لکھنے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی جسکا جی چاہے کتب تفاسیر
کی طرف رجوع کرے مقصود میرا اس آیہ کے لکھنے سے فقط انسان کے نفس امارہ بالسوء
کا ثبوت ہی اور یہ امر ظاہر ہے کہ نفس کے حکم کرنے سے مراد اوسکا خواہش کرنا اور رغبت
کرنا ہی اور مقتضاے نفس انسان یہی ہی کہ اون چیزون کی طرف رغبت کرے کہ جن مین
لذت اور راحت ہو اور اون باتون سے کراہت کرے کہ جن مین کسی طرح کی تکلیف
وزحمت ہو اور جسطرح انسان کے لیے حواس ظاہری ہین اسی طرح باطنی بھی ہین اور
جسطرح انکے لیے صحت ومرض ہی اوسی طرح اونکے لیے بھی ہی اور یہ امر بدیہی ہے کہ
ان حواس ظاہری مین سے کوئی حاسہ کسی مرض کے سبب سے جب ماؤف ہو جاتا ہی
تو اوسکا حس صحیح نہین رہتا مثلاً صفرا کے غلبہ مین زبان کا ذائقہ بدل جاتا ہی کہ میٹھی
چیز اوسکو کڑوی معلوم ہونے لگتی ہی اور اسی طرح جب سامعہ پر کچھ آفت ہوتی ہے تو
بعض امراض مین تو آدمی بالکل بہرا ہو جاتا ہی کہ اوسے کچھ سنائی نہین دیتا ہی اور بعض
مین ایسی آوازین معلوم ہونے لگتی ہین کہ جنکا حقیقت مین وجود کچھ بھی نہین ہوتا
ہی اسی طرح باصرہ کا بھی حال ہی کہ بعض امراض کے سبب سے انسان اندھا ہو جاتا ہی
اور بعض مین ایک چیز کی دو چیزین معلوم ہونے لگتی ہین وقس علی ہذا غیرہا یہی حال
ہی حواس باطنیہ کا کہ جن سے انسان ادراک معارف وحقائق کرتا ہی کہ جب اونکو کوئی مرض
لاحق ہوتا ہی تو اونکے حس مین بھی فرق آجاتا ہی کبھی تو ایسا ہوتا ہی کہ انسان حق کو باطل

اور باطل کو حق اور حسن کو قبیح اور قبیح کو حسن سمجھنے لگتا ہی اور کبھی ایسا ہوتا ہی کہ وہ حواس
باطنی بالکل معطل ہی ہوجاتے ہین اور انسان کو حق و باطل و حسن و قبیح کیطرف کچھ توجہ
ہی نہین باقی رہتی ایسی حالت مین انسان اپنے مقتضاے خواہش نفسانی پر کام کرتا ہی
اور اوسکا بالکل بندہ ہوجاتا ہی اور جانورون سے بدتر ہوجاتا ہی اور جس مین کہ اوسکو
لذت و راحت ہو اوسکو حق اور حسن اور نافع سمجھتا ہی اور اوسی کی طرف رغبت کرتا ہی اور
جس مین کہ اوسکو کسی طرح کی محنت و کلفت ہو اوسکو باطل اور قبیح اور مضر جانتا ہی اور ایسی
حالت مین انسان کا نفس امارہ بالسوء ہوجاتا ہی اور جسطرح کہ حواس ظاہری کو سودا و صفرا
و بلغم و خون کی افراط و تفریط کے سبب سے امراض لاحق ہوتے ہین اسی طرح حواس باطنی کو
اتباع ہواے نفسانی و کثرت معاصی کے سبب سے امراض لاحق ہوتے ہین اور ان
امراض کے لاحق ہونے پر خود کلام الٰہی شاہد عادل ہی چنانچہ منافقون کے باب مین فرماتا
ہی فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ
ترجمہ اونکے دلون مین مرض ہی پس زیادہ کیا اللہ نے اونکے مرض کو اور واسطے اونکے
عذاب دردناک ہی بسبب اسکے کہ وہ لوگ جھوٹ بولتے ہین انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ سے
و نیز اسکے ماقبل سے ثابت ہوگیا کہ منافقین کا جھوٹ بولنا اور مکر و فریب کرنا باعث
اونکے مرض قلب کا ہوا و نیز فرماتا ہی لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اَعْيُنٌ لَّا
يُبْصِرُوْنَ بِهَا وَلَهُمْ اٰذَانٌ لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الْغَافِلُوْنَ ترجمہ اونکے واسطے ایسے دل ہین کہ وہ اون سے نہین سمجھتے اور اونکے
واسطے ایسی آنکھین ہین کہ وہ اون سے نہین دیکھتے اور اونکے واسطے ایسے کان ہین
کہ وہ اون سے نہین سنتے یہ لوگ مثل چارپایون کے ہین بلکہ اون سے بھی زیادہ گمراہ
ہین یہی لوگ غفلت کرنے والے ہین انتہی یہ امر ظاہر ہی کہ اس آیۂ وافی ہدایہ مین
یہ مراد نہین ہی کہ اونکی ظاہری آنکھین اندھی اور ظاہری کان بہرے ہین بلکہ یہ

مراد نہ ان ظاہری آنکھون سے اور کانون سے جو دیکھنے اور سننے کی چیز ہین ہان اونکو
دیکھتے اور سنتے ہین مگر اونکے دیدۂ دل کور اور گوش دل کر ہین کہ وہ حق و باطل اور
حسن و قبیح اور نیک و بد مین تمیز نہین کر سکتے چنانچہ خود حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے
فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ ترجمہ پس تحقیق
نہین اندہی ہوئین وہ آنکھین ولیکن اندہے ہو گئے ہین دل کہ جو سینون مین ہین
انتہی اور یہ امر بہی ظاہر ہی کہ جب انسان کا دنیا مین یہ حال ہوگا اوسکا آخرت مین کیا
انجام ہوگا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا ترجمہ اور جو شخص کہ اس دنیا مین اندھا ہی پس وہ آخرت مین بہی
اندھا ہی اور بہت گمراہ ہی انتہی ظاہر ہی کہ دنیا مین اندہے ہونے سے یہ مراد نہین ہی کہ
اوسکی آنکھین پہوٹی ہوئی ہون بلکہ یہی مراد ہی کہ دیدۂ دل کور رہو اور آخرت مین اندہے
ہونے سے ظاہرا یہ مراد ہی کہ انوار رحمت ہاے الٰہی و نعمتہاے نامتناہی کو بہشت
مین نہ دیکھیگا بلکہ دوزخ کی تاریکی مین پڑا رہیگا اور بعض آیات و احادیث مناسب
اس مقام کے فصل اول مین بہی مذکور ہو چکی ہین اور جبر و اختیار اور امر بین الامرین کا
بہی وہان ذکر آگیا ہی وہ قابل دید ہی اے ناظر کتاب تو ہی انصاف کر کہ کیا انسان کے
لیے یہی مناسب و بہتر ہی کہ ان امراض باطنیہ مین مبتلا رہے اور اونکا کچھ علاج نکرے
پس جو شخص کہ طالب علاج ہو مین اوسکو بشارت دیتا ہون کہ اسی فصل مین
عنقریب ان امراض کا علاج تمام آتا ہی کہ اگر انسان اوسکا استعمال کرے اور
حق سبحانہ و تعالی چاہے تو بالکلیہ ازالۂ امراض ہو جائے اور صحت کامل حاصل ہو
طبیب بہی جو مریض کو دوا دیتا ہی تو اوسکا مؤثر ہونا اور نہونا خدا ہی کے اختیار
مین ہوتا ہی وما توفیقی الا باللہ جب انسان کو بسبب اون معالجات کے کہ عنقریب
انشاء اللہ العزیز آتے ہین ان امراض باطنیہ سے باذن اللہ افاقہ ہوتا ہی تو اوسکے

نفس کی ایک دوسری حالت پیدا ہو جاتی ہی کہ وہ نیک و بد مین تمیز کرنے لگتا ہی اور جب
انسان کسی بدی و معصیت کا مرتکب ہوتا ہے تو وہ اوسکو ملامت کرتا ہی اور اس نفس کو
لوامہ کہتے ہین چنانچہ حق سبحانہ و تعالی نے اسکا ذکر بہی اپنے کلام مجید مین فرمایا ہے
لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ترجمہ البتہ قسم کہاتا ہون مین
ساتہہ روز قیامت کے اور البتہ قسم کہاتا ہون مین ساتہہ نفس ملامت کرنے والے کے
انتہی اور حدیث مین آیا ہی کہ اذا اراد الله بعبد خیرا جعل له واعظا من قلبه
یعنی جسوقت ارادہ کرتا ہی اللہ ساتہہ کسی بندہ کے نیکی کا تو کر دیتا ہی واسطے اوسکے
ایک واعظ اوسکے قلب مین سے انتہی ظاہر اُمراد اس حدیث مین واعظ سے یہی نفس لوامہ
ہی کہ انسان کو برے کامون پر ملامت اور وعظ و نصیحت کیا کرتا ہی اور جسقدر اس نفس کو
قوت ہوتی جاتی ہی اوسی قدر اوسکی ملامت کا مرتبہ بڑہتا جاتا ہی پہلے تو وہ برے کامون پر
ملامت کرتا ہی بعد اسکے پہر نیک کامون مین کمی کرنے پر ملامت کرتا ہی اور جب یہ نفس امارہ
پر غالب آجاتا ہی یعنی اس حالت کے سبب سے پہلی حالت بالکل بدل جاتی ہے تو
انسان کے نفس مین ایک تیسری حالت پیدا ہو جاتی ہی کہ بالکل رغبت افعال قبیحہ
و شنیعہ و معاصی کی طرف سے جاتی رہتی ہی بلکہ ایسی باتون سے نفرت کلی ہو جاتی
ہی اور ہمہ تن عبادت و اطاعت الہی کی طرف راغب ہو جاتا ہی اور امور خیر ہی مین
مصروف اور منہمک رہتا ہی اور اوسکو اطمینان ہو جاتا ہی اور اسی کو نفس مطمئنہ کہتے
ہین اور اطمینان کے یہ معنی ہین کہ اس سے قبل تو انسان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ
نفس امارہ تو اوسکو برائیون کی طرف رغبت دلاتا ہی اور اوسکے ارتکاب کا حکم کرتا ہی
اور لوامہ اوسکو منع کرتا ہی اور اوسکے فعل بد پر ملامت کرتا ہی یہ کیفیت تو اضطراب
و تردد کی ہی لیکن جب نفس امارہ مغلوب ہو جاتا ہی تو خواہ مخواہ وہ کیفیت تردد کی برطرف
ہو جاتی ہی اور اطمینان حاصل ہو جاتا ہی کہ کوئی محرک افعال قبیحہ کا اوسکے نفس مین

باقی نہین رہتا اور اسی کو ملکۂ عدالت بھی کہتے ہین حق سبحانہ وتعالیٰ جسکو یہ نصیب فرمائے اور یہی حالت صحت تامہ وکاملہ ہی جمیع امراض باطنیہ سے اور حق سبحانہ وتعالیٰ نفس مطمئنہ کے باب مین فرماتا ہی یَاۤاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ ٥ ترجمہ ای نفس مطمئنہ پھر تو طرف پروردگار اپنے کے در آنحالیکہ راضی ہی تو اور پسند کیا گیا ہی تو پس داخل ہو تو میرے نیک بندون مین اور داخل ہو تو میری بہشت مین انتہی عمدۃ البیان مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا مومن اپنی روح کے قبض ہونیکو مکروہ جانتا ہی فرمایا کہ نہین قسم ہی خدا کی جسوقت ملک الموت اُسکے پاس آتا ہی تو کہتا ہی کہ ای دوست خدا کے زاری اور بے صبری مت کر قسم ہی اُس شخص کی کہ جسنے محمدؐ کو پیغمبر کرکے بھیجا ہی مین تیرے باپ مہربانی کرنیوالے سے زیادہ مہربان ہون تجھپر اگر اسوقت وہ حاضر ہو تو اب اپنی آنکھون کو کھولکر دیکھ پس اُسوقت آتے ہین رسولخدا اور امیر المومنین اور فاطمۂ زہرا اور حسن اور حسین اور باقی ائمہ علیہم السلام اور اُس سے کہا جاتا ہی کہ یہ رسولخدا اور امیر المومنین اور فاطمۂ زہرا اور ائمۂ معصومین علیہم السلام ہین کہ رفیق تیرے ہین پس وہ اپنی آنکھون کو کھولکر دیکھتا ہی اور اُسکی روح کو خدا کیطرف سے ایک آواز کرنیوالا آواز کرتا ہی کہ یَاۤاَیَّتُھَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّۃُ ارْجِعِیۤ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً ٥ پس داخل ہو تو میرے بندون محمدؐ اور اہلبیت کے زمرہ مین اور داخل ہو تو بہشت میری مین پس اُسوقت وہ جان کے نکلنے کے برابر کسی چیز کو دوست نہین رکھتا ہی انتہی نفس کی جو ان تینون قسمونکا مین نے بیان کیا اُنکے لیے مراتب ومدارج وحالات وکیفیات مختلفہ ہین اور اسکی تفصیل مین طول ہی مگر مختصراً لکھتا ہون کہ پہلی حالت نفس کی جب یہانتک بڑھجاتی ہی کہ ہمہ تن انسان اُسی کی خواہشونپر عمل کرتا ہی اور اسکا مصداق ہوجاتا ہی کہ جو آیات ماسبق مین گذرا اَفَرَاَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَهٗ ھَوٰهُ اور اُسکی بینائی اور شنوائی پر پردے پڑجاتے ہین اور قلب پر مہر ہوجاتی ہی اور دل اُسکا

بالکل سیاہ ہو جاتا ہی کہ نور کا اسمین نام و نشان نہین رہتا جیساکہ فصل اول مین بھی اسکا بیان ہو چکا ہی تو اسوقت پھر اُسکے اعمال خیر کیطرف رجوع کرنیکی امید باقی نہین رہتی اور مرض اُسکا لاعلاج ہو جاتا ہی جیساکہ بعض امراض جسمی بھی مثل دق وغیرہ کے علاج پذیر نہین ہین اور اگر اُسکے نفس کی خباثت اس حد پر نہین پہونچی اور دل مین اُسکے کسیقدر نور باقی ہی تو یہ حالت اُسکے علاج پذیر ہی اور ممکن ہی کہ اس مرض نفسانی سے صحت پائے اگر حق سبحانہ وتعالیٰ اُسکی مدد کرے اور اسیطرح نفس لوامہ کے یے بھی مدارج ہین کہ پہلے وہ بُرائیون پر ملامت کرتا ہی پھر امور خیر کی کمی پر ملامت کرنے لگتا ہی جیساکہ پہلے بھی مین نے بیان کیا اور رفتہ رفتہ اُسکا مرتبہ یہانتک پہونچتا ہی کہ حالت اطمینان مین بھی وہ ملامت سے باز نہین آتا اور سبب اسکا یہ ہی کہ انسان ضعیف البنیان کی عبادت واطاعت گو کسی حد اور مرتبہ پر پہونچے اور بالنسبت الی الانسان کیسی ہی کامل ہو مگر خالق عالم کی عظمت وجلالت کے مقابلہ مین سراپا نقص ہی اور ہر طرح کم ہی اور کوئی انسان ایسا ہو ہی نہین سکتا کہ لائق اور سزاوار اُسکی کبریائی کی عبادت کر سکے یہانتک کہ کوئی ملک مقرب ہو یا نبی مرسل چنانچہ جناب رسالتمآب کہ جو علت غائی ممکنات ہین فرماتے ہین کہ ما عبدنا ک حق عبادتک پس جب انسان کے دیدۂ دل روشن ہو جاتے ہین اور اُسکو چشم بصیرت عطا ہوتی ہی تو کسی وقت مین وہ اپنی عبادت واطاعت کو نقص وعیب سے خالی و پاک نہین سمجھتا اور کبھی اُسکو اپنے اعمال خیر کا عُجب نہین ہوتا اور جسقدر کہ وہ عبادت کرتا جاتا ہی اور قلب کو اُسکے صفائی حاصل ہوتی جاتی ہی اُسیقدر اپنے تئین مقصر سمجھتا جاتا ہی اور اُسکا نفس اُسکو ملامت کرنے سے باز نہین آتا اور یہ باعث ہوتا ہی زیادتی کمالات وعلو درجات کا یوماً فیوماً بلکہ آناً فاناً مثلاً جب انسان ابتدا مین فرائض کو بجا لاتا ہی تو اُسکے نقص پر نفس لوامہ ملامت کرتا ہی اور جب اس سے ترقی کرکے نوافل کا التزام کر لیتا ہی تو اُسکے نقص پر ملامت کرتا ہی وقس علی ھذا عنیں ھا اور یہی معنی ہین اس قول مشہور کے کہ حسنات الابرار سئیات المقربین اور اسیطرح نفس مطمئنہ کے لیے بھی مدارج ہین بعض انسان ایسے ہین کہ پہلے نفس امارہ کی پیروی کرتے تھے اور اعمال بد ومعاصی کے مرتکب ہوتے تھے

بعد اسکے اُنکے نفس مین توفیقات الٰہی کے سبب سے ملامت کرنیکی کیفیت پیدا ہو گئی اور اُنہونے
اپنے اعمال و افعال بد سے توبہ کی بعد اُسکے اُنکے نفس کو اطمینان کی کیفیت حاصل ہوئی اور گناہ
کی طرف سے رغبت ہی جاتی رہی اور اسمین بھی کمی و بیشی کے سبب سے مراتب و مدارج ہین
اور سب سے اعلیٰ مرتبہ اُس نفس مطمئنہ کا ہو کہ اول عمر سے آخر عمر تک اُسکو اطمینان رہا اور کبھی
گناہ و معصیت کی طرف اُسکو رغبت ہی نہین ہوئی اور کسی فعل بد کا کبھی وہ مرتکب ہی نہین ہوا
اور یہ مرتبہ ہو صاحبان عصمت کا کہ جو انبیا و اوصیا علیہم السلام ہین اور سوا اُنکے اور کوئی
اس حد کو نہین پہونچ سکتا تنبیہ کسیکو اس مقام پر یہ شبہہ نہو کہ اخبار و آثار سے بعض معاصی کی
نسبت انبیا علیہم السلام کے نفوس قدسیہ کی طرف بھی ثابت ہوتی ہو اسلیے کہ حقیقت مین وہ
امور معاصی نہین ہین بلکہ بہ نسبت اُنکی ذوات مقدسہ و مراتب عالیہ کے ترک اولیٰ ہین کہ اُن
حضرات کے لیے موجب ازدیاد خوف و خشیت و توبہ و انابت و کثرت عبادت و ریاضت و تضرع
و زاری ببارگاہ صمدیت ہوتے ہین اور یہ امور باعث ہوتے ہین اُنکے اعلاے درجات
و مراتب و کمالات کے اور یہ مقام اسکی تفصیل کا نہین ہو انشاء اللہ العزیز یہ مبحث عصمت انبیا
علیہم السلام مین اس کتاب کے باب سوم مین کہ باب النبوۃ ہو لکھا جائیگا **دوسرا** مانع
خیر اور باعث شر متابعت شیطان ہو اور شیاطین کی بھی دو قسمین ہین ایک شیاطین جن اور دوسرے
شیاطین انس چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ
النَّاسِ مَلِكِ النَّاسِ اِلٰهِ النَّاسِ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ
فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۔ ترجمہ کہ اے محمد صلعم کہہ پناہ مانگتا ہون مین ساتھ پروردگار
آدمیونکے کہ جو بادشاہ آدمیونکا ہو معبود آدمیون کا ہو شر سے وسوسہ ڈالنے والے کے کہ جو خدا کی
یاد کرنے سے چھپ جانے والا ہو یعنی بھاگ جاتا ہو وہ ایسا ہو کہ وسوسہ ڈالتا ہو دلون میں آدمیونکے
جن کی قسم مین سے ہو یا انسان کی قسم مین سے انتہی و نیز حق سبحانہ و تعالیٰ قول اہل دوزخ کو
بیان فرماتا ہو کہ جسوقت وہ لوگ عذاب سخت مین مبتلا ہونگے تو یہ کہین گے وَقَالَ الَّذِیْنَ

کَفَرُوا رَبَّنَا اَرِنَا الَّذَیْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِیَکُوْنَا
مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ترجمہ اور کہین گے وہ لوگ کہ کافر تھے ای پروردگار ہمارے دکھادے ہمین
اُن دونون کو کہ گمراہ کیا اُن دونون نے ہمکو جنون مین سے اور آدمیون مین سے کہ رکھین ہم اُنکو
اپنے پانون کے نیچے تاکہ ہوجائین وہ دونون سب سے نیچے انتہی پہلی قسم جو شیاطین جن مین وہ
ابلیس اور اُسکی اولاد ہین اور ابلیس کے باب مین حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہی یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ فَاِنَّهٗ
یَاْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْکَرِ ترجمہ ای وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان
کی (یعنی اُسکے پیچھے پیچھے نہ چلو) اور جو کوئی پیروی کرے قدمون شیطان کی پس تحقیق کہ وہ حکم
کرتا ہی ساتھ فحش اور فعل بد کے انتہی ونیز فرماتا ہی وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ اِنَّهٗ لَکُمْ
عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ اور نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان کی تحقیق کہ وہ واسطے تمھارے
دشمن ظاہر ہی انتہی ونیز فرماتا ہی یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّةً وَلَا
تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّیْطَانِ اِنَّهٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ترجمہ ای وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو
داخل ہو بیچ اسلام کے سب اور نہ پیروی کرو تم قدمون شیطان کی تحقیق کہ وہ واسطے تمھارے
دشمن ظاہر ہی انتہی ونیز حضرت موسیٰ کی زبانی فرماتا ہی اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِیْنٌ
ترجمہ تحقیق وہی شیطان دشمن گمراہ کرنیوالا ظاہر ہی انتہی کلام مجید مین شیطان کی مذمت مین
آیات متعددہ کثیرہ ہین مین اس مختصر مین کہان تک لکھ سکتا ہون اس مقام پر مین نے اُن چند
آیات کو لکھا ہی کہ جو اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ شیطان یعنی ابلیس انسان کا دشمن ہی پس
بڑے افسوس کی بات ہی کہ کوئی عاقل اپنے دشمن کے فریب مین آجائے اور اُسکے مکر وکید
سے اپنی حفاظت نکر سکے حالانکہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہی اِنَّ الشَّیْطَانَ لَکُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ
عَدُوًّا اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَکُوْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ السَّعِیْرِ ترجمہ تحقیق کہ شیطان واسطے
تمھارے دشمن ہی پس تم بھی سمجھو اُسکو دشمن سوا اسکے نہین ہی کہ بلاتا ہی شیطان اپنے گروہ کو

تاکہ ہو جائین وہ اہل دوزخ سے انتہی پس انسان کو چاہیے کہ حق سبحانہ وتعالی کے اس حکم محکم پر
عمل کرے اور شیطان کو اپنا دشمن سمجھے اور اوسکے دام مکر و تزویر مین گرفتار نہو اب مین اس مقام
پر اس بات کو لکھتا ہون کہ شیطان کو انسان سے وجہ عداوت کی کیا ہی تاکہ باعث عبرت و عبرت
ناظرین ہو پس آگاہ ہو کہ خلقت بنی جان قبل خلقت بنی آدم ہوئی ہی چنانچہ حق سبحانہ تعالی
فرماتا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۚ وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ
مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ترجمہ اور البتہ تحقیق کہ پیدا کیا ہی ہمنے آدمی کو (یعنی حضرت آدم
علیہ السلام کو) خشک مٹی بجنے والی سے کہ جو بنی تھی سڑی ہوئی کیچڑ سے اور پیدا کیا ہی ہمنے
جان کو (جو باپ جنونکا ہی) قبل آدم کے آتش تیز سے انتہی اور شیطان بھی جنون مین سے ہی
چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ
كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ
لَكُمْ عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ترجمہ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جس وقت کہ کہا ہمنے واسطے فرشتون کے
کہ سجدہ تعظیمی کرو تم واسطے آدم کے پس سجدہ کیا اونہون نے مگر ابلیس نے نہ سجدہ کیا تھا وہ جنون مین
سے پس باہر نکل گیا وہ ابلیس حکم سے اپنے پروردگار کے کیا بناتے ہو تم اے آدمیو اسی ابلیس کو
اور اوسکی اولاد کو دوست میرے سوا حالانکہ وہ شیاطین واسطے تمھارے دشمن ہین برا ہے
واسطے ظالمون کے بدل دینے شیطان کو اور اوسکی اولاد کو خدا کے بدلے مین اپنا دوست بنانا)
انتہی اس آیہ وافی ہدایہ کے اس مقام پر لکھنے سے چند فوائد حاصل ہوے اول یہ امر ثابت
ہو گیا کہ شیطان جنون مین سے ہی دوسرے شیطان کی نافرمانی اور حضرت آدم کو سجدہ نہ کرنے کا
ذکر بھی آگیا تیسرے باوصف اختصار شیطان اور انسان کی عداوت بالغ وجوہ ثابت ہو گئی کہ جسکی
تفصیل انشاء اللہ العزیز آگے آتی ہی جو تھے شامل ہی یہ آیت موعظۂ بلیغۂ موثرہ پر کہ اس سے
زیادہ کوئی کلام پر تاثیر ہو ہی نہین سکتا کہ حق سبحانہ وتعالی فرمائے کہ مجکو چھوڑکے تم شیطان کو
اپنا دوست بناتے ہو یعنی اوسکے کہنے پر عمل کرتے ہو کیا برا بدلہ ہی واسطے ظالمون کے کہ حق سبحانہ تعالی

کہ جو خالق اور مالک اور منعم حقیقی اور ہادی اور انواع واقسام کی نعمات دنیا و آخرت کا عطا کرنیوالا
اور اپنے جوار رحمت اور بہشت مین جگہ دینے والا ہی اُسکو چھوڑکے اُس کے عوض مین شیطان کو
اپنا دوست بنائین کہ جو دشمن قدیم اور گمراہ کرنیوالا اور دوزخ کا راستہ بتانیوالا ہی اور یون
انسان کا قلب ایسا سیاہ ہو جائے کہ اُسے ایسے مواعظ بلیغہ کا بھی کچھ اثر نہو تو یہ دوسری بات
ہی اور اخبار و آثار و تواریخ مین جو کچھ قبل حضرت آدم کے جنون کے حالات مین لکھا ہوا ہی اُسکی
تلخیص اور اختصار کر کے مین اس مقام پر لکھتا ہون کہ جب جان ابوالجن کہ جسکے مختلف اسمار
تواریخ مین لکھے ہوے ہین پیدا ہوا اور اُسکی اولاد و احفاد کی کثرت ہوئی تو ایک مدت
مدید تک وہ لوگ مطیع و منقاد حق سبحانہ و تعالی کے رہے اور جو کچھ کہ شریعت اُنکو عطا ہوئی تھی
اُسپر عمل کرتے رہے یہان تک کہ ایک دورہ ثوابت کا ختم ہوا کہ جو بعض حکما کے نزدیک
چھتیس ۳۶ ہزار برس کا اور بعض کے نزدیک چوبیس ۲۴ ہزار برس کا ہوتا ہی اور اس مین اور بھی اقوال
مختلفہ ہین بعد اُسکے اُنہون نے سرکشی اور نافرمانی اختیار کی اور فساد و خونریزی کرنے لگے
اور ایسے ہی ایک دورہ ثوابت کا گذرا جب اُنکا تمرد و عصیان حد سے زیادہ بڑہا تو حق سبحانہ و تعالی
نے اکثر کو عذاب الیم سے ہلاک کیا اور چند ضعفا کہ جو اُنکے افعال مین شریک نتھے باقی رہ گئے
اور پھر اُنکی اولاد بڑہی اور ایک مدت کے بعد پھر وہ لوگ تمرد و عصیان کرنے لگے اور پھر اکثر پر
حق سبحانہ و تعالی نے اپنا عذاب عظیم نازل کیا اور پھر وہی کچھ لوگ باقی رہ گئے کہ اُنکی نسل بڑہی
اسی طرح کئی مرتبہ ہوا اور حق سبحانہ و تعالی نے انبیا و رسل بھی کہ جو جنون مین سے تھے اُنپر مبعوث
فرمائے جب چار دورے ثوابت کے اسیطرح ختم ہوے اور اُنکی کثرت عصیان و ظلم و عدوان
و نافرمانی و طغیان حد سے زیادہ ہو گئی تو حق سبحانہ و تعالی نے فرشتونکو آسمان پر سے نازل کیا
کہ وہ بنی جان سے لڑے اور اکثر کو قتل کیا اور باقی بھاگ کے جزائر وغیرہ مین متفرق ہو گئے اور
یہی ابلیس کہ جو شیطان کہلاتا ہی اُس زمانہ مین بچہ تھا اور سن تمیز کو نہ پہونچا تھا اسکو فرشتے آسمانپر
اوٹھا لیگئے اور فرشتون ہی مین اسنے نشو و نما پائی اور اُنھین کی عادتین سیکھین اور روز بروز اسکے

علم وفہم کی ترقی ہوتی گئی اور کثرت عبادت مین مرتبۂ عالی پر پہونچ گیا جب جنون کی پھر زمین پر کثرت ہوئی اور پھر اونکا تمرد وعصیان بڑہا تو ابلیس نے درگاہ جناب باری مین عرض کی کہ مجکو زمین کی حکومت عطا کی جائے کہ مین اونکی اصلاح کردون اور یہ عرض اوس کی مقبول ہوئی اور وہ فرشتون کی فوج لیکر زمین پر آیا اور جنون مین سے جو لوگ متمرد اور سرکش تھے اونکو قتل کیا اور تمام دنیا کی حکومت وریاست اوسکو حاصل ہوئی اور بطور استقلال تمام روے زمین پر سلطنت کرنے لگا اور کبھی آسمان پر فرشتون کے ساتھ جاتا تھا اور کبھی زمین پر آتا تھا جب بسبب کثرت عبادت کے یہ مراتب عالیہ اوسکو حاصل ہوے تو بمقتضای فطرت شیطانی مادہ عجب وغرور کا اسکے دماغ مین پیدا ہوا اور روز بروز بڑہتا گیا یہان تک کہ اپنے دل مین اس بات پر حتم وجزم کر لیا کہ اگر حق سبحانہ وتعالی میرے سوا کسی دوسرے کو زمین کی حکومت عطا فرمائیگا تو مین اوسکی اطاعت منظور نہ کرونگا اسواسطے کہ میرے کمالات علمی وعملی کسی دوسرے کو نہین حاصل ہو سکتے یہ عجب وغرور حق سبحانہ وتعالی کو کہ جو علام الغیوب ہی اور سب کے دلونکا حال جانتا ہی پسند نہ آیا اور حضرت آدم ؑ کے پیدا کرنیکا اور زمین مین خلیفہ یعنی حاکم وبادشاہ بنانیکا ارادہ فرمایا چنانچہ خود اپنی کتاب عزیز مین بکرات ومرات اسکی خبر دیتا ہی اور سورۂ بقرہ مین ہی وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ترجمہ اور یاد کر تو ای محمد صلعم جس وقت کہ کہا پروردگار تیرے نے فرشتون سے کہ مین پیدا کرنیوالا ہون زمین مین ایک خلیفہ انتہی جب فرشتون نے یہ حکم محکم سنا تو چونکہ وہ جنون کے حالات سرکشی ونافرمانی وفساد وخونریزی دیکھ چکے تھے لہذا اونہین لوگون پر اس خلقت تازہ کا بھی قیاس کر کے تعجب کی راہ سے قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ترجمہ کہا کہ بارِ باری تعالی کیا پیدا کریگا تو اوسی زمین مین ایسے شخص کو کہ فساد کرے اوس مین اور

بہاوے خونہای ناحق کو اور ہم تسبیح کرتے ہین ساتہ تیری حمد کے اور تقدیس کرتے ہین تیری
انتہی جب حق سبحانہ وتعالی نے فرشتونکا یہ کلام سنا تو قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ
کہا کہ تحقیق کہ مین جانتا ہون اوس چیز کو کہ تم نہین جانتے ہو انتہی یعنی جو مصالح اوسکے
پیدا کرنے مین ہین تم اوس سے واقف نہین ہو از انجملہ ظاہر کرنا عجب وتکبر ابلیس کا
تہا کہ اوسنے خدا کا حکم نہ مانا اور حضرت آدم کو سجدہ نہ کیا اور پیدا کرنا انبیای کرام و
اوصیاء وائمۂ معصومین علیہم السلام کا صلب آدم علیہ السلام سے وغیرہ کہ جنکو
حق سبحانہ وتعالی کہ جو علام الغیوب ہی جانتا تہا اور فرشتے نہین جانتے تہے اور عمدۃ البیان
مین لکہا ہی کہ خدای تعالی نے بعد فرمانے اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کے زمین کی کئے جگہ
سے خاک اوٹہوائی اور ابر کو حکم کیا وہ چالیس روز اوسپر برسا اور جسوقت وہ خاک
چسپندہ ہوگئی تو اوسکا پتلا بناکر روح آدم کی اوس مین پہونکی اور رنگ اوسکا گندم گون
تہا اسواسطے نام اوسکا آدم ہوا اور خلیفہ روے زمین کا اوسکو کیا اور منقول ہی کہ خدا کو
ظاہر کرنا حضرت آدم کی فضیلت کا فرشتون پر منظور رہا تو اونکو الہام کرکے سب اشیا
کے نام تعلیم کیے چنانچہ فرماتا ہی وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ترجمہ اور سکہلا دیے خدا
نے آدم کو نام سب چیزون کے یعنی جو چیزین کہ آسمانون مین تہین اور جو زمین مین
تہین مثل نباتات وجمادات وحیوانات وغیرہ کے ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ
فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ترجمہ بعد اوسکے پیش کیا
اون چیزونکو سامنے فرشتون کے پس کہا کہ بتاؤ تم مجکو نام اون چیزون کے اگر ہو تم
سچے (اس بات مین کہ تم آدم کو لائق خلافت نہین جانتے) قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ
لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ترجمہ کہا فرشتون نے کہ پاک ہی
تو یا اللہ ہر عیب ونقصان سے ہم کو تو کچہ علم نہین ہی سوا اوسکے کہ جو تو نے سکہایا ہی
تحقیق کہ تو ہر چیز کا جاننے والا صاحب حکمت ہی انتہی قَالَ یٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ

فَلَمَّا أَنْبَأَهُمْ بِأَسْمَائِهِمْ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكُمْ إِنِّي أَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ ترجمہ کہا حق سبحانہ وتعالی نے کہ ای آدم خبر دی فرشتونکو ساتھہ اون چیزون کے نامونکے پس جسوقت کہ خبر دی آدم نے اونہین فرشتونکو ساتھہ نامون اون چیزونکے تو کہا حق سبحانہ وتعالی نے فرشتون سے کہ کیا نہین کہا تہا مین نے تم سے کہ تحقیق جانتا ہون مین چھپی چیزین آسمانونکی اور زمین کی اور جانتا ہون مین اوس چیزکو کہ تم ظاہر کرتے ہو اور اوس چیزکو کہ تم چہپاتے ہو انتہی تفاسیر مین لکہا ہی کہ اوسوقت فرشتون نے اپنی عاجزی کا اقرار کیا اور حضرت آدم علیہ السلام کی فضیلت کے معتقد ہوے بعد اوسکے حق سبحانہ وتعالی نے واسطے تعظیم آدم کے فرشتونکو حکم کیا کہ تم اونکو سجدہ کرو چنانچہ فرماتا ہی کہ وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ أَبَى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ترجمہ اور یاد کر تو ای محمد صلعم جسوقت کہ کہا ہم نے فرشتونکو کہ سجدہ کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا سب فرشتون نے سوا ابلیس کے کہ انکار کیا اور تکبر کیا اوسی ابلیس نے سجدہ کرنے سے اور تہا وہ کافرون مین سے (کہ خدای تعالی اپنے علم ازلی سے اوسکے کفر کو جانتا تہا اور اوسی کے کفر کے ظاہر کرنیکو سجدۂ آدم کا حکم فرمایا تھا) انتہی اب وجہ عداوت شیطان حضرت آدم اور اونکی اولاد سے بخوبی ظاہر ہوگئی کہ پہلے وہ زمین کا حاکم اور بادشاہ مقرر ہوا تہا بعد اوسکے جب حضرت آدم کو حق سبحانہ وتعالی نے خلافت کے لیے برگزیدہ کیا تو اوسکو یہ بات ناگوار ہوئی اور جب حضرت آدم کے سجدے کا حکم ہوا تو اوسنے بوجہ نخوت وتکبر کے خدا کا حکم نہ مانا اور حضرت آدم کو سجدہ نکیا اور ساحت قرب حضرت رب العزت سے نکالا گیا اور مردود وملعون ہوگیا چنانچہ اوسکے نکالے جانے کے حالات کا ان آیات مین بیان ہی إِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ ۝ فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي فَقَعُوا لَهُ سَاجِدِينَ ۝ فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ ۝

إِلَّا إِبْلِيسَ اسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكَافِرِينَ ۝ قَالَ يَا إِبْلِيسُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ۖ أَسْتَكْبَرْتَ أَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِينَ ۝ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ ۖ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ۝ وَإِنَّ عَلَيْكَ لَعْنَتِي إِلَىٰ يَوْمِ الدِّينِ ۝ قَالَ رَبِّ فَأَنْظِرْنِي إِلَىٰ يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ إِلَىٰ يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ ۝ قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ ۝ قَالَ فَالْحَقُّ وَالْحَقَّ أَقُولُ ۝ لَأَمْلَأَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ ترجمہ یاد کر تو ای محمد جسوقت کہ کہا پروردگار تیرے نے فرشتونکو کہ تحقیق مین پیدا کرنے والا ہون ایک آدمی کو (یعنی آدم کو) مٹی سے پس جسوقت کہ درست کرون مین اوسکو بنا کر اور پھونکون مین اوس مین اپنی روح کو پس گر پڑو تم سب واسطے اوسکے دران حالیکہ سجدہ کرنے والے ہو تم پس سجدہ کیا کل فرشتون نے سوا شیطان کے کہ اوسنے سجدہ نہ کیا بلکہ تکبر کیا اوسنے سجدہ کرنے سے اور تہا وہ شیطان کافرون مین سے کہا خدای تعالی نے کہ ای ابلیس کس چیز نے منع کیا تجکو اس بات سے کہ سجدہ کرے تو اوس شخص کے لیے کہ پیدا کیا مین نے اوسکو اپنے دست قدرت سے کیا تکبر کیا تو نے یا ہی تو بلند مرتبہ لوگون مین سے کہا ابلیس نے کہ مین بہتر ہون اوس سے اسلیے کہ پیدا کیا ہی تو نے مجکو آگ سے (کہ جوہر لطیف و نورانی ہی) اور پیدا کیا ہی تو نے اوسکو مٹی سے (کہ کثیف و تاریک ہی) کہا حق سبحانہ و تعالی نے کہ پس نکل جا تو ان آسمانون مین سے اس سبب سے کہ تو راندہ ہوا ہی اور تحقیق کہ تیرے اوپر لعنت میری ہی روز جزا یعنی قیامت تک کہا ابلیس نے کہ ای پروردگار میرے پس مہلت دے تو مجکو اوس روز تک کہ لوگ زندہ کیے جائینگے (یعنی قیامت تک مجکو زندہ رکہہ) کہا حق سبحانہ و تعالی نے کہ پس تحقیق کہ تو مہلت دیے ہوؤن مین سے ہی (یعنی تجکو مہلت [illegible] کی البتہ

گمراہ کردونگا مین اون آدمیونکو سبکو یعنی آدم کو اور اوسکی اولادکو سوا تیرے بندون کے کہ جو اون مین سے خالص کیے گئے ہونگے یعنی انبیا و اوصیا و ائمہ ہدی علیہم السلام و مومنین کاملین کہا حق سبحانہ وتعالی نے کہ پس مین حق ہون اور حق بات کہتا ہون کہ البتہ ضرور بھردونگا مین دوزخ کو تجہسے اور اون لوگون سے کہ پیروی کرینگے تیری انتہی اور اس طرح کے آیات کلام مجید مین اور بہت ہین کہ جن مین یہ قصہ مذکور ہے یہان مین اسی قدر پر اکتفا کرتا ہون اور یہ آیات بینات مواعظ بلیغہ اور فوائد کثیرہ پر مشتمل ہین یہان بخوف طول مین کچہہ نہین لکہتا انشاء اللہ العزیز تبصرہ سوم بیان مکائد شیطان مین چند آیات سورۂ اعراف سے اور نقل کرونگا اور اونہین کی تفسیر کے ضمن مین ان آیات کے بہی بعض فوائد کو بیان کرونگا **دوسری قسم** شیاطین الانس ہین اور اونکی کئی قسمین ہین اول وہ امرا اور روسا ہین کہ جو باطل کی طرف دعوت کرین اور ظاہر ہے کہ انسان اونکے بہکانے مین جلد آتا ہے اور اونکی اطاعت کو قبول کرلیتا ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی قول اہل دوزخ کو بیان فرماتا ہے کہ جب وہ عذاب الیم مین مبتلا ہونگے تو اسطرح کہنے لگین گے وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ۝ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا ترجمہ اور کہین گے وہی اہل دوزخ کہ اے پروردگار ہمارے تحقیق کہ ہم نے اطاعت کی اپنی سردارونکی اور بزرگونکی پس گمراہ کیا اونہون نے ہمکو راہ راست سے اے پروردگار ہمارے دے تو اونکو دوچند عذاب سے اور لعنت کر تو اونکو بڑی لعنت انتہی اور واضح ہو کہ جسطرح ائمہ ہدایت ہوتے ہین کہ لوگونکو اطاعت حق سبحانہ وتعالی اور امور خیر کی طرف دعوت کرتے ہین اور بہشت کی راہ بتاتے ہین اوسی طرح ائمہ ضلالت بہی ہوتے ہین کہ وہ لوگونکو نافرمانی ومعصیت حق سبحانہ وتعالی کی طرف بلاتے ہین اور جہنم کی راہ دکہاتے ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرعون اور اوسکے سردارون کے باب مین فرماتا ہے وَجَعَلْنَاهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى النَّارِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يُنْصَرُونَ ۝

وَ اَتْبَعْنَاهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ترجمہ
اور گردانا ہم نے اونکو ایسے پیشوا کہ بلاتے تہے لوگونکو طرف آتش دوزخ کے اور قیامت
کے دن وہ لوگ نہ مدد کیے جائینگے اور قرار دی ہم نے اونکے اوپر بعد اونکے مرنے کے اس
دنیا مین لعنت اور قیامت کے دن وہ لوگ برے لوگون مین سے ہین انتہی اور قیامت
مین ہر گروہ اپنے امام و پیشوا کے ساتہ بلایا جائیگا پس جو لوگ دنیا مین امام ہدایت کی
اطاعت کرتے تہے وہ اونکے ساتہ بہشت مین جائینگے اور جو امام ضلالت کی اطاعت
کرتے تہے وہ اونکے ساتہ دوزخ مین جائینگے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے یَوْمَ
نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْ ترجمہ جسدن کہ بلائینگے ہم ہر فرقہ کو ساتہ اونکے امام کے
(یعنی بروز قیامت انتہی اور فصل سوم کی اونیسوین صفت قبیحہ اطاعۃ المخلوق فی
معصیۃ الخالق قابل دید ہے اور اوسکا ملاحظہ اس مقام کے لیے نہایت ہی مناسب اور
مفید ہے اور اوس مین بہت سی آیات و احادیث کثیر الہدایہ مذکور ہین دوسری قسم ہلاک
ہین کہ جو خود گمراہ رہے ہون اور ایسے قواعد اور رسوم کفر و ضلالت کے مقرر کرگئے ہون کہ
جو لوگ اونکے بعد آئین وہ لوگ اوسپر عمل کرین اور گمراہ ہو جائین یا معاصی مہلکہ مین
گرفتار ہون اور اس امر کو بہی آدمی کے مزاج مین نہایت دخل ہوتا ہے اور اکثر لوگ
مذہب آبائی و رسوم قدیمہ کے پابند ہوتے ہین گو وہ کیسے ہی صریح البطلان و کفر و معصیت
ہون اور کل امم سابقہ کا یہ حال تہا کہ جب اونکے پاس کوئی پیغمبر آتا تہا تو وہ اپنے مذہب
آبائی کے تعصب سے ایمان نہین لاتے تہے اور کہتے تہے کہ اِنَّا وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا عَلٰٓى اُمَّةٍ
وَّاِنَّا عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ترجمہ تحقیق کہ پایا ہم نے اپنے باپ دادا کو اوپر ایک
راستے کے اور ہم اونکے پانون کے نشانون کی پیروی کرنے والے ہین انتہی اور یہی حال
کفار عرب کا بہی تہا کہ ہمارے حضرت صلعم کے دعوت و ہدایت کے جواب مین یہی کہتے تہے
اور فصل سوم کی گیارہوین صفت قبیحہ کہ جو تعصب ہے وہ اس مقام پر قابل ملاحظہ ہے اور

گو اطاعت و بر والدین واجب ہو اور اونکی نافرمانی و عقوق حرام لیکن اگر کسی کے والدین زندہ
ہون اور اوسکو کفر یا معصیت کا حکم کرین تو وہ بہی شیاطین الانس ہی مین داخل ہین اور اوسکو
ہرگز اونکی اطاعت اس امر مین نہ کرنا چاہیے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہو وَاِنْ جَاهَدَاكَ
عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ترجمہ اور اگر اصرار کرین وہ دونون
ماں باپ تجھسے اس بات پر کہ شریک مقرر کرے تو میرے ساتھ جسکو کہ تو نہین جانتا پس نہ
اطاعت کر تو اون دونون کی انتہی تیسری قسم دوست و احباب و ہمنشین ہین کہ آدمی اونکے
بہکانے مین بہی آجاتا ہے اور اسی سبب سے بری لوگون کی صحبت مین بیٹھنے کی قرآن و
حدیث مین سخت ممانعت ہو چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہو فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى
مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ترجمہ پس نہ بیٹھ تو بعد یاد آنے کے ہمراہ قوم ظالمون کے انتہی اور
اس مقام پر فصل سوم کی ستائیسوین صفت قبیحہ مجالست اشرار قابل ملاحظہ ہو چوتھی قسم
اولاد ہو اور یہ بہی اکثر انسان کو یاد خدا سے غفلت اور انواع و اقسام کے معاصی مین مبتلا
ہونیکا باعث ہوتی ہو اور اونکی آرام و راحت و توسع معیشت کے لیے آدمی اکتساب
مال حرام کرتا ہو نعوذ باللہ منہ اور حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہو يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ
اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ
ترجمہ اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو نہ غافل کرین تم کو مال تمہارے اور نہ اولاد تمہاری
یاد خدا سے اور جو لوگ کہ کرین ایسا پس یہی لوگ زیانکار ہین انتہی اور اسکے سوا اور
بہی قسمین شیاطین الانس کی ہین مین نے بخوف طول اس مقام پر انہین چار قسمون پر
اکتفا کی تیسرا مانع خیر اور باعث شر محبت دنیای دنیہ فانیہ ہو اور یہ پہلی چیز ہو کہ جو خواہش
نفسانی سے پیدا ہوتی ہو اور مادہ ہو جمیع صفات قبیحہ و رذیلہ کا اور راس ہو کل معاصی صغیرہ
و کبیرہ کا حاجب ہو افاضہ فیض ربانی کا اور مورد و محل ہو تسویلات و وساوس شیطانی کا
جولانگاہ ہو خیل و رجل ابلیس کا اور دام بزرگ ہو اوسکے مکر و تلبیس کا آلات اسکی خدمت مین

بیحد و انتہا ہین اور احادیث اسکی ذم مین لاتعد و لاتحصی ہی ایک مرض ابو الامراض اور یہی ایک خباثت ام الخبائث ہی اسی کا علاج مقدم ہی اور اسی کا دفع اہم واقدم اگر یہ دفع ہو جائے تو پہر کوئی مرض و علت باقی نہ رہے اور انسان کو جمیع امراض باطنیہ سے صحت کلی حاصل ہو جائے خواہشہای نفس امارہ کا تو اس مین حصر ہی کہ سوائے دنیائے دنیہ ورد یہ کے اور کسی چیز کی طرف اوسکی خواہش ہو ہی نہین سکتی کہ جو مضر و مولد امراض ہو اور وساوس شیطانی کا بہی گویہی موقع و مقام ہی لیکن ابلیس پر تلبیس کے بعض مکائد ایسے بہی ہین کہ ظاہر مین جنکو اس سے کم تعلق معلوم ہوتا ہی اور مین ان مطالب کے بیان کے لیے اس مقام مین پانچ تبصرات مقرر کرتا ہون تبصرۂ اول بیان معنی دنیا مین تبصرۂ دوم بیان اجزاے دنیا مین کہ جن سے وہ مرکب ہی تبصرۂ سوم بیان مکائد شیطانی مین تبصرۂ چہارم معالجات مین اون امراض کے کہ جو خواہشہاے نفسانی اور وساوس و مکائد شیطانی و محبت دنیاے فانی سے پیدا ہوتی ہین تبصرۂ پنجم بیان تو بہ مین تبصرۂ اول بیان معنی دنیا مین واضح ہو کہ رہبانیت یعنی ترک کرنا لذات دنیا کا از قبیل نکاح و ماکل و مشارب وغیرہ اور ترک کرنا معاملات و تجارات وغیرہ کا کہ جو حلال ہوں اور عزلت اور گوشہ نشینی اختیار کرنا ہماری شرع شریف مین کہ جو جامع جمیع مصالح و حکم وخیر دنیا و آخرت پر مشتمل ہے ممنوع و مذموم اور بدعت سیئہ ہی اور انحراف ہی جادۂ شرع مستقیم و حکم خداے علیم و حکیم سے اسلیے کہ ہمارے نبی الرحمہ کہ جو خاتم النبیین اور سید المرسلین ہین کافۂ انام پر مبعوث ہوے ہین پس اونکی شرع شریف بہی ایسی ہونا چاہیے کہ اگر تمام خلق اوسپر عمل کرے تو اوس سے کسی طرح کا فساد و خلل نہ پیدا ہو اور یہ ظاہر ہی کہ اگر سب آدمی رہبانیت اختیار کرین اور معاملات دنیا اور معاشرت باہمی کو چہوڑ دین تو نوع انسانی صفحۂ ہستی سے مثل حرف غلط کے مٹ جائے پہر خدا کی عبادت کون کرے اور اوسکے حکم کو کون مانے اور کچہ ہمارے دین و ملت پر موقوف نہین ہی بلکہ تتبع آثار و اخبار و نیز قرآن و حدیث سے ثابت ہوتا ہی

کہ امم سابقہ پر بھی رہبانیت واجب نہ تھی بلکہ ممدوح بھی نہ تھی اسلیے کہ بعض انبیا و رسل خود متمکن سریر خلافت و متکفل امور حکومت و سلطنت رہے ہین اور ظاہر ہو کہ اس سے زیادہ کوئی امر عظیم امور دنیا مین نہین ہی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی نے حضرت آدم علیہ السلام کو پہلے دنیا مین خلیفہ مقرر فرمایا کہ جو اول انبیا اور ابو البشر ہین اور آیات سابقۃ الذکر مین اسکا بیان ہو چکا ہی اور حضرت داود علیہ السلام کو بھی خلیفہ زمین مقرر کیا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی یٰدَاوُدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ ترجمہ ای داؤد تحقیق کہ گردانا ہم نے تجکو خلیفہ زمین مین انتہی اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو جیسا ملک عطا فرمایا سب جانتے ہین کہ تمام روے زمین پر اونکی سلطنت تھی اور جن و انس اور ہوا اور طیور تک اونکے تابع و محکوم تھے اور خود اونہون نے دعا فرمائی کہ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَھَبْ لِیْ مُلْکًا لَّا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْ بَعْدِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ترجمہ ای پروردگار میرے بخشدے مجکو اور عطا کر مجکو ایسا ملک کہ نہ سزاوار ہو واسطے کسی شخص کے میرے بعد تحقیق کہ تو بہت بخشش کرنے والا ہی انتہی اور اس دعا کو حق سبحانہ و تعالی نے قبول فرمایا اور بعد اس آیت کے ہوا اور جنون کے مسخر ہونے کا بیان فرمایا ہی مین نے بخیال طول اون آیات کو نقل نہین کیا سورہ نمل جزو نوزدہم مین سے ایک آیت کہ جو بہت مختصر ہی نقل کرتا ہون وَحُشِرَ لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُہٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ ترجمہ اور اکٹھا کیے گئے واسطے سلیمان کے لشکر اونکے جنون سے اور آدمیون سے اور طیور سے پس وہ روکی جاتی ہی یعنی اونکی صفین باندھی جاتی ہین تاکہ متفرق نہون اور مجتمع رہین انتہی اس سے سب پر حضرت کی حکومت و سلطنت ثابت ہو گئی اور حضرت ذو القرنین کو بھی حق سبحانہ و تعالی نے بہت بڑا ملک عنایت فرمایا تھا اور اونکا قصہ بھی کلام مجید مین مذکور ہی اور مین ابتدای قصہ مین سے دو آیتو نپر اکتفا کرتا ہون وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ قُلْ سَاَتْلُوْا عَلَیْکُمْ مِّنْہُ ذِکْرًا اِنَّا مَکَّنَّا لَہٗ فِی الْاَرْضِ وَاٰتَیْنٰہُ مِنْ

كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ترجمہ اور پوچھتے ہین تجھسے لوگ ای محمد صلعم ذوالقرنین کو کہ تو عنقریب بیان کرونگا مین تمسے اوسکے حالات مین سے کسی قدر تحقیق کہ قدرت دی ہم نے اوسکو زمین مین اور عطا کیا ہم نے اوسکو ہر چیز کا سامان انتہی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو بہی مصر کی حکومت عطا فرمائی اور آپ کا قصہ بسط کے ساتھہ سورۂ یوسف مین مذکور ہی اور مین ایک آیت پر یہان اکتفا کرتا ہون کہ جو حضرت یوسف کی دعا کا ایک فقرہ ہی رَبِّ قَدْ آتَيْتَنِي مِنَ الْمُلْكِ وَعَلَّمْتَنِي مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ترجمہ ای پروردگار میرے تحقیق کہ عطا کیا تونے مجکو بادشاہت مین سے اور سکہایا تونے مجکو تاویل احادیث سے (یعنی تعبیر خواب) انتہی اور کچہہ انہین حضرات پر موقوف نہین ہی بلکہ بنی اسرائیل مین اکثر بادشاہ گذرے ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی فَقَدْ آتَيْنَا آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا ترجمہ پس تحقیق کردی ہم نے آل ابراہیم کو ایک کتاب اور حکمت اور عطا کیا ہم نے اونکو ملک عظیم انتہی اور کچہہ قرآن وحدیث وا ہل اسلام ہی کی کتاب پر منحصر نہین ہی کتب ما تقدم مین بہی ان سب حضرات کے ملک وسلطنت کا حال بشرح وبسط تمام لکہا ہوا ہی چنانچہ بئیبل جسکا ترجمہ ہر زبان مین کراکے پاڈری سب کو تقسیم کرتے پہرتے ہین اوسکو ہر شخص مطالعہ کرکے ان حالات پر بتفصیل تمام مطلع ہو سکتا ہی ونیز اسی مجموعۂ بئیبل کے بعض کتب عہد عتیق مین لکہا ہوا ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تین بی بیان تہین اور حضرت یعقوب کی چار دو بی بیان دو لونڈیان اور حضرت داؤد کی نثو اور حضرت سلیمان کی ہزار بس اگر رہبانیت ممدوح ہوتی اور یہ سب باتین مذموم تو یہ حضرات انبیا علیہم السلام کہ جو اول عمر سے آخر عمر تک معصوم ہین انکو کیون کرتے البتہ یہ ثابت ہوتا ہی کہ حضرت عیسی کی امت مین رہبانیت ممدوح تہی مگر انجیل سے کہین یہ حکم نہین نکلتا ظاہرا یہ معلوم ہوتا ہی کہ عزلت گزینی وگوشہ نشینی وترک نکاح واکتساب معیشت وغیرہ کا اوس امت مین کچہہ رواج ہو گیا تہا حضرت عیسی علیہ السلام نے بیشک تمام عمر نہ نکاح کیا نہ اپنے لیے کوئی گہر بنایا مگر یہ امر اونکی خصائص مین سے ہی

جیسے کہ انبیا علیہم السلام کے لیے بعض چیزین مخصوص ہوتی ہین چنانچہ ہمارے حضرت صلعم پر
شب بیداری و نماز تہجد واجب تھی اور ہمپر واجب نہین ہی اور حضرت عیسی علیہ السلام
مجامع خلق مین تشریف لیجاتے تھے اور لوگون کو ہدایت وارشاد فرماتے تھے اور یہ امور
رہبانیت کے ساتھ جمع نہین ہوسکتے اور قرآن شریف مین اونکی امت کے باب مین اسطرح
آیا ہی وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا
رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ
ترجمہ اور رہبانیت کو اون لوگون نے (یعنی امت حضرت عیسیٰ نے) اپنی طرف سے
نکالا تھا ہم نے نہین واجب کیا تھا اوسکو اون لوگوںپر مگر نکالا تھا اون لوگون نے واسطے
طلب کرنے خوشنودی خدا کے پھر نہ رعایت کی اون لوگون نے اوسے رہبانیت کی جو کہ حق
اوسکے رعایت کرنیکا تھا پس عطا کیا ہم نے اون لوگون کو کہ جو ایمان لائے تھے اون مین سے
اجر اونکا اور بہت لوگ اون مین سے فاسق ہین انتہی اب مین بعض اون آیات و احادیث کو
لکھتا ہون کہ جن سے اسلام مین رہبانیت کی ممانعت ثابت ہوتی ہی چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی فَانْكِحُوا مَا طَابَ
لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَىٰ وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُكُمْ ترجمہ پس نکاح کرو تم جو کہ تم کو پاکیزہ معلوم ہون عورتون مین سے دو دو اور
تین تین اور چار چار پس اگر ڈرو تم کہ عدالت نہ کرسکوگے تو ایک ہی پر اکتفا کرو یا اپنی لونڈیوںپر
انتہی اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا کہ اگر مرد عدالت کرسکے تو چار نکاح تک سوا لونڈیونکی
اوسکو جائز ہین ونیز فرماتا ہی يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا وَلَا تَتَّبِعُوا
خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ترجمہ اے آدمیو کھاؤ تم اون چیزون مین سے
کہ بیچ زمین کے ہین (یعنی میوہ وغلہ وغیرہ) حلال پاکیزہ اور نہ پیروی کرو تم قدموں شیطان
کی تحقیق کہ وہ واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہی انتہی اس آیۂ کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو عمدہ
چیزین کہ زمین سے پیدا ہوتی ہین اور حق سبحانہ وتعالی نے بندونپر حلال کی ہین اون کو

اپنے اوپر حرام کرنا شیطان کی پیروی ہی اور نیز حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ فِيهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ترجمہ اور بنایا ہی اللہ نے زمین کو واسطے خلق کے اوس مین میوے ہین اور درخت خرمے کے جن مین غلاف ہین (یعنی جنکے اندر خرمے ہوتے ہین) اور دانہ ہی غلہ کا کہ جس مین بھس بھی ہوتا ہی اور پودل ہین خوشبودار پس ساتھ کس چیز کے اپنے پروردگار کی نعمتون سے تکذیب کروگے تم دونون (یعنی جن وانس) انتہی نہایت افسوس کی بات ہی کہ جو نعمتین اپنے فضل ورحمت سے حق سبحانہ وتعالی نے انسان کو عطا فرائی ہون اونکو خواہ مخواہ اپنے اوپر حرام کرکے اوسکی نعمتون کی تکذیب کرے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی يَاۤ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ترجمہ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نہ حرام کرو تم اپنے اوپر وہ پاکیزہ چیزین کہ حلال کی ہین اللہ نے واسطے تمہارے اور حد سے نہ گذرو وتحقیق کہ اللہ نہین دوست رکھتا حد سے گذر جانے والونکو اور کہاؤ تم اون چیزون مین سے کہ روزی دی ہی تم کو خدا نے حلال پاکیزہ اور ڈرو تم اللہ سے کہ جسکے ساتھ تم ایمان لائے ہو انتہی عمدۃ البیان مین اس آیۂ وافی ہدایہ کی تفسیر مین لکہا ہی کہ منقول ہی کہ زوجہ عثمان بن مظعون کی عائشہ کے پاس گئی اور وہ عورت بہت خوبصورت تھی عائشہ نے کہا کہ کیا ہوا تجکو کہ ایسی سادہ وضع سے تو رہتی ہی کہا کہ کسکے واسطے زینت کرون شوہر میرا تو بہت دنون سے میرے پاس نہین آتا اور زہد اوسنے اختیار کیا ہی جناب رسول خدا ام عائشہ کے گہر مین تشریف لائے تو عائشہ نے حضرت کو خبر کی حضرت باہر رونق افروز ہوے اور اصحاب کو جمع کیا اور منبر پر جاکر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ کیا ہوگیا لوگونکو کہ پاکیزہ چیزونکو اپنے اوپر حرام کرتے ہین مین شب کو سوتا بھی ہون اور رونکو کہاتا بھی ہون اور عورتون کے بھی نزدیک جاتا ہون جو شخص کہ میری سنت سے روگردانی کرے وہ

مجھسے نہین ہی اون لوگون نے کہا کہ ہم نے قسم کہائی ہی خدای تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ یعنی نہین مواخذہ کریگا اللہ تمہاری بیہودہ قسمونکا انتہی و نیز فرماتا ہی أُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيمَةُ الْأَنْعَامِ ترجمہ حلال کیے گئے ہین واسطے تمہارے چوپائے جانور انتہی اس آیت سے بتصریح معلوم ہوا کہ گوشت کہانا مذموم نہین ہی و نیز فرماتا ہی وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ترجمہ اور وہ اللہ ایسا ہی کہ مسخر کردیا اوسنے دریا کو تاکہ کہاؤ تم اوس مین سے گوشت تازہ (یعنی مچہلی اور نکالو اوس مین سے زیور کو کہ جو تم پہنتے ہو (یعنی موتی وغیرہ) اور دیکہتا ہی تو کشتیون کو کہ پانی کو پہاڑتی ہوئی چلتی ہین اوسی دریا مین اور تاکہ طلب کرو خدا کے فضل کو (یعنی تجارت کرو کشتیون کے ذریعہ سے) اور تاکہ تم شکر کرو انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ سے ایک تو مچہلی کے کہانیکا حکم معلوم ہوا دوسرے زینت کرنے کا اور موتی وغیرہ پہننے کا تیسرے تجارت کرنے کا اور یہ امر ظاہر ہی کہ حق سبحانہ و تعالی نے ان نعمتون کا ذکر مقام امتنان مین فرمایا ہی یعنی بندو پر احسان رکہا ہی اور شکر گزاری کا طالب ہوا ہی پس اگر ان چیزون کا استعمال مذموم ہوتا تو کیونکر ممکن تہا کہ منعم حقیقی انکے سبب سے احسان رکہتا اور اوپر شکر کا طالب ہوتا اور جو آدمی کہ ان چیزون کا استعمال ہی نکریگا وہ انکا شکر ہی کیا کریگا و نیز فرماتا ہی قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ قُلْ هِيَ لِلَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ ترجمہ کہدی محمد صلعم کہ کس شخص نے حرام کیا ہی زینت خدا کو کہ جسکو نکالا ہی اوسنے واسطے اپنے بندون کے اور کسنے حرام کیا ہی پاکیزہ چیزونکو روزی مین سے کہ ای محمد کہ یہ زینت و رزق واسطے اون لوگون کے ہی کہ جو ایمان لائے ہین زندگانی دنیا مین درانحالیکہ خالص ہی اُن لوگونکو واسطے روز قیامت (یعنی دنیا مین کفار بہی ان نعمتون مین شریک ہین اور آخرت مین

خاص و خالص سب نعمتین واسطے مومنون کے ہین اور کفار ان سے محروم ہین) اسی طرح
تفصیل سے بیان کرتے ہین ہم آیتون کو واسطے ایسی قوم کے کہ جو جانتے ہین اور سمجھتے ہین
انتہی تفسیر عمدۃ البیان ہین لکہا ہی کہ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ ایک
مرتبہ امیر المومنین نے ابن عباس کو ابن کوا کے اور اوسکے اصحاب کے پاس بہیجا واسطے
نصیحت کے کہ وہ لوگ خوارج مین سے تہے اور ابن عباسؓ باریک کپڑے کا کرتا اور پوشاک
نفیس پہنے ہوے تہے اُن لوگون نے ابن عباس کو دیکہا تو ازراہ طعن کہا کہ اے ابن عباس
کیا تو بہتر ہی ہمارے نفسون سے کہ ایسا لباس پہنے ہوے ہی ابن عباس نے فرمایا کہ اول
میرا جہگڑا تم سے اس مین ہی کہ خدای تعالی قرآن مین فرماتا ہی کہ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللّٰهِ اور
اوس سے پہلے فرمایا ہی کہ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی لو تم اپنی زینت کو نزدیک
ہر وقت سجدہ کرنے کے (یعنی نماز پڑہنے کے) اور اس آیت کی تفسیر مین عمدۃ البیان مین لکہا
ہی کہ منقول ہی کہ حضرت امام حسن علیہ السلام جسوقت نماز پڑہتے تہے اوسوقت بہت
نفیس کپڑے کہ جو اونکے پاس ہوتے تہے زیب تن کرتے تہے کسی نے پوچہا تو فرمایا کہ خدا تعالے
جمیل ہی اور جمال کو دوست رکہتا ہی اسواسطے مین اپنے پروردگار کے واسطے زینت کرتا ہوں
اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ تنبیہ کسی کو یہ شبہہ نہو کہ تتبع
واثار و اخبار سے معلوم ہوتا ہی کہ جناب امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ہمیشہ
جو کی روٹی کہاتے تہے اور گیہون نہین تناول فرماتے تہے اور کپڑے بہی درشت وکم قیمت
پہنتے تہے اسکا کیا سبب ہی اس سبب سے کہ جو خدا کے فضل کی تفسیر خود اونکے قول سے ہوتی ہے
چنانچہ ابواب الجنان جلد اول مین ایک حکایت لکہی ہی مین اوسکے ترجمہ پر اس مقام مین اکتفا
کرتا ہون مشہور ہی کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے زمانے مین عاصم بن زیاد نے نرم
کپڑے پہننا ترک کردیے اور کملی اپنا لباس قرار دیا اوسکے بہائی ربیع ابن زیاد نے حضرت شاہ
اولیا علیہ السلام سے ازروے شکایت کے عرض کیا کہ عاصم نے دنیا کو ترک کیا ہی اور فقر و بکا

لباس پہنتا ہو اور اپنے اہل و عیال کو غمناک اور آزردہ خاطر کیا ہو حضرت امیر المومنین
علیہ السلام نے عاصم کو طلب فرمایا جب وہ حضور مین حاضر ہوا تو آپ نے از روی عتاب کے فرمایا
کہ تو اپنے اہل و عیال سے شرمندہ نہ ہوا اور اپنی اولاد پر رحم نہ کیا کیا تو گمان کرتا ہو کہ خدا تعالے
نے باوصف اسکے کہ پاکیزہ چیزونکو حلال کیا ہو اس بات کو وہ مکروہ سمجھیگا کہ تو انکا استعمال
کرے تیری خدا تعالے کے نزدیک ایسی قدر نہین ہو کیا خدای تعالی نہین فرماتا ہے کہ
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ اور فرماتا ہو مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ
يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ خدای تعالی کے اس قول تک يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ
وَالْمَرْجَانُ یعنی خدای تعالی آیات مذکورہ مین اپنی نعمتون کا شمار کرتا ہو اور انکا نام
لیتا ہو میوونکی قسم سے اور جز مونکی قسم سے کہ خلائق اونکے کہانے سے متلذذ ہو اور موتی اور
مونگا کہ اوس سے آرائش کرین اور باوجود اسکے کیونکر ممکن ہو کہ ان نعمتون سے بندونکا
فائدہ اوٹھانا خدای تعالی کو مکروہ معلوم ہو و نیز اون حضرت نے یہ مضمون فرمایا کہ خدا تعالے
فرماتا ہو وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ یعنی اپنے پروردگار کی نعمت کا ذکر کر اور جو احسان
کہ تیرے حق مین کیا ہو اوسکا اظہار کر اور اظہار فعلی نعمتہاے الہی سے مانند کہانے کے اور
پہننے کے اور کل اقسام کے کہ جن سے آدمی متمتع ہوتا ہو خدای عز و جل کے نزدیک زیادہ
خوش اور محبوب ہو اظہار قولی سے یعنی زبان سے شکر کرنے سے عاصم بن زیاد نے کہا کہ
یا امیر المومنین ع پہر کیا سبب ہو کہ آپ نے کہانے پینے مین خورش غیر لطیف پر اور پوشاک
مین موٹے کپڑے پر اکتفا کی ہو حضرت نے فرمایا کہ واے ہو تیرے اوپر کہ تحقیق اللہ عز و جل
نے فرض کیا ہو ائمہ عدل پر اس بات کو کہ وضع اپنے مانند ضعیفون اور فقیرونکی رکہین
اور فقیرون اور محتاجون کے سے کپڑے پہنین تا کہ فقیر اپنے فقر و فاقہ سے دلتنگ و
بے صبر نہ ہون اور اپنے امام زمانہ کی وضع اور طریقہ کو دیکہ کے کہ جو اشرف ناس ہو اپنے
دل کو تسلی دین اور خدا کا شکر کرین القصہ عاصم نے اس نصیحت کو سن کے رہبانیت کو ترک

کر دیا اور شریعت غرا کی اطاعت کی انتہی و نیز حق سبحانہ و تعالی اپنی نعمتون کے باب مین فرماتا ہی وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَلَكُمْ فِيهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ۝ وَتَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ۝ وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ترجمہ اور پیدا کیا ہی اللہ نے چارپایونکو واسطے تمہارے کہ اون مین لباس گرم ہی یعنی اونکے پوست اور بالون سے پوستین و پشمینہ بناکے آدمی استعمال کرتے ہین) اور فائدے ہین (مثل دودہ و گھی و دہی وغیرہ کے) اور بعض کو اون مین سے کہاتے ہو تم اور تم لوگون کے لیے اون مین زینت اور رونق ہی جسوقت کہ شام کو چرا کر لاتے ہو اور جسوقت کہ چرائی کو چھوڑتے ہو اور اوٹہالیجاتی ہین وہ تمہارے بوجہون کو یعنی اسباب کو) ایسے شہر تک کہ نہین پہونچنے والے ہو تم اوس تک مگر ساتہ محنت شدید انفسون اپنی کے تحقیق کہ پروردگار تمہارا البتہ مہربانی کرنے والا رحم کرنیوالا ہی اور پیدا کیا ہے اوسی اللہ نے واسطے تمہارے گھوڑونکو اور خچرونکو اور گدہونکو تاکہ سوار ہو تم اونپر اور زینت ہین یہ چیزین واسطے تمہارے اور پیدا کرتا ہی یا پیدا کریگا اللہ اون چیزونکو کہ تم نہین جانتے ہو انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ مین حق سبحانہ و تعالی نے اپنی اون نعمتونکو بیان فرمایا ہی کہ جو چارپایون سے متعلق ہین پہلے لباس گرم کا بیان فرمایا ہی کہ جو آدمی اونکے پوست و پشم سے بناکر استعمال کرتے ہین بعد اسکے منافع کی لفظ فرمائی ہی کہ جو عام ہی اور اسمین دودہ اور دہی اور گھی وغیرہ و نیز جو اونکی تجارت سے نفع ہو سب چیزین داخل ہین بعد اوسکے اونکے گوشت کہانے کو بیان فرمایا ہی بعد اوسکے جو اونکے سبب سے زینت اور رونق ہوتی ہی اوسکو بیان فرمایا ہی بعد اوسکے اونپر بوجہ لادنیکا بیان فرمایا ہے کہ اسمین اسباب مزدوری اور مال تجارت وغیرہ سب داخل ہین اور یہہ بھی بیان فرمادیا ہی کہ اگر چارپائے نہوتے تو تم کو بلاد بعیدہ مین خود پہونچنے مین یا اپنا اسباب وغیرہ لیجانے مین

سخت زحمت و تکلیف ہوتی بعد اوسکے اپنی رافت و رحمت کا ذکر فرمایا ہو کہ اوسکے اس مقام پر
ذکر کرنے سے صاف صاف معلوم ہوتا ہی کہ حق سبحانہ و تعالی کا یہ کرم اور رحم ہو کہ انسان کے
لیے ان سب نعمتونکو پیدا فرمایا اور دلیل واضح ہی اس امر پر کہ حالت مقدرت مین ان چیزونکا
استعمال کرنا کسی طرح مذموم نہین ہوسکتا بلکہ اظہار ہو نعمت حق سبحانہ و تعالی کا کہ جو شکر فعلی ہی
اوران چیزونکو اپنے اوپر حرام کر لینا کفران نعمت ہو بعد اوسکے گھوڑے اور خچر اور گدہے انپر
سوار ہونیکی نعمت کو بیان فرمایا ہو اور اون مین جو زینت و آرایش ہوتی ہو اوسکو بیان
فرمایا ہو اور بعد اوسکے ایسا کلام بلیغ ارشاد فرمایا ہی کہ جو معجزات قرآن مین سے ایک معجزہ
باہرہ ہو یعنی ویخلق ما لا تعلمون اسلیے کہ یہ امر ظاہر ہو کہ یخلق فعل مضارع ہو اور
حال و استقبال دونو پر دلالت کرتا ہو اور بعد کل نعمتون کے ذکر کے کہ جو اس آیت مین
مین اسکا ذکر فرمایا ہی لہذا یہ کلام ان سب جانورونکو اور سواریونکو شامل ہوگا کہ جو
ہمارے حضرت کے وقت مین رہے ہون اور وہ مسلمان کہ جن سے خطاب ما لا تعلمون
ہی وہ سب واقف نہ رہے ہون اور اسی طرح جمیع اون چیزونکو شامل ہوگا کہ جو ہمارے
حضرت کے بعد سے قیامت تک پیدا ہون اور اوس زمانے کے مسلمان اوسکو نہ جانتے
رہے ہون پس چونکہ مراکب کے ذکر کے بعد اسکو فرمایا ہی لہذا وہ سب سواریان اس مین
داخل ہوسکتی ہین کہ جو اس زمانہ مین پیدا ہوئی ہین مثل اکا و گاڑی و بگھی وغیرہ کے
یہان تک کہ ریل بہی اسکے عموم مین داخل ہوسکتی ہی وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ
مُّبِیْنٍ اور اسطرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین کہ جن مین حق سبحانہ و تعالی نے اپنے
نعمات دنیوی کا ذکر کیا ہی اور اونکی تفصیل بیان فرمائی ہی اور بندو پر احسان رکھا ہی
مین اس مقام پر کہان تک لکہہ سکتا ہون پس کیونکر کوئی عاقل تجویز کرسکتا ہی کہ ان سب
نعمات و لذات کے ترک کردینے سے اور اپنے اوپر حرام کرلینے سے حق سبحانہ و تعالے
خوش ہوگا اور یہ امر بہی ظاہر ہی کہ جو شخص رہبانیت اختیار کرے اور تمام خلق سے

علیحدہ ہوکے گوشہ نشین وعزلت گزین ہو وہ کیونکر اپنے مسائل دینیہ اخذ کر سکیگا اور کیونکر نماز جمعہ وجماعت واعیاد کی فضیلت اوسکو حاصل ہو گی اور کیونکر صحبت علما واخیار سے مستفید ہوگا اور کیونکر کسی کی حاجت روائی کر سکیگا او جب اکتساب معیشت کو چھوڑ ہی دیگا تو کہان سے کسی بھوکے کو کھانا کھلائیگا اور کہان سے کسی برہنہ کو کپڑا پنہائیگا اور کیونکر اون لوگونکا ثواب پاسکتا ہی کہ جو ایسے امور خیر مین مصروف ومنہمک ہین اور ملاقات وزیارت مومنین ومشایعت جنازہ ودرس وتدریس وغیرہ ان سب چیزونکی فضائل وثواب سے کیونکر نہ محروم رہیگا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کیونکر کر سکیگا کہ جو افضل عبادات وطاعات ہیان سب کے قطع نظر ایک بہت بڑا محذور یہ ہی کہ قوت لایموت سے تو کسی ذیروح کو چارہ نہین پس انسان ضعیف البنیان اوسکے نقدان پر کیونکر صبر کر سکتا ہی اور کیونکر زندہ رہ سکتا ہی اور کچہ نہو تو سوکھی روٹی یا بھنا ہوا غلہ سہی لیکن اسکی تحصیل کیلیے بھی آخر کسی کسب کی ضرورت ہی سو وہ تو یہان نہین ہو سکتا پس لامحالہ جو شخص کہ عزلت اختیار کر کے عبادت مین مصروف ہو اوسکا انجام یہ ہوگا کہ کوئی دوسرا شخص اوسپر رحم کر کے اوسکو کچہ کھانا اور کپڑا دیدے کہ باعث اوسکی سد رمق اور ستر عورتین کا ہو پس اسکے واسطے اوس عابد کو اسکی ضرورت ہوگی کہ لوگ اوس کے حالات پر مطلع ہون اور جانین کہ فلان مقام پر یہ شخص عبادت کرتا ہی پس اوسکی عبادت مین خواہ مخواہ ریا وسمعہ شریک ہو جائیگی اور خلوص جاتا رہیگا اور چونکہ انسان کا نفس خبیث ہوتا ہی لہذا یہ کیفیت بڑہتے بڑہتے آخر انجام یہ ہوگا کہ اصل غرض اوسکی عبادت کی یہی باقی رہجائیگی کہ لوگ اوسکو عابد وزاہد سمجھکے کچہ دین پس ثواب کیسا اور نعمت اخرویہ کہان بلکہ اوسکی عبادت کا اجر دھر دیہی حطام دنیویہ رہجائیگا اور یہ تقریر فقط خیالی نہین ہی بلکہ مشاہدہ ہی کہ اکثر تارک دنیا ہر مذہب وملت کے اسی بدولت دنیا پر اپنے اہل مذہب سے اسقدر زر ومال واسباب وزمین پاتے ہین کہ تو نگری کی حد سے بھی گذر جاتے ہین اور

حشم و خدم مریدون اور چیلون کا مثل افواج شاہی کے اونکے ہمراہ ہوتا ہی پس جس دنیا کو کہ چھوڑتے ہین اوس سے بدتر مین گرفتار و مبتلا ہو جاتے ہین اور مثل اور پیشونکے تحصیل دنیا کے لیے عبادت و ریاضت کو اپنا ایک پیشہ قرار دے لیتے ہین اور یہ امر بھی ظاہر ہی کہ جو شخص کہ تجارت یا زراعت یا اور کسی طرح کا پیشہ از قسم ملازمت وغیرہ کرتا ہوگا اوسکی عبادات مین ریا کا شائبہ بہت کم ہوگا بلکہ ممکن ہی کہ بالکل نہو اسواسطے کہ عبادات پر اونکے محاصل کی کچھہ بنا نہین ہے اس مطلب کی تفصیل کی اب مین اس سے زیادہ یہان ضرورت نہین دیکھتا ہون اور اس قدر بیان بھی مین نے اس سبب سے کیا کہ عنقریب مذمت دنیا مین انشاء اللہ العزیز بہت سی آیات و احادیث آتی ہین ایسا نہو کہ کوئی شخص اپنی نافہمی سے رہبانیت اختیار کرے کہ جو اسلام مین جائز نہین ہی اور واضح ہو کہ ہر چیز مین افراط و تفریط ہی اور دونون چیزین مذموم و نامرغوب اور اعتدال و وسط ہر چیز کا خوب اور محبوب ہوتا ہی کہ جسکے اوپر اس آیۂ وافی ہدایہ إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ الآیہ مین کہ جسکی یہ تفسیر ہو رہی ہی لفظ عدل بالاولیہ دلالت کرتی ہی اس سبب سے کہ اعتدال ماخوذ ہی عدل سے اور رہبانیت اور ترک لذات دنیا بالکلیہ اگر مکر و فریب و حیلہ تحصیل دنیا کے لیے نہو تو تفریط ہی امور معاش مین اور افراط ہی عبادات و ریاضات مین کہ جسکا حق سبحانہ و تعالی نے حکم نہین فرمایا اور اگر مکر و تزویر ہی تو بدترین اقسام فسق ہی بلکہ کفر و الحاد کے ساتھہ اسکا الحاق ہو سکتا ہی بلکہ کیا بعید ہی کہ اسکا فاعل عبدۃ الاوثان یعنی بت پرستون مین داخل ہو کہ اوسنے محض تحصیل دنیا کے لیے عبادت کی اور گویا معبود اوسکی دنیا ٹھہری اور ہمہ تن اکتساب دنیا مین مشغول ہونا اور خدا کو بھول جانا اور شب و روز تحصیل مال و منال دنیوی کی فکر مین رہنا اور اسکی کچھہ پروا نکرنا کہ حلال سے حاصل ہو یا حرام سے اور عبادات کو ترک کر دینا یا خفیف و سبک سمجھنا اور اطاعت الٰہی پر اطاعت مخلوق کو مقدم کرنا اور امور اخرویہ باقیہ پر امور دنیویہ فانیہ کو بہتر و اقدم سمجھنا یہ افراط ہی امور معاش مین اور تفریط ہی عبادات و ریاضات مین اور یہی دنیا ہی کہ جو آخرت کی ضد سمجھی گئی ہی کہ جسکے ملنے سے

آخرت فوت ہو جاتی ہی اور اسی کی مذمت مین آیات و احادیث لاتعد و لاتحصی وارد ہین اور اسی کو خدا اور رسول دشمن رکھتے ہین اور اسی کو مردان خدا نے طلاق دی ہی اور یہی ام الامراض ہی اور یہی ام الخبائث ہی اور اسی کے باب مین حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ ترجمہ جو شخص کہ ارادہ کرے آخرت کی کھیتی کا تو زیادہ کرینگے ہم اوسکی کھیتی مین اور جو شخص کہ ارادہ کرے دنیا کی کھیتی کا تو عطا کرینگے ہم اوسکو اوسی دنیا مین سے اور نہین واسطے اوسکے آخرت مین کچھ حصہ انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ مین جو فرمایا ہی کہ جو شخص آخرت کی کھیتی کا ارادہ کریگا ہم اوسکی کھیتی مین زیادہ کرینگے ظاہر اس سے یہ مراد ہی کہ جو اس آیۂ وافی ہدایہ مین مذکور ہی کہ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنی جو شخص کہ کرے کوئی نیکی پس اوسکے واسطے اوسکا دہ چند ثواب ہی اور بعض آیات و احادیث مین اس سے بہت زیادہ نیکیونکا ثواب ملنا بھی ثابت ہوتا ہی اور یہ تفاوت باعتبار نیات و مراتب حسنات ہی اور یہ جو فرمایا ہی کہ جو شخص دنیا کی کھیتی کا ارادہ کریگا اوسکو ہم اوس مین سے عطا کرینگے تو اس آیت مین جو منہا ہی اوس مین من تبعیض کا ہی یعنی اوسکی پوری آرزو کے موافق خداوند عالم اوسکو دنیا مین نہین عطا فرمائیگا بلکہ موافق حکمت و مصلحت کے کسی قدر عطا فرمائیگا اس سبب سے کہ طالبان دنیا مین سے تو ہر شخص یہی چاہتا ہی کہ مین ہفت اقلیم کا بادشاہ ہو جاؤن پھر اس چھوٹی سی دنیا مین لاکھون اور کرورون بلکہ بیشمار آدمیون کی آرزو مین کہان پوری ہو سکتی ہین و نیز فرماتا ہی مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهُ فِيهَا مَا نَشَاءُ لِمَنْ نُرِيدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهُ جَهَنَّمَ يَصْلَاهَا مَذْمُومًا مَدْحُورًا وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُورًا ترجمہ جو شخص کہ ارادہ کرتا ہی جلد ملنے والی چیز کا یا جلد جانیوالی کا (یعنی دنیا کا) تو جلد عطا کرتے ہین ہم اوسکو اوسی دنیا مین جو کچھ کہ ہم چاہتے ہین (نہ جسقدر کہ وہ چاہے) واسطے اوس شخص کے کہ ارادہ کرتے ہین ہم (یعنی طالب دنیا کو

[illegible]

دنیا ہی نہین حاصل ہوتی پہر گردانینگے ہم واسطے اوس طالب دنیا کے دوزخ داخل ہوگا وہ
اوس مین مذمت کیا ہوا راندہ ہوا اور جو شخص کہ ارادہ کرے آخرت کا اور کوشش کرے واسطے
اوسی آخرت کے جو کہ اوسکی کوشش کا حق ہو درانحالیکہ وہ شخص مومن ہو داسلیے کہ بعض کفار بہی
آخرت کے لیے کوشش کرتے ہین بغیر اعتقادات صحیحہ کے اونکو کیا ملتا ہی پس یہ لوگ جو آخرت
کے لیے کوشش کرتے ہین اون لوگون کی کوشش مقبول ہو انتہی ونیز فرماتا ہو مَنْ كَانَ يُرِيْدُ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
ترجمہ جو لوگ کہ ارادہ کرین زندگانی دنیا اور اوسکی زیب وزینت کا پوری دینگے ہم اُن لوگونکو
جزا اونکے اعمال کی اوسی دنیا مین اور وہ لوگ اوس دنیا مین نقصان دیے جائین گے
اپنی مزدوری کا یہ لوگ وہ ہین کہ نہین ہی اونکو واسطے آخرت مین سوا آتش دوزخ کے کچہ اور
مٹ جائیگا آخرت مین جو کچہ کہ کیا اونہون نے دنیا مین اور باطل ہو جائینگے اعمال اونکے
کہ جو وہ دنیا مین کرتے تہے انتہی اس آیت کی تفسیر مین عمدۃ البیان مین حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت ہو کہ فرمایا جناب رسول خدا صلعم نے کہ قریب ہو کہ آئیگا آدمیون پر
ایک زمانہ کہ ناپاک ہونگے اوس زمانے مین باطن اونکے اور نیک ہونگے ظاہر اونکے واسطے
طمع کرنی دنیا کی اور نہ ارادہ کرینگے وہ اوس چیز کا کہ نزدیک اونکے پروردگار کے ہو اجر اور
ثواب آخرت کا انتہی افسوس کہ یہ زمانہ وہی ہو کہ جسکی ہمارے حضرت نے پیشینگوئی فرمائی
تہی ترجمہ احادیث ابواب الجنان جلد اول مین منقول ہو کہ جناب رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہو کہ مثال دنیا و آخرت کی مانند دو سوتونکے ہو کہ جب ایک شوہر سے راضی ہوگی تو
دوسری ناراض ہو جائیگی اور جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہو کہ دنیا و آخرت مثل
مشرق و مغرب کے ہین اور اونکے درمیان کا چلنے والا جسقدر کہ ایک سے قریب ہوتا ہی
دوسری سے دور ہوتا جاتا ہی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ماثور ہو کہ نہین تہام رہ سکتی

محبت دنیا و آخرت دونو نکی مومن کے دل مین جسطرح کہ نہین قائم رہ سکتی پانی اور آگ دونون ایک ظرف مین اتنہی
مین نے اس مقام پر تین آیتون اور تین حدیثون پر اکتفا کی اس سبب سے کہ مجکو ابہی دنیای ناپائدار کی مذمت مین بہت
کچہ لکہنا ہی اور اوسکے مقامات آگے آتے مین یہان مجکو فقط اسی قدر ثابت کرنا منظور تہا کہ دنیا و آخرت
ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہین اور یہ ظاہر ہی کہ اجتماع ضدین اور نقیض محال ہے اور یہ مطلب
اسی قدر آیات و احادیث سے بخوبی ثابت ہوگیا مَتیٰ لا یکفیہِ الیَسیرُ لا یَکفیہِ الکثیرُ
اب مین اس بات کو لکہتا ہون کہ امور معاش و معاد مین اعتدال اور وسط کیا چیز ہی واضح ہو کہ
انسان کو کہانے اور کپڑے سے چارہ نہین کہ ننگا اور بہوکا رہ نہین سکتا اور نکاح سے بہی
گزیر نہین کہ باعث بقای بنی نوع انسان ہی اور جب لڑکے پیدا ہوے تو اونکی پرورش و
پرداخت بہی ضروری ہی کہ انتظام عالم ہی اسپر قائم ہی پہر جو عزیز و اقارب کو واجب النفقہ
ہین اونکی خبر گیری بہی لابد ہی لہذا ان سب مخارج کے لیے مداخل بہی چاہیے پس جب
انسان کا یہ حال ہوا اور اوسنے کچہ فکر تحصیل معاش نکی تو دو حال سے خالی نہین یا تو
وہ لوگون سے سوال کریگا اور بہیک مانگیگا کہ جس سے زیادہ کوئی بیحیائی نہین ہی اور
اسکی قباحت و شناعت محتاج بیان نہین اور یا اگر ترک دنیا اور رہبانیت کا دعوی کیا
تو پہر اپنی عبادت و ریاضت کو ذریعہ تحصیل معاش کا قرار دینا پڑیگا جیساکہ اوپر ذکر ہوا
اور رہبانیت کی ممانعت و مذمت بہی بخوبی بیان ہو چکی ہی لہذا اس دلیل بین سے
ثابت ہوگیا کہ انسان کے لیے فکر و تدبیر تحصیل معاش ضروری ہی اور کسی پیشہ و کسب کا
اختیار کرنا لابدی اور اوسکے اعتدال اور وسط کے قائم رہنے کے لیے مین بعون اللہ و
حسن توفیقہ چند قواعد بیان کرتا ہون کہ جو آیات و احادیث متعددہ سے ثابت ہین
اور بخوف طول طریقۂ اختصار کو اختیار کرتا ہون قاعدۂ اول یہ ہی کہ انسان کی نیت
کسب معاش سے فقط تحصیل دنیا نہونا چاہیے اس سبب سے کہ یہ کوئی چیز نہین ہی اور
فانی اور سریع الزوال ہی بلکہ غرض و مقصود اصلی یہ ہونا چاہیے کہ مین اسواسطے تحصیل معاش

کرتا ہون کہ امور آخرت مین معین ہو اسلیے کہ حالت اختلال معاش مین انسان سے باطمینان
عبادت بہی نہین ہوسکتی ہے اور اکثر امور خیر سے بہی باز رہتا ہے اور جب اوسکو امور معاش کی
طرف سے اطمینان ہو جائیگا تو عبادت بہی بحضور قلب کرسکیگا اور صلہ رحم وغیرہ بہی اچہی
طرح بجا لائیگا اور خدا کی راہ مین بہی خرچ کرسکیگا اور اکثر امور خیر مین اوسکو آسانی ہوگی
اور حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ خَلَاقٍ ۝ وَمِنْهُمْ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا
عَذَابَ النَّارِ ۝ أُولَٰئِكَ لَهُمْ نَصِيبٌ مِمَّا كَسَبُوا وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ ۝ ترجمہ پس
بعض آدمی وہ ہے کہ کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے عطا کر ہم کو دنیا مین (یعنی مال ودولت و
آسودگی وراحت وغیرہ) اور نہین ہے واسطے اوسکے آخرت مین کچہ حصہ اور بعض اون آدمیون
مین سے وہ شخص ہے کہ کہتا ہے کہ اے پروردگار ہمارے عطا کر تو ہم کو دنیا مین نیکی (یعنی صحت
وامن وروزی حلال وغیرہ) اور آخرت مین نیکی (یعنی رحمت ومغفرت وبہشت وغیرہ) اور
بچا تو ہم کو عذاب آتش دوزخ سے یہ لوگ کہ جو دنیا وآخرت کی خیر طلب کرتے ہین اونکے
واسطے حصہ ہے اوس چیز سے کہ کسب کی ہے اونہون نے اور اللہ جلد لینے والا حساب کا ہے انتہی
اس آیہ وافی ہدایہ مین حق سبحانہ وتعالی نے پہلے اون لوگون کا ذکر فرمایا ہے کہ جو فقط دنیا
کی خیر وخوبی طلب کرتے ہین اور فرمایا ہے کہ اونکو آخرت مین کچہ نہ ملیگا اور یہ امر ظاہر ہے
کہ جسکو آخرت کی طرف توجہ ہی نہو گی اور اوسکو طلب ہی نہ کریگا اور جو کام کریگا وہ دنیا ہی
کے لیے کریگا تو اوسکو پہر آخرت مین کچہ کاہیکو ملنے لگا اور بعد اوسکے اون لوگونکا ذکر
فرمایا ہے کہ جو دنیا وآخرت دونو کی خیر وخوبی طلب کرتے ہین اور آتش دوزخ سے پناہ
مانگتے ہین اور اون لوگونکے باب مین فرمایا ہے کہ اونکو موافق اونکی کمائی کے حصہ ملیگا اور
یہی امر ممدوح اور شرع شریف مین مطلوب ہے کہ انسان نہ دنیا کے لیے آخرت کو چہوڑے
اور نہ آخرت کے لیے دنیا کو شق اول کی خرابی تو ظاہر ہے اور شق اخیر مین یہ قباحت ہے کہ

جب انسان کے امور معاش مین اختلال ہوگا تو اوسکا اثر امور معاد مین بہی ضرور پہونچیگا اوپر
اوپر بیان کرچکا ہون اور تفسیر عمدۃ البیان مین انس سے روایت ہو کہ اوسنے کہا کہ مین ہمراہ
رسول خدا کے ایک بیمار کی عیادت کو گیا اور وہ بیمار بہت پریشان تہا حضرت نے فرمایا کہ
تو اپنے حق مین دعاے خیر کیون نہین کرتا اوسنے عرض کی کہ ہان یارسول خدا دعا کرتا ہون
کہ ای خدا جو عذاب کہ مجہپر کرنا چاہیے وہ دنیا مین کر تو کہ مین طاقت عذاب دوزخ کی نہین
رکہتا ہون حضرت نے فرمایا کہ یہ دعا بد ہے کہ جو تو کرتا ہی کیون نہین کہتا ہو تو کہ ربنا اٰتنا
فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار اوس شخص نے جب اسطرح دعا کی
تو اللہ تعالی نے اوسکو شفا بخشی اور ابن عباس سے روایت ہی کہ جس روز خدای تعالی نے
عالم کو پیدا کیا تو ایک فرشتے کو رکن یمانی کے نزدیک متعین کیا اور حکم دیا کہ جسوقت کوئی
بندہ اسطرح دعا کرے تو وہ اٰمین کہے انتہی ابواب الجنان جلد اول مین ہی کہ ایک شخص نے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت مین عرض کی کہ ہم دنیا کو طلب کرتے ہین اور دوست
رکہتے ہین کہ دنیا ہم کو ملے اور مطلب ہمارا حاصل ہو آپ نے پوچہا کہ تو کس کام کے کرنے کے لیے
دنیا کو طلب کرتا ہی اوسنے کہا کہ چاہتا ہون کہ ساتہ اوس دنیا کے مین مع اپنے اہل و عیال
کے نعمت و فراغت مین بسر کرون اور صلہ رحم بجالاؤن اور راہ خدا مین صدقہ دون اور
حج اور عمرہ کرون اون حضرت نے فرمایا کہ یہ طلب دنیا نہین ہو بلکہ طلب آخرت ہو انتہی اس کلام
معجز نظام حضرت امام بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام سے میرا مطلب بخوبی واضح ہو گیا
اور کسی طرح کا التباس و ابہام باقی نہ رہا اور کتاب عین الحیوۃ مین حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے منقول ہو کہ نہین خیر ہی اوس شخص مین کہ نہ چاہے اس بات کو کہ مال کو حلال
سے جمع کرے تا کہ بسبب اوسکے اپنے تئین سوال کرنے کی ذلت سے بچاوے اور اپنے قرض کو
ادا کرے اور صلہ رحم بجالاوے اور اپنے عزیزون کی اعانت کرے اور فرمایا ہو کہ کیا اچہی مددگار
ہی دنیا تحصیل آخرت پر و نیز اونہین حضرت سے منقول ہو کہ محمد بن المنکدر نے ایکدن میرے

[illegible]

والد ماجد کو دیکھا بعض اطراف مدینہ مین ایسے وقت مین کہ نہایت گرمی تھی اور اون حضرت کے بدن مبارک سے پسینہ جاری تھا اور دو غلام حبشی پر آپ تکیہ کیے ہوے تھے اونے اپنے دل مین کہا کہ سبحان اللہ ایک مرد پیران قریش مین سے اسوقت باوصف اس حالت اور مشقت کے طلب دنیا کر رہا ہی مین جاتا ہون کہ اوسکو وعظ کرون پس اوس شخص نے کہا کہ مین نزدیک آیا اور آپ کو سلام کیا آپ نے جواب سلام دیا اور پسینہ اون حضرت سے ٹپک رہا تھا مین نے کہا کہ آپ ایک پیر ہین پیران قریش مین سے اور ایسے وقت مین باوصف ایسی حالت کے طلب دنیا کے لیے آپ گہر سے باہر آئے ہین اگر اس حالت مین آپکو موت آجاے توکیا کیجیگا حضرت نے فرمایا کہ اگر موت اس حالت مین آے تو ایسی حالت مین آئیگی کہ مین ایک طاعت مین طاعتہای الٰہی سے مشغول ہون اور ایسا کام کر رہا ہون کہ اپنے تئین اور اپنے عیال کے تئین تجھسے اور دوسرون سے مستغنی کرون یعنی کسی سے کچھ مانگنے کی احتیاج نہو ہان مین ایسے وقت مین موت سے ڈرون کہ معصیت الٰہی کرتا ہون پس اوس شخص نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا مین نے چاہا تھا کہ آپکو نصیحت کرون آپ نے مجھی کو نصیحت کردی انتہے

قاعدۂ دوم یہہ کہ جب انسان تحصیل معاش کرے تو اپنی سعی و کوشش پر اعتماد اور بہروسا نکرے بلکہ حق سبحانہ و تعالی پر توکل کرے اور یہ جانے کہ اگر وہ چاہیگا تو مین اپنی کوشش مین کامیاب ہونگا اور یہہ جو کچہ اوسکو حاصل ہو اوسکو یہ سمجھے کہ حق سبحانہ و تعالی نے مجھکو اپنے فضل و رحمت سے عطا فرمایا ہی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَنَا هُوَ مَوْلَانَا وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ترجمہ کہہ تو اے محمد کہ ہرگز نہ پہونچیگا ہم کو نفع و ضرر سے کچھہ بہی مگر وہ جو کہ لکھدیا ہی اللہ نے واسطے ہمارے وہ ہی کارساز ہمارا اور اللہ ہی پر چاہیے کہ توکل کرین ایمان لانیوالے انتہی اور توکل کا بیان فصل دوم صفت حسنہ سوم مین ہوچکا ہے

قاعدۂ سوم یہہ کہ وجہہ حلال سے کسب معاش کیے اور حرام سے پرہیز کرے اور اسکا کبہی یہ خیال کرے کہ اگر مین حرام سے پرہیز کرونگا تو مجھے روزی کم ملیگی اور ضیق معاش مین

مبتلا ہونگا اسلیے کہ انسان کو اوسی قدر رزق ملتا ہی کہ جو اوسکے لیے مقدر ہی پس اگر حرام کی
اکتساب کرتا ہی تو بقدر اوسکے حلال سے کم ہو جاتا ہی ورنہ پورا رزق اوسکو وجہ حلال سے ملتا
ہی اور یہ امر تجربہ سے ثابت ہی کہ حرام کمائی مین برکت نہین ہوتی اور چونکہ حق سبحانہ وتعالی
رازق ہی اور اپنے عباد کے رزق کا متکفل لہذا فقط سعی و کوشش وجہ حلال سے انسان کے
ذمہ ہی اور رزق کا پہونچانا حق سبحانہ وتعالی نے اپنے ذمے کیا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَ
مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ
فَهُوَ حَسْبُهُ إِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ أَمْرِهِ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ترجمہ اور جو شخص کہ
ڈرے اللہ سے پیدا کر دیگا وہ اوسکے واسطے راہ مخلصی کی اور رزق دیگا اوسکو اوس جگہ کی
کہ اوسکو گمان نہو اور جو شخص کہ توکل کرے اوپر اللہ کے پس وہ کافی ہی اوسکے لیے تحقیق اللہ
پہونچنے والا ہی اپنے کام کو تحقیق مقرر کیا ہی اللہ نے واسطے ہر چیز کے اندازہ انتہی عمدۃ البیان
مین اس آیہ وافی ہدایہ کی تفسیر مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہی کہ
ایک جماعت رسول خدا صلعم کے اصحاب مین سے جسوقت یہ آیت نازل ہوئی اپنے گھرونکے
دروازے بند کر کے بیٹھ رہے اور عبادت مین مشغول ہوے اور کہا کہ خدا نے ہماری کارسازی
کی جسوقت یہ خبر رسول خدا صلعم کو پہونچی تو کہلا بھیجا کہ تمنے روزی کی تلاش کو کس واسطے ترک کیا
اور اوسکی تلاش کو موقوف کر کے عبادت مین کیون مشغول ہوے کہا کہ یا رسول خدا روزی کا
دینے والا ہماری روزی کا ضامن ہو گیا ہی اسواسطے ہم عبادت کی طرف مشغول ہوے
حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی ایسا کریگا ہرگز عبادت اوسکی مقبول نہوگی تم کو روزی کا طلب کرنا
چاہیے غرض یہ ہی کہ خدا روزی کو تو البتہ اوس جگہ سے پہونچاتا ہی کہ جس جگہ سے گمان نہو لیکن
اسکے واسطے روزی کی طلب کو ترک نہ کرنا چاہیے قاعدہ چہارم یہ ہی کہ اگرچہ حق سبحانہ وتعالی
انسان کی کمائی مین برکت دے اور اوسکو اپنے فضل و رحمت سے مال و منال عطا فرمائے تو
اوس سے محبت نہ رکھے اور اپنا دل اوس سے نہ لگائے بلکہ اوسکو فانی اور بے اعتبار سمجھتا رہے

جزو بست و ہشتم سورۂ طلاق رکوع ۱۷

اور اوس مین بخل نکرے اور حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے کَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا وَّتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ترجمہ
نہین عزت کرتے ہو تم لوگ یتیم کی اور نہین رغبت دلاتے ہو آپس مین ایک دوسرے کو محتاج
کے کہانا کہلانے پر اور کہا جاتے ہو تم مال میراث سب کا سب (یعنی کسی کو کچہہ دیتے نہین ہو)
اور دوست رکہتے ہو تم مال کو دوست رکہنا بہت انتہی اسکے بعد حق سبحانہ وتعالی ایسے
لوگوں کی تہدید وتخویف فرماتا ہے اور روز قیامت اور عذاب جہنم سے ڈراتا ہے مین نے بخوف
طول اسی قدر آیات پر اکتفا کی قاعدہ پنجم یہ ہے کہ تحصیل دنیا مین اسقدر نہ مشغول ہو جاے
کہ خدا کو بہول جاے کہ اوسکے عبادات کو ترک کرے بلکہ چاہیے کہ ایسے مردان خدا مین داخل
ہو کہ جنکی مدح مین حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے رِجَالٌ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ
وَالْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ
مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ترجمہ وہ ایسے مرد ہین کہ نہین غافل کرتی ہے اونکو تجارت اور
نہ خرید وفروخت ذکر خدا سے اور نماز پڑہنے سے اور زکوۃ دینے سے ڈرتے ہین وہ اوس
دن سے کہ مضطرب ہونگے اوسمین دل اور آنکہین (یعنی روز قیامت) تاکہ جزا دے اون
سب کو اللہ بسبب اونکے ڈرنے کے بہتر اوس سے جو اونہون نے عمل کیا ہے اور زیادہ عطا
کریگا اونکو اللہ اپنے فضل سے اور اللہ رزق دیتا ہے جس شخص کو چاہتا ہے بے حساب
قاعدہ ششم یہ ہے کہ اگر انسان کی سعی وکوشش کے سبب سے اوسکے رزق مین توسع نہو تو
اس بات سے دلتنگ نہو اور بے صبری نہ کرے اور یہ سمجہے کہ میرے حق مین یہی بہتر تہا کہ
حق سبحانہ وتعالی نے میرے رزق مین وسعت عطا نہ فرمائی اس سبب سے کہ اکثر نفوس ایسے
ہین کہ کشایش رزق وکثرت مال ومتاع اونکو باعث طغیان اور سرکشی کا ہوتی ہے اور
چونکہ حق سبحانہ وتعالی نے لطف ورحمت کو اپنے اوپر واجب کیا ہے لہذا اپنے بندونکے

حق مین وہی کرتا ہی کہ جو اونکے حق مین الطف واحسن ہو اگرچہ وہ لوگ اوسکی مصلحت کو نجانین
اور اس آیہ وافی ہدایہ کو بغور تامل دیکھے اور اسکے مطلب کو سمجھے وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ
لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ترجمہ
اور اگر کشادہ کرتا خدا روزی کو واسطے اپنے بندونکے البتہ بغاوت کرتے وہ لوگ زمین مین
ولیکن نازل کرتا ہی روزی کو ساتھہ اندازہ اوس چیز کے کہ چاہتا ہی تحقیق وہ اپنے بندونکے
حال سے خبردار ہی اور اونکے مصالح کا دیکھنے والا ہی یعنی جس بندے کے حق مین جس قدر
مناسب سمجھتا ہی اوسقدر روزی اوسکو دیتا ہی انتہی اور عمدۃ البیان مین اس آیت کی
تفسیر مین انس سے روایت ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ جبرئیل آئے اور اونہون نے
کہا کہ خدای تعالی فرماتا ہی کہ میرے بندون مین سے بعض ایسے ہین کہ درستی اونکے حال کی
فقیری مین ہی اور اگر اونکو تونگر کرون مین تو علامتین فساد کی اون سے پیدا ہون اور
بعض آدمی ایسے ہین کہ درستی اونکے حال کی تونگری مین ہی اور اگر وہ تنگدستی مین مبتلا ہون
تو مآل کار اونکا تباہی کی طرف مائل ہو اور ایک جماعت ایسی ہی کہ درستی اونکے حال کی
بیماری مین ہی اور اگر تندرست ہون تو فساد اون سے ظاہر ہو اور ایک گروہ ایسا ہی کہ
حکمت اونکی تندرستی مین ہی بعد اگر وہ بیمار ہون تو باعث تباہی کا ہو اور بعض ایسے
ہین کہ عبادت کرنے کو طلب کرتے ہین اور اگر مین اونکی خواہش کو قبول کرون اور
وہ کثرت سے عبادت کرین تو اونکو اپنی عبادت پہ بھروسا ہو جائے اور اوسپر ناز اور
فخر کرنے لگین پس فقیری اور تونگری بعد بیماری اور تندرستی سب موافق مصلحت
کے ہی قاعدہ ہفتم یہ ہی کہ حق سبحانہ وتعالی جو کچھ انسان کو اپنے فضل و رحمت سے
عنایت فرمائے اور اوسکے کسب مین برکت دے تو اوس مین میانہ روی اختیار کرے نہ
اسراف وتبذیر یعنی نہ فضول خرچی کرے اور نہ امساک وبخل کرے بلکہ اس آیہ وافی ہدایہ
پر عمل کرے کہ جو حق سبحانہ وتعالی نے اپنے عباد صالحین کی صفت مین فرمایا ہی وَالَّذِيْنَ

إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا ترجمہ اور وہ لوگ ایسے
ہین کہ جب خرچ کرتے ہین تو نہ حد سے گذر جاتے ہین اور نہ تنگی کرتے ہین اور ہوتا ہو اون کا
خرچ درمیان اسکے معتدل [illegible] اسراف و بخل کی مذمت فصل دوم صفت حسنہ دوازدہم سخاوت
کے بیان مین [illegible] ہوگی ہو وہ قابل ملاحظہ ہو مین نے جو یہ سات قاعدے لکھے ہین بخوف
طول اوسکے بیان مین نہایت اختصار کیا ہو ورنہ ہر ایک کی خوبی پر آیات و احادیث کثیرہ دلالت
کرتی ہین اور ہر صاحب دل و صاحب بصیرت اس بات کو آسانی سمجھ سکتا ہو کہ اگر کوئی شخص
اس طریقہ سے تحصیل دنیا کرے تو خیر و خوبی دنیا و آخرت اوسکو حاصل ہو اور حقیقت مین
یہ دنیا [illegible] اول سے یہان تک جو کچھہ مین نے لکھا ہو خلاصہ اوسکا یہ ہو کہ
دنیا دو طرح پر ہو اول وہ دنیا کہ جسکو کچھہ آخرت سے علاقہ نہین ہو اور یہی مذموم و ملوم ہو
دوم ایسی دنیا کہ جو معین ہوتی ہو تحصیل آخرت پر اور یہ ممدوح ہو اور شعار ہو عباد صالحین
و مخلصین کا اور مین اب پھر اس مطلب کو نہایت ایجاز اور لطف کے ساتھہ مکرر بیان کرتا ہون
کہ جو نہایت قریب الفہم ہو تا کہ حفظ اوسکا ہر شخص پر آسان ہو پس واضح ہو کہ دنیا مین
انسان جو کام کرتا ہو وہ تین حال سے خالی نہین ہین یا مخصوص ہین دنیا کے لیے یا مخصوص
ہین آخرت کے لیے یا مشترک ہین درمیان دنیا اور آخرت کے اول محرمات و معاصی ہین
اور یہ مخصوص ہین دنیا کے لیے ایسی خصوصیات کے ساتھہ کہ آخرت کو کچھہ ان سے تعلق ہو ہی
نہین سکتا سوا اسکے کہ انکا فاعل و مرتکب وہان عذاب شدید کے ساتھہ معذب ہو دوم عبادات
و طاعات ہین اور یہ اوسوقت مخصوص ہین آخرت کے لیے کہ جب خالصۃً لوجہ اللہ واقع ہون
اور کسی طرح ریا و سمعہ کا شائبہ اون مین نہ ہو اور اگر کسی مخلوق کے دکھانے اور سنانے اور خوش
کرنے کے لیے واقع ہوے یا مشترک ہوے درمیان رضامی خالق و مخلوق کے تو پھر یہ خدا
تک نہین پہونچتی اور قسم اول مین داخل بلکہ اوس سے بھی بدتر اور شنیع تر ہو جاتے ہین
اس لیے کہ شرک ہوتا ہو عبادت حق سبحانہ و تعالیٰ مین اور اگر کسی کو چشم بصیرت ہو تو اس

مقام ہر اس آیۂ وافی ہدایہ کو بغور و تامل و تدبر ملاحظہ کرے کہ جو مشرکین کے باب مین ہی[1] وَجَعَلُوا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَأَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ نَصِيبًا فَقَالُوا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَهٰذَا لِشُرَكَائِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَائِهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِ وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَائِهِمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ترجمہ اور مقرر کیا ہی اونہین مشرکین نے واسطے خدا کے اوس چیز مین سے کہ پیدا کیا ہی خدا نے کہ وہ زراعت ہی اور چوپائے ہین ایک حصہ پس کہتے ہین کہ یہ واسطے خدا کے ہی اپنے زعم مین اور دوسرے حصے کو کہتے ہین کہ یہ واسطے ہمارے شریکون کے ہی (یعنی بتونکے جنکو وہ خدا کا شریک مقرر کرتے تھے) پس وہ حصہ کہ واسطے اونکے شریکونکے ہی پس نہین پہونچتا ہی اللہ تک اور وہ حصہ کہ واسطے اللہ کے مقرر کیا ہی پس وہ پہونچ جاتا ہی اونکے شریکون تک بری ہی وہ چیز جسکا وہ مشرکین حکم کرتے ہین انتہی ہر چند کہ یہ آیت مشرکین عرب کے باب مین نازل ہوئی ہی کہ وہ زراعت اور چارپایون مین سے جو نذر کرتے تھے اوس مین سے ایک حصہ خدا کے لیے معین کرتے تھے اور ایک حصہ بتون کے لیے اور عادت انکی یہ تھی کہ جو چیز بتونکے واسطے قرار دیتے تھے اگر وہ خدا کی چیز مین مل جاتی تھی تو اوسکو الگ کر لیتے تھے اور اگر خدا کی چیز بتونکی چیز مین مل جاتی تھی تو اوسکو الگ نکرتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا زیادہ تر غنی ہی بہ نسبت بتونکے لیکن جو شخص کہ خدا کی عبادت مین کسی مخلوق کو شریک کرے پس وہی اوسکا بت اور معبود ہی اور اوسکا حال بھی مثل مشرکین کے ہوگا جو اپنی نذور مین خدا کے ساتھ اصنام کو بھی شریک کرتے تھے سوم مباحات ہین یعنی حلال چیزین پس اگر انسان انکو محض حصول لذات دنیویہ کے لیے واقع کرے تو یہ مخصوص ہو جاتے ہین دنیا کے لیے اور اگر قوت و اعانت امور اخرویہ کی نیت سے قربۃً الی اللہ واقع کرے تو یہ مشترک رہتے ہین درمیان دنیا و آخرت کے اسلیے کہ دنیا مین ایسی لذت اور قوت حاصل ہوتی ہی اور آخرت مین اجر ثواب مترتب ہوتا ہی اور تفصیل مختصر اسکی یہ ہی کہ جب انسان کے دیدۂ دل روشن ہو جاتے ہین اور حق و باطل کو سمجھتا ہی اور نیک و بد کو پہچانتا ہی اور لذات فانیہ اور لذات باقیہ مین تمیز کرتا ہی

اور آخرت کو کہ جو باقی اور دائم ہی دنیای فانی اور ناپائدار پر اختیار کرتا ہی تو وہ اگر اکل و شرب کرتا ہی تو اسلیے کہ ہم کو عبادت کرنیکی قوت حاصل ہو اور سوتا ہی تو اسلیے کہ ہمارا دماغ صحیح رہے اور صحت قائم رہے تاکہ باطمینان حق سبحانہ و تعالی کی عبادت بجا لائے اور اوس سے مناجات کری اور نکاح کرتا ہی تو اسی لیے کہ ہمارے یہان اولاد صالحہ پیدا ہون کہ وہ خداوند عالم کی عبادت کرین اور کثرت سواد اسلام کا باعث ہو اور کسب معاش کرتا ہی تو اسی لیے کہ اپنے تئین اور اپنے عیال کے تئین غیر کا محتاج ہونے سے اور سوال کرنے کی ذلت سے بچائے اور بفراغ خاطر عبادت الہی مین مصروف ہو اور اگر رزق مین توسع ہو تو راہ خدا مین خرچ کرے اور بھوکونکو کھانا کھلائے اور ننگونکو کپڑا پہنائے اور حج و عمرہ وغیرہ ادا کرے اور اسی طرح سب امور مباح بین کہ بہ نیت قربت واقع ہونے سے عبادت ہو جاتے ہین اور پہر دنیا کی لذت اور راحت بہی نہین قائم رہتی ہی پس دنیاے ممدوحہ وہ ہی کہ انسان قسم اول یعنی محرمات و معاصی کو بالکلیہ ترک کری اور قسم دوم یعنی عبادات کو خالصۃً للہ بجا لائے اور قسم سوم یعنی مباحات کو نعمت الہی سمجھکر تلذذاً یا قوت عبادت و طاعت کے لیے اقع کرے اور حقیقت مین اسطرح کی دنیا آلہ ہی تحصیل آخرت کا اور مقدمہ ہی اوسکا جسطرح کہ وضو مقدمہ ہی نماز کا اور ایسے ہی لوگونکے باب مین حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا فِي هَٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةٌ ۚ وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ ۚ وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِينَ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَدْخُلُونَهَا تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۖ لَهُمْ فِيهَا مَا يَشَاءُونَ ۚ كَذَٰلِكَ يَجْزِي اللَّهُ الْمُتَّقِينَ الَّذِينَ تَتَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ ۙ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمُ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ترجمہ واسطے اون لوگون کے کہ نیکی کی ہے اونہون نے بیچ اس دنیا کی نیکی ہی اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہی اور البتہ اچھا گھر ہی پرہیزگارونکا کہ بہشتین ہین ہمیشگی کی داخل ہونگے وہ پرہیزگار اون بہشتون مین کہ جاری ہین اونکے درختونکی نیچی نہرین شہد کی اور شراب کی اور دودھ کی اور آب شیرین کی، واسطے اون پرہیزگارونکے اون بہشتون مین جو کچھ کہ وہ چاہین موجود ہی اسطرح جزاے خیر دیتا ہے

اسد پرہیزگار روح انکی ایسے ہین وہ لوگ کہ روح قبض کرتے ہین اونکی فرشتے درانحالیکہ وہ لوگ
پاک ہین کہتے ہین وہ فرشتے اونکو کہ سلامتی ہو اوپر تمہارے (یعنی ہر برائی اور بلا اور
عذاب سے) داخل ہو تم بہشت مین بسبب اون اعمال کے کہ جو تم دنیا مین کرتے تھے انتھی
اور دنیای مذمومہ ملعونہ وہ ہی کہ انسان قسم اول سے پرہیز نکرے اور قسم دوم کو یا بجا ہی
نلاوے یا اگر بجا لائے تو شائبہ ریا اوس مین شریک ہو اور قسم سوم کو محض بغرض تحصیل لذات
دنیا و اتباع ہوا واقع کرے اور اسی دنیا کی مذمت مقصود ہی اور اسی کا علاج مطلوب ہی اور یہ
اسی کی بابت تین آیتین اور تین حدیثین مین لکھ چکا ہون اور اس مقام پر ایک لطیفہ عجیبہ
مجھکو یاد آیا کہ جو موعظہ بلیغہ ہی اور ایک معجزہ ہی معجزات قرآن مین سے لیکن یہان مین
اوسکو نہ لکھونگا بلکہ تبصرۂ چہارم مین انشاء اللہ المستعان بیان کرونگا فانتظروا اور جب
دنیای مذمومہ و ممدوحہ کے معانی معلوم ہو گئے اور امور معاش کا اعتدال واضح ہو گیا تو اب
امور معاد کا وسط و اعتدال کہ جس سے مراد عبادات و طاعات الٰہی ہی سمجھنا کچھ مشکل نہ رہا بلکہ
اسی بیان مین داخل ہی اور مختصر تقریر ہو سکتی یہ ہی کہ اسقدر عبادات مین مصروف ہونا کہ
امور معاش بالکل معطل ہو جائین اور سلسلۂ توالد و تناسل قطع ہو جاے اور رہبانیت کی
حد کو پہونچ جائے یہ افراط ہی اور ہمہ تن تحصیل معاش مین مصروف ہونا کہ عبادات اوس سے
ترک ہو جائین اور فرائض و واجبات فوت ہونے لگین یا نیت مین فساد پیدا ہو جائے اور
خلوص جاتا رہے یہ تفریط ہی اور ان دونون کا وسط اعتدال ہی اور دنیا کی جو مین نے دو
معنی لکھے ایک ممدوح اور دوسرے مذموم اور یہ امر بھی اونہین دونون کے بیان مین واضح
ہو گیا کہ بدترین اقسام دنیا وہ ہی کہ انسان ہمہ تن اوسی کی تحصیل مین مصروف ہو اور
آخرت سے کچھ تعلق ہی نہ رکھے اور عمدہ ترین اقسام یہ ہی کہ انسان ہر قول و فعل کو رضاے
خدا اور تحصیل آخرت کی غرض سے واقع کرے تو ان دونون قسمون کے درمیان مین بہت سے
مراتب و مدارج ہین کہ جو بہتر ہین قسم اول سے کہ جو مذموم ہی اور کمتر و پست تر ہین قسم دوم سے

[illegible] کی تفصیل مین بہت طول ہی مختصر یہ ہی کہ اکثر لوگ ایسے ہین کہ بعض اعمال
[illegible] صالح ہوتے ہین اور غرض اون سے تحصیل آخرت ہوتی ہی اور بعض اعمال غیر صالح
[illegible] ہین اور غرض [illegible] دنیا کے لیے [illegible] حق سبحانہ وتعالی ان لوگون پر رحم فرماے اور ان کو
توفیق [illegible] عطا فرماے کہ اعمال نیک مین ترقی اور اعمال بد سے توبہ و انابت کرین اور
[illegible] گناہون کو بخشدے [illegible] خود ان لوگون کے باب مین فرماتا ہی وَآخَرُونَ اعْتَرَفُوا
بِذُنُوبِهِمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ إِنَّ
اللّٰهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ترجمہ اور دوسرے لوگون نے اعتراف کیا ساتھ گناہون اپنے کے ملایا
اونہون نے عمل نیک کو اور دوسرے عمل بد کو قریب ہی کہ اللہ توبہ قبول کرے اونکی تحقیق کہ
اللہ بخشنے والا مہربان ہی تبصرۂ دوم بیان اجزاے دنیا مین کہ جن سے وہ مرکب ہے
و نیز اس امر کے ثبوت مین کہ دنیا مادہ ہی جمیع قبائح اور معاصی کا اور باعث ہی کل امراض
باطنیہ کا اور اسکی اصلاح سے کل کی اصلاح ہو سکتی ہی پس واضح ہو کہ حق سبحانہ وتعالی
نے ایک آیۂ وافی ہدایہ مین کل لذات دنیا کا بیان فرما دیا ہی اور وہ یہ ہی زُيِّنَ لِلنَّاسِ
حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَ
الْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَاللّٰهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ ترجمہ زینت دی گئی ہی واسطے آدمیون کے یعنی شیطان
نے اور نفس امارہ نے زینت دی ہی دوستی خواہشہای نفسانی کی اور بیان اونکا یہ ہی
کہ وہ عورتین ہین اور اولاد ہین اور ڈھیر ہین جمع کیے ہوے سونے اور چاندی کے اور
گھوڑے نشان کیے ہوے اور چارپاے اور کھیتی یہ سب کچھ فائدہ ہی زندگانی دنیا کا
اور اللہ جو معبود برحق ہی اوسکے نزدیک بہتر ہی جگہ بازگشت کی (یعنی آخرت) انتہی
مین اول مین بیان کرچکا ہون کہ خواہشہای نفسانی انسان کا محل سوائے دنیا کے
اور کوئی نہین ہی اور حق سبحانہ وتعالی نے اس آیۂ کریمہ مین کل لذات دنیا کا بیان فرمادیا

کہ جنکی طرف انسان کا نفس خواہش کرتا ہے اور اونکی تین قسمین فرمائی ہین پہلی عورتین اور دوسری اولاد اور تیسرے اموال اور پہر اموال کی تفصیل بہی بیان فرمادی ہے اور یہی سب اجزا ہین دنیا کے کہ جن سے وہ مرکب ہے اور مین بعون اللہ وحسن توفیقہ اس آیت کی یہان کسی قدر تفسیر مختصر لکھتا ہون پہلے حق سبحانہ وتعالی نے عورتون کا ذکر فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کا نفس انکی طرف کسی قدر خواہش کرتا ہے اور کس قدر انکے محبت وعشق مین مبہوت وازخود رفتہ ہوجاتا ہے اور انہین کی محبت کے سبب سے اکثر معاصی دنیا مین واقع ہوئے ہین اور اکثر فتنے برپا ہوئے ہین اور یہ بہت بڑا دام ہے شیطان کا اور بہت بڑا محل ہے اوسکے وساوس اور مکائد کا چنانچہ کتاب عین الحیوۃ مین مذکور ہے کہ بسند معتبر حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اونہون نے اپنے آبای طاہرین سے روایت فرمائی ہے شیطان انبیا علیہم السلام کے پاس آیا کرتا تھا حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے اوسوقت تک کہ حضرت عیسی علیہ السلام مبعوث ہوئے ہین اور اون حضرات سے باتین کیا کرتا تھا اور سوالات کرتا تھا اور حضرت یحیی کے پاس اور پیغمبرون سے زیادہ آیا کرتا تھا ایک دن حضرت یحیی نے اوس سے فرمایا کہ ای ابومرہ (یہ کنیت ہے شیطان کی) مجکو تجہ سے ایک حاجت ہے شیطان نے کہا کہ آپکی قدر اس سے زیادہ عظیم ہے کہ کوئی آپ کی حاجت کو رد کرسکے جو کچہ چاہیے مجھسے سوال کیجیے کہ جو کچہ آپ فرمائیگا مین اوس سے مخالفت نکرونگا حضرت نے فرمایا کہ مین چاہتا ہون کہ اپنے اون پہندون اور کمیندگاہونکو کہ جن سے تو اولاد آدم کا شکار کرتا ہے مجھے دکہادے اوس ملعون نے قبول کیا اور دوسرے دن کا وعدہ کیا جب دوسرے دنکی صبح ہوئی حضرت یحیی گہر مین بیٹہے اور اوسکے منتظر تہے ناگاہ دیکہا کہ ایک صورت اون کے سامنے ظاہر ہوئی منہہ اوسکا مانند بندر کے منہہ کے اور بدن اوسکا مانند بدن خوک کے اور طول اوسکی آنکھونکا اوسکے چہرہ کی طول کے برابر تہا اور اسی طرح منہہ اوسکا اوسکے چہرے کے طول کے برابر تہا اور ٹہوڑی اور ڈاڑہی نہ تہی اور چار ہاتہہ تہے دو ہاتہہ سینے مین اور دو ہاتہہ اوسکے کندہون مین اوگے تہے اور ایڑیان اوسکی پانون کے آگے تہین اور اونگلیان

اوسکے پاؤن کے نیچے تھین اور ایک قبا پہنے ہوے اور ایک کمر بند اوس قبا پر باندہے ہوے
اور اوس کمر بند پر ڈورے رنگ برنگ کے لٹکے ہوے بعض سرخ اور بعض زرد اور بعض سبز
اور ہر رنگ کا ڈورا اوسکی کمر مین تہا اور ایک گھنٹی بڑی اوسکے ہاتہ مین تہی اور ایک خود سر پر
رکھے ہوے اور اوس خود پر ایک قلاب لٹکائے ہوے جب حضرت نے اوسکو اس شکل سے
ملاحظہ فرمایا پوچہا کہ یہ کمر بند کیا ہو کہ تیری کمر مین ہو کہا کہ یہ آتش پرستی اور مجوسی ہو کہ مین نے
پیدا کی ہو اور لوگون کے لیے زینت دی ہو فرمایا کہ یہ رنگ برنگ کے ڈورے کیسے ہین
کہا کہ یہ عورتون کی قسمین ہین کہ لوگونکو ساتہ مختلف رنگون کے اور اپنی رنگ آمیزیون کے
فریب دیتی ہین فرمایا کہ یہ گھنٹی کیا ہو کہ تیرے ہاتہ مین ہو کہا کہ یہ ایک ایسا مجموعہ ہو کہ تمام
لذتین اس مین ہین از قسم طنبور و بربط و طبل و بانسری و سرنا وغیرہ کے اور جب کوئی جماعت
شراب پینے مین مشغول ہوتی ہو اور وہ لوگ لذت نہین پاتے ہین تو مین اس گھنٹی کو ہلا دیتا
ہون اور وہ گانے اور بجانے مین مشغول ہوتے ہین پس جب اوسکی آواز کو سنتے ہین تو خوشی
اور شوق سے آپ سے باہر ہو جاتے ہین اور کوئی ناچنے لگتا ہو اور کوئی چٹکیان بجانے لگتا ہو
اور کوئی اپنے بدن کے کپڑے پہاڑتا ہو پس حضرت نے فرمایا کہ کیا چیز زیادہ تر موجب تیری
خوشی اور روشنی چشم کا ہوتی ہو کہا کہ عورتین کہ وہ میری کمندگاہین اور پہندے ہین اور جب
نفرین اور لعنتین نیکون کی مجہپر جمع ہو جاتی ہین تو مین عورتون کے پاس جاتا ہون اور
اون سے اپنا دل خوش کر لیتا ہون حضرت نے فرمایا کہ یہ خود کیا ہو کہ تیرے سر پر ہو کہا کہ اس
خود کے سبب سے پرہیزگارونکی لعنت سے مین اپنی حفاظت کرتا ہون فرمایا کہ یہ قلاب کیا ہو
کہ اوس پر لٹک رہا ہو کہا کہ اسکے سبب سے پرہیزگارون کے دلونکو مین پہنسا لیتا ہون اور
اپنی طرف کہینچتا ہون فرمایا کہ کبہی کسی وقت تو مجہپر غالب ہوا ہو کہا کہ نہین لیکن آپ مین
ایک خصلت دیکہتا ہون کہ مجہے پسند آتی ہو فرمایا کہ وہ کونسی خصلت ہو کہا کہ آپ وقت افطار
تہوڑا سا کچہہ زیادہ تناول فرما لیتے ہین اور یہ باعث آپکے کسل کا ہوتا ہو اور آپ دیر کرکے عبادت کو

عبادت کو اوٹہتے تہے حضرت یحییٰ نے فرمایا کہ مین خدا سے عہد کرتا ہون کہ کبہی کہانا سیر ہو کے نہ کہاؤنگا
جب تک کہ خدا سے ملاقات کرون شیطان نے کہا کہ مین بہی عہد کرتا ہون کہ پہر اب کسی مسلمان کو
نصیحت نہ کرونگا جب تک کہ خدا سے ملاقات کرون پس باہر گیا اور پہر کبہی حضرت کی خدمت
مین نہین آیا انتہی اور یہ جو مین نے لکہا کہ انہین کی محبت کے سبب سے اکثر معاصی دنیا مین
واقع ہوے ہین اور اکثر فتنے برپا ہوے ہین اوسکی تفصیل مختصر یہ ہے کہ ناقہ حضرت صالح کا جو
قتل واقع ہوا کہ جسکے سبب سے تمام قوم عذاب الٰہی مین گرفتار ہوگئی وہ بسبب ایک عورت ہی کے تہا
اور حضرت الیاسؑ کا کہنا جو اخیب بادشاہ نے نہ مانا اور بعل کی پرستش سے باز نہ آیا
اور حضرت الیاسؑ خفا ہوکر چلے گئے اور ایک مدت تک آسمان سے پانی نہ برسا اور انواع و اقسام
کے عذاب مین وہ قوم مبتلا ہوئی اسکا باعث بہی عورت ہی تہی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کا
سر مبارک جو بدن سے جدا کیا گیا اور ایک بادشاہ جبار کے سامنے لاکر طشت مین رکہا گیا اسکا
باعث بہی عورت ہی تہی اور جناب امیر المؤمنین امام المتقین اسد اللہ الغالب کے سر مبارک پر
جو ابن ملجم ملعون نے تیغ زہر آلود لگائی کہ اوسی سے حضرت شہید ہوے اسکا باعث بہی عورت
ہی تہی اسکے سوا اور بہت سے واقعات ہین اور سب مشہور ہین اور کتب تفاسیر و احادیث و تواریخ
مین مذکور یہان بخوف طول مین نے انکی تفصیل نہین لکہی جسکا جی چاہے کتب مذکورہ کی طرف
رجوع کرے اور بعد عورتون کے حق سبحانہ و تعالیٰ نے اولاد کا ذکر فرمایا ہے اور یہ امر ظاہر ہے کہ
انسان کو عورتون کی طرف اور طرح کی خواہش ہوتی ہے اور اولاد کی طرف اور طرح کی لیکن اسمین
کچہہ شک نہین ہے کہ اکثر نفوس مین اولاد کی خواہش عورتون کی خواہش سے زیادہ ہوتی ہے اور
پہر بعض اوقات مین کہ جب انسان کو ہیجان ہو جاتا ہے تو اوسوقت عورتون کی طرف زیادہ
خواہش ہوتی ہے اور بعد اوسکے پہر کم ہوجاتی ہے و نیز شباب مین عورتونکی زیادہ خواہش و محبت
ہوتی ہے اور جون جون انسان کا سن زیادہ ہوتا جاتا ہے یہ بات کم ہوتی جاتی ہے اور اولاد کا
معاملہ بالعکس ہے یعنی جون جون انسان کا سن زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسکی محبت بڑہتی جاتی ہے

[illegible] شہاب مبین ہی کہ انسان تحصیل مال و منال دنیوی ازواج و اولاد دونونکے
[illegible] ان طرح کی محنتین و مشقتین اوٹھاتا ہی اور حلال و حرام کی کچھ پروا
نہین کرتا اور [illegible] دین کو بھول جاتا ہی مگر ازواج کی فکر معاش و راحت اپنی یا اونکی زندگی تک
متعلق ہی اور اولاد کے لیے انسان یہ چاہتا ہی کہ میرے بعد یہ لوگ اور اونکے بعد اونکی اولاد اور
پھر اونکی اولاد عیش و فراغت مین رہین اور امارت و ریاست اونکو حاصل رہے اور اولاد کی
محبت کے سبب سے ہی عجیب و غریب فسادات دنیا مین پیدا ہوے مین چنانچہ ملوک جبارہ
سلاطین مثلا جو اہل حق کے حق کو غصب کر لیتے تھے اپنی زندگی مین تو جو ظلم و عدوان اور
تمرد و طغیان کرتے تھے وہ کرتے ہی تھے لیکن بعد اپنے بہی چاہتے تھے کہ ہماری اولاد پر یہ ملک
و حکومتین مخصوص و منتقل ہون مثلاً معاویہ حاکم شام نے اپنی آخر عمر مین جو کچھ کہ اہتمام یزید پلید
کی بیعت لینے مین تمام خلق سے کیا اوسکو سبھی جانتے ہین حالانکہ یہ فعل اوسکا سنت و سیرت
شیخین کے بھی خلاف تھا کہ جسکو دار و مدار خلافت قرار دی گئی تھی اور اس فعل پر جو نتیجہ مترتب
ہوا اور یزید فاسق و دائم الخمر سے جو افعال و حرکات سرزد ہوئے وہ اظہر من الشمس ہین
واقعہ حرہ جو مدینہ منورہ مین ہوا مشہور ہی اور جناب سید الشہدا خامس آل عبا اور اونکے
ساتھ اکثر ذریت رسول کی شہادت اور اہل بیت رسالت کی ہتک حرمت جو کچھ ہوئی اسکو
کون نہین جانتا کہ آسمان اس واقعہ ہائلہ سے چالیس دن تک خون رویا اور زمین مین پتھر
کے نیچے سے خون تازہ نکلتا تھا اور آجتک اہل اسلام کے دل اوس سے کباب ہین اور آنکھین
پر آب ہین اور تمام خلفای بنی امیہ اور بنی عباس کا یہی طریقہ رہا کہ اپنے بعد اپنی اولاد کے لیے
ملک و سلطنت کو چاہا کیے اور اہل بیت رسالت کو اوس سے محروم رکھا پس اس سے معلوم ہوا
کہ اور اکثر معاصی کہ جو تحصیل لذات دنیا کے لیے انسان کرتا ہی اونکا وقوع اوسکی زندگی
تک محدود ہوتا ہی مگر اولاد کے لیے انسان ایسی بنا کر جاتا ہی کہ بعد مرنے کے بہی اوسکے
معاصی کا وزر و وبال سر پر بڑھتا جاتا ہی اور حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی یَا اَیُّهَا الَّذِینَ

آمَنُوا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ وَاِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا
وَتَغْفِرُوا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ وَّاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ترجمہ ای وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو تحقیق کہ بعض بی بیان تمہاری اور اولاد
تمہاری دشمن ہین واسطے تمہارے پس ڈرو تم اون سے اور اگر معاف کرو تم اونکے قصور کو
اور درگذر کرو تم اور بخشدو تم اونکو تو تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہی سوا اسکے نہین ہی کہ
اموال تمہارے اور اولاد تمہاری آزمائش ہین اور اللہ کے پاس اجر عظیم ہی انتہی چونکہ
بعض زنان صالحہ ایسی بہی ہوتی ہین کہ اپنے شوہرونکو عبادت و اطاعت الہی کے اوپر
اعانت کرتی ہین اور اونکو مدد ہوتجاتی ہین اور اولاد کا بہی یہی حال ہی لہذا اس آیہ
وافی ہدایہ مین حق سبحانہ وتعالی نے بعض ازواج واولاد کو فرمایا ہی کہ وہ تمہاری دشمن
ہین کہ تم کو امور خیر سے باز رکہتے ہین چنانچہ عمدۃ البیان مین ابن عباس سے منقول ہی کہ
بعد ہجرت رسول خدا صلعم کے جو مسلمان کہ مکہ مین رہگئے تہے اونہون نے ارادہ ہجرت کا
کیا کہ مدینے کو جائین تو عورتین اور لڑکے اونکے نالہ و زاری اور فریاد و بیقراری کرکے
اونکو جانے سے منع کرتے تہے اور کہتے تہے کہ اگر تم چلے جاوگے تو ہم یہان پیچہے تمہارے
ضایع اور برباد ہو جائینگے اور وہ لوگ اونکی محبت اور شفقت کے سبب سے ہجرت کرنے
سے باز رہے حق تعالی نے اونکے مقدمہ مین پہلی آیت نازل کی فاحذروہم تک جب یہ
آیت اونکے پاس مکے مین پہونچی تو اونہون نے ہجرت کی اور جسوقت مدینے مین آئے
تو اونہون نے دیکہا کہ اونکے ہمجنس کہ جنہون نے اون سے پہلے ہجرت کی تہی احکام دینی
سے خوب واقف اور عالم و فاضل ہو گئے ہین اس سبب سے اونہون نے اپنی عورتونکو
اور لڑکونکو تکلیف دینے کا ارادہ کیا اور کہا کہ ہم تمہارے سبب سے اس نعمت سے محروم
رہے اور روٹی اور کپڑا اونکا بند کر دیا تو پہر یہ آیت وان تعفوا سے فان اللہ غفور رحیم
تک جو بعد اوسکے ہی نازل ہوئی کہ اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور اونکو بخشدو تو اللہ بخشنے والا

مہربان ہو اس آیۂ وافی ہدایہ سے معلوم ہوا کہ بعض ازواج واولاد انسان کی دشمن ہوتی ہین
ایک دشمنی تو یہی ہی کہ جو اس آیت کی شان نزول سے ثابت ہوئی کہ ان لوگون کی محبت
انسان کو امور خیر سے باز رکھتی ہی اور دوسری دشمنی یہ ہی کہ بعض زنان غیر عفیفہ ایسی ہی
ہوتی ہین کہ جو اپنے شوہر سے ناراض ہون اور اوسکی موت کی آرزو کرین تاکہ دوسرے
کے ساتھ عقد کرلین یا آوارہ ہو جائین اور قید و بند سے نجات پائین اور اولاد مین تو
یہ بات اکثر ہوتی ہی کہ وہ چاہتے ہین کہ باپ مرجائے تاکہ اوسکے اموال واملاک وریاست
کے وارث ہون اور پہر دنیا ہی کے لیے یہ سب کچھہ ہی آخرت مین سوا اپنے اعمال صالح کے
نہ ازواج کام آوینگی نہ اولاد بعد اوسکے حق سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہی کہ سوا اسکے نہین ہی
کہ اموال واولاد تمہاری آزمایش مین یہ امر ظاہر ہی کہ دنیا انسان کے لیے محل امتحان ہی اور
اسی واسطے وہ دنیا مین بہیجا گیا ہی کہ اوسکا امتحان کیا جائے کہ وہ حق سبحانہ وتعالی کی
اطاعت کرتا ہی یا نافرمانی چنانچہ وہ خود فرماتا ہی کہ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ
اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ترجمہ پیدا کیا اللہ نے موت کو اور زندگی کو تاکہ امتحان کرے تمہارا
کہ کون تم مین سے بہتر ہی ازروی عمل کے انتہی پس اگر اوسنے اطاعت کی تو اوسکے واسطے
آخرت مین بہشت اور نعمتہای غیر متناہیہ ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے اس آیت کی
اخیر مین خود فرمایا ہی کہ اللہ کے پاس اجر عظیم ہی اور اگر نافرمانی کی تو اوسکے واسطے
دوزخ اور عذاب الیم ہی پس انسان کو چاہیے کہ دنیا مین اپنے دوست و دشمن کو پہچانے
یعنی جو چیز کہ تحصیل آخرت مین اوسکے معین ہو اوسکو اپنا دوست سمجھے اور جو مانع ہو
اوسکو اپنا دشمن اور چونکہ ازواج واولاد سے چارہ نہین ہی لہذا چاہیے کہ اونکی بہی ایسی
تعلیم کرے کہ مادۂ فاسد حرص وہوا کا اون سے دفع ہو جائے اور وہ بہی حق سبحانہ وتعالی
کی عبادت واطاعت مین مصروف ہون تاکہ اوسکے لیے کوئی مانع خیر باقی نہ رہجائے اور جو لوگ کہ
اسکے دشمن ہین وہ اسکے دوست ہو جائین یعنی تحصیل آخرت کے لیے معین ہون اور

ہر مکلف پر یہ امر بحکم خدا واجب ہی کہ خود ایسے اعمال صالحہ کرے کہ عذاب الٰہی سے نجات پاوے
اور اپنی اہل وعیال واطفال کو بھی ایسی تعلیم کرے کہ وہ بھی اعمال صالحہ اختیار کرین اور عذاب الٰہی
سے محفوظ رہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہی یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَ
اَہْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُہَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ عَلَیْہَا مَلٰٓئِکَۃٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا یَعْصُوْنَ
اللّٰہَ مَآ اَمَرَہُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ترجمہ اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو بچاؤ تم اپنی
نفسونکو اور اپنی اہل وعیال کو آتش دوزخ سے کہ ایندھن اوسکا آدمی ہین (یعنی کافر
اور گنہگار) اور پتھر ہین (یعنی بت کہ جنکی کافر پرستش کرتے ہین) موکل ہین اوس آگ پر
ایسے فرشتے کہ جو سخت ودرشت ہین نہین نافرمانی کرتے ہین اللہ کی اوس چیز مین کہ جسکا
اونکو وہ حکم کرے اور بجا لاتے ہین اوس چیز کو کہ جسکا وہ حکم کیے جاتے ہین انتہی عمدۃ البیان
مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ رحم کرے خدا اوس مرد کو کہ اپنے
گھر کے لوگونکو کہے کہ ای میرے گھر والو تم کو چاہیے کہ نماز پڑھو اور روزہ رکھو اور زکوۃ کو ادا
کرو اور مسکین یتیم وہمسایہ پر احسان کرو اور اونپر مہربانی کرو شاید کہ خدای تعالیٰ اوس
شخص کے ہمراہ اوسکے گھر والونکو بھی بہشت مین جمع کرے اور عذاب سے سب کو رہائی دے
اور روایت مین آیا ہی کہ بہت سخت عذاب قیامت کے روز اوس شخص کو ہوگا کہ جو کوئی
اپنی اہل وعیال کو جاہل رکھا اور مسائل دینی اونکو تعلیم نکرے انتہی اور کئی حدیثین اوسی
کتاب مین اس مقام پر منقول ہین مگر مین نے بخوف طول اسی قدر پر اکتفا کی اور بعد
اولاد کے حق سبحانہ وتعالیٰ نے اموال کا ذکر فرمایا ہی اور اونکی تفصیل بیان کی ہی اور مین نے
جو ایک آیت اور اس آیۂ ذانی ہدایہ کی تفسیر کے ضمن مین لکھی اوس مین بھی ازواج واولاد
واموال تینون چیزونکا ذکر ہی اور اس آیت مین جو حق سبحانہ وتعالیٰ نے نسا کو مقدم کیا
ہی تو ظاہر ہی کہ اولاد انہین سے پیدا ہوتی ہی اور اموال کو جو ان دونون چیزون سے
موخر کیا تو یہ امر بھی ظاہر ہی کہ انسان اکثر عورتون اور لڑکون ہی کے لیے مال کے

کمانے کی زیادہ فکر کرتا ہی تو اب اموال کی جو تفصیل کی ہی اوسکی ترتیب کو ملاحظہ کرنا چاہیے
کہ پہلے سونے اور چاندی کا ذکر کیا ہی کہ اصل اموال و اسباب یہی ہین اور اسی سے اور سب چیزین
خرید کی جاتی ہین اور اوسکے بعد عمدہ گھوڑونکا ذکر فرمایا ہی کہ امارت و دولت و ثروت کا
یہ ایک بہت بڑا جزو ہی اور ملوک و سلاطین کی افواج و عساکر انہین سے تیار ہوتی ہین
کہ جنکے سبب سے وہ اپنے دشمنون پر فتح و ظفر پاتے ہین اور ملک و مال و غنیمت حاصل کرتے
ہین اوسکے بعد انعام کا مرتبہ ہی کہ انسان کو انواع و اقسام کے فوائد اون سے حاصل
ہوتے ہین مثل دودہ اور پشمینہ اور پوستین اور بچون وغیرہ کے اور سب سے عمدہ کہانا
اونکا گوشت ہی اور سب سے زیادہ نفع اونکا یہ ہی کہ انسان اونہین کے ذریعہ سے
زراعت کرتا ہی اور ظاہر ایسی باعث ہی کہ اونکے بعد حرث یعنی زراعت کا ذکر فرمایا ہی جو
انواع و اقسام کے پیداوار پر مشتمل ہی اور رزق عباد گویا اوسی پر منحصر ہی اور اسکے ضمن مین
زمین کا بہی ذکر آگیا ہی کہ کہیتی اوسی مین ہوتی ہی اور یہ عمدہ ترین اسباب جاہ و ثروت ہی
اور ظاہر ہی کہ یہ سب چیزین ملوک و سلاطین و امرا کو بدرجۂ اتم حاصل ہوتی ہین لہذا
حکومت و سلطنت کا بہی بیان انہین کے ضمن مین آگیا اور اس مین کچہ شک نہین ہی کہ
مال و دولت و جاہ و حشمت خصوصًا حکومت و سلطنت نسا و اولاد سے بہی زیادہ انسان
کے لیے باعث فتنہ و فساد ہی اور اسکے سبب سے جسقدر کہ فسادات دنیا مین پیدا ہوے
ہین اور کسی چیز کے سبب سے نہین ہوے یہی باعث ہی نمرود و شداد و فرعون و ہامان
کے تمرد و طغیان کا اور یہی سبب ہی قارون کے عصیان کا اسلام مین بہی انکے اشباہ و
نظائر کے سبب سے جو کچہ فسادات و خرابیان واقع ہوئین سب کو معلوم ہین بعد اس
تفصیل کے حق سبحانہ و تعالی نے خود فرمایا ہی کہ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ
حُسْنُ الْمَاٰبِ یعنی یہ فائدہ ہی زندگانی دنیا کا جو سب شہات و بے اعتبار و سخت ناپائدار
ہی اور اللہ کے پاس ہے اچہا [illegible] یعنی جو شخص کہ اپنی خواہشہای نفسانی کو روکے

اور ان چیزون کے سبب سے حق سبحانہ و تعالی کو بھول نہ جائے اور اوسکے معاصی مین مبتلا نہو اوسکے واسطے آخرت مین بہشت اور انواع و اقسام کی نعمتین مین چنانچہ بعد اسکے حق سبحانہ و تعالی نعمات اخرویہ کی تفصیل بیان فرماتا ہے اور اس دنیای فانیہ پر آخرت باقیہ کی فضیلت کا ذکر کرتا ہے قُلْ أَؤُنَبِّئُكُم بِخَيْرٍ مِّن ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ ترجمہ کہو تو اے محمد صلعم کہ آیا خبر دون مین تم کو ساتھہ بہتر کے اس فائدۂ زندگانی دنیا سے واسطے اون لوگون کے کہ پرہیزگاری اختیار کی اونہون نے اونکے پروردگار کے پاس ایسی بہشتین ہین کہ اونکے درختون کے نیچے نہرین جاری ہین ہمیشہ رہنے والے ہین وہ پرہیزگار اونہین بہشتون مین اور اونکے واسطے ایسی بیبیان ہین کہ جو پاک ہین سب عیبون سے اور نجاستون سے اور خوشنودی اللہ کی جانب سے اور اللہ دانا و بینا ہے اپنے بندونکے حالات کا انتہی حق سبحانہ و تعالی نے آیۂ ماقبل مین تین چیزونکا ذکر فرمایا تھا کہ جن مین کل متاع دنیا کا حصر ہے یعنی نساء اور اولاد اور اموال اور اس آیت مین بھی نعمات اخرویہ مین سے تین چیزونکا ذکر فرمایا ہے بہشتین اور بی بیان اور خوشنودی و رضامندی حق سبحانہ و تعالی اس تقابل کی بلاغت اور ان الفاظ کی جامعیت جو کچھہ کہ مجھہ بندۂ ذلیل پر ظاہر ہوئی ہے اوس مین سے بقدر گنجایش اس مقام کے لکھتا ہون جنات کو جو حق سبحانہ و تعالی نے فرمایا ہے یہ مقابل مین ہے کل اموال دنیا کے کہ جنکی تفصیل آیۂ ماسبق مین بیان فرمائی ہے اور چونکہ دنیا عالم اسباب ہے کہ ایک چیز کا حاصل ہونا دوسری چیز پر موقوف ہوتا ہے اور پہر اوس مین انسان کی کد و کاوش اور سعی و کوشش کی بھی ضرورت ہوتی ہے مثلاً گھوڑونکا حاصل ہونا اور فوج کا تیار ہونا پہلے کچھہ روپیہ ہونے پر موقوف ہے اور پہر افواج باعث ہے ترائد اموال کا اور ملکونکا فتح ہونا اوسپر موقوف ہے اور گو دنیا مین اصل ہر چیز کی زمین ہے مگر اوس مین کہیتی کرنا موقوف ہے انعام کی موجودگی پر

(حاشیہ: سورۂ آل عمران رکوع ۲)

اور اسی طرح میوہ دار درختون کا بونا اور اونکو پانی سے سینچنا اور پھر اونکے میوون سے متمتع ہونا
اور پھر یہ باتین خود بخود نہین ہو جاتین بلکہ انسان کی سعی و کوشش کی بھی ضرورت ہوتی ہے
لہذا ان سب باتون کی تفصیل بھی بیان فرمائی ہے اور بہشت چونکہ مادہ ہے جمیع نعمات کا اور دنیا
کی زمین مین اور اوس مین یہ فرق ہے کہ اوس مین نہ کھیتی کرنے کی ضرورت ہے کہ بیلون کی احتیاج
ہو نہ درختون کے بونے کی اور سینچنے کی ضرورت ہے نہ افواج و عساکر کے تیار کرنے کی ضرورت ہے
کہ کسی غنیم کا مقابلہ درپیش ہو لہذا فقط جنات سے سب نعمتین وہان کی سمجھ مین آگئین اور
تفسیر کی ضرورت نہ ہوئی اور یہ بھی ہے کہ جب دنیا مین بھی باغ کا اطلاق کیا جاتا ہے تو اوس سے
یہ متبادر ہوتا ہے کہ یہ میوہ و نہر مشتمل ہوگا البتہ نہرون کا جاری ہونا کسی قدر اس سے علیحدہ ہے
کہ محض باغ اور جنت کے اطلاق سے یہ معنی متبادر نہین ہوتے لہذا اوسکا حق سبحانہ و تعالی نے
علیحدہ ذکر فرمایا و نیز جو شخص جس باغ کے حالات سے پہلے سے واقف ہو چکا ہوگا اوسکو فقط
اوس باغ کا نام سننے سے معلوم ہو جائیگا کہ اس مین فلان فلان میوے اور فلان فلان نعمتین
ہین اسی طرح چونکہ اہل اسلام بہشتون کے حالات سے پہلے سے واقف ہین لہذا اوسکے نام کے
سننے سے موافق اپنے علم کے تفصیل اوسکی نعمتون کی اونکو معلوم ہو جائیگی اور حق سبحانہ و تعالی
نے اپنے کلام مجید مین بہشت کی صفت مین ایک ایسی آیت فرمائی ہے کہ اوس سے کوئی خوبی
اور نعمت بہشت کی باہر ہی نہین ہو سکتی خواہ انسان اوس پر مطلع ہو خواہ نہو اور خواہ اوسکے
دل مین دنیا مین اوسنے خطور کیا ہو یا نہ کیا ہو اور وہ آیۂ وافی ہدایہ جامعہ یہ ہے وَفِيهَا مَا
تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْأَعْيُنُ ۖ وَأَنْتُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ترجمہ اور اونھین بہشتون مین
وہ چیزین ہین کہ خواہش کرتے ہین اوسکے نفس اور لذت پاتے ہین اوس سے آنکھین اور تم
اوس مین ہمیشہ رہنے والے ہو انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ سے معلوم ہو گیا کہ بندۂ مومن کا جس
چیز کو جی چاہیگا اور جسکے دیکھنے سے کہ اوسکو لذت حاصل ہوگی اور پسند آئینگی وہ سب چیزین
اوسکے واسطے وہان موجود ہو جائینگی اور پھر ہمیشہ کے لیے کہ کبھی وہان کسی نعمت کو فنا اور

زوال نہین ہے اور موت آنے والی نہین ہے پس اس سے زیادہ کونسا کلام جامع ہوسکتا ہے
اور یہی سبب تذکرہ جنات کا ذکر مقدم فرمایا ہے کہ وہ مادہ ہے جمیع نعمات اخرویہ کا اور حورین
بھی بغیر ماں باپ کے فقط حکم خدا سے بہشت مین ہین لہذا بعد جنات کے ازواج کا ذکر فرمایا ہے
کہ جو مقابل بنین ہے لنساء کے اور چونکہ بہشت کی عورتین کل عیبون سے بری ہونگی کہ جو دنیا کی
عورتون مین ہوتی ہین شل لڑائی اور جھگڑا اور خشونت ولشوزو نفسانیت وغیرہ کے اور کل
اون نجاستون سے پاک ہونگی کہ جو دنیا کی عورتون مین ہوتی ہین شل بول و براز و حیض و نفاس
و استحاضہ کے لہذا وہان کی ازواج کی صفت مطہرہ فرمائی ہے اور پہلی آیت مین جو بنون یعنی
اولاد کا ذکر ہے اوسکے مقابل مین اس آیت مین کوئی لفظ نہین ارشاد فرمائی اس سبب سے
کہ بہشت مقام توالد وتناسل نہین ہے لیکن ماتشتہیہ الانفس کے ضمن مین یہ امر بھی داخل
ہے کہ اگر کسی کا اولاد کے لیے جی چاہے تو وہ بھی اوسکے لیے موجود ہو جائیگی چنانچہ عمدۃ البیان
مین لکھا ہے کہ حضرت قائم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا بہشت مین عورتین جنین گی اور
وہان اولاد پیدا ہوگی فرمایا کہ بہشت مین عورتون کے واسطے حمل نہین ہے اور نہ جننا ہے اور
نہ حیض ہے اور اوس مین وہ چیز ہے کہ جسکی خواہش کریگی نفس اور لذت پائینگی آنکھین اوسکے
دیکھنے سے جیسے کہ خدای تعالی نے فرمایا ہے اور جسوقت کہ خواہش کریگا مومن فرزند کی تو
خداتعالی بغیر حمل کے اور جننے کے جس صورت کا چاہیگا ویسا ہی پیدا کر دیگا جیسے کہ آدم
علیہ السلام کو پیدا کر دیا تھا انتہی اور چونکہ دنیا مین ازواج و اولاد و اموال کے حاصل ہونے
سے انسان کو ایک لذت سرور و خوشی واستغنا وغیرہ کے حاصل ہوتی ہے کہ جو ان لذتون سے
علیحدہ ہے کہ جو ان چیزون کے نفس مخالطت و معاشرت و استعمال سے حاصل ہوتی ہے لہذا
حق سبحانہ وتعالی نے آخرت مین ایک ایسی لذت عطا فرمانیکا اس آیت مین ذکر کیا ہے
کہ جو مافوق لذات دنیا و آخرت ہے اور وہ رضوان من اللہ ہے یعنی خوشنودی و رضامندی
خالق و مالک و منعم اور یہ بات احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ اہل بہشت کو جو اس بات کے

معلوم ہونے سے لذت ہوگی کہ ہمارا اللہ اب ہم سے ایسا راضی ہوا ہے کہ پھر کبھی ناراض نہوگا وہ لذت کسی نعمت بہشت سے حاصل نہوگی بعد اوسکے حق سبحانہ وتعالیٰ نے اون پرہیزگارون کے اوصاف بیان کیے ہین کہ جنکے واسطے بہشت اور نعمات اخرویہ کا وعدہ فرمایا ہی اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اَلصَّابِرِیْنَ وَالصَّادِقِیْنَ وَ الْقَانِتِیْنَ وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِ ترجمہ وہ ایسے پرہیزگار ہین کہ کہتے ہین کہ ای پروردگار ہمارے تحقیق کہ ہم ایمان لائے ہین پس بخشدے تو ہمارے لیے ہمارے گناہون کو اور بچالے ہمکو عذاب آتش دوزخ سے صبر کرنیوالے ہین اور سچ بولنے والے ہین اور اطاعت کرنیوالے ہین خدا کے اور خرچ کرنے والے ہین راہ خدا مین اور استغفار کرنیوالے ہین سحر کے وقت انتہی یہ صفات خیر و خوبی دنیا و اخرت پر مشتمل ہین مین بخوف طول ان سبکی تفسیر نہین لکھ سکتا ہون اور زین للناس سے بیان تک ان آیات بینات کو مین نے اس سبب سے لکھا ہو کہ عجیبہ وغریبہ مواعظ بلیغہ پر مشتمل ہین جو صاحب دل ہو وہ سمجھے اور جسکے کان ہون وہ سنے اور جسکی آنکھین ہون وہ دیکھے اب مین اصل مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون خلاصہ تقریر یہ ہی کہ دنیا کے اجزا تین ہین نساء اور اولاد اور اموال اور کوئی لذت دنیا کی ان تینون چیزون سے باہر نہین ہی اور یہ تینون دو جہتین ہین ایک جہت حلال کی اور ایک جہت حرام کی تفصیل مختصر اسکی یہ ہی کہ موافق شرع شریف کی عورتون کے ساتھ نکاح کرنا اور اون کے واسطے حلال سے تحصیل معاش کرنا اور معاصی مین اونکا کہنا نہ ماننا یہ حلال و مباح ہی اور اوسکا عکس حرام اور عصیان و طغیان اور یہی حال اولاد کا بھی ہی کہ اونکے معاش کی حلال سے تلاش مباح ہی اور حرام سے حرام اور اونکی خوشنودی حلال چیزون مین چاہنا حلال ہی اور حرام مین اونکا کہنا ماننا حرام اور اسی طرح اموال ہین کہ حلال سے اونکا اکتساب حلال ہی اور حرام سے حرام پس انسان کو چاہیے کہ حلال سے ان چیزون کا اکتساب کرے

اور حرام سے اجتناب کرے اور اگر کسب حلال سے ان چیزون مین زیادتی اور کثرت ہو تو یہ باعث
اوسکی نخوت وغرور اور معصیت وغفلت کا ہوا ب مین اس مقام پر ایک ایسی آیت لکھتا ہون
کہ جس مین ایسے اجزاے دنیا کا بیان ہو کہ جس مین فقط ایک ہی جہت ہو حرام کے ہر چند
کہ وہ بھی انھین تینون چیزون کی فرع ہین مگر اون مین جہت حلال کی نہین نکلتی اور وہ آیہ وافی
ہدایہ یہ ہو اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ
وَالْاَوْلَادِ ترجمہ آگاہ ہو تم لوگ کہ سوا اسکے نہین ہو کہ زندگانی دنیا کی کھیل ہو اور تماشا
ہو اور زینت ہو اور فخر وناز کرنا اپنے آپس مین ایک دوسرے پر اور زیادتی چاہنا اموال
مین اور اولاد مین ایک کا دوسرے پر تو جاننا چاہیے جو اس آیہ وافی ہدایہ مین لعب ولہو فرمایا
ہو یہ دونون لفظین عام ہین اور انکے بہت سے اقسام ہین لیکن اون مین سے کوئی قسم
حلال نہین ہو بلکہ سب حرام ہین اور تیسری لفظ زینت ہو اور گو یہ دو جہتین ہو لیکن چونکہ
محرمات کے وسط مین واقع ہو لہذا اس مقام مین زینت حلال سے مراد نہین ہو سکتی چنانچہ
اسکے بعد دو لفظین فرمائی ہین تفاخر وتکاثر یہ دونون بھی مع اپنے کل اقسام کے حرام ہین
اس سبب سے کہ منشا ونیز نتیجہ ان دونون کا انواع واقسام کے اخلاق قبیحہ وافعال ذمیمہ مین مثل
عجب وتکبر ونخوت وغرور وایذا رسانی مومنین وقتل نفوس وغصب اموال وغیرہ کے اور
تفصیل ان سب باتون کی انشاء اللہ عنقریب آتی ہو ونیز جاننا چاہیے جو لفظ لعب بکسر مین ارشاد
فرمائی ہو یہ مشتق ہو لعب سے کہ جو ساکن الاوسط ہو اور اوسکے معنی بازی اور کھیل کے
ہین اور اسکے بہت سے اقسام ہین لیکن عورت بھی خاص کر کے اسکے عموم مین داخل ہو سکتی
ہو چنانچہ لعب کے معنی لغت مین بازیگر کے بھی آئے ہین اور لعوب کے معنی زن بازیگر اور زن نیکو
کرشمہ ونیکو ناز کے لکھے ہین اور ظاہر ہو کہ عورت کس طرح کے کرشمہ وناز وانداز وغنج ودلال سے
مرد کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہو اور اوسکے دل کو لے لیتی ہو اور امور خیر سے اوسکو باز رکھتی ہے
اور یاد خدا سے اوسکو غافل کر دیتی ہو اور یہ بھی بدیہی ہو کہ یہ سب باتین جیسی فواحش وذوات اعلام

مین ہوتے ہین وہ عفائف بیچاریون مین کہان ونیز ملاعبت خاص کرکے عورت کے ساتھ اختلاط
ومساس وغیرہ کرنے مین مستعمل ہی اور لہو کے معنی بھی بازی کے ہین اور ظاہر ہی کہ لہو و لعب کا
استعمال اکثر بازی اور کھیل او تماشا اور امور باطلہ وغیرہ کے لیے ساتھ ہی ہوا کرتا ہی اور لغت مین
اسکے معنی زن کی بھی لکھے ہین کہ جس کے ساتھ بازی کرین اور فرزند کے بھی معنی ہین چنانچہ
کلام مجید مین سورۂ انبیا جزو ہفدہم مین بھی لہو کے معنی زن و فرزند کے آئے ہین اور تتمۂ ونیز
وسکا شاہد ہی کہ اس آیۂ کریمہ مین لہو سے مراد فرزند بھی ہوسکتی ہی جیسا کہ لعب سے مراد زن
ہوسکتی ہی اور لفظ زینت جو ان دونون کے بعد ہی اوسکا اطلاق اموال پر کچھ بعید نہین ہے
کہ کل اقسام اموال باعث زینت دنیا مین لہذا یہان تک ترتیب اس آیت کی بالکل
مطابق ہوگی ترتیب آیۂ ماسبق سے کہ اوس مین بھی پہلے نسار کا ذکر ہی بعد اوسکے اولاد کا
بعد اوسکے اموال کا اور اگر یہ تینون باتین زن و فرزند و اموال کے معانی سے مجرد فرض کیجائین
جب بھی ماخوذ و متفرع ہونگے اونھین تینون چیزون سے اسلیے کہ لہو و لعب و زینت کا منشا
اور باعث سوا زن و فرزند و اموال کے اور کوئی چوتھی چیز نہین ہوسکتی اور اگر ہوگی بھی مثل
غفلت و قساوت قلب وغیرہ کی تو وہ بھی ماخوذ ہوگی انھین تینون چیزون سے اور بعد لعب
و لہو و زینت کے جو تفاخر بینکم فرمایا ہی تو یہ ظاہر ہی کہ انسان ایک دوسرے پر فخر بھی انھین
تینون چیزون سے کرتا ہی ورنہ جو مجرد و فقیر ہوگا وہ اسباب دنیا مین سے کس چیز پر فخر کریگا
اور اوسکے بعد جو تکاثر فی الاموال والاولاد فرمایا ہی تو اس مین تو اموال و اولاد بلفظہ مذکور ہی
پس ہر طرح ثابت ہوگیا کہ اس آیت مین جو پانچ چیزین ہین وہ پیدا ہوتی ہین اونھین
تین چیزون سے کہ جو آیت ماقبل مین مذکور ہین اور اجزا ہین دنیا کے پس ان دونون آیتون
مین آٹھ چیزون کا بیان ہوا اول نسا دوم بنون یعنی اولاد سوم اموال کہ جنکا حصر فرمایا ہے
ذہب و فضہ یعنی سونا اور چاندی اور خیل مسومہ یعنی عمدہ گھوڑے اور انعام یعنی چوپاے
اور حرث یعنی کھیتی وغیرہ اون چیزون مین کہ جو زمین سے متعلق ہین چہارم لعب یعنی بازی اور

کھیل پنجم لہو یعنی کھیل اور تماشا اوران لفظون کے معانی اور عموم اور فرق ایک دوسرے کا بیان ہو چکا ششم زینت ہفتم تفاخر یعنی ایک دوسرے پر فخر کرنا ہشتم تکاثر فی الاموال والاولاد یعنی ایک کا دوسرے سے اموال اور اولاد مین زیادتی چاہنا اوران آٹھون مین سے تین چیزین جو پہلی آیت مین بیان ہوئین وہ اصل ہین اور یہ پانچ کہ جو دوسری آیت مین بیان ہوئین انکی فرع اب مین بعون اللہ وحسن توفیقہ انشاء اللہ تعالیٰ اس امر کو ثابت کرتا ہون کہ حب دنیا مادہ ہر جمیع قبایح ومعاصی کا اور باعث ہو کل امراض باطنیہ کا پس واضح ہو کہ یہ سب قبایح یا ان آٹھون چیزون مین داخل ہین اور یا انھین سے پیدا ہوتے ہین اور بعض اون مین سے مخصوص ہین اون مین سے بعض کے ساتھ اور بعض مشترک ہین پہلی صفت قبیحہ رذیلہ کہ جو محبت دنیا سے پیدا ہوتی ہو وہ طمع وحرص ہو اور اوسکا بیان فصل سوم مین نہین کیا گیا بلکہ اسی فصل چہارم پر موقوف رکھا گیا ہو پس اگر یہ نساء مین ہو گی تو باعث ہو گی زنا کا اور یہ نہ سمجھنا کہ زنا فقط ایک عضو مخصوص سے متعلق ہے اور اوسی پر منحصر ہو بلکہ انسان کے کل اعضا وجوارح اس مین شریک ہوتے ہین اول تو زنا کی پانچ قسمین ہین اول یہ کہ مرتکب زنا مجرد ہو مثلاً اگر مرد ہو تو عورت نرکھتا ہو یا عورت ہو تو مرد نرکھتی ہو دوسرے یہ کہ مرتکب زنا محصن ہونے سے صاحب زوجہ ہو اور اوسکا گناہ پہلے سے اضعاف مضاعف ہو پس اگر مرد صاحب زوجہ ہو اور پھر وہ کسی عورت سے زنا کا فاعل ہوا تو اوسکا گناہ مضاعف ہو گا اسلیے کہ اوسنے باوصف موجودگی زوجہ کی اس فعل شنیع کا ارتکاب کیا اور اگر عورت صاحب زوج ہو تو اسیطرح اوسکا گناہ مضاعف ہو گا اور اس قسم مین صورت اخیر یعنی عورت کا باوجود شوہر زنا کرنا عذاب مین زیادہ سخت ہو اسلیے کہ اسکو تعلق شوہر کے حق سے ہو اور باعث ہتک حرمت ہو اوسکے لیے پس جب تک شوہر اوسکا اوسکو نہ بخشے ایسی عورت کی مغفرت نہو گی تیسرے زنا کرنا مرد مجرد کا زن محصنہ یعنی شوہر دار سے اسکا بار گناہ بھی بہت زیادہ ہو کیونکہ یہ حقوق ناس مین داخل ہو اور جب تک کہ شوہر اوسکا نہ بخشیگا فاعل اسکا نہ بخشا

جائیگا ہو تیسرے زنا کرنا اوس مرد کا جو صاحب زوجہ ہو زن شوہر دار سے کہ اس صورت مین گناہ بہ نسبت صورت سابقہ کی بہت زیادہ ہی پانچوین عیاذاً باللہ زنا کرنا اپنی محارم سے اور یہ ظاہر ہی کہ اسکی شناعت وقباحت کی کیا حد ہو سکتی ہی علاوہ انکے بعض صورتین زنا کی انضمام بعض حالات سے اور بھی پیدا ہوتے ہین جن مین عقاب وعذاب کے مراتب متفاوت پیدا ہوتے ہین اور ناظر متامل پر وہ پوشیدہ نہین ہین اور اس بیان مختصر سے بھی ان مین سے بعض کا حال معلوم ہو سکتا ہی دوسرے سوائے عضو مخصوص کے اور اعضا کے زنا کا بیان ہی پس دل مین غیر عورت کہ جو حرام ہو اوسکے حسن وجمال کا تصور کرنا اور اوسکا خیال رکھنا اور اوسکی طرف رغبت کرنا یہ زنا ہی دل کا اور اصل مین یہی باعث ہوتا ہی زنائے ظاہری مین مبتلا ہونیکا اور آنکھون سے کسی نامحرم عورت کو دیکھنا یہ زنا ہی آنکھ کا اور کانون سے اوسکی آواز خوش کا سننا کہ جو باعث تحریک خواہش نفسانی ہو یہ زنا ہی کان کا اور غنا اس باب مین سب سے زیادہ اشد ہی کہ خواہ مخواہ محرک ہوتا ہی اور ناک سے اوسکی خوشبو کا سونگھنا یہ زنا ہی ناک کا اور ہاتھ سے چھونا یہ زنا ہی ہاتھ کا اور کچھ ہاتھ ہی کی تخصیص نہین ہی جس عضو کو کہ عورت کے بدن سے مس کرے وہ مس کرنا اوس عضو کا زنا ہو گا اور اس مطلب پر احادیث صحیحہ دلالت کرتی ہین اور اگر یہی طمع اولاد مین ہوگی تو اوس سے بھی بہت سے مفاسد پیدا ہونگی کہ جسکا بیان تفسیر آیۂ اولی مین گذر چکا ہی اور اگر یہ طمع اموال مین ہوگی تو انواع و اقسام کے معاصی کا باعث ہی تو ادی کرنا چوری کرنا خیانت کرنا رشوت لینا یتیمونکا مال کھا جانا سود کھانا قطع طریق کرنا یعنی ڈاکہ مارنا اور کیل ووزن مین کمی کرنا اور اسکے سوا بہت سے کسب حرام ہین کہ جنکا جزو اعظم طمع ہی مگر اونکا بیان اور صفات ذمیمہ کے ضمن مین آئیگا اور اگر اکل وشرب مین حرص ہوگی کہ جو اموال ہی کا ایک جزو ہی تو اس باب مین جو چیزین کہ حرام ہین انسان اون سے پرہیز نہ کریگا مثل اکل میتہ ولحم خنزیر وشرب خمر وغیرہ کے ونیز انسان ضرورت سے زیادہ کھا جائیگا پس یا تو تخمہ ہو گا اور مر جائیگا یا اس سے بچا تو انواع واقسام کے امراض مین

مبتلا ہوگا اور علاوہ ضرر دنیاوی کے زیادہ کہانے سے جو کسل وسستی عبادت الٰہی مین ہوتی ہے وہ
ہر صاحب دل جانتا ہے اور اگر یہ حرص زینت مین ہوگی کہ جو اس آیت مین بلفظہ مذکور ہے تو اوسکی
بہت سے اقسام ہین اسلیے کہ لفظ زینت عام ہے اور نسا اور اولاد اور کل اقسام اموال یہ سب
زینت زندگانی دنیا ہین چنانچہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
ترجمہ مال اور اولاد زینت ہے زندگانی دنیا کی انتہی پس نسا اور بیٹون کا ذکر تو ہو چکا رہا مال
اوسکے بھی بہت سے اقسام ہین انمین سے بعض مین حرص وطمع کی قباحت بیان ہو چکی ہے اور
بعض کی اب بیان بیان ہوتی ہے پس اگر عمارات کے بنانے مین حرص ہوئی تو انسان بڑے بڑے
مکانات عالیشان بنائیگا کہ جو علاوہ اسراف کے باعث ہونگے عجب ونخوت وغرور کا اور
اس فعل پر حق سبحانہ وتعالیٰ نے قوم عاد کی مذمت فرمائی ہے چنانچہ حضرت ہود علیہ السلام
کی زبانی فرمایا ہے اَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيْعٍ اٰيَةً تَعْبَثُونَ ۝ وَتَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ
ترجمہ آیا بناتے ہو تم ہر بلندی پر علامت (یعنی منار بناکر بیفائدہ بات کرتے ہو) اور بناتے ہو
تم بلند ومستحکم مکانات تاکہ اون مین تم ہمیشہ رہو انتہی اور ثمود کے باب مین حضرت صالح کی
زبانی فرمایا ہے وَاذْكُرُوْا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَاءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ وَّبَوَّاَكُمْ فِي الْاَرْضِ
تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا قُصُوْرًا وَّتَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُيُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْا اٰلَاۗءَ اللّٰهِ
وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ترجمہ اور یاد کرو تم جب تمکو جانشینی عطا فرمائی اللہ نے
بعد قوم عاد کے اور جگہ دی تمکو زمین مین بناتے ہو تم نرم زمین مین مکانات رفیعہ اور تراشتے
ہو تم پہاڑون مین گہر پس یاد کرو تم نعمتہای خدا کو اور نہ پہرو زمین مین فساد کرتے ہوے انتہی
اور یہ امر ظاہر ہے کہ قوم عاد وثمود کسطرح عذاب سخت مین مبتلا ہوئی اور اگر لباس وزیور مین حرص
ہوئی تو انسان اوس مین بھی محرمات کا استعمال کریگا مثل حریر محض اور طلا کے کہ جو مردون پر حرام ہے
اور اسی طرح گہوڑے اور چارپاے اور کہیتی وغیرہ کہ جو آیۂ اولی مین بلفظہ مذکور ہے ان مین حرص کا
ہونا بھی انواع واقسام کے مفاسد پر مشتمل ہے تفصیل مین طول ہے دوسری صفت قبیحہ رذیلہ

جو کثرت اموال و اولاد وغیرہ سے پیدا ہوتی ہو عجب یعنی خود پسندی اور جب انسان کے
نفس میں یہ بات پیدا ہوئی تو وہ تکبر کریگا اور تفاخر و خود ستائی کریگا کہ جو بلفظ اس آیت
اخیرہ مین مذکور ہو اور یہ چیزین باعث ہونگی قساوت و سیاہی قلب کا پس ایسی حالت
مین انسان کے دل مین شیطان اپنا گھر بنالیگا اور اوسکو ہر طرح اپنے قابو مین کرلیگا اور
کوئی صفت رذیلہ باقی نرکھیگا کہ جو اوسکے نفس مین پیدا نکر دے مثل فراط غیظ و غضب
و کج خلقی و خشونت و درشتی و تعصب و بغی و ظلم و سوء ظن و بحث و جدال بیجا اور اعتراض
کرنا فعل یا حکم خدا و رسول و ائمہ ہدی پر اور استہزا و تمسخر احکام الٰہی پر اور عقوق والدین
وغیرہ کے اور جب ہر طرح انسان شیطان کے قابو مین آگیا تو وہ اوسکے ایمان کو کب
چھوڑیگا اسلیے کہ جب کوئی چور کسی مکان مین داخل ہوتا ہو اور قابو پاجاتا ہو تو پہلے
اوسی مال و اسباب کو لیتا ہو کہ جو عمدہ اور بیش قیمت ہو اور انسان کے لیے ایمان و یقین
سے زیادہ کونسی چیز عمدہ و بیش قیمت ہوسکتی ہو پس جب شیطان نے ایمان ہی کو سلب
کرلیا تو انسان عیاذاً باللہ کفر بھی کریگا اور خدا کا شریک بھی مقرر کریگا اور خدا کو صاحب
اولاد بھی سمجھنے لگیگا اور خود بھی گمراہ ہوجائیگا اور دوسروں کو بھی گمراہ کریگا اور عذاب خدا سے
بیخوف ہوجائیگا اور رحمت الٰہی کی کوئی امید اوسکو باقی نرہیگی و نیز محبت اموال و اولاد
کے سبب سے جب انسان مین کیفیت تکاثر کی پیدا ہوئی کہ جو اس آیت مین بلفظ مذکور رہی
یعنی ایک دوسرے سے ان چیزون مین زیادتی چاہنے لگا تو خواہ مخواہ اکتساب کے لیے
غصب اموال کریگا اور خون ناحق کا بھی مرتکب ہوگا اور حسد و نفسانیت و بغض و عداوت
کی کیفیت تو ضرور ہی اوسکے نفس مین پیدا ہوگی پس وہ لوگونکی غیبت بھی کریگا اور تہمت
و افترا بھی کریگا اور زنان محصنات و عفائف کو قذف بھی کریگا اور سب و شتم و بدزبانی
بھی کریگا اور لوگونکو فحش بھی کہیگا اور تحصیل مال کے لیے جھوٹ بھی بولیگا اور قول خلاف بھی
بھی کریگا و معصیت خالق مین اطاعت مخلوق بھی کریگا اور خلف وعدہ اور نقض عہد بھی کریگا

اور قطع رحم بھی کریگا اور مومنونکو ایذا بھی دیگا اور اون سے جنگ و مقاتلہ بھی کریگا خواہ ماہہای
محرام مین ہو یا غیر حرام مین اور اگر اوسکو کچھ فائدہ ہوتا ہوگا تو اعانت ظالمین بھی کریگا اور انکی طرف
ہمہ تن متوجہ بھی ہو جائیگا اور بغیر اپنے فائدہ کے مظلوم بیچارے کی کا ہیکو اعانت کرنیگا اور
فتنہ و فساد بھی کریگا اور اپنے فائدے کے لیے حکم ناحق بھی کریگا اور غیر حاکم شرع کے یہان
محاکمہ بھی کریگا اور جھوٹی گواہی بھی دیگا اور کتمان شہادت بھی کریگا اور جھوٹی قسمین بھی
کہائیگا اور مسلمانونکو روپیہ کمانے کے لیے فریب بھی دیگا اور اگر روپیہ حاصل ہونیکی امید ہوگی
تو سحر و کہانت بھی سیکھیگا اور جب ہمہ تن تحصیل اموال ہی مین مصروف ہوا تو نماز بھی جب ہی
پڑھیگا کہ جب کچھ ملنے کی امید ہو اور علی ہذا القیاس جملہ عبادات کو اسی غرض سے واقع
کریگا اور اوس سے زیادہ ریاد سمعہ مین بھی کوئی کامل نہو گا اور اگر کچھ ملنے کی امید ہوگی تو کیسا ہی
کسی کا راز ہوگا اوسکو بھی افشا کردیگا اور اگر کچھ طمع ہوگی تو سخن چینی بھی کریگا اور ایسا آدمی
دورو اور دو زبان تو اکثر ہوتا ہے کہ بعض مواقع مین اس مین بھی نفع دنیا کی امید ہوتی ہے
اور جب محبت النساء و اموال و اولاد انسان پر غالب ہوگئی اور قلب اوسکا سیاہ ہو گیا اور
یاد خدا اور ذکر آخرت سے بالکل غافل ہو گیا تو گو ظاہر مین مسلمان ہو مگر نماز نہ پڑھیگا نہ روزہ
رکھیگا نہ زکوۃ ادا کریگا نہ خمس دیگا نہ حج کریگا نہ جہاد کریگا اور بسبب بخل کے کچھ راہ خدا اور
امور خیر مین بھی صرف نکریگا بلکہ کسی کو نمک اور آگ تک دینا گوارا نکریگا اور لوگونکو راہ خدا اور
امر خیر سے منع کریگا کہ یہ باتین اوسکے مذاق کے خلاف ہین اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کے بدلے امر بالمنکر و نہی عن المعروف کرنے لگیگا اور کتمان علوم دینی کے بھی درپے ہوگا اور
جہان اوسکا جی چاہیگا وہان رہیگا دار کفر ہو یا دار اسلام اور خواہ مخواہ سب امور خیر کو چھوڑ کر
لہو و لعب مین مبتلا ہو جائیگا کہ جو اس آیت اخیرہ مین بلفظ مذکور ہے اور یہ دونون لفظین ایسی
عام ہین کہ بہت سے معاصی پر اسکا اطلاق ہوسکتا ہے لعب جسکے معنی کھیل کے ہین قمار بازی
اس مین صریحا داخل ہے اور مرغ لڑانا اور بٹیر لڑانا اور کبوتر اڑانا اور کنکوا اڑانا اور شل اسکے

یہ سب اس مین داخل ہین اور لہو کے عموم سے بہی خارج نہین ہوسکتی اور یہ امر اس آیۂ وافی ہدایہ
سے کہ جو مین نے سورۂ لقمان جزو بست و یکم سے فصل سوم ذیل گناہان کبیرہ مین لکہا ہی ثابت
ہوچکا ہی کہ لہو الحدیث مین غنا بہی داخل ہی اور قصص باطلہ کا سننا اور اون مین مصروف ہونا
اسکو بہی یہ لفظ شامل ہی اور ہر قسم کے باجو نپر لہو کا اطلاق ہوسکتا ہی چنانچہ اونکو آلات لہو
کہلاتے ہین اور زنا و لواطہ بہی اس سے خارج نہین ہوسکتا چنانچہ مین تفسیر آیۂ اخیر مین بیان
کرچکا ہون کہ لعب و لہو مین عورت اور بچے بہی داخل ہین اور حب انسان اسطرح کی باتون مین
مبتلا ہوا تو اوسکو صحبت اخیار سے کیا علاقہ خواہ مخواہ مجالست اشرار اختیار کریگا اور اگر
اوسکے مذاق کے موافق ہونگے تو فساق و کفار سے دوستی بہی کرلیگا اور جب انسان لہو و لعب
مین مصروف ہوا تو ضرور ہی کہ اسراف و تبذیر بہی کرے اور پہر اوسکا انجام یہ ہوگا کہ دنیا و
آخرت دونون ہاتہ سے کہو بیٹہیگا اور یہان بہی فقیر ہوجائیگا اور آخرت مین بہی کچہ اوسکو
نصیب نہوگا خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِينُ اور پہر مزہ یہ ہی کہ جب
یہ حالت اوسکی پہونچیگی تو فعلا تو کفران نعمت حق سبحانہ و تعالی پہلے ہی کرتا تہا اب قولا بہی
کرنیلگا اور سب سے کہتا پہریگا کہ خدا نے مجہے محتاج کردیا اور اس حالت کو پہونچا دیا قُتِلَ
الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ اے ناظر کتاب بحمد اللہ تجکو اس تقریر مختصر سے بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا کہ محبت
دنیا مادہ ہی جمیع قبائح و معاصی کا اور باعث ہی کل امراض باطنیہ کا اور مین نے اس تقریر مین
اکثر اونہین قبائح و معاصی کا ذکر کیا ہی کہ جنکا بیان فصل دوم مین ضمن بعض صفات حسنہ
مین اور فصل سوم مین صریحا ہوچکا ہی اور بعض ایسی چیزونکا بہی ذکر آگیا ہی کہ جو ما سبق
مین مذکور نہین تہین مثل بنانے عمارات عالیہ و ملابس فاخرہ وغیرہ کے لہذا اونکی کسی قدر
تفصیل بہی بیان کردی گئی ہی اب تو بنظر غور و تدبر ملاحظہ کر کہ حق سبحانہ و تعالی اس آیۂ اخیرہ
مین بعد بیان اجزاے دنیا اوسکے فنا و زوال کی کسطرح کی تشبیہ تام دیتا ہی اور کیسا موعظہ
بلیغہ فرماتا ہی افلا تعقلون چنانچہ تتمۂ آیۂ وافی ہدایہ یہ ہی كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ

ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ ترجمہ مانند مینہ کے کہ اچھی معلوم ہوتی ہو زراعت کرنیوالونکو اوگنے والی چیز بعد اوسکے خشکی پر آتی ہو پھر دیکھتا ہو تو اوسکو زرد پھر اوسکے ہو جاتی ہو ریزہ ریزہ (یعنی بھوسا) اور آخرت مین عذاب شدید ہو (واسطے اون لوگون کے کہ جنہون نے اپنی عمر محبت وطلب دنیا مین بسر کی) او مغفرت ہو اللہ کی جانب سے اور خوشنودی (واسطے اون لوگون کے کہ جنہون نے دنیا کو فانی اور بے حقیقت سمجھا اور اپنے گناہون سے توبہ کی اور عبادت واطاعت خدا مین مصروف ہوئے) اور نہین ہے زندگی دنیا کی مگر پونجی فریب کی (یعنی جو کوئی اوس مین ایسا مبتلا ہو کہ آخرت کو بھول جائے تو وہ فریب کھاتا ہے کہ بعد مرنے کے دوزخ مین چلا جاتا ہے) تبصرۂ سوم بیان مکائد شیطان مین

چونکہ اس کتاب کا اوراد مدار قرآن مجید وفرقان حمید پر ہو کہ جسکے باب مین حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہو وَإِنَّهُ لَكِتَابٌ عَزِيزٌ لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنْزِيلٌ مِنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ لہذا اس تبصرہ مین چند آیات سورۂ اعراف سے لکھتا ہون کہ اوس مین کل مکائد شیطان کی کلیات کا اوسی کی زبانی بیان ہو کہ اوسکے جزئیات کی تفصیل کرنے سے انشاء اللہ العزیز ہر شخص اوسکے مکائد کے جملہ اقسام کو سمجھ لیگا پس چاہیے کہ اپنے تئین اون سے بچائے اور اوسکے دام مکر وفریب مین نہ آئے اور اوسکے سوا اور بھی بہت سے فوائد پر یہ آیات مشتمل ہین کہ وہ سب اس مقام کے لیے مناسب ہین اور وہ آیات کثیر الہدایات یہ ہین کہ حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہو وَلَقَدْ خَلَقْنَاكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنَاكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ لَمْ يَكُنْ مِنَ السَّاجِدِينَ ۝ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْهُ خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا يَكُونُ لَكَ أَنْ تَتَكَبَّرَ فِيهَا فَاخْرُجْ إِنَّكَ مِنَ الصَّاغِرِينَ ۝ قَالَ أَنْظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ قَالَ إِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ ۝ قَالَ فَبِمَا أَغْوَيْتَنِي لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ ثُمَّ لَآتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ

اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ اَیْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ شٰكِرِیْنَ ۝ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝

ترجمہ اور البتہ تحقیق کہ پیدا کیا ہم نے تم کو یعنی آدمیو پھر صورت بنائی ہم نے تمہاری یعنی حضرت آدم کو پیدا کیا اور اونکی صورت بنائی اور سب آدمیون سے خطاب اس سبب سے ہو کہ سب کی خلقت اونکی خلقت مین داخل ہو اسلیے کہ وہ سب کے باپ ہین، بعد اوسکے کہا ہم نے فرشتون سے کہ سجدہ کرو تم آدم کو پس سجدہ کیا اونھون نے سوا ابلیس کے کہ نہ تھا وہ سجدہ کرنے والون مین سے کہا حق سبحانہ وتعالی نے کس چیز نے منع کیا تجکو اس امر سے کہ سجدہ کرے تو جسوقت کہ حکم کیا مین نے تجکو سجدہ کرنیکا کہا ابلیس نے کہ مین بہتر ہون اوس آدم سے کہ پیدا کیا ہی تو نے مجھکو آگ سے اور پیدا کیا ہی تو نے اوسکو مٹی سے کہا حق سبحانہ وتعالی نے کہ پس اوتر جا تو آسمان سے پس نہین جائز ہی تجکو تکبر کرنا آسمان مین پس نکل جا تو اوس سے تحقیق کہ تو خوار و ذلیل لوگون مین سے ہی کہا ابلیس نے کہ مہلت دے تو مجکو اوس دن تک کہ لوگ زندہ کیے جائینگے کہا حق سبحانہ وتعالی نے کہ تو مہلت دیے ہوؤن مین سے ہی کہا ابلیس نے کہ پس بسبب اوسکے کہ گمراہ کیا تو نے مجکو البتہ بیٹھونگا مین واسطے اون آدمیون کے تیری سیدھی راہ پر یعنی اونکو اوسپر نہ چلنے دونگا اور گمراہ کر دونگا بعد اوسکے آؤنگا مین اون آدمیون کے پاس سامنے سے اونکے اور پیچھے سے اونکے اور داہنی طرف سے اونکے اور بائین طرف سے اونکے اور نہ پائیگا تو اکثر کو اون مین سے شکر کرنے والا کہا حق سبحانہ وتعالی نے نکل جا تو اون آسمانون مین سے مردود و راندہ ہوا البتہ جو لوگ کہ پیروی کرینگے تیری اُن آدمیون مین سے البتہ بھر دونگا مین دوزخ کو تم سب سے اکٹھا انتہی یہ آیات بینات کثیر المدایات فوائد لا تعد ولا تحصی پر مشتمل ہین مین اس مختصر مین کہان تک لکھہ سکتا ہون مگر کسی قدر لکھتا ہون اول شیطان اور انسان کے بنائے عداوت کا ذکر جس تفصیل کے ساتھ ہوا ہی وہ محتاج بیان نہین ہی اور ہر آدمی کے لیے بہت بڑی وعظ و نصیحت ہی کہ جو صریح ایسا دشمن قدیم ہو اوس سے انسان اپنی حفاظت نکر سکے اور اوسکے دہوکے اور فریب مین

آجائے نہایت افسوس کی بات ہو دوم تکبر و عجب و غرور و حسد کی مذمت بالغ وجوہ ہو کہ ابلیس انہین
صفات ذمیمہ کے سبب سے نکالا گیا اور مردود و ملعون ہوا سوم یہ بات بہی بخوبی ثابت ہو گئی کہ
بندہ کو چاہیے کہ اپنے خالق و مالک و معبود کے حکم مین اپنی عقل و قیاس کو دخل ندے اور کچھ
چون وچرا نکرے ورنہ مثل ابلیس کے گمراہ ہو جائیگا کہ اوسنے اس بات کا قیاس کیا کہ مین آگ سے
کہ جو ایک جوہر لطیف و نورانی ہو بنا ہون اور حضرت آدم خاک سے کہ جسم تاریک و ظلمانی ہو بنے مین
لہذا مین اون سے افضل ہون اور اسی بنا پر اوسنے خدا کے حکم کو نمانا اور لعنت کا طوق اوسکے
گردن مین پڑا چہارم یہ امر بہی ثابت ہوا کہ مذہب جبر بہی خاص ابلیس ہی کا ایجاد کیا ہوا ہے کہ
اوس مردود نے گمراہ کرنے کی نسبت حق سبحانہ و تعالی کی طرف کی چنانچہ کہا کہ فبما اغویتنی
اور یہ نسمجہا کہ مین خود اپنی خباثت نفس کے سبب سے خود پسندی و تکبر و حسد مین مبتلا ہوکر
گمراہ ہوا ہون پنجم یہ امر ثابت ہوا کہ ابلیس مردود نے اس بات کا دعوی کیا کہ مین بنی آدم کو
گمراہ کرونگا اور یہ آدمیون کی ہوشیار ہو جانے کے لیے کسقدر مفید و موثر ہی اور اس سے
مطلع ہوکر بہی کوئی آدمی دہوکا کہائے اور اوسکے فریب مین آجائے تو اوس سے زیادہ کمبخت
اور احمق کون ہو سکتا ہو ششم یہ جو ابلیس کا قول بیان ہوا ہو کہ لا تجد اکثرھم شاکرین
یعنی نہ پائیگا تو اکثر کو اون مین سے شکر کرنے والا انتہی اسکا یہ مطلب ہو کہ اکثر بنی آدم کو مین
گمراہ کرونگا البتہ بعض پر کہ جو تیرے خاص و خالص بندے ہونگے میرا اختیار نہ چلیگا چنانچہ
اور کئی مقام مین جو ابلیس کا قصہ مذکور ہوا ہو اوس مین اسکی تصریح ہی اور مین چند آیات سورہ
ص جزو بست و کم سے اسی ابلیس کے قصے مین اسی فصل چہارم مین نقل کر چکا ہون اونمین
ابلیس کا قول اسطرح بیان ہوا ہو قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ ۝ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ
الْمُخْلَصِينَ یعنی ابلیس نے کہا کہ پس قسم ہو تیری عزت کی البتہ گمراہ کرونگا مین ان آدمیونکو
سب کو سوا تیرے بندونکے کہ جو اون مین خالص کیے گئے ہونگے انتہی پس ہر انسان کو اسمین
کوشش و سعی کرنا چاہیے کہ اونہین بندون مین داخل ہو جائے اور حق سبحانہ و تعالی سے

اس بات کی دعا مانگنا چاہیے کہ ہم کو اپنے عباد مخلصین مین شامل کرے اسلیے کہ بغیر اوسکی توفیق اور
مدد کے کچھہ نہین ہو سکتا اور انسان ضعیف البنیان اپنے نفس لئیم و شیطان رجیم سے کب محفوظ
رہسکتا ہی ہفتم ابلیس ملعون نے اپنے کل مکائد و مراصد یعنی کمین گاہون کو بیان کر دیا ہی کہ جسکی
تفصیل انشاء اللہ العزیز عنقریب آتی ہی کہ اوسکے سمجھنے سے انسان کو اپنے تئین محفوظ رکنے
مین بہت کچھہ مدد مل سکتی ہی ہشتم آیت اخیرہ سے تخویف و تہدید شیطان کی پیروی کرنیوالونکی
بدرجۂ اتم ہوئی و نیز یہ آیۂ وافی ہدایۂ اخیرہ حق سبحانہ و تعالی کی بے نیازی و استغنا پر بدرجۂ
کمال دلالت کرتا ہی کہ جو لوگ باوصف بعثت انبیا و نصب اوصیا و تعیین شرایع و انزال
کتب و اتمام حجج باہرہ و اقامت ادلۂ زاہرہ حق سبحانہ و تعالی کی اطاعت و عبادت سے
منحرف ہون اور شیطان خبیث و ملعون کی متابعت و پیروی کرین اون سب کو مع اونکے
شیطان کے قادر مطلق جہنم مین بہر دیگا اور اسکی کچھہ اوسکو پروا نہوگی کہ وہ غنی بالذات
ہی اور قادر علی الاطلاق اوسنے جو یہ سب عالم پیدا کیے ہین اگر چاہے تو ایسے ہزارون
اور پیدا کر دے نہ اوسکو کسی کی عبادت و اطاعت سے کچھہ نفع پہونچ سکتا ہی نہ کسی کی
عصیان و مخالفت سے کچھہ ضرر جو بندہ اطاعت کرتا ہی اوسکا نفع خود اوسکی نفس
کے لیے ہی اور جو نافرمانی کرتا ہی اوسکا ضرر بھی اوسی کے نفس کے لیئے ہی واللہ ہو
الغنی الحمید اب مین بعون اللہ و حسن توفیقہ مکائد شیطان کی تفصیل بیان کرتا
ہون کہ جو اوسکے قول سے کہ ان آیات مین مذکور ہی ظاہر ہوتی ہین یہ جو اوسنے کہا کہ
لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ یعنی البتہ بیٹہونگا مین واسطے اون آدمیون
کے تیری سیدہی راہ پر اس سے اوسکا یہ مطلب ہی کہ اونکو اوسپر چلنے نہ دونگا اور گمراہ کر دونگا
پس انسان کو چاہیے کہ جو مکائد اوسکے بیان ہوتے ہین اون سب مین اس بات کو سمجھ لے
کہ صراط مستقیم یعنی خدا کی سیدہی راہ کیا ہی تاکہ اوس سے عدول نکرے اور شیطان کے
فریب مین نہ آجائے اب خود اوسکی زبانی اوسکے مکائد کا بیان ہی پہلے اوسنے کہا ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ

مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ یعنی بعد اوسکے آؤنگا مین اون آدمیون کے پاس اُنکے سامنے سے انتہی پس غور کرکے دیکھنا چاہیے کہ انسان کے سامنے کیا چیز ہی ظاہر ہی کہ انسان کے سامنے آخرت ہی اس سبب سے کہ وہ دنیا سے اوسکی طرف جانیوالا ہی پس مراد اوس مردود کی اس سے یہ ہی کہ آدمیونکو امور اخرویہ مین بہکائیگا تاکہ اوسکے فوائد اوسکو نہ پہونچ پائین اور یہ امور دو طرح پر ہین ایک اون عقائد پر ایمان لانے سے باز رکہنا کہ جو انسان کے لیے آخرت مین نجات دینے والے ہین اور دوسرے خود آخرت کے وجود سے انکار کرادینا اور اوسپر ایمان نہ لانے دینا قسم اول مین پہلا عقیدہ توحید حق سبحانہ و تعالی کا ہی پس دیکھنا چاہیے کہ اس مین انسان کو اوس مردود دشمن قدیم نے کیا کیا بہکایا ہی بعض خدا کے وجود ہی کے منکر ہوکے دہرے ہوگئے اور کہنے لگے کہ مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ یعنی نہین ہی وہ مگر زندگانی دنیا کی کہ مرتے ہین ہم اور زندہ رہتے ہین ہم اور نہین ہلاک کرتا ہی ہم کو مگر زمانہ انتہی اور بعض دو خدا کے قائل ہوگئے اور کہنے لگے کہ ایک یزدان ہی کہ جسنے سب اچھی چیزونکو پیدا کیا ہی اور ایک اہرمن ہی کہ جسنے سب بری چیزونکو پیدا کیا ہی اور آتش پرستی اختیار کرلی اور بعض اپنے بنائے ہوے اور فرض کیے ہوے اوتارون مین خدا کے حلول کے قائل ہوگئے اور بت پوجنے لگے اور بعض تین خدا کے قائل ہوگئے اور تثلیث کو اپنا مذہب قرار دیا اور خدا کے لیے اولاد ثابت کی مثل حضرت عیسیٰ کے اور بعض لوگونکو بدعیان اسلام ایسا بہکایا کہ وہ وحدت وجود کے قائل ہوگئے اور انسان اور حیوان اور نبات اور ہر ایک سب کو خدا سمجھنے لگے اور کہنے لگے

بیت

کہ جہان موجہاے این دریا است　　موج و دریا یکے ست غیر کجا است

اور بعض خدا کے جسم و صورت کے قائل ہوے اور کہنے لگے کہ خدا عرش پر بیٹھا ہی اور عرش اوسکے بوجھ سے چرچراتا ہی اور اکثر خدا کے دیدار کے قائل ہوگئے یعنی اوسکو آنکھوں سے دیکھ سکتے ہین تَعَالَى اللهُ عَمَّا يَقُولُ الظَّالِمُونَ عُلُوًّا كَبِيرًا اور صراط مستقیم اس باب مین

یہ ہے کہ خدا کو واحد سمجھے وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَاحِدٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيمُ ترجمہ اور خدا تمہارا خدای واحد ہے نہیں ہے کوئی خدا سوا اوسکے کہ جو بخشش کرنیوالا مہربان ہے انتہی اور کسکا کسی کو شریک مقرر نہ کرے وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ترجمہ اور جو شخص کہ شریک مقرر کرے ساتھہ اللہ کے پس تحقیق کہ گمراہ ہوا وہ شخص گمراہی بعید انتہی اور سوا اوسکے اور کسی کی عبادت نہ کرے فَمَنْ كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ترجمہ پس جو شخص کہ امید رکھتا ہو ملاقات پروردگار اپنے کی یعنی روز قیامت کے پس چاہیے کہ کرے عمل نیک اور نہ شریک کرے اپنے پروردگار کی عبادت مین کسی کو انتہی اور تثلیث کا قائل نہو اور حق سبحانہ و تعالی کو اولاد کی تہمت سے پاک سمجھے وَلَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللّٰهُ إِلٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَلَدٌ ترجمہ اور نہ کہو تم کہ خدا تین ہین باز رہو اس سے یہ بہتر ہوگا واسطے تمہارے سوا اسکے نہیں ہے کہ اللہ خدای واحد ہے پاک ہے وہ اس بات سے کہ ہو واسطے اوسکے کوئی بیٹا انتہی اور خالق عالم کو جملہ صفات مخلوقات سے مثل حلول و اتحاد و جسم و صورت وغیرہ کے پاک و منزہ جانے لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ترجمہ نہیں ہے مثل اوسکے کوئی چیز اور وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے انتہی اور اوسکو رویت بصر سے دنیا و آخرت مین پاک و منزہ سمجھے لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ترجمہ نہیں دریافت کر سکتین اوسکو آنکھین اور وہ دریافت کر لیتا ہے آنکھونکو اور وہ باریک چیزونکا دیکھنے والا ہے اور ہر چیز سے آگاہ ہے انتہی دوسرا عقیدہ عدل ہے اور اوس مین لوگونکو ایسا بہکایا کہ جبر کے قائل ہوگئے اور اپنے ظلم و عدوان و عصیان و طغیان سب کا الزام حق سبحانہ و تعالی پر رکھنے لگے اور کہنے لگے کہ خدا ہی سب افعال کا فاعل ہے اور بندہ محض بے اختیار و مجبور ہے اور صراط مستقیم اس مین یہ ہے کہ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَمَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ ترجمہ جس شخص نے عمل نیک کیا پس اوسکا نفع اسکی نفس کے لیے ہے

اور جسنے عمل بد کیا پس اوسکا وبال اوسکے اوپر ہی اور نہین ہی پروردگار تیرا ظلم کرنیوالا بندونپر انتہی و نیز وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ ترجمہ اور کہہ ای محمد صلعم کہ حق تمہارے پروردگار کی جانب سے ہے پس جو کوئی چاہے ایمان لاوے اور جو کوئی چاہے کافر ہو جاوے انتہی تیسرا عقیدہ نبوت ہی اور اس مین لوگونکو ایسا بہکایا کہ بعض تو بعثت انبیا علیہم السلام کے منکر ہو گئے اور بعض جو اسکے قائل بہی ہوے تو حد سے تجاوز کرکے انکو خدا یا خدا کا بیٹا کہنے لگے اور بعض نے اونکے مرتبے مین ایسی تفریط کی کہ اون حضرات کی طرف معاصی کی نسبت کرنے لگے اور صراط مستقیم اس مین یہ ہی کہ بعثت انبیا علیہم السلام پر ایمان لائے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ترجمہ بھیجے اللہ نے پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے انتہی اور اونکے حق مین غلو نکرے یعنی عبدیت کے مرتبے سے بڑہا کر الوہیت یا ابنیت خدا تک نہ پہونچاے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ ترجمہ کہ تو ای محمد صلعم کہ اے اہل کتاب نہ غلو کرو تم اپنے دین مین ناحق انتہی اور اونکو اول عمر سے آخر عمر تک جمیع گناہان صغیرہ و کبیرہ سے معصوم سمجھے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی حضرت ابراہیم کے جواب مین فرماتا ہی لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ یعنی نہین پہونچتا ہی عہد میرا ظالمونکو اس آیت مین عہد نبوت و امامت دونونکو شامل ہی اور ہر گنہگار پر ظالم کا اطلاق ہوتا ہی صغیرہ کا مرتکب ہو یا کبیرہ کا و نیز فرماتا ہی وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ترجمہ اور کہا لوگون نے کہ لیا ہی خدانے بیٹا پاک ہی وہ اس بات سے بلکہ وہ لوگ کہ جنکو خدا کا بیٹا کہتے ہین بندے ہین بزرگی دیے ہوے نہین سبقت کرتی ہین وہ خدا سے ساتہہ قول کے اور وہ ساتہہ اوسکے حکم کے عمل کرتے ہین (یعنی کوئی معصیت نہین کرتے) چوتہا عقیدہ امامت ہی اور اس مین لوگونکو ایسا بہکایا کہ وہ کہنے لگے کہ امام خدا و رسول کی جانب سے نہین ہوتا بلکہ جسکو ہم چاہین امام بنالین اور صراط مستقیم اس مین یہ ہی کہ

[illegible marginal notes]

امام کو منصوص و منصوب من اللہ و من الرسول سمجھے چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَى عَمَّا يُشْرِكُونَ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ترجمہ اور پروردگار تیرا پیدا کرتا ہی جسکو چاہتا ہی اور اختیار کرتا ہی جسکو چاہتا ہی نہین ہی واسطے اون آدمیونکے اختیار کرنا (کہ نبی یا امام اپنے واسطے مقرر کرلین) پاک ہی اللہ اور برتر اوس چیز سے کہ وہ شریک کرتے ہین اور پروردگار تیرا جانتا ہی اوس چیز کو کہ پوشیدہ رکھتے ہین دل اون آدمیون کے اور اوس چیز کو کہ ظاہر کرتے ہین (یعنی انسان کے ظاہر و باطن کو خدا ہی خوب جانتا ہی کہ کون نبوت کے قابل ہی اور کون امامت کے آدمی کیا جانین اسلیے کہ بعض لوگون کا ظاہر اچھا ہوتا ہی اور باطن خراب انتہی پانچوان عقیدہ خود ہی دوسری قسم ہی یعنی آخرت اور اس مین لوگونکو شیطان مردود نے ایسا بہکایا کہ بعض تو قیامت ہی کے منکر ہوگئے اور کہنے لگے کہ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ترجمہ نہین ہی یہ مگر ہماری زندگی دنیا کی اور نہین ہین ہم اوٹھائے جانے والے قبرون سے (یعنی قیامت آنے والی نہین ہی) انتہی اور جو لوگ کہ قائل ہوے اون مین سے بعض معاد جسمانی کے منکر ہوے اور اس زمانے مین بعض مدعیان اسلام لذات بہشت کے منکر ہین مثل حور و قصور و انہار و اشجار وغیرہ کے اور صراط مستقیم اس باب مین یہ ہی کہ قیامت کے آنے پر ایمان لائے اور اوسکا یقین کرے کہ اسی جسم کے ساتھ سب قبرون سے اوٹھائے جائینگے جیسا کہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ترجمہ اور تحقیق کہ قیامت آنیوالی ہی نہین کچھ شک اوس مین اور تحقیق کہ اللہ اوٹھائیگا اون لوگونکو کہ جو قبرون مین ہین انتہی اور کل امور معاد کہ جو آیات و احادیث سے ثابت ہین یقین کرے اور حق سبحانہ و تعالی لذات بہشت کے باب مین فرماتا ہی اِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي مَقَامٍ اَمِينٍ فِي جَنَّاتٍ وَّعُيُونٍ يَلْبَسُونَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقَابِلِينَ كَذٰلِكَ وَزَوَّجْنَاهُمْ بِحُورٍ عِينٍ

يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ترجمہ تحقیق کہ پرہیزگار ایسے مقام مین ہین کہ جہان ہر طرح کا
امن ہوگا بہشتون مین اور چشمون اُن مین پہنین گے سندس اور استبرق دو قسمین ہین ریشمی کپڑونکی
کہ جو بہشت کے لوگ پہنین گے وہ لوگ ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہونگے اسی طرح اُن
بہشتون مین رہین گے اور تزویج کرینگے ہم اونکو ساتھ حور عین کے طلب کرینگے وہ لوگ بہشتون
مین ہر میوے کو اطمینان سے انتہی و نیز فرماتا ہے فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ ترجمہ
اونہین بہشتون مین میوے ہین اور درخت ہین خرمے کے اور انار رہین انتہی اے ناظر کتاب
اگر تو نے اول سے یہانتک اس کتاب کو ملاحظہ کیا ہے تو تجکو معلوم ہو گیا ہوگا کہ موضوع
اس کتاب کا یہی ہے کہ انہین پانچ عقیدونکو کہ جو اصول دین ہین تفصیل بیان کیجائے اور
ان سب کو دلائل عقلی و نقلی سے ثابت کیا جائے اور اس جلد اول مین پانچ باب ہونگے اور
انشاء اللہ العزیز باب اول مین توحید اور باب دوم مین عدل اور باب سوم مین نبوت
اور باب چہارم مین امامت اور باب پنجم مین معاد کا بیان ایسی خوبی کے ساتھ بشرح و بسط
تمام آویگا کہ دیکھنے والونکی آنکھین روشن ہو جاوینگی اور دل پرنور ہوگا اگر حق سبحانہ و
تعالیٰ مجھے توفیق نیک عطا کرے اور صحت و عافیت مین زندہ رکھے اور فرصت عطا فرمائے
اور دماغ کو قوت بخشے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ یہان
نہایت اختصار کے ساتھ مین نے ان پانچون اصول کیطرف فقط اشارہ کر دیا ہے تاکہ لوگ
شیطان کے مکائد کے دفع کیطرف متوجہ ہون اور جسکو کچھ بھی عقل سلیم ہوگی وہ اسی مقام
کے معائنہ و ملاحظہ سے ان کلیات سے کہ جو بیان ہوے ہین بہت سے جزئیات کی طرف
پہ لیجائیگا وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ جس قول کی کسیقدر تفسیر بیان کی گئی اُسکے بعد
اس آیۂ وافی ہدایہ مین شیطان کا یہ قول مذکور ہے کہ وَمِنْ خَلْفِهِمْ یعنی کہ اس مردود نے کہا
کہ اور آؤنگا مین اون آدمیونکے پاس اونکے پیچھے سے اب اسکو سمجھنا چاہیے کہ آدمی کے پیچھے
کیا ہے ظاہر ہے کہ دنیا ہے اور اس بات کا شبہہ نہ ہو کہ جب تک انسان دنیا مین ہے جب تک

اور نہ انسان کے پیچھے ہونا کیونکر ثابت ہوگا جب مر جائیگا تو البتہ اوسکو چھوڑ دیگا اور
وہ اوس سے آگے نکل جائیگا اور دنیا اوسکے پیچھے ہو جائیگی اس سبب سے کہ اگر تو بچشم بصیرت
دیکھے تو تجکو معلوم ہو جائیگا کہ جس دن سے انسان دنیا مین پیدا ہوتا ہی اوسی دن سے اوسکو
چھوڑنا شروع کرتا ہی اور آخرت کی طرف کہ جو اوسکے سامنے ہی سفر کرنے لگتا ہی مثلاً کسی انسان
کی پچاس برس کی عمر ہو تو جسدن وہ پیدا ہوا اور وہ دن ختم ہو گیا تو اوسنے اپنی عمر مین سے
ایکدن کو پیچھے چھوڑا اور اسی طرح جب اونتیس یا تیس دن پورے ہو گئے تو اوسنے اپنی
عمر مین سے ایک مہینے کو پیچھے چھوڑا اور جب بارہ مہینے پورے ہو گئے تو اوسنے اپنی عمر مین سے
ایک سال کو پیچھے چھوڑا اور جب پندرہ برس پورے ہو گئے تو اوسنے اپنی عمر مین سے پندرہ
برس کو اور عہد طفلی کو چھوڑا اور جوانی کی حالت مین آیا اور جب بیس برس پورے ہوے
تو اوسنے اپنی عمر مین سے بیس برس کو چھوڑا اور پورا جوان ہوا اور جب چالیس برس پورے
ہوے تو اوسنے چالیس برس کو اپنی عمر مین سے پیچھے چھوڑا اور عہد جوانی سے بھی رخصت ہوا
اب پیری کا زمانہ شروع ہوا اور جب پچاس برس کا ہوا تو اوسنے اپنی کل عمر کو چھوڑ دیا اور
مر گیا اور آخرت مین داخل ہوا اب وہان جو کچھ معاملہ اوسکے ساتھ کیا جائے اور جیسے اُسکے
اعمال ہون اِنْ خَيْرًا فَخَيْرٌ وَاِنْ شَرًّا فَشَرٌّ اے عزیز یہ ایک موعظہ بلیغہ ہی دنیا کی بیوفائی
اور ناپائداری کے اثبات مین اگر تو سُنے اور سمجھے پس یہ ثابت ہو گیا کہ من خلفہم سے مراد
دنیا ہی علاوہ اسکے انسان جو دنیا مین بخل کرتا ہی زکوٰۃ نہین دیتا لوگونکے حقوق تلف
کر ڈالتا ہی غیرونکا مال غصب کر لیتا ہی کسب حرام سے مال و ریاست جمع کرتا ہی تو اکثر
اپنی اولاد کے لیے کہ میرے بعد وہ اسکے وارث ہون اور اسپر لفظ من خلفہم صریحًا دلالت
کرتی ہی اور اوس مردود کا یہ مطلب ہی کہ مین بنی آدم کو دنیا کی راہ سے بہکاؤنگا اور اوسکو
صراط مستقیم یعنی سیدھی راہ پر نہ چلنے دونگا اور ظاہر ہی کہ یہ دنیا بہت بڑا دام فریب ہے
شیطان کا بعضون کو تو اوسنے ملک و سلطنت و ریاست و حکومت و مال و دولت و

جاہ وحشم وخدم کے سبب سے ایسا جام نخوت وغرور پلایا کہ نمرودیت وفرعونیت کی حد کو پہونچ گئے
اور انا ولا غیری کہنے لگے اور بعضونکو محبت جمع زر و مال مین ایسا مبتلا کیا کہ قارون کے درجہ کو
پہونچگئے اور بعضونکو عمارات عالیہ ومکانات رفیعہ وقصور منیعہ کے شوق مین ایسا مبہوت
کر دیا کہ قوم عاد وثمود سے بہی تعلّی مین بڑھ گئے اور بعضونکو محبت وعشق نسوان مین ایسا
دیوانہ بنایا کہ قیس وفرہاد ہو گئے اور اس باب محبت دنیا مین اوس ملعون کے بہت سے
ابواب ہین اور اس فصل مین مذمت دنیا مین پہلے کہہ چکا ہون اور تبصرۂ اول مین اسکے
معنی بیان کر چکا ہون اور اس باب مین جو صراط مستقیم ہے وہ اوس سے بخوبی معلوم ہو سکتی
ہے اور عنقریب اسکے امراض کا علاج آتا ہے لہذا اس مقام پر کچھ تفصیل کی ضرورت نہین ہے اب
مین عن ایمانہم کی تفسیر لکہتا ہون ظاہر ہے کہ یمین کے معنی دہنے ہاتہہ اور دہنی طرف
کے ہین اب یہ دیکہنا چاہیے کہ یمین کا استعمال کس مقام پر ہوتا ہے پس واضح ہو کہ لسان
شرع شریف وقرآن وحدیث مین اصحاب یمین اون لوگونکو کہتے ہین کہ جو اہل سعادت ہون اور
دنیا مین اعمال صالحہ کرین اور اوس شیطان ملعون کا جو یہ قول ہے کہ عن ایمانہم یعنی مین
بنی آدم کے داہنی طرف سے آونگا اس سے اوس مردود کا یہ مطلب ہے کہ اعمال نیک کی راہ
سے مین اونکو بہکاؤنگا اور یہ مکر وفریب اوسکا ایسا خفی ہے کہ اکثر لوگ اسپر مطلع نہین ہوتے
مگر جسکو حق سبحانہ وتعالی اوسکے فریب سے بچالے اور توفیق نیک عطا کرے اور اپنے
عباد مخلصین مین داخل فرمائے ظاہر ہے کہ نیکوئی کی دو قسمین ہین ایک عقائد صحیحہ اور ایک
اعمال صالحہ اور اس دشمن ضال ومضل کا یہ قاعدہ ہے کہ جس چیز کی طرف کہ انسان کو راغب
پاتا ہے اوسی طریق سے اوسکو بہکاتا ہے مثلاً کسی کو اوسنے دیکہا کہ توحید کی طرف راغب ہے تو
اوسکو یہ فریب دیا کہ خالق اور مخلوقات دو وجودون کا قائل ہونا یہ بہی ایک نوع کی دوئی
اور شرک ہے کمال توحید یہ ہے کہ غیر خدا کے وجود کے نفی کیجائے اور ایک ہی وجود سمجہا
جائے کہ جو کچھ ہے خدا ہی ہے اور اوسکے سوا کوئی نہین ہے پس وہ شخص اپنی صفا ہمت

و خباثت نفس سے وحدت وجود کا قائل ہو گیا اور کہنے لگا کہ جو کچھ کہ دنیا مین ظاہر ہوتا ہی
آدمی ہو یا حیوان زمین ہو یا آسمان درخت ہو یا دریا پہاڑ ہو یا صحرا یہ سب خدا ہی کا وجود
ہی اور کوئی اوسکا غیر نہین ہی چنانچہ ان لوگون مین کے بعض اساتذہ کا قول ہی سبحان من
اظہر الاشیاء وھو عینہا یعنی پاک ہی وہ خدا کہ جسنے ظاہر کیا اشیا کو اور وہ خود وہی اشیا ہی
پس یہ لوگ اپنی دانست مین شرک سے بھاگے اور شیطان کے دام فریب مین آکر بدترین
اقسام شرک مین مبتلا ہو گئے یعنی مخلوق کو خدا کا ایک جزو اور شریک سمجھنے لگے نعوذ
باللہ من شرور انفسنا و سیئات اعمالنا اور کسی کو اسنے دیکھا کہ اپنے نبی سے محبت
کرتا ہی تو اوسکو ایسا فریب دیا کہ وہ اوس نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا سمجھنے لگے اور کسی کو دیکھا کہ
امام سے زیادہ محبت کرتا ہی تو اوسکو ایسا فریب دیا کہ وہ اوس امام کو اوس نبی سے افضل
سمجھنے لگا کہ جسکا وہ وصی اور جانشین ہی یا خدا سمجھنے لگا جیسا کہ جناب امیر المؤمنین علی بن
ابی طالب علیہ السلام کے باب مین غلاۃ اور نصیریہ کے اقوال ہین اور جس شخص کو دیکھا کہ عبادت
کی طرف راغب ہی تو اوسکو یون سمجھایا کہ جب دنیا محض فانی اور بے اعتبار چیز ہی تو اوس سے
تعلق رکھنا محض ضلالت و بطالت ہی نکاح کرنا کیا اور اولاد ہونا کیسا اور کسی سے صحبت
رکھنا اور ملاقات کرنا کیا معنی یہانتک کہ وہ بیچارہ سب سنن و مستحبات بلکہ واجبات کو
چھوڑ کے ایک گوشے مین بیٹھ رہا اور رہبانیت اختیار کرلی اور آخر کو اوسکی شہرت دیکے
لوگونکو اوسکا معتقد کر دیا اور چارون طرف سے ہدیہ و تحفہ از قبیل زر و مال اوسکے پاس
آنے لگا پس ریا و سمعہ اوسکے نفس مین پیدا کر دیا اور حب دنیا کو کہ اوسنے چھوڑا تھا اوس سے
بدتر مین مبتلا ہو گیا عبادت کو ذریعہ تحصیل دنیا قرار دیا اور جن عباد و زہاد کے نفس مین
مادہ خود بینی کا پایا اونکی نظرون مین اونکی عبادت و ریاضت کو اسطرح پر زینت دی کہ وہ
عجب و خود پسندی مین مبتلا ہو گئے اور اپنی عبادت پر فخر و ناز کرنے لگے اور اعمال صالحہ
اونکے ہبا ء منثورا ہو گئے حالانکہ جب حلت غائی عالم فخر بنی آدم فرمائین ما عبدناک حق عبادتک

تو پہر اور انسان ضعیف البنیان کی عبادت مقابل مین کبریائی و جبروت و عظمت حق سبحانہ
وتعالیٰ کی کیا قدر و قیمت رکہتی ہی کہ اوسکے اوپر فخر و ناز کرے ایک ادنی نعمت باریتعالیٰ کا
انسان سے شکر ادا نہین ہو سکتا اور کیونکر ادا ہو سکے کہ جو آلات ہین شکر ادا کرنیکے وہ بہی
سب اوسی کے عطا کیے ہوے نعمات ہین مثل زبان و دل وغیرہ کے اور پہر توفیق شکر بہی
اوسی کی جانب سے ہی اور پہر شکر کرنیکا نفع بہی انسان ہی کیطرف عائد ہوتا ہی کہ منعم حقیقی
غنی بالذات مستغنی عن المخلوقات ہی پس ایک شکر کرنے پر اور بہت سے شکر انسان پر واجب
ہو جاتے ہین زبان کے عطا کرنیکا اور قلب سلیم کے عطا کرنیکا اور شکر کی توفیق عطا کرنیکا اور
اداے شکر منعم عقلاً و نقلاً واجب ہی پس جب انسان ایک ادنی نعمت کی شکر گزاری مین قاصر و
مقصر ہو تو پہر اور اپنے عبادات پر وہ کیا فخر و ناز کر سکتا ہی حالانکہ اعضا و جوارح جو کہ آلات
عبادت ہین وہ بہی سب حق سبحانہ و تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتین ہین اور اون سب کے
عطا کرنیکا شکر واجب ہی اور توفیق عبادت بہی حق سبحانہ و تعالیٰ کی جانب سے ہی پس اوسکا
شکر بہی واجب ہی اور مجہے اس مقام پر ایک نقل لطیف یاد آئی ہی کہ جسکو مین نے بعض کتب مین
دیکہا ہی کہ ایک عابد نے بہت دنون تک حق سبحانہ و تعالیٰ کی عبادت کی اور اوسکے نفس مین
کیفیت عجب کی پیدا ہو گئی اور اپنی عبادت پر وہ فخر و ناز کرنے لگا پس ایک مرتبہ وہ حج کے
لیے چلا اور ایک میدان مین پہونچا کہ جہان کہین پانی کا نشان نہ تہا اور اوسکو پیاس لگی
اور پانی جو اسکے پاس تہا وہ ہو چکا تہا جب بہت غلبۂ تشنگی ہوا تو اسکی حالت اضطرار کی
حد کو پہونچی اوسوقت اسنے ایک شخص کو دیکہا کہ کندہے پر مشک پانی سے بہرے ہوے
رکہے ہی اور ہاتہ مین ایک کٹورا لیے ہوے ہی یہ بے اختیار اوسکی طرف دوڑا اور جب قریب
پہونچا تو طالب آب ہوا اوس سقے نے کہا کہ پانی موجود ہی مگر اپنی تمام عمر کی عبادت کا ثواب
تو مجکو بخشدے تو مین ایک کٹورا پانی کا تجہے دیتا ہون پہلے تو اسنے انکار کیا اور کہا کہ مین نے
اسقدر محنت و ریاضت کر کے تمام عمر عبادت کی ہی اوسکو ایک شی محقر کے عوض مین کیونکر تجکو

دیدون اوسنے جواب دیا کہ پہر مجھے بھی کچہ پانی دینے کی غرض نہیں ہی تو اپنا راستہ لے آخر شخص
سخت مضطر و پریشان ہوا تو اس معاملہ پر راضی ہو گیا اور اپنی کل عبادت کے عوض مین ایک
کٹورا پانی کا اوس سے لیکر پیا پس اوسوقت اوسکو تنبیہ کی گئی کہ دیکہ جس عبادت پر کہ تجکو
عجب و فخر و ناز تہا اوسکی یہ حقیقت تہی کہ تو نے ایک کٹورے پانی کے عوض مین وہ سب
عبادت بیچ ڈالی اور بعض عابدونکو عبادت ہی کی راہ سے اور طرح فریب دیتا ہی چنانچہ
حکایت برصیصا عابد کی مشہور ہی اور اکثر کتب مین مذکور اگرچہ اسمین کچہ روایتین
ہین اور [illegible] ایک روایت مختصر تفسیر عمدۃ البیان سے نقل کرتا ہون برصیصا عابد ایک
[illegible] تہا اور [illegible] اوسنے [illegible] رہا [illegible] کیا اور وہان لکہہ [illegible] اوسکی عبادت کی [illegible]
[illegible] تعجب کیا خدا [illegible] البیس [illegible] سے فریب کیا اور بعض کہتے ہین کہ [illegible]
فریب کیا اور بعض روایات سے ثابت ہوتا ہی کہ یہ ابیض ابلیس کے چچا کا بیٹا ہی اور یہ وہ
ابیض ہی کہ رسول خدا صلعم کے اذیت پہونچانے کی فکر مین رہتا تہا حضرت جبرئیل علیہ السلام
نے اوسکو پکڑ کے ہند کے جزیرے مین ڈالدیا اور ایک عابد کی صورت مین بنکر برصیصا
کے حجرہ کے دروازے پر آیا اور برصیصا نے پوچہا کہ تو کون ہی کہا کہ مین ایک شخص
عابدون مین سے ہون چاہتا ہون کہ تیرے ہمراہ مین بہی عبادت کرون برصیصا نے
اوسکو بلا لیا اور ابلیس نے اسقدر عبادت کی کہ تین روز تک نہ کہایا نہ پیا اور نہ ایک ساعت
سویا اور جسوقت برصیصا نے ریاضت ابلیس کی دیکہی تو بہت تعجب کیا اور ابلیس نے
کہا کہ مین نے ایک بڑا گناہ کیا ہی جسوقت وہ گناہ میرے دل مین گذرتا ہی تو بسبب ندامت
کے نہ مین کہاتا ہون نہ پیتا ہون اور نہ سوتا ہون برصیصا نے کہا کہ مین بہی چاہتا
ہون کہ تیرے مثل ہو جاؤن گناہ کرکے تاکہ خوب طرح سے عبادت کو بجا لاؤن گناہ کو
یاد کرکے کہا کہ پہلے گناہ کر اور بعد اوسکے توبہ کر تاکہ عبادت کی حلاوت کو چکہے اسواسطے
کہ خدا غفور و رحیم ہی گناہ کو بخشدیگا برصیصا نے پوچہا کہ کونسا گناہ کرون ابلیس نے کہا

کہ زنا کر برصیصا نے کہا کہ زنا نہ کرونگا کہا کہ نشہ کی چیز کہا کہ وہ بہت اسان ہی برصیصا نے کہا کہ نشہ
کی چیز کو مین کہان سے لاؤن کہا کہ فلان بستی مین جا وہان وہ چیز ملیگی برصیصا اوس بستی مین گیا
اور دیکہا کہ ایک عورت نہایت خوبصورت شراب بیچتی ہی اوس سے شراب خرید کر کے نوش کی
اور جسوقت عقل دور ہوگئی تو اوسی عورت سے زنا کیا اور وہ عورت شوہر دار تہی جسوقت
شوہر اوسکا اوس عورت کے پاس آیا تو برصیصا نے اوسکو قتل کیا اور ابلیس آدمی کی صورت
سے شکل ہوکر حاکم کے پاس گیا اور اوسکو خبر کی اونکے حال کی حاکم نے برصیصا کو طلب کیا
اور اسی کوڑے شراب پینے کے جرم مین اوسکو مارے اور سو زنا کے جرم مین مارے اور ابی
اوسکے قصاص کے واسطے اوسکو سولی پر لٹکایا پس ابلیس اپنی پہلی صورت مین بنکر آیا اور
برصیصا سے کہا کہ کیا حال ہی تیرا ای برصیصا کہا کہ یہ سزا ہی اوس شخص کی کہ جو بہشتین ہے کے
کہنے پر چلے ابلیس نے کہا کہ مین تیرے گمراہ کرنے مین دو سو بیس برس سے کوشش کرتا
تہا یہانتک کہ تجکو سولی پر دیکہا اور اب اگر تو اپنی نجات اس بلا سے چاہتا ہی تو مین تجکو
چہڑا سکتا ہون کہا کہ یہی چاہتا ہون کہ مجہکو خلاصی ہو جائے ابلیس نے کہا کہ مجکو سجدہ
کر کہا سولی پر کیونکر سجدہ کرون ابلیس نے کہا کہ اشارے سے کر اوس بدنصیب نے
ابلیس کو اشارے سے سجدہ کیا اور کافر ہوگیا انتہی اور یہ نقل عمدۃ البیان مین اس آیۂ
وافی ہدایہ کی تفسیر مین لکہی ہی كَمَثَلِ الشَّيْطَانِ إِذْ قَالَ لِلْإِنْسَانِ اكْفُرْ فَلَمَّا كَفَرَ قَالَ إِنِّي
بَرِيءٌ مِنْكَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعَالَمِينَ ۔ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَا أَنَّهُمَا فِي النَّارِ
خَالِدَيْنِ فِيهَا وَذٰلِكَ جَزَاءُ الظَّالِمِينَ ترجمہ مثال منافقون کی مانند شیطان کے ہی
جسوقت کہ کہا اوسنے انسان سے کہ کافر ہوجا تو پس جب کافر ہوگیا وہ تو کہا شیطان نے
کہ مین تجہسے بیزار ہون تحقیق کہ مین ڈرتا ہون اللہ کو کہ پروردگار عالمون کا ہی پس
انجام اون دونون کا یہ ہی کہ وہ دونون آتش دوزخ مین ہین ہمیشہ رہنے والے ہین
اوس مین اور یہ سزا ہی ظلم کرنے والون کی انتہی حکایت سابق سے معلوم ہوا کہ اس

... مین انسان ... مراد ... صیعا ہی کہ جسکو ابلیس نے یا بعض نے فریب دیکر کافر کردیا
... ابلیس مردود کا یہ قول منقول ہی کہ عن شمائلھم یعنی بنی آدم کے بائین اونکی
بائین طرف سے ... و حدیث مین اصحاب شمال سے مراد اہل شقاوت ہین
... بائین افعال بد کرتے تھے اور شمال کہتے ہین بائین جانب کو پس ابلیس مردود
کی ... بائین جانب سے آنے سے یہ ہی کہ ارتکاب افعال قبیحہ و معاصی شنیعہ کی راہ سے
بنی آدم کو گمراہ کرونگا یعنی اونکو خواہشہای نفسانی مین ایسا مبتلا کرونگا کہ کوئی میرے
اغوا سے بت پوجیگا اور کوئی خدا کا شریک قرار دیگا اور کوئی اوسکے لیے بیٹا ثابت کریگا
اور کوئی زنا کریگا کوئی واطہ کریگا کوئی شراب پیے گا کوئی جوا کھیلیگا کوئی چوری کریگا
کوئی یتیم کا مال کہا جائیگا وقس علی ہذہ غیرہا اور اس راہ سے جسقدر لوگ کہ اوسکے فریب مین
آجاتے ہین وہ ظاہر ہی اور اس مین کوئی ابہام نہین ہی کہ اوسکے بیان کی ضرورت ہو مگر
مین اسقدر لکہتا ہون کہ انسان کو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ مثلاً مین نے شراب پی تو اسی
ایک گناہ کا مرتکب ہوا یا جوا کھیلا تو ایک ہی گناہ کا مرتکب ہوا پہر بعد اوسکے توبہ کرونگا
اور حق سبحانہ و تعالی غفور و رحیم ہی میرے گناہ بخش دیگا بلکہ اس بات سے بہت زیادہ خوف
کرنا چاہیے کہ جب انسان شیطان کے دام مکر و فریب مین آیا اور اوس مردود نے دیکہ لیا
کہ یہ میرا تابع ہو گیا پہر وہ کسی معصیت پر اوس سے قناعت نہین کرتا بلکہ روز بروز زیادہ
معاصی مین مبتلا کرتا ہی یہان تک کہ کفر و شرک کی حد تک پہونچا دیتا ہی اور انسان کو
بسبب غفلت و اتباع شیطان کچہ معلوم نہین ہوتا اور مطلق اسکی خبر نہین ہوتی کہ مین
کافر ہو گیا اور اس مردود کو کافر ہونے کے کفر پر بہی قناعت نہین ہی بلکہ اونکو یہی چاہتا ہی
کہ اور زیادہ کفر کرین اور زیادہ طغیان کرین چنانچہ ایک حکایت اسی مردود ابلیس
اور کفار مکہ کی مین اس مقام پر لکہتا ہون اور اس آیہ وافی ہدایہ مین بہی اوسکی طرف
اشارہ ہی وَاِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ...

وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ترجمہ اور یاد کر تو اے محمد صلعم
جس وقت کہ مکر کرتے تھے تیرے ساتھ وہ لوگ جو کافر ہوے تاکہ قید کرین تجکو یا قتل کرین
تجکو یا نکالدین تجکو مکہ سے اور مکر کرتے تھے وہ لوگ اور سزا مکر کی دیتا ہی اللہ اور اللہ
بہتر ہی مکر کی سزا دینے والونکا انتہی یہ آیہ وافی ہدایہ ہمارے حضرت کی ہجرت کے باب
مین نازل ہوا ہی اور عمدۃ البیان مین لکھا ہی کہ کیفیت اسکی یہ ہی کہ جس وقت انصار مکہ
مین آئے اور حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے اور حضرت سے وعدہ
نصرت کا کرکے چلے گئے تو قریش کو خوف پیدا ہوا اور مشائخ نے اونکے دار الندوہ مین
جا کر کہ وہ مکان قصی بن کلاب کا تہا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدمہ
مین مشورہ کیا ابلیس بصورت مرد پیر اوس مجمع مین حاضر ہوا لوگون نے کہا کہ تو کون
ہی کہا کہ مین ایک مرد ہون اہل نجد سے اور گرمی اور سردی زمانے کی مین نے چکہی ہی اور
نیک اور بد کو مین نے آزمایا ہی سنا ہی مین نے کہ تم محمدؐ کے مقدمے مین مشورہ کرنا چاہتے ہو
مین نے بہی چاہا کہ حاضر ہون اور اگر تمہاری رائے نیک ہو تو مین بہی تمہاری پیروی
کرون اور اگر تم خطا کرو تو تم کو آگاہ کرون اور رائے صحیح و درست سے تم کو مطلع کرون
پہلے ابو البختری نے کلام کو شروع کیا اور کہا کہ محمدؐ کو ایک گہر مین قید کرنا چاہیے اور
دروازہ اوس گہر کا بند کردو اور سوراخ مین سے بقدر سد رمق اوسکو آب و طعام دیتے رہو
کہ وہ تنگ ہو کر مر جائے ابلیس نے کہا کہ یہ رائے بہت بد ہی اسواسطے کہ اکثر اہل مدینہ
مسلمان ہو گئے ہین اور بنی ہاشم بہی اس شہر مین بہت ہین سب متفق ہو کر تم سے
جنگ کرینگے اور اوسکو قید سے چہڑا لینگے کہنے لگے کہ اے شیخ تو نے سچ کہا ہے اور پیچہے ہشام
بن عمرو نے کہا کہ بہتر یہ ہی کہ اوس شخص کو اونٹ پر بٹہا کر اس شہر سے باہر
نکالدو وہ جہان چاہے چلا جائے ابلیس نے کہا کہ یہ رائے بہی باطل ہی اسواسطے کہ
محمدؐ نہایت صاحب خلق اور بہت فصیح اور شیرین زبان ہی جس جگہہ جاویگا لوگون کو

تو ظاہر ہی کہ اوسکے قابو مین آگیا اور جب اوسکے قابو مین آگیا تو وہ فقط انہین معاصی کے
کروانے پر کب اکتفا کرنیوالا ہی اور ایمان کو کب چھوڑنے والا ہی پس انجام یہی ہوگا کہ وہ
مسلمان کمبخت غافل ناعاقبت اندیش لذات دنیا مین مبتلا اپنے ایمان کو بھی کھو بیٹھے گا
اور کافر ہو جائیگا اور بسبب اپنی بیخبری و غفلت کے اپنے کفر پر بھی مطلع نہوگا الا ما رحم ربی ان
ربی لغفور رحیم اے ناظر کتاب اگر تجکو کچھ بھی بصیرت ہی تو اس تقریر مختصر سے کل اصول
مکائد شیطان نجدی معلوم ہو گئے ہونگے اور فروع کی تو کوئی حد نہین ہو سکتی تبصرۂ چہارم
معالجات مین اون امراض کے کہ جو خواہش نفسانی و وساوس و مکائد شیطانی و محبت
دنیاے فانی سے پیدا ہوتے ہین یہ امر ظاہر ہی کہ جب طبیب علاج کا ارادہ کرتا ہے تو
پہلے تشخیص مرض کرتا ہی اور امراض باطنیہ انسان فصل دوم و سوم مین تفصیلا اور فصل ہذا
مین اجمالا و کلیۃ پہلے ہی مشخص ہو چکے ہین مثل طمع و حرص و عجب و تکبر و قساوت و افراط
غیظ و غضب و خشونت و تعصب و بغی و ظلم و شک و سوء ظن وغیرہ کے سب کا یہان اعادہ
کرنا تکرار و طول فضول ہی بعد اوسکے سبب مرض دریافت کرتا ہی اور اوسی کے دفع کی تدبیر
کرتا ہی اسلیے کہ جب سبب زائل ہو گیا تو مسبب یعنی مرض خود ہی زائل ہو جائیگا اور سبب
مرض باقی ہی تو گو تدابیر خارجیہ سے کچھ افاقہ ہو جائیگا مگر بالکلیہ زوال مرض محال ہے
مثلاً کسی کو بسبب غلبۂ صفرا کے تپ عارض ہو تو جب تک اصلاح صفرا نہ کیجاے وہ تپ
کیونکر دفع ہو سکتی ہی اور اسی طرح اور بہت سے اسباب امراض ہین مثل عدم اعتدال
اخلاط اربعہ و امتلا و خلا و حرکت و سکون و حر و برد خارجی و حزن و فرح مفرط وغیرہ کے
اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہی کہ سبب جمیع امراض باطنیہ انسان کا محبت دنیا ہی کہ جو خواہش
نفسانی سے پیدا ہوتی ہی اور یہ امر بھی ظاہر ہی کہ جب آدمی کا کوئی عضو ظاہری یا باطنی
کسی مرض کے سبب سے ماؤف ہو جاتا ہی تو اوسپر مادۂ فاسد بہت جلد گرتا ہی اور باعث
ہوتا ہی امراض کثیرہ کا پس اسی طرح جب اتباع ہوا اور حب دنیا کے سبب سے انسانکی

خواہش باطنی ماؤف ہو جاتی ہین اور قوت قدسیہ ضعیف ہو جاتی ہی تو شیطان ملعون اوسپر
نازل ہوتا ہی اور اوسکی رگ و پے مین مانند مادۂ فاسد کے سرایت کر جاتا ہی اور باعث
ہوتا ہی امراض مہلکہ کا پس ثابت ہو گیا کہ اسباب امراض باطنیہ انسان تین ہین ہوائے
نفسانی و وساوس شیطانی و محبت دنیائے فانی کہ جنکا بیان ہو چکا اور جب ان تینون
سببون کا ازالہ ہو جائے تو پھر کوئی مرض باقی نرہے اور انسان کو صحت کلیہ حاصل
ہو جائے اور یہ امر بھی ظاہر ہی کہ علاج کا بتانا طبیب کا کام ہی اور اوسکا استعمال کرنا
مریض یا پرستار مریض کا اور جب اوس علاج کو کہ طبیب بتائے استعمال ہی نکیا
جائے تو پھر طبیب بیچارے کا کیا قصور اور علاج مین کیا نقص ہو سکتا ہی اب مین ان
اسباب ثلاثہ مہلکہ کے باذن اللہ دو علاج بتاتا ہون کہ اگر اونکا استعمال کیا جائے تو
وہ دونون انکے ازالہ کے لیے کافی و وافی ہین اور حق سبحانہ و تعالی شافی ہی اور وہ دونون
یہ ہین ایک فکر اور دوسرا ذکر شاید اس کتاب کے مطالعہ کرنے والے کو اس مقام پر تعجب ہو
کہ اتنے بڑے علاج کا مولف نے دو لفظون مین کیونکر حصر کر دیا اور یہ کیونکر ممکن ہی کہ انھین
دو باتون سے ایسے اسباب قویہ کا ازالہ اور جملہ امراض مہلکہ کا مداوا ہو جائے پس یہ تعجب بھی
اوسکا ناشی ہوگا انھین دو چیزون کے فقدان سے لہذا اب ان دونون لفظون کی تفسیر کو
بنظر غور و تامل ملاحظہ کرنا چاہیے اور یہ دونون لفظین بھی اجزای فکر مین سے ہین کہ جسکے
بغیر کوئی بات انسان کی سمجھ مین نہین آتی اور جس چیز کو سمجھیگا نہ اوسپر عمل کیا کریگا پس مراد
فکر سے تفکر و تدبر و غور و تامل ہی اور مراد ذکر سے دو چیزین ہین اول یاد رکھنا ان باتونکا
کہ جو اپنی نظر و فکر سے حاصل ہون یا کسی کی اچھی بات سن کے یا دیکھ کے اوس مین غور و
فکر کرنے سے حاصل ہون دوم یاد کرنا حق سبحانہ و تعالی کا اور تسبیح و تہلیل و تقدیس و
تمجید و تحمید و نماز و روزہ و زکوۃ وغیرہ جملہ عبادات و کل اوامر الہی پر عمل کرنا اور کل نواہی
سے احتراز کرنا اس مین داخل ہی و نیز ذکر کے معانی نصیحت کے بھی ہین اور قرآن مجید پر بھی

ولکا اطلاق ہوا ہو اور بغیر فکر صحیح وکامل کے نہ خدا یاد آتا ہو نہ قرآن وحدیث کے معانی سمجھ مین
آتے ہین نہ کسی کی نصیحت کا کچھ اثر ہوتا ہو نہ کوئی عبادت درجۂ کمال ومقبولیت کو پہونچتی
ہو اور نہ بغیر ذکر وعبادت حق سبحانہ وتعالی کے محض فکر کا کوئی نتیجہ وثمرہ ہو بلکہ فکر باعث
کمال ذکر وعبادت ہو اور ذکر سبب صحت وکمال فکر اور ذکر کی لفظ ایسی اعم ہو کہ دفاتر
مبسوط بھی اسکے معانی کے بیان کے لیے کافی نہین ہو سکتے اور اسی طرح فکر کے بھی انواع
واقسام کثیرہ ہین مین اس مقام اختصار مین کہان تک بیان کرسکتا ہون مگر
جسقدر لکھتا ہون اسی قدر انشاء اللہ العزیز دفع امراض کے لیے کافی ووافی ہو جو کوئی
استعمال کرے ومن لا یکفیه الیسیر لا یکفیه الکثیر اب مین چند اقسام فکر وذکر کو
بعون اللہ وحسن توفیقہ بیان کرتا ہون کہ بعض ان مین سے عام ہین کہ مزیل ہین امراض
ثلاثہ مذکورہ کے اور بعض خاص ہین کہ ظاہر مین مخصوص ہین بعض کے ساتھ مگر حقیقت مین
یہ بھی عام ہین کہ انکا اثر ونتیجہ بھی واقع ہو تینون سببون کو قسم اول مین سے یہان دلیل
فکر وذکر کا ذکر کرتا ہون اجمالا اور تفصیل کی تو یہ کیفیت ہو کہ مین ایک بندۂ ذلیل وضعیف
کیا چیز ہون اگر تمام انبیاء ومرسلین وملائکہ مقربین بیان کرنے والے ہون اور تمام جن وانس
لکھنے والے اور تمام اشجار عالم قلم بنجائین اور سب دریا مداد ہون تو دریا خشک ہو جائین
اور اشجار تمام ہو جائین اور لکھنے والے تھک جائین اور بیان کرنے والے اپنے عجز کے
معترف ہون قبل اسکے کہ ایک شمہ انکی تفصیل کا ختم ہو قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِكَلِمَاتِ
رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ترجمہ کہہ اے محمد
صلعم کہ اگر ہو جائین دریا روشنائی واسطے لکھنے کلمات پروردگار میرے کے تو البتہ ختم ہو جائین
دریا قبل اسکے کہ ختم ہون کلمات پروردگار میرے کے اگرچہ لائین ہم مثل ویسے اور دریا
مدد کے واسطے انتہی وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ يَمُدُّهُ مِنْ بَعْدِهِ
سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ترجمہ اور اگر تحقیق جو کچھ

کرتے ہین تاہین درختون مین سے قلم بنائین اور سمندر اوسکی سیاہی ہوون اوسکے بعد سات
سمندر اور ہوون تو جب بہی نہ تمام ہوون باتین اللہ کی تحقیق اللہ غالب ہے حکیم ہے انتہی پہلا
علاج چشم بصیرت و دیدۂ دل و عقل کامل سے غور و فکر کرنا عظمت و جلالت و جبروت و
قوت و قدرت حق سبحانہ و تعالی مین کہ جو فاطر الارض والسماوات خالق المخلوقات نقش
امکنات عالم الجہر والخفیات ہے مگر پہلے یہ بخوبی سمجھ لینا چاہیے کہ اس باب مین محل غور و فکر
کیا ہے پس واضح ہو کہ کنہ ذات و صفات حق سبحانہ و تعالی مین غور و فکر کرنا یہ تو محض نادانی
و سفاہت بلکہ باعث گمراہی و ضلالت ہے اسلیے کہ انسان کی عقل ناقص اوسکی کنہ ذات و
صفات کو نہین دریافت کر سکتی جیسا کہ تمہید کتاب ضمن حدود عقل مین بیان ہو چکا ہے
لہذا انسان کو لازم ہے کہ اوسکی مخلوقات کے صنایع و بدایع کو ملاحظہ کر کے اپنے دیدۂ دل
کو روشن کرے اور اس مین جسقدر غور و فکر کریگا اوسیقدر اوسکی عظمت و جلالت و قوت
و قدرت و شان کبریائی اوسپر واضح ہوتی جائیگی اور یہ غور و فکر و تفکر و تدبر افضل
عبادات ہے اور شان ہے عقلاے کاملین و مومنین صالحین و عابدین عارفین و علماء
ربانیین کی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ
الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ۝ اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّ
عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا
سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ترجمہ تحقیق آسمانون اور زمینون کی خلقت مین اور رات
اور دن کے اختلاف مین البتہ نشانیان ہین حق سبحانہ و تعالی کے وجود و وحدانیت و حکمت
و قوت و قدرت کے واسطے صاحبان عقل کے وہ لوگ ایسے ہین کہ ذکر کرتے ہین اللہ کا
کھڑے ہوے کی حالت مین اور بیٹھنے کی حالت مین اور لیٹنے کی حالت مین کہ وہ کروٹین
بدلتے ہوون (یعنی کسی وقت خدا کی یاد سے غافل نہین رہتے) اور فکر کرتے ہین پیدایش
مین آسمانون کی اور زمین کی کہتے ہین کہ اے پروردگار ہمارے نہین پیدا کیا ہے تونے

انکو عبث پاک ہر تو سب عیبون سے اور نقصانون سے اور اس سے کہ کوئی چیز عبث بغیر حکمت
و مصلحت کے پیدا کرے پس بچا وے توہم کو عذاب آتش دوزخ سے انتہی عمدۃ البیان
مین امام ابو رافع بن یہ کی تفسیر مین لکھا ہو کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ واے ہو اوس
شخص پر کہ اس آیت کو پڑھے اور اوس مین تفکر نہ کرے کہ یہ چیزین بدون کسی پیدا کرنے والے
کے نہین ہو سکتین اور ضرور انکا کوئی پیدا کرنے والا ہو و نیز اوسی تفسیر مین لکھا ہے کہ
جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ کوئی عبادت مثل تفکر کے نہین ہو اور دوسری حدیث مین
ہو کہ تفکر ایک ساعت کا بہتر ہو تمام شب کے قیام سے کہ عبادت مین مشغول رہے اور ایک
روایت مین یہ ہو کہ ایک سال کی عبادت سے بہتر ہو اور ایک مین یہ ہو کہ بہتر ہو ساٹھہ برس کی
عبادت سے اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ نہین ہو عبادت کثرت نماز و روزہ سے
بلکہ عبادت فکر کرنا خدا کے امر مین ہو کہ کیا قدرت ہو اوسکی اور کیا صنعتین اور کاریگریان
ہین کہ جسمین عقل آدمی کی حیران ہو اور سوا اسکے احادیث اہلبیت علیہم السلام مین آیا ہو
کہ یہ آیت شان مین اون لوگون کے ہو کہ جو شب کو نماز تہجد کی تعقیب پڑہتے ہین اور بعد تعقیب
بنظر تعجب دیکھتے ہین کہ خدا ی تعالی نے یہ آسمان بے ستون کیونکر قائم کر رکھے ہین اور
ستارون سے اونکو آراستہ کیا ہو اور سات زمینین اوپر نیچے پانی پر کیونکر قائم کر رکھے ہین اور
زمین پر طرح طرح کے حیوانات کو پیدا کیا ہو اور قسم قسم کے جواہر روشن اور درخت اوس مین
اوگاتا ہو اور چشمے اوس مین جاری کیے ہین اور پہاڑ اوسپر قائم کیے ہین کہ جن مین قسم قسم کے
جواہر روشن پیدا کیے ہین جب آدمی اسطرح کا تامل کرتا ہو تو اوسکو یقین زیادہ ہوتا ہے
کہ یہ چیزین بغیر بنانے والے کامل کے کہ جو کوئی بہت بڑی قدرت اور علم رکھتا ہو نہین
ہو سکتین اور حضرت رسالت پناہ صلعم نے فرمایا ہو کہ جو بندہ مومن اپنے فرش پر چت
لیٹا ہوا آسمان کی طرف متوجہ ہو اور ستارون پر نظر کرے اور کہے کہ گواہی دیتا ہون مین کہ
تمہارا ایک پروردگار اور پیدا کرنے والا ہو خداوندا گناہ میرے بخش تو خدا ے تعالی نے

اوسکے گناہونکو بخشتا ہو انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ میں حق سبحانہ و تعالیٰ نے ذکر و فکر دونوں کا ساتھ ہی ذکر فرمایا ہو اور آسمان و زمین کے پیدائش کا جو ذکر فرمایا ہو تو اوس سے محض آسمان و زمین مراد نہیں بلکہ جو کچھ کہ اون میں اور اونکے درمیان میں عجائب و غرائب ہیں اور مخلوقات ہیں وہ سب چیزیں مراد ہیں اور اوسکی تھوڑی سی تفصیل میں بھی بہت طول ہو اور استیعاب بیان کا تو کوئی دعویٰ ہی نہیں کر سکتا کون دنیا میں ایسا ہو کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کے کل مخلوقات پر مطلع ہو اور اس سے بھی قطع نظر ایک اگر چھوٹی سی مخلوق کے صنائع و بدائع میں تمام عمر کوئی شخص غور و فکر کرے تو اوسکی ہر صنعت کو نہیں دریافت کر سکتا اور میں ان شاء اللہ العزیز باب اول میں کہ جو باب التوحید ہو حق سبحانہ و تعالیٰ کی مخلوقات میں بعض صنائع و بدائع کا بیان موافق اپنی عقل و فہم کے کرونگا جس شخص کو چشم بصیرت ہوگی وہ اوسکو ملاحظہ کریگا و نیز اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ذکر و فکر صاحبان عقل کا کام ہی و نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کا ذکر کرنا فقط نماز وغیرہ اوقات عبادات معینہ پر منحصر نہیں ہی بلکہ کسی وقت اوسکی یاد سے غافل نہ ہونا چاہیے و نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو خلقت آسمان و زمین میں فکر کرتے ہیں اونکے بعد وہ یہ کہتے ہیں رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا یعنی اور پروردگار ہمارے تونے یہ سب کچھ بیکار و بیفائدہ نہیں پیدا کیا اسکی ظاہر دو معنی معلوم ہوتے ہیں ایک یہ کہ سب مخلوقات دلیل واضح و بین ہیں خالق و صانع کی کمال قدرت و صنعت و حکمت پر کہ انہیں میں فکر و تدبر کرنے سے انسان کو معرفت حق سبحانہ و تعالیٰ حاصل ہوتی ہو پس انکا پیدا کرنا عبث و بیفائدہ کیونکر ہو سکتا ہی اور دوسرے ان سب مخلوقات کے ملاحظہ کرنے سے اور اونکے تغیرات و احوال وغیرہ میں نظر کرنے سے بخوبی معلوم ہوتا ہی کہ ایک دن قیامت ضرور آئیگی اس میں کچھ شک نہیں ہی اور جزا و سزا اعمال کی حق و راست ہی چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ خود فرماتا ہی اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ یعنی کیا گمان کیا ہی تم نے اس بات کا کہ پیدا کیا ہی ہم نے تم کو بیکار اور اس

بات کا کہ تم ہماری طرف نہ پھروگے انتہی ظاہر ہی کہ پھرنے سے مراد حشر و نشر در روز قیامت ہے
پس اس سے ثابت ہوگیا کہ اگر قیامت کہ جو روز جزا اور سزاے اعمال ہی نہو تو تمام عالم کا
پیدا کرنا بیکار اور عبث ٹھہرے اور خداے علیم و حکیم اس سے بری ہی کہ کوئی فعل عبث و باطل
کرے اور ان باتون کی تفصیل کا یہ مقام نہین ہی بلکہ اس کتاب کا باب ہجم ہی کہ جو باب المعاد ہی
فانتظره فان کل ما هو آت قریب اور ظاہر ایسی باعث ہی کہ جب صاحبان عقل اوضاع
عالم سے قیامت کے آنیکا یقین کرلیتے ہین تو کہتے ہین کہ سبحانک فقنا عذاب النار جیسا کہ اس
آیۂ وافی ہدایہ مین مذکور ہی یعنی ای ہمارے رب پاک ہی تو سب عیبون سے اور نقصانون سے
اور پاکیزہ ہی تو اس سے کہ کوئی چیز عبث و باطل بدون حکمت و مصلحت کے پیدا کرے
تو نے جہان سب مخلوقات کو پیدا کیا ہی اور اون مین سے بنی آدم کو عقل و فہم کے ساتھ
مخصوص فرمایا ہی اور اپنے انبیا و رسل کی معرفت اونکو اپنے اوامر و نواہی سے مطلع کیا ہے
اور حرام اور حلال اور حسن اور قبیح سب کچھ بتا یا ہی تو اسکے بعد تو قیامت کو ضرور برپا کریگا
کہ عباد صالحین و مطیعین کو جزاے اعمال صالحہ عطا فرمائے اور اپنے جوار فضل و رحمت مین
کہ وہ جنات عدن ہین جگہ دی اور عاصین و طاغین کو سزاے اعمال بد دے اور اپنے
جوار رحمت سے اونکو دور کرے اور مقام قہر و غضب مین کہ جو آتش دوزخ ہی داخل کرے پس
ہم کو اوسوقت عذاب آتش جہنم سے بچائے اور گنہگارون کے ساتھ نہ محشور کر جیسا کہ حق سبحانہ
و تعالی اس آیۂ کریمہ مذکورہ کے بعد اونکے قول کو نقل فرماتا ہی رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ
فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ترجمہ ای پروردگار ہمارے تحقیق جس شخص کو
داخل کرتا ہی تو آتش دوزخ مین بسبب اوسکے گناہون کے پس تحقیق ذلیل و رسوا کرتا ہی
تو اوسکو اور نہین ہین واسطے ظالمون کے مدد کرنے والے کہ اون کو تیرے عذاب سے
بچا سکین انتہی اور بعد اوسکے وہ بندگان خاص و خالص و صاحبان عقل و فہم اپنے
اعمال صالحہ کی تو کچھ حقیقت نہین سمجھتے اور اوپر کچھ اونکو عجب و فخر و ناز ہی نہین کہ اون کو

وسیلہ اپنی نجات کا نجھین بلکہ اپنا سبب نجات فقط اپنے ایمان کو قرار دیتے ہین اور کہتے ہین کہ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیاً یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا ترجمہ ای پروردگار ہمارے تحقیق کہ سنا ہم نے ندا کرنے والے کو کہ وہ ندا کرتا تھا ساتھ ایمان کے یعنی اپنے پیغمبر صلعم کو کہ وہ فرماتے تھے کہ ایمان لاؤ تم ساتھ پروردگار اپنے کے پس ہم نے اونکا کہنا قبول کر لیا اور ایمان لائے ہم رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَکَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ترجمہ ای پروردگار ہمارے اعمال صالحہ تو ہم سے کچھ نہین ہو سکے لیکن اسی ہمارے ایمان لانیکو اور اپنے پیغمبر کے تصدیق کرنیکو ہمسے قبول کرلے پس ہمارے واسطے ہمارے گناہونکو بخشدے اور ہماری برائیونکو ہم سے مٹادے اور موت دے تو ہم کو ساتھ نیکو کارون کے یعنی بعد مرنے کے ہم کو اونکے زمرہ مین داخل کر رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ترجمہ ای پروردگار ہمارے اور عطا کر تو ہم کو وہ چیزین کہ جنکا وعدہ کیا ہی تو نے ہم سے اپنے پیغمبرونکی زبان پر یعنی نعمات بہشت وغیرہ اور نہ ذلیل و رسوا کر تو ہم کو روز قیامت مین تحقیق کہ تو وعدہ خلافی نہین کرتا انتہی اب اون لوگون کی دعا کے ذکر کے بعد حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی فَاسْتَجَابَ لَھُمْ رَبُّھُمْ اَنِّیْ لَآ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ ترجمہ پس قبول کیا واسطے اونکے پروردگار اونکے نے اب خداوند عالم فرماتا ہی کہ سبب قبول کرنیکا یہ ہی کہ تحقیق کہ مین نہین ضائع کرتا ہون عمل کو کسی عمل کرنے والے کے تم مین سے مرد ہو یا عورت ہو بعض تمہارے جنس بعض کے ہین یعنی سب مومنین و مومنات ایمان و اعمال صالحہ وغیرہ مین ایک دوسرے سے مشابہ ہین انتہی و نیز تفسیر عمدۃ البیان کی عبارت جو مین نے نقل کی ہی اوس مین جو احادیث منقول ہین اون سے فضیلت تفکر کی و نیز یہ امر کہ محل و مقام فکر کا صنائع و بدائع حق سبحانہ وتعالی مین بخوبی ثابت ہوگیا ان آیات بینات کی ابتدا سے بعضکم من بعض تک جسقدر مین نے آیتین نقل کی ہین اور جو اون مین سے بعض کی

تفسیر مین عمدة البیان سے کچہہ احادیث لکہے ہین اور بعد اوسکے کچہہ تقریر مختصر مین نے کی ہی اگر ان سب مطالب کو انسان بنظر غور و تامل دیکہے اور حق سبحانہ وتعالی اپنا فضل اوسکے شامل حال کرے تو اوسکا دل روشن ہو جائے اور سیاہی قلب برطرف ہو جائے اب ایک اور آیت کلام مجید سے مین اس مقام پر نقل کرتا ہون ذرا تو اوسکو بہی بنظر غور و تامل ملاحظہ کرلے تو مین پہر اور کچہہ تجہسے کہون چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ترجمہ اور نازل کیا ہم نے طرف تیرے ذکر کو (یعنی قرآن کو) تاکہ بیان کرے تو واسطے آدمیون کے اوس چیز کو کہ نازل کی گئی ہی ہر طرف اونکے اور تاکہ وہ فکر کرین اور سوچین کہ اس قرآن مین کیا کیا انوار ہدایات روشن ہین انتہی اس آیت کو مین نے چند وجوہ سے یہان نقل کیا ہی اول یہ کہ اس مین ذکر کا اطلاق قرآن پر ہوا ہی دوم یہ کہ قرآن کا نازل ہونا اسیواسطے ثابت ہوتا ہی کہ لوگ اوسکو سنکے یا پڑہکے اوسکے آیات کثیر الہدایات کو سمجہین اور ہر اون مین غور و فکر کرین تاکہ اوسکے انوار ہدایات سے اونکا دل روشن ہو جائے یہ نہین کہ زبان سے طوطے کی طرح پڑہین اور اندہون کیطرح اوسکو یاد کرین اور یہ کچہہ بہی نہ سمجہین کہ اس مین کیا ہی اور کیسی کیسی نعمتین اور ہدایتین حق سبحانہ وتعالی کی ہین اور یہ امر کچہہ جاہلو ہی پر موقوف نہین ہی کہ جو بیچارے عبارت قرآن کو سمجہ نہین سکتے بلکہ اہل علم جو کہ بخوبی زبان عرب کو جانتے ہین بعض اون مین سے بہی ایسے ہین کہ زبان سے قرآن کو پڑہتے ہین مگر دل کو کچہہ خبر نہین ہوتی اور مطلق اوس مین کچہہ غور و فکر نہین کرتے اور اس آیہ کریمہ کے مصداق ہو جاتے ہین اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ترجمہ کیا نہین فکر کرتے ہین وہ لوگ قرآن مین یا دلو پر اونکے قفل لگے ہوے ہین انتہی اگر کل فرق مختلفہ اسلام قرآن کو بنظر غور و تامل وانصاف دیکہین اور سمجہین تو اونکے آپس کا اختلاف ہی جاتا رہے اور ایک ہی

وتر جیہ سبب ہو جاتی ہین مگر افسوس کہ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًاۢ بَيْنَهُمْ ترجمہ اور نہین اختلاف کیا اون لوگون نے کہ عطا کی گئی
واسطے اونکو کتاب مگر بعد اوسکے کہ آیا اونکے پاس علم اختلاف کیا اون لوگون نے بسبب طلب
ریاست وحسد کے اپنے درمیان مین انتہی خیرہ تو ایک جملہ معترضہ تہا اور تفصیل وتبیین
اسکی انشاء اللہ العزیز باب چہارم مین آئیگی یہان تک شعشعۃ ھد رت ثم قررت
اب مین اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہون سوم یہ وجہ ہی کہ موضوع اس کتاب کا
احقاق حق ہی اور یہ فصل کہ جسکا مین نے فاتحۃ الکتاب نام رکہا ہی تقریبا الی الحق منعقد
ہوئی ہی اور ابتدا سے مین ہر جگہہ اختصار کا قصد کرتا آتا ہون اور ہر مقام پر میرا قلم
رک جاتا ہی اور یہ مبحث ذکر وفکر نہایت وسیع ہی اور اگر مین فقط اون آیات کو کلام مجید
مین سے کہ جو عظمت وجلالت وقوت وقدرت وصنعت وحکمت حق سبحانہ وتعالی پر دلالت
کرتی ہین اور اوس مین فکر وغور کرنیکا حکم ہی ولیز اون آیات کو کہ جن مین حق سبحانہ وتعالی
کے ذکر کرنیکا اور یاد کرنے کا ذکر ہی نقل کرون اور اونکا ترجمہ وتفصیل مختصر سی لکہون
تو فقط یہ فاتحۃ الکتاب میری عمر بہر مین تمام ہو لہذا مین نے اس آیت مختصرہ کو نقل کیا
کہ پہلے اس مین لفظ ذکر ہی کہ اوس سے مراد قرآن ہی اور اوسکے بعد اوس مین غور وفکر کرنا
ضروری قرار دیا گیا ہی اور بحمد اللہ اہل اسلام مین قرآن مجید متداول ہی کہ ہر مسلمان کو ہر جگہ
مل سکتا ہی لہذا ہر شخص کو چاہیے کہ اوسکو بنظر غور وفکر وتامل ملاحظہ کرے اور اگر عبارت
نہ سمجہہ سکتا ہو تو تراجم وتفاسیر اردو وفارسی کیطرف رجوع کرے کہ یہ بہی بکثرت ہین
اور ہر جگہہ مل سکتی ہین اور حق سبحانہ وتعالی سے دعا کرے کہ وہ اوسکو اپنے کلام پاک کے
سمجہنے کی توفیق عطا فرمائے تاکہ اوسکا دل روشن ہو جائے اور ظلمت وتاریکی اوسکی
دور ہو جائے اور وساوس شیطانی وتسویلات نفسانی کے قبول کر لینے کے لائق نہ رہے
واضح ہو کہ ہر انسان کہ جو کچہہ بہی عقل وفہم رکہتا ہو اور فکر وتدبر کا ارادہ کرے تو

وہ ان چیزونکو ملاحظہ کر سکتا ہی کہ جو ما بین آسمان و زمین ہین اور کمال قدرت و حکمت و
عظمت و جلالت حق سبحانہ و تعالی پر دلالت کرتی ہین مگر اپنی عقل ناقص سے یہ نہین دریافت
کر سکتا کہ فوق آسمان و تحت زمین کیا ہی حالانکہ جو مرئیات ما بین زمین و آسمان ہین اُنسے
وہ مخلوقات عظیم تر ہین کہ جو غیر مرئی ہین اور آسمان کے اوپر اور زمین کے نیچے ہین اور اس
خلقت کا حال انسان کو انبیا علیہم السلام کی زبانی وحی آسمان سے معلوم ہو سکتا ہی لہذا مین
چند احادیث عین الحیات سے یہان نقل کرتا ہون کہ جو جناب خاتم الانبیا اور اونکے اوصیا
علیہم السلام سے منقول و ماثور ہین ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر روایت کی ہی کہ حضرت
امیر المومنین علیہ السلام سے قدرت خداوند عالم کی بابت پوچھا آپ نے بعد حمد و ثنا سے
الٰہی کے فرمایا کہ خداوند عالم کے بعض فرشتے ایسے ہین کہ اگر ایک اون مین سے زمین پر آئے
تو زمین مین بسبب بزرگی جثہ اور پرون کی کثرت کے اوسکی گنجائش نہو اور بعض فرشتے ایسے
ہین کہ اگر جن و انس چاہین کہ اونکا وصف کرین تو عاجز رہین اونکی مفاصل کی دوری
اور صورت کی حسن و ترکیب کے سبب سے اور کیونکر وصف کر سکین ایسے فرشتے کا کہ اُسکے
کندھے سے کان کی لو تک سات سو برس تک کا راستہ ہی اور بعض اون مین سے ایسے
ہین کہ آسمان کے کنارون کو اپنے ایک پر سے چھپا لیتے ہین پس اونکے بدن کی بزرگی کی کیا
حد ہو سکتی ہی اور بعض اون مین سے ایسے ہین کہ اگر زمین پر کھڑے ہون تو آسمان اُنکی
کمر تک ہو اور بعض ایسے ہین کہ ہوا پر کھڑے ہین اور زمین اونکے زانو تک ہی اور بعض ایسے
ہین کہ اگر تمام دنیا کے سب دریا اونکی انگوٹھی کے پاس جو گڑھا ہوتا ہی اوس مین ڈالدیجاوین
تو اونکی گنجائش ہو جائے اور بعض ایسے ہین کہ اگر تمام عالم کی کشتیان اونکی آنکھون کے
پانی مین جاری کی جائین تو بہت برسون تک جاری رہین فتبارک اللہ احسن الخالقین
بعد اوسکے آپ سے لوگون نے پوچھا اون پردون کی کیفیت سے کہ جو آسمان کے اوپر ہین
فرمایا کہ پہلے پردون کے سات طبقے ہین کہ ضخامت ہر پردے کی پانچ سو برس کا راستہ ہے

اور ہر پردے سے دوسرے پردے تک پانچ سو برس کا راستہ ہے اور دوسرے پردے
ستر پردے ہین کہ دبازت ہر پردے کی اور درمیان دو پردون کا پانچ سو برس کا
راستہ ہے اور حاجب اور دربان ہر پردے مین ستر ہزار فرشتے ہین کہ قوت ہر فرشتے کی
تمام جن وانس کی قوت کے برابر ہے اور دوسرے ایسے پردے کہ دبازت ہر پردے کی
ستر ہزار برس کا راستہ ہے بعد اوسکے اور پردے جلال کے ہین اور وہ ستر ہزار پردے ہین
کہ ہر پردے کے اوپر ستر ہزار فرشتے ہین اور درمیان دو پردون کے پانچ سو برس کی
مسافت ہے بعد اوسکے پردے عزت کے ہین اور پردے کبریائی کے ہین اور پردے عظمت
کے ہین اور پردے قدس کے ہین اور پردے جبروت کے ہین اور پردے نور سفید کے ہین
اور پردے وحدانیت کے ہین اور وہ ستر ہزار پردے ہین کہ جو ستر ہزار مین ہر ہے اور جا مین
بعد اوسکے حجاب اعلیٰ ہین اور علی بن ابراہیم نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ خداوند عالم نے ملائکہ کو مختلف پیدا کیا ہے اور حضرت رسول صلعم نے جبرئیل کو دیکہا
کہ اونکے چہ سو پر تھے اور اونکی پنڈلی پر بہت سے موتی تھے جسطرح کہ شبنم کے قطرے
سبزی پر ہوتے ہین اور بہر دیا تہا اونہون نے مابین زمین و آسمان کو اور فرمایا کہ خدا
جسوقت حکم فرماتا ہے میکائیل کو کہ زمین پر آئے تو وہ دہنے پانؤن کو ساتوین آسمان پر
رکہتے ہین اور دوسرا پانؤن ساتوین زمین پر اور فرمایا کہ خداوند عالم کے چند فرشتے ہین کہ
نصف بدن اونکا برف سے ہے اور نصف دوسرا آگ سے اور ذکر اونکا یہ ہے کہ اے خدا تونے
الفت دی ہے درمیان برف اور آگ کے ہمارے دلونکو اپنی طاعت پر ثابت رکہہ اور فرمایا
کہ ایک فرشتہ ہے کہ اوسکے کان کی لو سے اوسکی آنکہ تک پانچ سو برس کی مسافت ہے ساتہ
پرواز مرغ کے اور فرمایا کہ ملائکہ نہ کہانا کہاتے ہین اور نہ پانی پیتے ہین اور نہ جماع کرتے
ہین اور ساتہ نسیم عرش کے جیتے ہین اور خدا کے چند فرشتے ایسے ہین کہ قیامت تک
رکوع مین ہین اور خدا کے چند فرشتے ایسے ہین کہ قیامت تک سجود مین ہین اور اسکے

فرمایا کہ حضرت رسول صلعم نے فرمایا کہ کوئی مخلوق خلق خدا مین سے فرشتون سے زیادہ نہین ہر
ہر روز اور ہر شب مین ستر ہزار فرشتے نیچے آتے ہین اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہین پہر
بالاے تربت حضرت رسولؐ جاتے ہین اور آنحضرت پر سلام کرتے ہین پہر حضرت امیر المؤمنینؑ
کے روضہ پر آتے ہین اور اونپر سلام کرتے ہین پہر حضرت امام حسین ؑ کے روضہ پر آتے ہین
اور وہان رہتے ہین جب صبح ہو جاتی ہو تو آسمانونپر چلے جاتے ہین اور پہر کبہی نیچے نہین آتے
ہین اور دوسرے روز ستر ہزار فرشتے اور آتے ہین و نیز علی بن ابراہیم نے بسند معتبر روایت
کی ہو کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے لوگون نے پوچہا کہ فرشتے زیادہ ہین یا بنی آدم
فرمایا قسم ہو اوس خدا کی کہ میری جان اوسکے دست قدرت مین ہو کہ ملائکہ خدا آسمانون مین
زیادہ ہین عدد ذرہ ہاے خاک سے کہ جو زمین مین ہین اور آسمان مین کہین پانون رکہنے
کی جگہ نہین ہو مگر یہ کہ اوس جگہ ایک فرشتہ ہو کہ خدا کی تسبیح وتقدیس کرتا ہو اور زمین مین کوئی
درخت اور ڈہیلا نہین ہو مگر یہ کہ اوسکے نزدیک ایک فرشتہ ہو کہ اوسپر موکل ہو اسبات پر کہ
احوال اوسکا ہر روز بارگاہ خدا مین عرض کرے باوجود اسکے کہ خدا اوس فرشتے سے
زیادہ عالم ہو ساتہہ احوال اوس چیز کے اور سب فرشتے طرف خدا کے تقرب ڈہونڈہتے
ہین ہم اہل بیت کی ولایت اور محبت کے ساتہہ اور استغفار کرتے ہین ہمارے دوستون
کے واسطے اور لعنت کرتے ہین ہمارے دشمنون پر اور خدا سے سوال کرتے ہین کہ اپنے
عذاب کو اونپر بہیجے اور ابن بابویہ علیہ الرحمہ نے بسند معتبر حضرت صادق علیہ السلام سے
روایت کی ہو کہ زینت عطارہ یعنی عطر فروش حضرت رسالتؐ پناہ کی خدمت مین آئے
اور خلق الٰہی کی عظمت سے سوال کیا حضرت نے فرمایا کہ مین بعض کو اوس مین سے بیان
کرتا ہون پس فرمایا کہ یہ زمین معہ اون اشیا کے کہ جو اوس مین ہین اور جو کچہہ کہ اوسکے
اوپر ہو نزدیک اوس زمین کے کہ جو نیچے اوس زمین کے ہو مانند ایک حلقہ کے ہو ایک
بیابان مین اور یہ دونون زمینین معہ اون اشیا کے جو انکے درمیان مین ہین اور اون

دونون زمینون کے درمیان ہین ہین نزدیک تیسری زمین کے مانند ایک حلقے کے ہین
بیابان مین اور اسی طرح زمین ہفتم تک سب زمینون کی حالت ہی بعد اوسکے یہ آیت حضرت نے
تلاوت فرمائی کہ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یعنی پیدا کیا خدا نے سات
آسمانونکو اور پیدا کیا خدا نے زمینونکو بھی مثل اونکے یعنی جسطرح کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے
سات آسمانونکو پیدا کیا ہی اوسی طرح سات زمینونکو بھی پیدا کیا ہی اور سات زمینین
مع اون چیزونکے کہ جو اونکے درمیان مین ہین اور اوسکے اوپر ہین پشت مرغ مین مانند
ایک حلقے کے ہین بیابان مین اور وہ مرغ ایک پر اوسکا مشرق مین ہی اور ایک پر اوسکا
مغرب مین ہی اور مجموع ان سب کا نزدیک ایک پتھر کے کہ مرغ اوسکے اوپر ہی مانند ایک
حلقے کے ہی بیابان مین اور مجموع ان سب کا نزدیک ایک مچھلی کے کہ یہ سب چیزین اوسکے
اوپر ہین مانند ایک حلقے کے ہی ایک بیابان مین اور مجموع ان سب کا نزدیک ایک دریائے
تاریک کے مانند ایک حلقے کے ہی بیابان مین اور یہ سب چیزین نزدیک ہوا کے مثل ایک
حلقے کے ہین بیابان مین اور یہ سب چیزین نزدیک ثریٰ کے مانند ایک حلقے کے ہین
بیابان مین اور یہی سبب ہی کہ خدا فرماتا ہی لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا
وَمَا تَحْتَ الثَّرٰی یعنی مخلوق اور مملوک خدا کی ہین جو چیزین کہ آسمانون مین ہین اور جو
چیزین کہ زمین مین ہین اور جو چیزین کہ درمیان آسمان و زمین کے ہین اور جو کچھ کہ نیچے
ثریٰ کے ہین اوسے خدا جانتا ہی اور یہ سب چیزین نزدیک آسمان اول کے مانند ایک
حلقے کے ہین بیابان مین اور اسی طرح فرمایا آسمان ہفتم تک اور تمام آسمان اور جو کچھ کہ
اونکے درمیان مین ہی نزدیک دریائے مکفوف کے کہ اوسکو اہل زمین سے باز رکھا ہے
مانند ایک حلقے کے ہین بیابان مین اور یہ سب چیزین نزدیک کوہہائے تگرگ کے
مانند ایک حلقے کے ہین بیابان مین پس حضرت نے اس آیت کو تلاوت فرمایا وَیُنَزِّلُ
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِیْهَا مِنْۢ بَرَدٍ یعنی نیچے بھیجتا ہی اولون کو آسمان سے اون پہاڑون سے

کہ جو آسمان میں ہین اور یہ سب چیزین نزدیک پردہاے نور کے مثل ایک حلقہ کے ہین بیابان
مین اور یہ پردے ستر ہزار پردے ہین کہ اونکا نور آنکہونکو نابینا کر دیتا ہی اور مجموع ان
سب چیزونکا نزدیک ایسی ہوا کے کہ جو دلونکو حیران کرتی ہی مانند ایک حلقہ کے ہے
بیابان مین اور مجموع ان سب کا نزدیک کرسی کے مانند ایک حلقہ کے ہے بیابان مین پس
حضرت نے اس آیت کو تلاوت فرمایا وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ یعنی اوسکی کرسی نے
آسمان و زمین کو گہیر لیا ہی اور مجموع ان سب کا نزدیک عرش کے مانند ایک حلقہ کے ہی
بیابان مین پس حضرت نے یہ آیت پڑہی کہ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى یعنی حق سبحانہ
وتعالیٰ عرش کے اوپر غالب ہی اور فرمایا کہ ملائکہ عرش کو باوجود اس عظمت کے بسبب برکت
اس قول کے اوٹہائے ہوے ہین کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ انتہی
مین اس زمانے کی نئی روشنی والون سے بہت ڈرتا ہون کہ وہ اسطرح کے احادیث کو دیکہکر شاید
اپنا ایمان نہ لائین اور بحث و جدال پیدا کرین اور شاید بعض نافہم ہنسین بہی لیکن باعث اسکا
یہی ہوگا کہ وہ لوگ عظمت و جلالت و قوت و قدرت حق سبحانہ و تعالیٰ مین غور و فکر
نہین کرتے ورنہ اسطرح کے امور مین کچہ اونکو استبعاد نہو اور مین اس مقام پر ایک دلیل
بتین سے اونکو قائل کر سکتا ہون اور یون نامعقولیت کی تو بات ہی اور ہی اور وہ یہ ہی
کہ حکما و فلاسفہ نے عموماً اور دانایان فرنگ نے خصوصاً جو اپنی عقل انسانی سے آلات رصدیہ
بنائے ہین جب اونکے ذریعہ سے اجرام سماویہ کو دیکہتے ہین تو وہ کسقدر بزرگ و عظیم معلوم
ہوتے ہین چنانچہ وہ لوگ اس بات کے قائل ہین کہ چاند قریب قریب تمام روے زمین
کے ہی اور بعض ستارونکو وہ لوگ کل کرہ زمین سے بڑا سمجہتے ہین کہ جو یہان سے دیکہنے مین
کسقدر چہوٹے معلوم ہوتے ہین اور آفتاب کو کہتے ہین کہ ہزارون حصہ زمین سے بڑا
ہی پس اگر یہ باتین کسی ایسے شخص سے کہیں کہ جو ان علوم کو نہ جانتا ہو اور آلات
رصدیہ سے بالکل واقف نہو تو کیا اوسکو عجیب و غریب نہ معلوم ہونگے اور کیا وہ ان

باتونکے اوپر نہ پہنچیگا پس یہی حالت ان مدعیان عقل کی ہی کہ جن امور پر مطلع نہین ہین جب اونکو سنتے ہین تو اپنی نافہمی سے اونکا یقین نہین کرتے اور اپنی عقل و ادراک کے عجز و قصور کے قائل نہین ہوتے اور انبیا و اوصیا علیہم السلام کے اقوال پر ایمان نہین لاتے اور یہ نہین سمجھتے کہ انبیا علیہم السلام کو جو کچھہ معلوم ہوتا ہی وہ وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہی اور اوصیا علیہم السلام کو جو کچھہ دریافت ہوتا ہی وہ انبیا علیہم السلام سے ہماری عقل ناقص کو اس مین کیا دخل ہی اور پھر جب ہم اس بات کے قائل ہو گئے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت محدود نہین ہی اور وہ جو چاہے پیدا کر دے تو پھر ان باتون مین خلاف عقل کونسا امر ہی غایۃ الامر یہ ہی کہ جن مخلوقات حق سبحانہ و تعالیٰ کو ہم معائنہ و ملاحظہ کرتے ہین اونکی عظمت و بزرگی ہم کو اپنی آنکھہ سے معلوم ہوتی ہی اور جن چیزونکو ہم نہین دیکھہ سکتے اونکی عظمت و بزرگی اس سے بہت زیادہ ہی اور اوسکے حالات ہم کو انبیا علیہم السلام کے ذریعہ سے معلوم ہوتے ہین پس کوئی بات اس مین خلاف عقل دمحال نہین ہو سکتی حالانکہ فلاسفہ سابق و حال نے آلات رصدیہ کو بہت قوت دی اور نہایت کوشش کی لیکن اونکا اخر تو اب تک کچھہ نہ پہونچسکا آخر عاجز و حیران ہو کر رہ گئے اور ثوابت کی کیفیت کچھہ نہ دریافت کر سکے پس کیا یہ گمان نہین ہو سکتا کہ ہر ستارہ کہ جو ثابت ہی اور بسبب بُعد کے آلات رصدیہ کا اوس تک کچھہ اثر نہین پہونچسکتا وہ بجاے خود مثل آفتاب کے یا اوس سے بھی زیادہ بزرگتر و روشن تر ہو پس ای انسان ضعیف البنیان تو اپنی عقل ناقص سے حق سبحانہ و تعالیٰ کی قدرت کی تاثیرات اور مدلولات کو کہان تک دریافت کر سکتا ہی اور اوسکی مخلوقات کا کیونکر احاطہ کر سکتا ہی اور جب خالق کی قدرت محدود نہین ہی تو اوسکی مخلوقات کی عظمت و بزرگی کی حد تجھکو کیونکر معلوم ہو سکتی ہی حالانکہ اگر تو غور و تامل سے ملاحظہ کرے تو معلوم ہو جائے کہ انسان کی زیادہ سے زیادہ آلہ ادراک دو مین ایک باصرہ کہ جس سے

مرئیات کو دیکھتا ہی اور ایک دل کہ جس سے معقولات کا تعقل کرتا ہی پس باصرہ کا یہ حال ہی
کہ ایک مسور کی دال کے برابر چیز اوسکو چھپا لیتی ہی اور دل کی یہ مقدار ہی کہ اگر ایک طائر
اوسکو کہا جاوے تو اوسکا پیٹ نہ بھرے تنبیہ اے ناظر کتاب معلوم نہیں کہ تو میرے مطلب کو
بخوبی سمجھا ہا نہیں اگر سمجھ گیا ہی اور طریق علاج تیرے ذہن میں آگیا ہی تو ہو المقصود اور اگر
نہیں سمجھا تو میں تیری غفلت و عدم تدبر و تفکر کے سبب سے تجکو معذور سمجھتا ہون
اور عظمت و جلالت و قدرت حق سبحانہ و تعالی میں فکر کرنے سے اور اوسکو یاد رکھنے
سے جسطرح علاج امراض باطنیہ کا ہوتا ہی اوسکو بتصریح ایک مختصر تقریر میں بیان
کرتا ہون اب تو اوسکو غور سے سن اور سمجھ اور وہ یہ ہی اے عزیز یہ تو تو بخوبی جانتا ہی
کہ خالق جمیع مخلوقات کا حق سبحانہ و تعالی ہی پس جب تو نے نظر غور و فکر سے دیکھا
کہ اوسنے آسمان کو کسقدر عظیم و رفیع پیدا کیا ہی اور اوسکو کسقدر روشنی و ضیا عطا
فرمائی ہی اور زمین کو کسطرح بچھایا ہی اور پہاڑونکو اوسکے اوپر نصب فرمایا ہے اور
نہرونکو اوس میں جاری کیا ہی طرح طرح کے نباتات و اشجار میوہ دار اوس میں اگائی
ہین اور انواع و اقسام کے وحوش و طیور کو کہ جنکے اقسام مختلفہ کو کوئی دریافت ہی
نہیں کر سکتا اوس میں پیدا فرمایا ہی اور انسان ضعیف البنیان کو ان سب پر حکومت
و سلطنت اور قہر و غلبہ عطا فرمایا ہی اور سمندرون کو کسقدر وسیع اور عریض اور عمیق بنایا
ہی کہ جنکی مسافت زمین سے زیادہ ہی اور عجائب مخلوقات اور غرائب مصنوعات
اوس میں رکھے ہین اور ظاہر ہی کہ ان سب کی تفصیل کہ جو انسان تہوڑے سے
غور و فکر سے دریافت کر سکتا ہی بڑی بڑی کتابون میں بھی نہیں آسکتی تو کیا
ان سب مخلوقات عظیمہ و بدیعہ سے تجھکو یہ ثابت نہوگا کہ انکا خالق کیسا عظیم و اجل
و حکیم و علیم ہی اور جب اوسکی عظمت و جلالت و علم و قدرت تیرے ذہن میں اور عقل
میں راسخ ہو گئی تو پھر ایسی حالت میں بھی تو اوسکی مخالفت و نافرمانی کریگا اور

نفس خبیث اور شیطان لئیم کا پیرو ہوگا اور دنیاے ناپائدار کی محبت کے سبب سے
گناہون مین مبتلا ہوگا ای شخص دنیا کے ایک بادشاہ کی بلکہ ایک حاکم کی بلکہ ایک
رئیس کی کوئی مخالفت نہین کرتا اور اگر کرتا ہی تو اپنے تئین معرض ہلاکت و نقصان
مین ڈالتا ہی حالانکہ بادشاہ دنیا کا زیادہ سے زیادہ یہ اختیار ہی کہ وہ اپنے عاصی کو
قتل کرے اور حاکم و رئیس کا یہ اختیار ہی کہ وہ انکے مخالف کو کچھ نقصان پہنچائے یا اپنے
نفع کو اوس سے باز رکھے پس ای عاصی و گنہگار و نافرمان کیا تو اللہ واحد و قہار کو حکام
دنیا کے برابر بھی نہین سمجھتا ہی کہ جو اوسکے مخالفت کرتا ہی حالانکہ وہ مالک الملوک و
سید السادات ہی اور یہ ظاہر ہی کہ جسکو جسقدر عظمت و قدرت ہوگی اوسی قدر وہ اپنے
مخالف عاصی و گنہگار کو سزاے سخت و عذاب عظیم مین مبتلا کریگا پس کیا حق سبحانہ و
تعالی کو حکام دنیا کے برابر بھی قوت و قدرت نہین ہی کہ تو اونکی سزا سے ڈرتا ہی اور
اوسکے عذاب کا خوف نہین کرتا ہی حالانکہ وہ خود فرماتا ہی فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ
عَذَابَهُ أَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ ترجمہ پس اوسدن (یعنی بروز قیامت)
نہ عذاب کریگا مانند عذاب کرنے خداوند عالم کے کوئی شخص اور نہ باندھیگا آگ کی
زنجیرون وغیرہ مین مانند باندھنے خداوند عالم کے کوئی شخص نہی ای شخص تو اس
بات کو بھی غور سے دیکھہ اور سمجھہ کہ دنیا مین جب کسی شخص کا کسی کو کچھہ خوف ہوتا ہی
یا مروت ہوتی ہی اور خواہ مخواہ ایسے کسی فعل کے کرنیکا ارادہ کرتا ہی کہ جو موجب اوسکی
ناراضی و خفگی کا ہو تو اوسکے سامنے نہین واقع کرتا بلکہ اوسکی غیبت مین چھپا کے
کرتا ہی اور یہی چاہتا ہی کہ وہ اسپر مطلع نہو اور تو ایسا بے خوف اور بے حیا اور بے شرم
ہی کہ خداوند عالم کے سب گناہونکو اوسکے سامنے کرتا ہی کیا تو نہین جانتا کہ وہ ہر جگہہ
حاضر و ناظر اور ہر شخص کے ہر قول و فعل سے واقف و ماہر ہی بلکہ ہر شخص کے دل کے
خیال تک کو جانتا ہی چنانچہ وہ خود فرماتا ہی کہ قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ

تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ کہہ ای محمد صلعم اگر چھپاؤ تم جو کچھ کہ تمہارے دلون مین ہی یا ظاہر کرو اوسکو جانتا ہو
اوسکو اللہ اور وہ جانتا ہی جو کچھ آسمانون مین ہی اور جو کچھ کہ زمین مین ہی اور اللہ اوپر
ہر چیز کے قادر ہی انتہی ونیز فرماتا ہی اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ط
اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ ثِيَابَهُمْ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ترجمہ آگاہ ہو کہ تحقیق وہ کافر پیچیدہ کرتے ہین اپنے سینو نکو تاکہ چھپائین
وہ لوگ اپنے تئین اللہ سے آگاہ ہو کہ جسوقت اوڑھ لیتے ہین وہ لوگ اپنے کپڑونکو
تو جب بھی جانتا ہی اللہ جس چیز کو کہ وہ چھپاتے ہین اور جس چیز کو کہ وہ ظاہر کرتے
ہین تحقیق کہ وہ جاننے والا ہی دلونکے بھیدونکا انتہی پس ای مسلمان عاصی ونافرمان
کیا تو بھی کافرون کی طرح ارادہ کریگا کہ اپنے گناہونکو کہ خداے علیم وخبیر سے چھپائے
پس اگر تو ایسا ارادہ بھی کرے تو کیا چھپا سکیگا پس اس تقریر مختصر سے واضح و
لائح وظاہر و روشن ہو گیا کہ جب آدمی حق سبحانہ و تعالیٰ کی عظمت و جلالت و علم و قدرت
مین تفکر کرے اور اوسکو ہر وقت یاد رکھے اور اوسکو ہر جگہہ حاضر و ناظر سمجھے تو پھر کیونکر
ممکن ہی کہ پیروی خواہشہای نفسانی و وساوس شیطانی و محبت دنیاے فانی مین
مبتلا ہو کر اوسکے گناہ اوسی کے سامنے کرے اور نہ اوس سے کچھ خوف و دہشت ہو
اور نہ کچھ شرم و حیا ولیکن انسان غفلت مین مبتلا ہی اور لذات دنیا مین از خود رفتہ
اور اوسکے نشۂ محبت سے مست و دیوانہ اس سبب سے اوسے نہ کچھ سوجھائی دیتا ہی
نہ سجھائی دیتا ہی دوسرا علاج غور و فکر کرنا نعمتہاے الٰہی اور اوسکے فیوض و
افضال نامتناہی مین اور ان دونون مین محل غور و فکر ایک ہی ہی اس سبب سے
کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت و احسان سے انسان ضعیف البنیان کو
ایسا مرتبہ رفیعہ عطا فرمایا ہی کہ مخلوقات مین سے کوئی چیز ایسی نہین ہی کہ جو باعث

اسکے نفع وفائدہ کا ہونا چنانچہ حق سبحانہ وتعالی خود فرماتا ہی وَسَخَّرَ لَكُمْ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مِنْهُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ترجمہ اور مسخر کردیا اسد نے واسطے تمہارے اون چیزونکو کہ جو آسمان مین ہین اور جو زمین مین ہین سب کو کہ یہ سب اوسی اسد کی جانب سے ہین تحقیق کہ اس مین البتہ نشانیان ہین قدرت الٰہی و نعمتہای نامتناہی کی واسطے اون لوگون کے کہ جو فکر کرتے ہین انتہی چونکہ بیان عظمت وقدرت وعلم وحکمت حق سبحانہ وتعالی مین مین نے فقط ایک آیت لکھی ہی کہ جسمین خلقت آسمان وزمین مین فکر کرنیکا ذکر ہی اور اسی طرح بیان بھی جو مین نے ایک آیت لکھی وہ بھی جامع ہی لیکن میرا کسی طرح دل نہین مانتا کہ اسی قدر پر اکتفا کرون لہذا چند آیات بینات اور کلام مجید سے نقل کرتا ہون کہ گویا ان دونون آیتون مین جو اجمال ہی اوسکی وہ تفصیل ہین هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لَكُمْ مِنْهُ شَرَابٌ وَمِنْهُ شَجَرٌ فِيهِ تُسِيمُونَ ۝ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُونَ وَالنَّخِيلَ وَالْأَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ۝ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ۝ وَمَا ذَرَأَ لَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَةً لِقَوْمٍ يَذَّكَّرُونَ ۝ وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ۝ وَأَلْقَى فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِكُمْ وَأَنْهَارًا وَسُبُلًا لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۝ وَعَلَامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ۝ أَفَمَنْ يَخْلُقُ كَمَنْ لَا يَخْلُقُ أَفَلَا تَذَكَّرُونَ ۝ وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوهَا إِنَّ اللّٰهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ ترجمہ وہی اسد ہی جسنے نازل کیا آسمان سے پانی کو تمہارے پینے کے واسطے ونیز اوسکے سبب سے درخت اگتے ہین کہ تم اوس مین اپنے جانورون کو چراتے ہو اوگاتا ہی اسد تمہارے لیے

اوسی پانی کے سبب سے کہیتی کو اور زیتون کو اور خرمے کے درختونکو اور انگور کو اور ہر قسم کے میوونکو تحقیق اس بات مین البتہ نشانی ہی واسطے ایسے لوگونکے کہ جو فکر کرتے ہین اور مسخر کیا ہی اللہ نے واسطے تمہارے رات کو اور دن کو اور آفتاب کو اور ماہتاب کو اور ستارے بہی مسخر ہین ساتہہ حکم خدا کے اس بات مین تحقیق البتہ نشانیان ہین واسطے اون لوگون کے کہ جو سمجہتے ہین اور جو کچہہ پیدا کیا ہی تمہارے واسطے زمین مین (یعنی انواع و اقسام کے نباتات) مختلف ہین رنگ اوسکے تحقیق اس بات مین البتہ نشانی ہی واسطے اون لوگونکے کہ جو یاد رکہتے ہین اور وہی اللہ ہی جسنے مسخر کردیا دریا کو تاکہ کہاوتم اوس سے گوشت تازہ اور نکالو تم اوس سے زیور (یعنی موتی وغیرہ) کہ پہنتے ہو اوسکو اور دیکہیگا تو کشتیونکو کہ پانی کو پہاڑتی ہوئی چلتی ہین اوس مین اور اسواسطے مسخر کیا ہی دریا کو کہ طلب کرو تم فضل خدا کے (یعنی تجارت وغیرہ کے ذریعہ سے روزی طلب کرو) اور تاکہ شکر کرو تم اور گاڑی ہین زمین مین پہاڑ اوسلیے کہ جنبش نہ کہا جائے تم کو لیکر اور بنا ئین تمہارے واسطے نہرین اور راستے تاکہ تم راہ پاؤ (یعنی راستہ نہ بہول جاؤ) اور نشانیان راہ کے اور ستارونکے حساب سے بہی لوگ راہ پاتے ہین کیا جو پیدا کرتا ہی مانند اوسکے ہی کہ جو نہین پیدا کر سکتا (یعنی بت وغیرہ معبود کفار) کیون نہین یاد کرتے ہو تم لوگ اور اگر شمار کیا چاہو خدا کی نعمتون کا تو نہ شمار کر سکوگے تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہی انتہی ان آیات کے قبل چند آیات مین چارپایے جانورون کا اور اون مین جو انسان کے لیے نعمتین ہین اونکا بیان ہی اور سواریون کا بہی ذکر ہی لیکن چونکہ وہ آیات مین اسی فصل دوم مقام مذمت رہبانیت مین مع ترجمہ نقل کر چکا ہون لہذا اونکا اعادہ یہان نہین کیا و نیز فرماتا ہی اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِىَ فِى الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ

وَالنَّهَارَ ۝ وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ ۚ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تُحْصُوهَا ۗ إِنَّ
الْإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ ۝ ترجمہ اللہ ایسا ہی کہ پیدا کیا ہی اوسنے آسمانونکو اور زمین کو
اور نازل کیا ہی آسمان سے پانی پس انکالا ہی بسبب اوسی پانی کے تمہارے لیے روزی کو
میوونکی قسم سے اور مسخر کردین تمہارے واسطے کشتیان تاکہ جاری ہون دریامین اوسکے
حکم سے اور مسخر کردیا واسطے تمہارے آفتاب کو اور چاند کو کہ ہمیشہ چلنے والی ہین اور
مسخر کردیا واسطے تمہارے رات کو اور دن کو اور عطا کیا تم کو ہر چیز مین سے کہ جو تم نے
اوس سے مانگی اور اگر شمار کیا چاہو خدا کی نعمتونکا تو نہ شمار کرسکوگے تحقیق انسان البتہ
ظلم کرنے والا ہی ناشکری کرنے والا انتہی ای انسان ضعیف البنیان اب تو بنظر غور و
تامل ملاحظہ کر کہ تجھہ ایسے ضعیف و نحیف کے لیے منعم حقیقی نے کیسی کیسی نعمتہای عظیمہ
و جسیمہ پیدا فرمائین ہین پس کیا اس نظر و فکر کے بعد بھی تو اپنے پروردگار کی نافرمانی
سے باز نہ آئیگا اور اوسکی معصیت کیے جائیگا کیا تو دنیاے فانی مین ہمیشہ رہیگا اور اپنے
خالق و منعم کیطرف کبھی بازگشت نہ کریگا اور پہر جو وہ اوس دن تجھسے پوچھیگا کہ میری
ان سب نعمتونکا یہی عوض تہا کہ تو دنیا کی زندگانی چند روزہ پر مغرور ہو جائے اور
اپنے نفس کی پیروی کرے اور شیطان کا فریب کہائے اور میری نافرمانی اور معصیت
کرے اور عبادت و اطاعت نہ بجالاے تو اسکا کیا جواب دیگا اگر تجھے کچھہ خوف خدا
نہین ہی تو کچھہ شرم بھی نہین ہی آخر اس بیحیائی کا نتیجہ اور اس ناشکری کا انجام کیا ہی
کیا تو یہی چاہتا ہی کہ اس آیۂ وافی ہدایہ کا مصداق ہو کہ ان الانسان لظلوم کفار
یعنی تحقیق انسان البتہ ظلم کرنے والا ناشکری کرنے والا ہی تیسرا علاج ذکر ہے
ای ناظر کتاب اگر کچھہ بھی تجکو چشم بصیرت و شرم و حیا و خوف خدا ہی تو اس بیان
مختصر سے طریقۂ علاج بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا مگر ذکر کو تو شاید ابھی اچھی طرح نہ سمجھا
ہوگا گو اوسکا بیان مختصر ضمن فکر مین خصوصاً آیۂ اولی مین آگیا ہی مگر تاہم مین یہان

اوسکی تفصیل مختصر لکھتا ہون ابتداء تبصرہ ہذا مین مین لکھہ چکا ہون کہ ذکر کے معنی یاد
رکھنے کے بہی ہین خواہ اون باتون کا یاد رکھنا کہ اپنی نظر و فکر سے حاصل ہون اور خواہ
اون باتونکا کہ جو کسی کے وعظ و نصیحت سن کے یا طریقۂ عمل دیکھہ کے حاصل ہون
اور یہ امر اظہر من الشمس ہی کہ بغیر یاد رکھنے کے کسی طرح کے وعظ و نصیحت سے انسان
منتفع نہین ہو سکتا اور پہر فقط یاد رکھنا کافی نہین ہی بلکہ اوسپر عمل بہی کرنا چاہیے
چنانچہ مین کتاب بیبن اسجاۃ سے اسکے ایک مثال تمام لکھتا ہون کہ جب دہقان یعنی
کاشتکار تخم کو زمین مین بوتا ہی اور مٹی مین لیکر چہڑکتا ہی تو بعضے دانے کہیت کے
باہر راہ مین گرتے ہین اور اونکو چڑیان جلد کہا جاتی ہین اور بعضے ایسے پتہر پر گرتے
ہین کہ کچہہ خاک اوسپر جم گئی ہو پس وہ دانے اوگتے ہین اور بڑہتے ہین لیکن جب
اونکی جڑ پتہر پر پہونچتی ہی تو خشک اور ضایع ہو جاتے ہین اور بعض اون مین سے
ایسی زمین پر گرتے ہین کہ جسمین کانٹے ہون پس وہ اوگتے بہی ہین اور بالیان بہی
اون مین نکلتی ہین مگر کانٹے اون مین لپٹ جاتے ہین اور اونکو ضایع اور برباد کر دیتے
ہین اور بعضے ایسی زمین پر گرتے ہین کہ وہ عمدہ ہی اور سب عیبون اور آفتون سے
پاک ہی وہ اوگتے بہی ہین اور نمو بہی اچہی طرح کرتے ہین اور پہل بہی اونکے پاک و
پاکیزہ ہوتے ہین پس مثال دہقان کی واعظ ہی اور مثال تخم کی اوسکی باتین ہین
کہ جو مشتمل ہوتی ہین وعظ و نصیحت پر اور جو دانے کہیت کے باہر گرتے ہین اور چڑیان
اونکو کہا جاتی ہین پس مثل اون باتون کے ہین کہ انسان کے کان مین پڑتی ہین اور
دل مین اثر نہین کرتین اور جو دانے کہ پتہر کے اوپر گرتے ہین اور بعد اوگنے کے خشک
ہو جاتے ہین وہ مثل اون باتون کے ہین کہ کوئی شخص اونکو سنے اور اوسکو اچہی طرح
معلوم ہون اور دل سے سمجہے مگر یاد نہ رکہے اور جو دانے کہ اوگتے ہین اور کانٹے
لپٹ کے اونکو خشک کر دیتے ہین مثل اون باتون کے ہین کہ سننے والا اونکو سنے اور

سمجھے اور یاد رکھے مگر جب اوسپر عمل کرنیکا وقت آئے تو خواہشہای نفسانی اور وساوس
شیطانی اوسکو عمل کرنے سے مانع ہون اور اوس وعظ و نصیحت کو ضایع کردین اور جو
دانے کہ سب آفتون سے سالم رہتے ہین مثل ون ہاتو نکے ہین کہ انسان اپنی عقل سے
اونکو سمجھے اور یاد رکھے اور اوسپر عمل بہی کرے اور یہ اوس وقت مین ہو سکتا ہو کہ خواہشہای
نفسانی کو اپنے دل سے دور کردے اور شیاطین جن و انس کی پیروی سے باز رہے اور
اپنے نفس کو صفات قبیحہ سے پاک کرے انتہی اور اس آیۂ وافی ہدایہ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ
بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ الآیہ مین کہ جسکی یہ تفسیر ہو جو آخر کی لفظ ہو کہ یعظکم لعلکم
تذکرون اوس مین بہی تذکر سے یہی مراد ہو کہ انسان کلام وعظ و نصیحت کو سنے اور اسکو
یاد رکھے اور اوسپر عمل کرے و نیز حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہو وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ
فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ترجمہ اور البتہ تحقیق آسان کردیا ہو ہم نے قرآن کو واسطے ذکر کے
(یعنی نصیحت کو یاد رکہنے کے) پس ہو کوئی یاد رکہنے والا انتہی او ناظر کتاب کاش تو اپنے
خالق و مالک و منعم کی دعوت کو قبول کرے اور قرآن سے نصیحت حاصل کرے اور اوسمین
جو مواعظ بلیغہ ہین وہ یاد رکھے اور اوسپر عمل کرے و نیز حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہو وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ترجمہ البتہ تحقیق ہلاک کردیا ہم نے اگلے زمانون مین
تمہارے ہم مذہبونکو ای کافرو پس ہو کوئی نصیحت کو یاد رکہنے والا انتہی ای ناظر کتاب اگر
تجکو یون نصیحت کا اثر نہین ہوتا تو اس تخویف و تہدید سے ڈر اور خدا کا خوف کر کیا جسنے
قوم عاد و ثمود وغیرہ کو ایسے عذاب سخت سے ہلاک کیا وہ تیری ہلاکت پر قادر نہین ہو
اور اگر دنیا مین تو اوسکے رحم و کرم کے سبب سے بچ بہی گیا اور اسی طرح معاصی مین مبتلا
رہا اور بغیر توبہ و انابت کے مرا تو آخرت مین عذاب سخت سے کیونکر بچیگا و نیز حق سبحانہ
و تعالی فرماتا ہو اِنَّا لَمَّا طَغَی الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِيَةِ ۙ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً
وَّ تَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ترجمہ تحقیق جسوقت کہ طغیانی کی پانی نے طوفان کے تو اوٹہایا

ہم نے تم کو یعنی تمہارے اجداد کو نوح کی کشتی میں کہ جو جاری ہونے والی تھی پانی میں تاکہ گردانیں ہم اوس بات کو یعنی کافروں کے ہلاک کرنیکو اور مومنوں کے نجات دینے کو، واسطے تمہارے نصیحت اور عبرت اور تاکہ یاد رکھے اس نصیحت کو ایسا کان کہ جو یاد رکھنے والا ہی انتہے کشاف میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہی کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو جناب رسول خدا صلعم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا کہ مین نے خدا سے دعا مانگی ہی کہ تیرا کان ایسا ہی کر دے یا علی (یعنی جو کچھ تو سنے پھر بھولے نہین) حضرت علی علیہ السلام سے منقول ہی کہ مین بعد اس دعا کے کسی چیز کو نہین بھولا اور ممکن نہین ہی کہ مین کوئی بات بھول جاؤن انتہے ونیز حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِن كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ترجمہ اور البتہ تحقیق کہ بیان کیا ہم نے واسطے لوگوں کے اس قرآن مین ہر مثال کو تاکہ وہ لوگ یاد رکھین انتہی ونیز فرماتا ہی كِتَابٌ أَنزَلْنَاهُ إِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ترجمہ یہ قرآن ایک کتاب مبارک ہی کہ نازل کیا ہی ہم نے اسکو طرف تیرے تاکہ غور و فکر کرین لوگ اوسکی آیتون مین اور تاکہ نصیحت کو یاد رکھین صاحبان عقل اے شخص اگر تو اپنی زندگی مین ان نصیحتونکو قبول کریگا تو بیشک وہان یاد کریگا لیکن اوس یاد کرنیکا نتیجہ کیا ہوگا سوا افسوس و حسرت اور پشیمانی اور ندامت کے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۚ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّىٰ لَهُ الذِّكْرَىٰ ترجمہ اور لایا جائیگا جس روز جہنم اوس روز یاد کریگا انسان اور کہان فائدہ دیسکتا ہی اوسکو یاد کرنا انتہی ونیز اہل جہنم کے باب مین فرماتا ہی وَالَّذِينَ كَفَرُوا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضَىٰ عَلَيْهِمْ فَيَمُوتُوا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُم مِّنْ عَذَابِهَا ۚ كَذَٰلِكَ نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ ۝ وَهُمْ يَصْطَرِخُونَ فِيهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُم مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَن تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ ۖ فَذُوقُوا فَمَا لِلظَّالِمِينَ مِن نَّصِيرٍ ترجمہ اور جو لوگ کہ کافر ہوے اونکے واسطے آگ ہی

دوزخ کی نہ اونپر حکم کیا جاتا ہی کہ مرجاوین اور نہ کم کیا جاتا ہی اون لوگون سے کچہ بہی عذاب سطرح
سزا دیتے ہین یا ہم ہر منکر کو اور وہ لوگ چلاوینگے اوس آتش جہنم مین کہ ای پروردگار ہمارے
نکال ہمکو اس آگ سے تا کہ بجا لاوین ہم عمل نیک سوا اوس عمل کے کہ جو ہم پہلے کرتے تہے
اونکو جواب دیا جائیگا کہ کیا نہین عمر دی لمبی تہی تمکو اسقدر کہ نصیحت کو یاد رکہتے اوس مین
جو شخص کہ یاد رکہنے کا ارادہ کرے اور آیا تہا تمہارے پاس ڈرانے والا عذاب الٰہی
سے پس اب جب تم نے اون [illegible] تو چکہو تم اس عذاب کا مزہ کہ ظالمون کے واسطے
کوئی مددگار [illegible] قسم ذکر کی یاد الٰہی ہی اور اسکی دو قسمین ہین
[illegible] نہین ہی بلکہ کسی وقت حق سبحانہ و تعالیٰ کی
[illegible] وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ ترجمہ
اور یاد کر تو اپنے پروردگار کو [illegible] سے اور ڈر سے اور آہستہ آہستہ صبحکو
اور شام کو اور نہو تو غافلون مین سے انتہی و نیز فرماتا ہی يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ
ذِكْرًا كَثِيرًا وَسَبِّحُوهُ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ترجمہ ای وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو یاد کرو
اللہ کو یاد کرنا بہت اور تسبیح پڑہو اوسکی صبحکو اور شام کو انتہی و نیز فرماتا ہی وَاذْكُرُوا اللَّهَ
كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ترجمہ اور یاد کرو تم اللہ کو بہت تا کہ نجات پاؤ انتہی و نیز فرماتا
ہی فَإِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَى جُنُوبِكُمْ ترجمہ پس
جبوقت ادا کر چکو تم نماز کو پس ذکر کرو اللہ کا کہڑے ہونے کی حالت مین اور بیٹہنے کی حالت
مین اور کروٹین بدلنے کی حالت مین انتہی و نیز فرماتا ہی وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا
ترجمہ اور یاد کیا کر نام اپنے پروردگار کا صبح اور شام انتہی ای شخص حق سبحانہ و تعالے نے
تمکو اسقدر نعمتین عطا فرمائی ہین کہ جسکی حد اور انتہا نہین ہی اور تجکو اوسکا نام لینا اور یاد
کرنا ہی دشوار ہی حالانکہ وہ فرماتا ہی يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ هَلْ

مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ
ترجمہ اے لوگو یاد کرو تم نعمت خدا کو کہ جو تمہارے اوپر ہے کیا کوئی پیدا کرنے والا ہے سوا
خدا کے روزی دیتا ہے تم کو اسمان سے دکر مینہہ برساتا ہے) اور زمین سے دکر دانہ
اوگاتا ہے) نہین ہے کوئی معبود سوا اوسکے پس کہان تم لوگ پہرے جاتے ہو انتہی اور
اسطرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین مین کہان تک لکہہ سکتا ہون اور دوسری قسم
یاد الٰہی کی وہ ہے کہ جو عبادات و احکام معینہ پر موقوف ہو اور ان دونون قسمون کے بہت سے
اقسام ہین اور جو شخص کہ صاحب دل ہوگا وہ اس بات کو بخوبی سمجہہ لیگا کہ یاد خدا سے
بہتر کوئی علاج انسان کے امراض باطنیہ کا نہین ہے اور اگر کوئی شخص یون نہ سمجہے تو دلائل
عقلیہ و نقلیہ اسپر شاہد ہین مثلاً جب حق سبحانہ و تعالیٰ کی عظمت و جلالت کو یاد کرے گا تو
اوس سے خواہ مخواہ خوف پیدا ہوگا کہ جو باعث ہوگا معاصی کے بچنے کا اور عبادات کے
بجالانے کا اور جب حق سبحانہ و تعالیٰ کی نعمتونکو یاد کریگا تو اوس سے منعم حقیقی کی محبت
دل مین بڑہیگی اور ظاہر ہے کہ کوئی شخص اپنے حبیب و دوست کی مخالفت نہین کرتا اگرچہ وہ
ادنیٰ آدمی ہو چہ جا کہ ایسا حبیب و دوست کہ جو مالک السموات والارض ہے و نیز منعم و
محسن کی نافرمانی کرنا کمال بے شرمی و بے حیائی ہے اور پہر ویسا منعم و محسن کہ جو رزاق
عباد و مالک مبدء و معاد ہے اور یہ ظاہر ہے کہ اپنے منعم کا ہر گناہ و عصیان و تمرد و طغیان اور
اوسکی نعمتون کا سہو و نسیان ناشکری و کفران ہے چنانچہ ارحم الراحمین کس رافت و رحمت
و محبت سے اپنے بندونکو مخاطب کرکے فرماتا ہے فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا
تَكْفُرُوْنِ ترجمہ پس ذکر کرو تم میرا مین بہی ذکر کرونگا تمہارا اور شکر کرو میرا اور ناشکری
نہ کرو انتہی اس آیہ وافی ہدایہ سے بتصریح معلوم ہوگیا کہ منعم حقیقی کا ذکر کرنا اور اوسکو یاد
کرنا شکر نعمت ہے اور اوسکے ذکر کو ترک کرنا اور اوسکو بہول جانا کفران نعمت ہے اور تفسیر صافی
سے چند احادیث کا ترجمہ مین اس مقام پہ لکہتا ہون کہ ناظرین کے لیے باعث عبرت

جزبت و شرم و حیا ہو حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام سے
منقول ہو کہ جسقدر اہل طاعت و عبادت حق سبحانہ و تعالی کے ذکر کرتے ہین اوس سے
زیادہ وہ اونکا ذکر کرتا ہو کیا تو نہین دیکھتا کہ وہ فرماتا ہو اذکرونی اذکرکم و نیز حضرت
امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہو کہ ذکر کرو اللہ کا ہر مقام مین کہ وہ تمہارے
ساتھ ہو اور کافی مین حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہو کہ اللہ عز و جل
فرماتا ہو کہ ای بیٹے آدم کے ذکر کر تو میرا مجمع مین مین بھی ذکر کرونگا تیرا ایسے مجمع مین
کہ جو تیرے مجمع سے بہتر ہو (یعنی فرشتون مین) و نیز اونہین حضرت سے منقول ہو کہ
تحقیق نہین ذکر کرتا کوئی بندۂ مومن اللہ کا مگر یہ کہ ذکر کرتا ہو اللہ اوسکا ساتھ خیر کے
پس اپنے دل و جان سے اوسکی عبادت مین کوشش کرو اور کتاب خصال مین حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہو کہ بلا مین کہ جو اللہ کی جانب سے ہو صبر لازم ہو
اور قضا کہ جو اللہ کی جانب سے ہو اوس مین تسلیم و رضا فرض ہو اور نعمت مین کہ جو
اللہ کی جانب سے ہو شکر کرنا فرض ہو اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہو
کہ خدا کی ہر نعمت کا شکر پرہیزگاری ہو ہر ایسی چیز سے کہ جو خدا نے حرام کی ہے انتہی
ای ناظر کتاب اگر تجکو اسقدر بھی کافی نہین ہو تو مین کلام مجید سے ایک ایسی آیت
لکھتا ہون کہ جس سے بتصریح ثابت ہو کہ ذکر مطلق اور ذکر مقید دونون مانع ہین ارتکاب
جمیع معاصی و قبائح سے اور یہی علاج ہو امراض باطنیہ انسان کا اور وہ آیۂ وافی
ہدایہ یہ ہو اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ
ترجمہ تحقیق نماز منع کرتی ہو ارتکاب فحشاء اور منکر سے اور البتہ ذکر اللہ کا بزرگتر
ہو انتہی یہ بندۂ ضعیف فصل سوم فاتحۃ الکتاب کے شروع مین اس امر کو بخوبی
ثابت کر چکا ہو کہ لفظ فحشاء و منکر ایسے عام ہین کہ جمیع معاصی و قبائح و شنائع کو
شامل ہین اور اس آیۂ کریمہ مین ان دونون لفظون پر الف و لام استغراق کا داخل کر

اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ نماز کہ جو ذکر مقید ہی اور ذکر مطلق کہ جسکا ذکر اوسکے بعد ہے یہ
دونون چیزین کل برائیون کی مانع ہین اب تجکو اس امر کے تسلیم کر لینے مین کیا عذر ہو سکتا ہی
کہ ذکر خدا علاج ہی جمیع امراض باطنیہ انسان کا ہان البتہ یہ بات تو یا کوئی دوسرا اس کتاب کا
مطالعہ کرنے والا کہیگا کہ ہم اکثر لوگونکو دیکھتے ہین کہ نماز پنجگانہ بھی بجا لاتے ہین اور وظائف
کے بھی بہت پابند ہوتے ہین اور تسبیح اور کنٹھا ہاتھ ہی مین لیے رہتے ہین لیکن گناہون سے
باز نہین آتے لہذا اسکے جواب مین جو کچھ مین کہتا ہون اوسے گوش دل سے سن اور سمجھ
اور اوسپر عمل کر وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ اے عزیز اگر تو مسلمان
ہو اور خدا اور رسول و قرآن پر ایمان لایا ہی تو اسکو بالیقین اقرار کریگا کہ کلام خدا حق و صدق
و راست و درست ہی اور یہ امر بھی بدیہی ہی کہ اکثر لوگ نماز بھی پڑھتے ہین اور معاصی
سے باز بھی نہین رہتے پس تجکو اسکا سبب تلاش کرنا چاہیے کہ کیا ہی اور وہ بھی ظاہر ہی
کچھ زیادہ تفکر و فکر کی ضرورت نہین ہی یعنی جو شرائط و آداب نماز کے ہین اونکے ساتھ
وہ ادا نہین ہوتے اور ناقص و ناتمام رہتی ہی ورنہ ممکن نہین ہی کہ مانع افعال بد و باعث
اعمال خیر نہو اور یہ دو قسم پر ہین اول شرائط و آداب ظاہری مثل طہارت کے جنب
سے یعنی ازالۂ نجاست بدن و ثوب وغیرہ سے و طہارت حدث سے مثل غسل و وضو
وغیرہ کے یہ شرائط و مقدمات ہین کہ بغیر انکے نماز صحیح نہین ہو سکتے بعد اسکے اجزائے
نماز ہین کہ جن سے وہ مرکب ہی مثل نیت و قیام و قعود و رکوع و سجود و قرأت و اذکار
و قنوت و تشہد و سلام وغیرہ کے کہ بعض سنت ہی اور بعض واجب اور بعض رکن اور
ان سب کی تفصیل کا یہ مقام نہین ہی اور یہ سب اجزائے جسم نماز ہین اور انکا بجا لانا کچھ
دشوار نہین ہی دوم شرائط و آداب باطنی ہین مثل نیت خالص کے کہ جس مین شائبہ ریا
و سمعہ نہو و خضوع و خشوع و حضور قلب وغیرہ کے اور ہین ان باتون کو فصل دوم
ضمن صفت حسنہ اول عبادت مین کسی قدر بیان کر چکا ہون اور زیادہ کی اس مقام مین

کچھ گنجائش نہیں ہے اور یہ حالات باطنیہ مثل روح وجان نماز کے ہین پس جسطرح کہ جسم وجسد
بلا روح بیکار ہے اوسی طرح نماز بھی بغیر ان چیزون کے درجۂ قبول کو نہین پہونچتی اور
نہ مانع ارتکاب امور قبیحہ ہوتی ہے اور انکا بجا لانا بہت مشکل ہے اور اس مین کچھہ شک
نہین ہے کہ نیت خالص وخضوع وخشوع وحضور قلب یہ سب چیزین بغیر غور وتامل
وفکر وتدبر صحیح کے حاصل نہین ہوسکتین چنانچہ مین اس تبصرۂ چہارم کے اول مین
کہہ چکا ہون کہ بغیر فکر صحیح وکامل کے کوئی عبادت درجۂ قبول وکمال کو نہین پہونچتی
اور اسیطرح ذکر عبادت ویاد خدا باعث صحت وکمال فکر ہے دفع دخل کچھہ عجب نہین
ہے کہ اس مقام پر بعض حضرات فلسفہ دان یہ فرمانے لگین کہ جب ذکر وفکر یہ دونون
باتین ایک دوسرے پر موقوف ہین تو دور لازم آتا ہے اور یہ محال ہے مین اُن حضرات
کی خدمت مین عرض کرتا ہون کہ ذرا تھوڑی دیر کے لیے اپنے کتب فلسفہ کو طاق
نسیان پر رکھدیجیے اور ادھر متوجہ ہو جیے کتب فلسفہ کچھہ کتب سماویہ منزلہ نہین ہین
اور نہ فلاسفہ کہ جنکے یہ اقوال ہین مثل انبیا علیہم السلام وحی الٰہی سے کلام کرتے تھے
بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا تاہم اونکے اصول مسلمہ کے موافق مین بدیہیات سے
سمجھائے دیتا ہون کہ دنیا مین ہزارون چیزین ایسی ہین کہ ایک دوسرے کے کمال
وتقویت واستحکام ورزانت کا باعث ہوتی ہین یہ دور نہین ہے بلکہ دور یہ ہے کہ ایک
شی کا اصل وجود دوسری شی پر اور دوسری شی کا اصل وجود اسپر موقوف ہو پس مثلاً
زید وعمر دونون اپنے ایک دشمن سے مقابلہ کرنے کو جاتے ہین اور اس مین شک نہین
ہے کہ ایک دوسرے کی قوت وزور کا باعث ہے اور ممکن ہے کہ دونون ملکے اوس دشمن پر
فتحیاب ہو جائین اور اگر ایک ہو تو نہ فتح پا سکے بلکہ مغلوب ہو جائے پس اسی طرح
انسان کو چونکہ مجاہدہ نفس وشیطان درپیش ہے جب ذکر وفکر دونون کے ساتھہ
ان دونون خبیثون سے مقابلہ کریگا تو غالب آئیگا ورنہ معدوم ہو جائیگا اور یہین

اس سے بہی زیادہ اسکی تصریح اس مقام پر کرتا ہون تاکہ لوگ اچہی طرح سمجہین اور اوسپر عمل کرین کہ جب انسان غور و فکر کریگا اپنے خالق و منعم و مالک کی عظمت و جلالت و قدرت و حکمت و احسان و نعمت مین کہ جسکا بیان کسی قدر ہوچکا اور اپنے ابتداے خلقت و ضعف و نقاہت اور ہر وقت کی ضرورت و حاجت وغیرہ دیگر امور مین کہ جسکا بیان اب آتا ہی تو خواہ مخواہ عبادت و ذکر الٰہی کی طرف راغب ہوگا اور جب اوسنے عبادت شروع کی اور ذکر الٰہی کا مزہ پایا اور توفیق الٰہی اوسکے شامل حال ہوے تو اوسکا قلب روشن اور منور ہونے لگیگا و فکر اوسکی صائب اور کامل ہوتی جائیگی اور جون جون فکر کامل ہوتی جائیگی عبادت کا نفع اور ذکر کا مزہ اوسکو زیادہ ملتا جائیگا اور اسی طرح ایک کے سبب سے دوسری کے تکمیل و تشئید و تصحیح ہوتی جائیگی اور خوش زیادہ ہوتا جائیگا یہانتک کہ اگر حق سبحانہ و تعالیٰ چاہے تو انسان ضعیف البنیان ایسی حالت تک پہونچسکتا ہی کہ دنیا و ما فیہا و عقبیٰ و ما فیہا مین جو لذات ہین اون سب سے زیادہ اوسکو عبادت و ذکر الٰہی مین لذت حاصل ہونے لگے گی اور یہی صحت کامل اور ملکہ راسخہ ہی اور واقعی یہ امر ہی کہ اپنے خالق و مالک و منعم کی عبادت و بندگی و ذکر و شکر سے زیادہ کس چیز مین لذت ہوسکتی ہی اللھم ارزقنا ھذہ الدرجۃ الی فیعہ والمرتبۃ العلیہ بحق محمد المصطفی والہ اصحاب الصفا پس جب انسان اس مرتبہ پر پہونچیگا تو اوسکو گناہ کرنے سے کیا علاقہ رہجائیگا اور نفس و شیطان کے فریب مین وہ کاہیکو آئیگا اب مین بحمد اللہ و حسن توفیقہ اون اقسام ذکر کے بیان کو شروع کرتا ہون کہ جو خاص ہین بعض اسباب ثلاثہ کے ساتہہ اور اثر اونکا عام ہی آول غور و فکر کرنا اپنی اصل خلقت مین اور یہ جو تہا علاج ہی سب سے پہلے انسان کو یہ دیکہنا چاہیے کہ وہ کس چیز سے پیدا ہوا ہی چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہی اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ۙ فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۙ اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۙ

غور و فکر در اصل خلقت

فقدرنا فنعم القادرون ترجمہ کیا نہین پیدا کیا ہم نے تم کو اے آدمیو ایسے پانی سے کہ جو ذلیل و خوار و بے مقدار ہی پس گردانا ہم نے اوسکو قرارگاہ ثابت مین (یعنی رحم مادر مین) ایک اندازہ معلوم اور معین تک (یعنی نو مہینہ یا کچھ کم و زیادہ تک) پس قادر رہے ہم تمہارے پیدا کرنے پر پس کیا اچھی قدرت رکھنے والے ہین ہم انتہی اے انسان کیا تو حق سبحانہ و تعالی کے اس کلام پاک کا انکار کریگا کیا قطرۂ منی سے کہ جو ذلیل و خوار و نجس ہی تو نہین پیدا کیا گیا ہو پھر کس بات پر عجب و غرور کرتا ہی تو اس بات کو غور و فکر سے ملاحظہ نہین کرتا کہ صانع حکیم نے اس قطرۂ نجس مین کیا صنعت و کاریگری کی ہی چنانچہ وہ خود فرماتا ہی ذٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ۝ الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنسَانِ مِن طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِن سُلَالَةٍ مِّن مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِن رُّوحِهِ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ترجمہ وہ خدا جاننے والا سب امور پوشیدہ اور ظاہر کا ہی غالب ہی مہربان ہی وہ ایسا ہی کہ جس نے نہایت خوب ہر چیز کو پیدا کیا ہی اور شروع کیا پیدائش کو انسان کی مٹی سے (یعنی حضرت آدم کو مٹی سے پیدا کیا) بعد اوسکے پیدا کیا اوسکی اولاد کو خلاصہ سے اسی پانی کے کہ جو خوار ہی (یعنی نطفہ سے) بعد اوسکے درست کیا اوسکو (یعنی اعضا جوارح اوسکے اندازہ مناسب سے بنائے) اور اوسکو مستوی الخلقہ کیا اور پھونکا اوس مین روح اپنی سے اور کر دانا واسطے تمہارے کانونکو اور آنکھونکو اور دلونکو بہت کم شکر کرتے ہو تم (ایسی نعمتونکے مقابلے مین) انتہی و نیز فرماتا ہی وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنسَانَ مِن سُلَالَةٍ مِّن طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ أَنشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ ۚ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ۝ ترجمہ اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہی ہم نے انسان کو خلاصہ سے مٹی کے بعد اوسکے کیا ہم نے اوس مٹی کے خلاصہ کو نطفہ قرارگاہ ثابت مین (یعنی رحم مادر مین) بعد اوسکے بنا دیا ہم نے

نطفے کو خون بستہ پہر بنا دیا ہم نے خون بستہ کو گوشت کا لوتھڑا پہر بنا دیا ہم نے گوشت کے لوتھڑے کو ہڈیان پس پہنایا ہم نے ہڈیونکو گوشت بعد اوسکے پیدا کیا ہم نے اوسکو اور مخلوق (یعنی اوس مین روح پہونکی اور سب طرح کی قوتین اور حواس عطا فرمائے اسوجہسے وہ اور ہی چیز ہو گیا) پس بزرگ ہی اللہ کہ سب بنانے والون سے بہتر ہی انتہی ای انسان غافل و نادان کیا تیری فکر و غور کرنے کے لیے یہ کچہہ کم ہی کیا اس مین فکر کرنے اور اوسکے یاد رکہنے سے بہی تیرے نفس کی اصلاح ہوگی کیا یہ آیات بینات باوصف ترجمہ بہی تیری سمجہہ مین نہین آوینگے کیا مجہے انکی تفسیر بیان کرنے کی کچہہ ضرورت ہی ہر چند کہ ہر ہر لفظ ان آیات کے صنائع و بدائع عجیبہ و غریبہ کے بیان پر مشتمل ہی اور اونکی تفصیل دفاتر مبسوطہ مین بہی نہین آسکتی اور علم تشریح کہ جو طب سے متعلق ہی گویا انہین آیات کی شرح ہی لیکن اگر تو غور و فکر صحیح سے انکو ملاحظہ کرے تو گو کیسا ہی کم استعداد ہو مگر پہر بہی جسقدر تیرے فہم مین آئیگا اوسی قدر تیرے نفس کی اصلاح کے لیے کافی ہی میرا جی چاہتا ہی کہ کسی قدر تفصیل و تفسیر بیان کرون مگر طول بہت ہوتا جاتا ہی تاہم مین عمدۃ البیان سے کسی قدر عبارت نقل کرتا ہون تفسیر مذکور مین بعد خلقا آخر کے لکہا ہی کہ پیدائش دوسری اسکی مان کی شکم مین کہ روح اوس مین پہونکی تاکہ زندہ ہو جائے بعد اسکے کہ وہ مردہ اور جمادات مین سے تہا اور صورت انسان کی بنائی اور قوتین اوسمین پیدا کین اور آنکہہ اور ناک اور کان اور سوائے اسکے سب حواس اوسکو عطا کیے اور تمام تشریح اوسکی طب کی کتابون مین ہی اور اگر آدمی بغور و تامل دیکہے کہ کیا کیا صنعتین خدا کی اس پیدائش بشر مین ہین تو نہایت حیران ہو جائے بعد یہ امور اوسکی کمال قدرت پر دلالت کرتے ہین مثلاً آنکہہ کہ اوس مین کیا صنعت رکہی ہی کہ جس سے ہر شی کو دیکہتا ہی اور ہزارون اشیا مین فرق اور تمیز کر لیتا ہی اور کان مین کیا صنعت ہی کہ جس سے ہر ایک بات سنتا ہی اور سمجہتا ہی اور اچہے اور بری آواز مین فرق کرتا ہی اور زبان مین کیا قوت رکہی ہی کہ جس سے تلخی اور شیرینی اور

تحلیل معلوم ہوتی ہین اور سوائے ان حواس خمسہ کے شکم مین وہ کیسی قوت ہو کہ کہانا جبکہ
ہضم او ر متغیر ہو کر دوسری صورت پیدا کرتا ہو ہم دیکہتے ہین کہ بدون آگ مین پکانے
کے کہانا نہین پک سکتا ہو اور اگر شکم مین ایسی حرارت مثل آگ کے ہو تو آدمی زندہ
کیونکر رہے لیکن حق سبحانہ و تعالی نے اوس مین ایسی قوت پیدا کی ہو کہ جو آگ سے بہی
زیادہ اثر کرتی ہو اور پہر اوس کہانے سے گوشت اور خون بناتا ہو اور اوس مین سے
پہر منی پیدا کرتا ہو کہ جس سے آدمی پیدا ہوتا ہو اور ان صنعتون مین احسن الخالقین
کی عقل انسان حیران ہو اور بڑے بیوقوف ہین وہ لوگ کہ جو صانع عالم کے قائل
نہین ہین بہلا بدون بنانے والے کامل کے ایسی صورتین اور قوتین بن سکتی ہین
انتہی اے انسان اگر تو ایسا ناشکر اور نافرمان ہو کہ حق سبحانہ و تعالی کی ان سب
نعمتون کے ملاحظہ کرنے سے بہی اوسکے عصیان اور کفران نعمت سے باز نہ آوے
تو اپنے انجام کو خیال کر کہ کیا ہوگا چنانچہ حق سبحانہ و تعالی بعد ان آیات بینات کے
کہ جو مین نے سورہ مومنون سے نقل کی ہین فرماتا ہو ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ
ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ترجمہ پہر تحقیق تم لوگ بعد اسکے البتہ مرجانے والے
ہو پہر تحقیق تم لوگ قیامت کے دن اوٹہائے جاؤ گے یعنی زندہ کیے جاؤ گے واسطے
حساب روز جزا اور سزا کے انتہی اور یہ ہر شخص جانتا ہو کہ جیسے جسکے اعمال ہونگے
ویسا اوسکو عوض اور بدلا ملیگا اگر نیک اعمال ہین تو بہشت کہ جسکے آگے سلطنت ہفت
اقلیم دنیا کی بہی کچہہ اصل و حقیقت نہین ہو اور پہر یہ فانی اور زائل اور وہ باقی اور دائم
اور اگر برے اعمال ہین تو جہنم کہ جسکی حدت حرارت کا یہ حال ہو کہ اگر ایک چنگاری
اوسکی پہاڑ پر گر دی جائے تو وہ بالکل گل جائے پہر انسان ضعیف البنیان کی
کیا حقیقت اور پہر ہمیشہ کے لیے کہ کبہی ایسا عذاب سخت منقطع بلکہ کم بہی ہونے والا
نہین ہو اے شخص اگر تجہے کچہہ شرم و حیا نہین ہو تو اپنے ضعف و قلت صبر پر رحم کر اور

آتش دوزخ کا ایندھن نہ بنن اور ایسی فکر کر کہ جنات نعیم مین داخل ہو اور نعمتہاے نامتناہیہ حاصل ہون وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ہم دیکھتے ہین کہ اکثر آدمی شکم پرور اور اکل و شرب پر حریص ہوتے ہین اور اگر حرص نہ بھی ہو تو قوت لایموت سے تو انسان کو چارہ نہین ہی لہذا اس مقام پر مین اون آیات بینات کو لکھتا ہون کہ جن مین پہلی خلقت انسان اور اوسکی موت اور قبر اور حشر و نشر وغیرہ کا ذکر ہی بعد اوسکے اون نعمتون کا بیان ہی کہ جو انسان ناشکر کے آب و طعام سے متعلق ہین چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ۝ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ ۝ مِنْ نُّطْفَةٍ ۭ خَلَقَهٗ فَقَدَّرَهٗ ۝ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝ ثُمَّ اِذَا شَاۗءَ اَنْشَرَهٗ ۝ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَاۗءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَاۗىِٕقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ترجمہ لعنت ہو انسان پر وہ کسقدر کافر ہی وہ اس بات مین غور نہین کرتا کہ کس چیز سے پیدا کیا ہی اللہ نے اوسکو پیدا کیا ہے نطفے سے پیدا کیا اللہ نے اوسکو پس اندازہ مقرر کیا اوسکا (یعنی ہاتھ اور پانون اور سب اعضا اور جوارح اندازہ مناسب سے بنائے) بعد اوسکے راستہ آسان کیا اوسکے لیے (یعنی پیٹ سے باہر) نکلنے کا راہ دینی کی اوسکے لیے آسان کی بعد اوسکے موت دی اوسکو پھر قبر مین رکھا اوسکو بعد اوسکے جسوقت چاہیگا اوسکو زندہ کر دیگا (یعنی) حقیقت مین انسان نے ہرگز نہین ادا کیا واسطے اوس چیز کو کہ حکم کیا تھا اللہ نے اوسکو (یعنی اگر اوسکو یون نہین ہدایت ہوئی) تو چاہیے کہ نظر کرے انسان اپنے کہانے کی طرف کہ تحقیق برسایا ہم نے پانی ریزان کرکے بعد اوسکے شگافتہ کیا ہم نے زمین کو نبات سے شگافتہ کرنا پھر اوگایا ہم نے اوس مین دانے کو (یعنی

غلہ کو مثل گندم و جو وغیرہ کے) اور انگور کو اور چارے کو اور زیتون کو اور خرمے کو اور
ایسے باغونکو کہ جو گنجان ہوئے ہین اور میوونکو اور گہانس کو تمہارے فائدے کے لیے
اور تمہارے چارپایونکے فائدے کے لیے انتہی اے انسان کیا یہ سب نعمتین اللہ کی
واضح اور ظاہر نہین ہین کیا اس مین بہی نظر اور فکر کرنا تجکو دشوار ہی کیا ان سب
نعمتون مین غور کرنے کے بعد بہی تو کفران نعمت کیے جائیگا اور اپنے منعم حقیقی
کے عصیان و نافرمانی مین مبتلا رہیگا اسطرح کے آیات کلام مجید مین بہت ہین
اگر لوگ اسطرح کے مواعظ و نصائح روشن و بہتین کو نمانینگے فَبِاَيِّ حَدِيْثٍ بَعْدَهٗ
يُؤْمِنُوْنَ یعنی تو پہر کس بات کو بعد اسکے مانینگے انتہی نظر و فکر کے مقامات کو تو لطور
ایجاز و اختصار مین نے بیان کر دیا اب ذکر کو بیان کرتا ہون کہ انسان کو چاہیئے
کہ ان سب باتونکو ہر وقت یاد رکہے تاکہ اوسکے نفس کی اصلاح ہو خصوصا اپنے
مادۂ خلقت کو کہ وہ آب حقیر و گندیدہ ہی اور خالق و صانع حکیم نے اس آب نجس سے
انسان کو پیدا کر کے کسطرح کا مادۂ قابل عطا فرمایا ہی کہ باوصف اسکے کہ ہر وقت
اپنی زندگی بہر وہ انواع و اقسام کے نجاسات مین مثل بول و براز وغیرہ کے مبتلا
رہتا ہی لیکن اگر تزکیہ نفس کرے اور حق سبحانہ و تعالی کی اطاعت و عبادت بجالاوے
تو پاک و پاکیزہ ہو کر کسطرح کے مراتب و مدارج عالیہ تک پہونچ سکتا ہی اور تزکیہ نفس
ہر انسان مکلف پر واجب و لازم ہی چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی قَدْ اَفْلَحَ
مَنْ زَكّٰهَا وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ترجمہ تحقیق کہ رستگار ہوا وہ شخص کہ
جسنے پاک کیا نفس کو اور تحقیق کہ زیانکار ہوا وہ شخص کہ جسنے چہپا دیا اوسکو
خواہشون مین کفر و گناہ و معصیت کی انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ سے صاف ظاہر
ہو گیا کہ جو شخص اپنے نفس کا تزکیہ نکریگا اور اوسکو خباثت مین مبتلا رہنے دیگا
وہ نجات و رستگاری نہین پا سکتا اور اگر اپنی اصل خلقت کو بہول گیا تو انواع و اقسام کے

معاصی و کفریات مین مبتلا ہو جائیگا چنانچہ حق سبحانہٗ و تعالی فرماتا ہی اَوَلَمۡ یَرَ
الۡاِنۡسَانُ اَنَّا خَلَقۡنٰهُ مِنۡ نُّطۡفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيۡمٌ مُّبِيۡنٌ ۝ وَضَرَبَ لَنَا
مَثَلًا وَّنَسِىَ خَلۡقَهٗ ؕ قَالَ مَنۡ يُّحۡىِ الۡعِظَامَ وَهِىَ رَمِيۡمٌ ۝ قُلۡ يُحۡيِيۡهَا الَّذِىۡۤ
اَنۡشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ خَلۡقٍ عَلِيۡمٌ ترجمہ کیا نہین دیکھا انسان نے کہ
تحقیق پیدا کیا ہی ہم نے اوسکو نطفے سے پس (جسوقت رشد و بلوغ کو پہونچا) یکایک
اوسوقت وہ جھگڑا کرنے والا ظاہر ہو گیا اور بیان کی ہمارے واسطے مثل اور بھول گیا
اپنی پیدائش کو کہا اوسنے کہ کون زندہ کریگا ہڈیونکو جسوقت کہ وہ بوسیدہ ہو گئی
ہون (یعنی قیامت کو محال سمجھنے لگا اور اوس سے انکار کرنیگا) تو کہہ دے اوسکے جواب مین
ای محمد صلعم کہ زندہ کریگا اون ہڈیون کو وہ خدا کہ جسنے پیدا کیا ہی اونکو پہلی مرتبہ
اور وہ ہر طرح کے پیدا کرنیکا جاننے والا ہی انتہی اس آیۂ وافی ہدایہ مین ظاہر ہی
کہ جو شخص اپنی اصل خلقت کو ملاحظہ نہین کرتا اور اونکو یاد نہین رکھتا تو وہی
قیامت کا بھی انکار کرتا ہی ورنہ بدیہی ہی کہ ابتداءً کسی چیز کے پیدا کرنے سے
بعد مرنے کے پھر اوسکا زندہ کرنا آسان ہی اور اس مطلب کی تفصیل کا یہ مقام
نہین ہی انشاء اللہ العزیز اس کتاب کے باب پنجم مین کہ باب المعاد ہی بیان مفصل
آویگا ای ناظر کتاب خلقت انسان ضعیف البنیان عجیب و غریب صنائع و بدائع
خالق و صانع حکیم پر مشتمل ہی کہ ہر ہر صنعت دلیل واضح و روشن ہی اوسکے وجود
و قدرت و علم و حکمت پر چنانچہ وہ خود فرماتا ہی سَنُرِيۡهِمۡ اٰيٰتِنَا فِى الۡاٰفَاقِ
وَفِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمۡ اَنَّهُ الۡحَقُّ ترجمہ قریب ہی کہ دکھلائینگے ہم اون
لوگونکو نشانیان اپنی قدرت کے اطراف جہان مین اور اونکے نفسون مین یہانتک
کہ ظاہر ہو واسطے اونکے کہ تحقیق وہ رسول ہمارا حق ہی اور جو کچھ کہ ہماری قدرتین
بیان کرتا ہی اور توحید کیطرف جو لوگونکو بلاتا ہی وہ سب سچ ہی انتہی لیکن بخوف

طول کچھ بھی تفصیل بیان بیان نہیں ہوسکتی انشاء اللہ العزیز باب اول میں کہ جو باب التوحید ہے صنائع و بدائع خلقت بقدر اپنی فہم و وسعت کے بیان کرونگا فانتظرہ اب ذکر جس سے مراد ذکر و یاد الٰہی ہے اوسکی بابت مین مختصرًا اسقدر کہتا ہون کہ اسکی بہت بڑی برکت ہے اور تزکیہ نفس کے لیئے اس سے زیادہ موثر کوئی چیز نہیں اور مین اسکی بابت ایک آیت پر اکتفا کرتا ہون حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہے الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب ترجمہ آگاہ ہو کہ بسبب ذکر خدا کے مطمئن ہو جاتے ہین دل انتہی ظاہر ہے کہ اطمینان قلب اور اطمینان نفس ایک ہی چیز ہے پس اس آیۂ وافی ہدایہ سے واضح ہوگیا کہ ذکر خدا کی برکت سے انسان کا نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے کہ جو اعلاے مراتب ہے اور بیان اسکا شروع فصل ہذا مین ہو چکا ہے اب اس سے زیادہ کونسی دلیل ہوسکتی ہے ای ناظر کتاب اگر خدانخواستہ مرض نفسانی تیری رگ و پے اور آب و گل مین ایسا سرایت کرگیا ہے کہ ان آیات بینات کثیر الہدایات سے بھی کہ جو مین نے لکھی ہین علاج پذیر نہو تو دیکھ مین ایک علاج تجکو اور بتلاتا ہون وہ یہ ہے کہ ذرا اس آیۂ وافی ہدایہ کو بغور و تامل بچشم بصیرت سے دیکھ اور اوسکے معانی کو سمجھ اور یہ پانچوان علاج ہے وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ فَاَخْلَفْتُكُمْ ۭ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّآ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِيْ ۚ فَلَا تَلُوْمُوْنِيْ وَلُوْمُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ۭ مَآ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِيَّ ۭ اِنِّىْ كَفَرْتُ بِمَآ اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ۭ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ترجمہ کہیگا شیطان جس وقت کہ فیصل کیا جائیگا کام (یعنی اہل بہشت بہشت میں جاینگے اور اہل دوزخ دوزخ مین) اور اہل دوزخ شیطان کی طرف متوجہ ہو کے اوسپر لعنت کرینگے اور اوس سے کہینگے کہ تو نے ہم کو عذاب مین ڈالا ہے کہ ہم نے تیری پیروی کی تہی تب شیطان اونکے جواب مین یہ کہیگا) تحقیق اللہ نے وعدہ کیا تھا

نے تم سے سچا وعدہ اور مین نے بہی وعدہ کیا تہا تم سے مگر جہوٹا پس مین نے اوس کے خلاف کیا اور نہین تہا میرے لیے تمہارے اوپر کسی طرح کا غلبہ کہ مین تم کو مجبور کر دون مگر یہ کہ بلایا مین نے تم کو (طرف بری راہ کے) پس قبول کر لیا تم نے میری دعوت کو (اور اپنے انجام کا کچہ خیال نکیا) پس نہ ملامت کرو تم مجہکو (اسلیے کہ مین تو تمہارا دشمن قدیم تہا اپنی دشمنی مین کیون کوتاہی کرتا) اور ملامت کرو تم اپنے نفسونکو (کہ تم نے اونکی خباثت کے سبب سے میرے کہنے کو مان لیا اور میرے وسوسہ پر عمل کیا) نہین ہون مین فریاد کو پہونچنے والا تمہارا (کہ عذاب دوزخ سے تم کو بچا سکون) اور نہین ہو تم فریاد کو پہونچنے والے میری (کہ مجہکو عذاب دوزخ سے بچا سکو) تحقیق کہ مین بیزار ہو گیا اس امر سے کہ تم مجکو شریک خدا کا مقرر کرتے تہے پیشتر (یعنی دنیا مین تم مثل خدا کے میری اطاعت کرتے تہے اور میرا کہنا مانتے تہے اور اوسکی معصیت اور نافرمانی کرتے تہے) تحقیق ظلم کرنے والے جو ہین او نکے لیے عذاب دردناک ہے انتہی اے ناظر کتاب یہ تو تو بخوبی جانتا ہے کہ شیطان رجیم تیرا دشمن قدیم ہے پہر اوسکا کہنا کیون مانتا ہے کیا اپنے نفس لئیم کے سبب سے تو دوزخ مین بہی جائیگا اور وہان بہی شیطان کے ہاتہ سے ذلیل ہوگا اور الزام اوٹہائیگا تمام عمر تیری گمراہی کی وہ فکر مین رہا اور پہر دیکہہ کہ دوزخ مین کیسا تیرے سے بہی نفس کو ملزم کرکے اپنی بریت کریگا واقعی اگر تیرا نفس خبیث نہو اور اوسکا کہنا نہ مانے تو ... کیا کر سکتا ہے کیا تو شیطان کو ڈرتا ہے اور خدا کو نہین ڈرتا یا اوسکی اطاعت کو خدا کی اطاعت پر مقدم کرتا ہے دیکہہ کہ مین اسی تکرہ و ذکر سے اب شیطان ملعون کا علاج بہی تجکو بتاتا ہون پس اسکا استعمال کر ہو تو اول فصل ہذا مین تو سمجہہ چکا ہے کہ شیطان تیرا کیسا دشمن ہے اور وجہ عداوت کی بہی معلوم کر چکا ہے اور تبصرۂ سوم مین اوس مردود کے مکائد بہی بخوبی مطلع ہو چکا ہے اگر غور و فکر کرے تو یہی کیا کم علاج ہے کہ جو بیان ہو چکا لیکن تاہم مین اوسی پر اکتفا نہین

کرتا ہون اور اب آگے سن کر مین کیا کہتا ہون حق سبحانہ وتعالی تجکو اس ملعون کے کید ومکر سے
بچائے واضح ہو کہ اس باب مین فکر وتامل کے دو محل ہین اول شیطان کی عداوت وخباثت
مین نظر وفکر کرنا چنانچہ اول فصل ہذا ونیز تبصرہ سوم مین ابتدا اور وجہ عداوت کی باخبار وآیات
سے جو مین بیان کر چکا ہون اگر کچھ بھی تیری عقل سلیم ہے تو وہی کافی ہے اور بخوف طول مین اوسکی
تکرار نہین کرتا ورنہ اور بہت سی آیات بینات اس باب مین موجود ہین اگر تجھے کلام مجید پڑھنے
اور سمجھنے کی لیاقت ہے تو خود ملاحظہ کر سکتا ہے ورنہ تفاسیر وتراجم اردو وفارسی مین نظر کر
دوسرا محل یہ ہے کہ تو بنظر غور وفکر دیکھے کہ اس ملعون ومردود نے حضرت آدمؑ سے کہ جو ابو البشر
ہین کیسا فریب کیا اور کس طرح اونکے جنت سے نکلنے کا باعث ہوا اور یہ چھپا علاج ہے چنانچہ
سورہ اعراف مین حق سبحانہ وتعالی بعد اس مردود کے سجدہ نکرنے کے اور نکالے جانے کے
حضرت آدمؑ سے خطاب کر کے فرماتا ہے وَيَا آدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ
حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هَٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظَّالِمِينَ ۝ فَوَسْوَسَ لَهُمَا
الشَّيْطَانُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُورِيَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْآتِهِمَا وَقَالَ مَا نَهَاكُمَا
رَبُّكُمَا عَنْ هَٰذِهِ الشَّجَرَةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَا مَلَكَيْنِ أَوْ تَكُونَا مِنَ الْخَالِدِينَ ۝ وَقَاسَمَهُمَا
إِنِّي لَكُمَا لَمِنَ النَّاصِحِينَ ۝ فَدَلَّاهُمَا بِغُرُورٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا
سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ۖ وَنَادَاهُمَا رَبُّهُمَا أَلَمْ
أَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَأَقُلْ لَكُمَا إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُبِينٌ ۝
قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝
قَالَ اهْبِطُوا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۖ وَلَكُمْ فِي الْأَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَمَتَاعٌ إِلَىٰ حِينٍ
قَالَ فِيهَا تَحْيَوْنَ وَفِيهَا تَمُوتُونَ وَمِنْهَا تُخْرَجُونَ ترجمہ اور اے آدم
ساکن ہو تو اور تیری زوجہ بہشت مین پس کہاؤ تم دونون اوسی بہشت مین سے میوہ
وغیرہ جس جگہ سے کہ چاہو اور نہ نزدیک جاؤ تم اس درخت کے پس ہو جاؤ گے تم دونون

ظلم کرنے والون مین سے پس وسوسہ کیا واسطے اون دونونکے شیطان نے تاکہ ظاہر کردے
وہی مرد واون دونون کے لیے اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی تھی اون دونون سے یعنی ستر اون
دونون کا اور کہا اوسی شیطان نے کہ نہین منع کیا ہی تم دونونکو تمہارے پروردگار نے اس
درخت سے مگر اسواسطے کہ (اگر کہاؤگے تم دونون تو ہوجاؤگے تم دونون فرشتے یا ہوجاؤگے تم
دونون ہمیشہ رہنے والون مین سے (کہ تمکو موت نہ آئیگی) اور قسم کہائی اون دونون سے کہ
تحقیق مین واسطے تمہارے نصیحت کرنے والون مین سے ہون پس ڈالدیا اوسی شیطان نے
دونونکو امر مکروہ مین بسبب فریب دینے کے پس جسوقت کہ چکہا اون دونون نے اوس درخت
کے پہل کو تو ظاہر ہوگئے واسطے اون دونونکے ستر اونکے (یعنی ملے بہشت کے اونکے بدن پر سے
گر پڑے اور وہ برہنہ ہوگئے) اور شروع کیا اون دونون نے کہ لپیٹتے تہے اپنے اوپر پتے
بہشت کی اور پکارا اون دونون کو اونکے پروردگار نے کہ ای آدم وحوا کیا نہین منع کیا تہا
مین نے تم دونونکو اس درخت سے اور نہین کہدیا تہا تم دونونکو کہ تحقیق شیطان تم دونونکا
دشمن ظاہر ہی کہا اون دونون آدم وحوا نے کہ ای پروردگار ہمارے ظلم کیا ہم نے اپنے
نفسون پر اور اگر نہ بخشیگا تو ہمکو اور نہ رحم کریگا تو ہمپر تو البتہ ہوجاوینگے ہم نقصان پانیوالون میں سے
فرمایا خدا نے کہ اوترجاؤ تم بہشت سے زمین کی طرف کہ بعض تمہارے واسطے بعضون کے
دشمن ہین اور تمہارے لیے زمین مین رہنے کی جگہہ ہی اور فائدہ ہی ایک وقت تک (یعنی
موت آنے تک) فرمایا خدای تعالی نے آدم سے کہ اوسی زمین مین زندگی کروگے تم اور
اوسی مین مروگے تم اور اوسی مین سے نکالے جاؤگے تم (واسطے جزاے اعمال کے) انتہی
ای انسان شیطان کو اوسکے عجب وتکبر کے سبب سے حضرت آدم علیہ السلام کے سجدہ کرنے
کے باب مین جو ذلت ہوئی اور جسطرح وہ نکالا گیا اور مردود درگاہ جناب باریتعالی ہوا
وہ سب قصہ تو پہلے ہی کلام مجید سے سن چکا اور سمجہہ چکا اور جیسا کہ اوسکے عوض مین
اوس مردود نے تیرے ماں باپ کو فریب دیکے بہشت سے نکلوایا اوسکو تو اس مقام پر سن چکا

اب تو کس امید پر پھر شیطان کا کہنا مانیگا اور کونسا امر تیرے اوپر مشتبہ رہگیا کہ تو اوسکے سبب سے اس ملعون کے دام مکر وفریب مین آئیگا اسنے تو یہ چاہا تھا کہ مثل اپنے تیرے باپ اور ماں حضرت آدم وحوا کو بھی گمراہ کردے مگر فوراً اونھون نے بعجز وانکسار تمام والحاح وزاری لا کلام اپنے ترک اولی ست توبہ کی او سطرح کا عجب وتکبر نہ کیا اور حق سبحانہ وتعالی نے اونپر رحم فرمایا اور اونکی لغزش کو بخشدیا تو تو ہزار گناہ کرنے کے بعد بھی توبہ نہین کرتا اور کبھی اپنے کردار بد اور اعمال ناشائستہ پر نادم وپشیمان نہین ہوتا تیرے بخشے جانیکا کیا سبیل ہو ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے نظم

غرق دریاے گناہے تا بکے	وز معاصی رو سیاہے تا بکے
جد تو آدم بہشتش جاے بود	قدسیان کردند پیشش او سجود
یک گنہ چون کرد گفتندش تمام	مذنبے مذنب برو بیرون خرام
تو طمع دارے کہ با چندین گناہ	داخل جنت شوے اے روسیاہ

ہرچند یہ فعل حضرت آدم کا باعتبار اونکے مرتبہ اور منزلت کے گناہ کہا جاتا ہے لیکن حقیقت مین گناہ نہین ہو بلکہ ترک اولی ہو اس سبب سے کہ ادلہ قطعیہ سے ثابت ہو چکا ہو کہ انبیا علیہم السلام اول عمر سے آخر عمر تک جمیع صغائر وکبائر سے معصوم ہین اور تفصیل وتبیین مختصر اسکی یہ ہے کہ جسطرح امر دو طرح پر ہو ایک وجوب کے لیئے اور ایک ندب کے لیے کہ ترک اول سے انسان گنہگار اور مستحق عذاب ہوتا ہو اگر اوسکا تدارک توبہ وانابت وغیرہ سے نہ کرے اور ترک ثانی سے فقط ثواب کے نہ پانیکا نقصان اوٹھاتا ہو مثلاً نماز واجب کا حکم ہو اگر انسان اوسکو ترک کریگا تو گنہگار ہوگا اور اگر اوسکی قضا کو ادا نہ کرے اور توبہ نہ کرے اور حق سبحانہ وتعالی بخشش نہ دے تو عذاب مین مبتلا ہوگا اور نماز سنتے کا بھی حکم ہو لیکن اوسکے ترک کرنے سے انسان اوس ثواب سے محروم رہتا ہو کہ جو اوسکے بجالانے پر اسکو ملتا اور مستحق عذاب نہین ہوتا ودس ھذا

علی هذا اعنی هامن العبادات الی اجبة والمندوبة اسی طرح نہی بہی دو طرح پر ہی ایک تحریمی اور ایک تنزیہی اول نہی ہی محرمات سے کہ جنکے ارتکاب پر انسان معاقب ومعذب ہوتا ہی اور دوسری نہی ہی مکروہات وغیرہ سے کہ اونکے ارتکاب پر انسان معذب نہین ہوتا البتہ اونکے ترک پر ماجور ومثاب ہوتا ہی پس حضرت آدم کو حق سبحانہ وتعالی نے جس درخت کے نزدیک جانے سے نہی فرمائی تہی یہ نہی تنزیہی تہی نہ تحریمی اور مین بعون اللہ وحسن توفیقہ اسکو ایک دلیل مختصر سے تجہے سمجہائے دیتا ہون اور وہ یہ ہی کہ یہ امر بخوبی کلام مجید سے ثابت ہی اور تو بہی سمجہ چکا ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام زمین کے خلیفہ بنائے گئے تہے نہ بہشت کے چنانچہ حضرت آدم کی پیدائش کی بابت خود حق سبحانہ وتعالی نے فرشتونکو خطاب کرکے فرمایا ہی اور اوسکی خبر کلام مجید مین دیتا ہی وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ترجمہ اور جسوقت کہ کہا پروردگار تیرے نے واسطے فرشتونکے تحقیق کہ مین گردانئے والا ہون زمین مین خلیفہ یعنی حضرت آدم کو پیدا کرنے والا ہون واسطے خلافت زمین کے انتہی پس ظاہر ہی کہ آپکا بہشت مین رہنا عارضی تہا نہ ہمیشہ کے لیے پس اگر آپ شجرہ نہی عنہا سے تناول نہ فرماتے جب بہی ضرور تہا کہ زمین پر بہیجے جاتے علاوہ اسکے بہشت مقام توالد وتناسل نہین ہی پس اگر آپ زمین پر تشریف نہ لاتے توکیونکر آپ کی اولاد بڑہتی اور کیونکر زمین آدمیون سے آباد ہوتی پس جب یہ امر ثابت ہوگیا کہ حضرت آدم کا زمین پر آنا ضرور تہا تو یہ بہی معلوم ہوا کہ اگر آپ اوس درخت مین سے نہ کہاتے تو کچہہ مدت بہشت مین اور رہتے جب تک کہ حق سبحانہ وتعالی کو منظور ہوتا پس ظاہرا حق سبحانہ وتعالی کی نہی کا یہ منشا تہا کہ اگر تم اوس درخت مین سے نہ کہاؤ گے تو ایک وقت اور مدت معین تک بہشت مین رہو گے اور اگر کہاؤ گے تو جلد بہشت سے نکلنا پڑیگا اور دنیا مین اکتساب معیشت وغیرہ کی زحمت وکلفت مین مبتلا ہوگے پس اگر حضرت آدم اس نہی پر عمل کرتے تو

سورۂ بقرہ رکوع ۴

اوسکے ثواب مین کہیدان اور بہشت کی لذتین اوٹہاتے اور وہان راحت پاتے جیسا کہ ترک مکروہ کی بابت بیان ہوا اور جب عمل نکیا تو وہ ثواب آپ سے فوت ہو گیا یہ بات نہین ہو کہ اس فعل کے ارتکاب پر معاذ اللہ آپ مستحق عذاب اخروی ہوے ہون چنانچہ یہ مضمون سورۂ طٰہٰ کے ان آیات بینات سے واضح وظاہر ہوتا ہو فَقُلْنَا يَا آدَمُ إِنَّ هَٰذَا عَدُوٌّ لَكَ وَلِزَوْجِكَ فَلَا يُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقَىٰ ۝ إِنَّ لَكَ أَلَّا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَىٰ ۝ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَىٰ ترجمہ پس کہا ہم نے اے آدم تحقیق یہ شیطان دشمن ہو واسطے تیرے اور واسطے تیری زوجہ کے پس نہ نکالدے تم دونو کو جنت سے کہ محنت ومشقت مین پڑے تو تحقیق تیرے واسطے بہشت مین یہ بات ہو کہ نہ بہوکا ہوگا تو اوس مین اور نہ ننگا ہوگا اور تحقیق نہ پیاسا ہوگا تو اوس مین اور نہ گرمی آفتاب کی پائیگا انتہی ظاہر ہی کہ اس آیۂ کریمہ مین تشقیٰ سے دنیا کی محنت ومشقت مراد ہو کہ جو انسان کو اکتساب معیشت اور گرمی سردی وغیرہ سے عارض ہوتی ہو اور کلام مجید مین بہت جگہہ حضرت آدم کے شجرۂ ممنوعہ سے کہانیکا ذکر ہو اور کہین حق سبحانہ وتعالی نے اس فعل کے ارتکاب پر وعدۂ عذاب نہین فرمایا اور نہ اوسکی مذمت سوا اسکے فرمائی ہو کہ اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہین بہشت سے نکل جانا پڑیگا اور جہان کہین کہ معاصی سے نہی ہو تو اوسکے فعل پر وعدۂ عذاب بہی ہی یا اوس فعل کی مذمت اسطرح پر ہی کہ اوس سے اوسکی حرمت بخوبی ثابت ہوتی ہو پس اس تقریر مختصر سے ثابت ہو گیا کہ یہ فعل حضرت آدم کا معصیت نہ تہا بلکہ ترک اولی وارتکاب مکروہ تہا اور آپکے اس فعل پر جو کلام مجید مین ظلم کا اطلاق ہوا تو ظلم ایک لفظ عام ہو کہ اوسکے بہت سے معنی ہین چنانچہ اسکا عموم فصل دوم وسوم کے اول مین ثابت کر چکا ہون اور لغت مین اسکے معنی وضع الشی فی غیر محلہ کے ہین پس اسکا اطلاق ہر گناہ صغیرہ وکبیرہ پر ہو سکتا ہی ونیز ترک مستحب ومندوب وارتکاب مکروہ پر بہی

صادق آتا ہو پس یہان مراد اوس سے معنی اخیر ہین و نیز ہر نقصان و کمی کو بھی ظلم
کہتے ہین چنانچہ کلام مجید کی یہ آیت اسپر شاہد عادل ہو کلتا الجنتین اتت اکلہا
ولم تظلم منہ شیئا ترجمہ دونون باغون نے دیا اپنا میوہ اور نہ ظلم کیا اوس میں سے
کچھہ دیعنی میوہ دینے مین کمی نہین کی انتہی پس ظاہر ظلم سے یہان پر مراد ہو کہ حضرت آدم ع
نے جو درخت ممنوعہ مین سے کھایا تو اوتنے روز بہشت مین رہنے کا نقصان اوٹھایا کہ
جو نہ کھانے کی حالت مین آپ وہان رہتے اور جلد وہان سے آپکو زمین پر آنا اور محنت
و مشقت وغیرہ مین مبتلا ہونا پڑا و نیز یہ فعل حضرت آدم کا مشتمل تہا مصالح و حکم کثیرہ پر
کہ جنکے سبب سے حق سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو اس سے بتوفیق خاص باز نہین رکھا چنانچہ
مین کسی قدر ان مصالح کو یہان بیان کرتا ہون اول یہ کہ ابلیس ملعون کا قیاس
بداہۃً غلط ہو گیا اور آپکی افضلیت اوس مردود پر صراحۃً ثابت ہو گئی بیان مختصر اسکا
یہ ہو کہ ابلیس غدار نے یہ قیاس کیا تہا کہ مین آگ سے پیدا ہوا ہون اور حضرت آدم خاک سے
اور آگ مٹی سے افضل ہو لہذا مین بھی اون حضرت سے افضل ہون یہ قیاس اوس
ملعون کا بالکل غلط تہا چند وجوہ سے اول یہ کلیہ باطل ہو کہ جسکا مادہ خلقت افضل ہو
وہ خواہ مخواہ خود بھی اوس سے افضل ہو کہ جسکے اصل مادہ خلقت مین یہ فضیلت نپائی
جاوے اصل مادہ خلقت جن و انس بعد آتش و طین کے نطفہ ہو کہ جو نجس العین ہے
پس اگر اصل خلقت پر بنا ہوتی تو چاہیے تہا کہ ان دونون خلقون مین سے کبھی کوئی
پاک و پاکیزہ نہوتا حالانکہ مومنین جن و انس کی طہارت محتاج بیان نہین ہو دوم یہ کہ
مادہ خلقت آدم مین نور بھی شامل تہا جیسا کہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہو پس مادہ طینی
معہ نوریت مادہ نار سے یقینا افضل ہو اور یہ خطا شیطان کی تہی کہ اوس نے اس
رمز کو نسمجہا اور حکم الہی پر معترض ہوا اور مقابلہ مین نص کے قیاس کرنے لگا سوم یہ کہ افضلیت
آگ کی مٹی پر عقلا باطل ہو اور عکس اسکا ثابت ہو چند وجوہ سے اول یہ کہ مٹی کو حق سبحانہ و تعالیٰ

نے ایک ایسی معجون بنایا ہی کہ اوس مین سے انواع واقسام کی چیزون کے نکلنے کی اور
پیدا ہونے کی قابلیت ہی مثل غلہ و میوہ و دیگر نباتات و معدنیات مثل الماس و یاقوت
و زبرجد وغیرہ کے اور آگ مین یہ قابلیت نہین ہی دوسرے یہ کہ مٹی قائم بالذات اور
آگ قائم بالغیر ہی سوم آگ صریحًا مادہ ہی سرکشی و تمرد و عصیان و تکبر و غرور و تعلی کا
اور ظاہر ہی کہ یہ صفات باعث غضب حق سبحانہ و تعالی ہین اور مٹی مادہ ہی عجز و
انکسار و تواضع و فروتنی و اطاعت و خضوع و خشوع کا اور یہ صفات سبب رضا
و خوشنودی قادر مطلق و موجب عبادت معبود برحق ہین جب تجھکو یہ معلوم ہوگیا
تو اس قصہ آدم صفی و ابلیس شقی کے ملاحظہ کرنے سے یہ بات بھی بخوبی تیری سمجھ
مین آجائیگی کہ ابلیس نے جو عمدًا باوصف تاکید و تہدید سجدۂ آدم کے باب مین
حکم خالق علیم و حکیم کو نہ مانا اور تمرد و عصیان کیا تو بنا بر تاثیر اصل مادہ پھر اوسنے
توبہ و انابت نہ کی اور اپنی اوس نافرمانی اور سرکشی پر اسقدر اصرار کیا کہ باوصف
اسکے کہ ساحت قرب رب العزت سے وہ نکالا گیا اور مردود بارگاہ صمدیت ہوا
مگر پھر آجتک اوسپر مصر ہی اور وقت معلوم تک اسیطرح رہیگا اور حضرت آدمؑ سے
بنا بر اغواے ابلیس پر تلبیس جو ایک ترک اولی سرزد ہوا تو بنا بر تاثیر اصل مادہ
فورًا آپ نے اپنی خطا پر مطلع ہونے کے بعد توبہ و انابت کی اور حد سے زیادہ
نادم و منفعل ہوئے اور اسقدر روئے کہ آپ کی چشم مبارک سے دریاے اشک
روان ہوئے لہذا حق سبحانہ و تعالی نے آپ پر رحم و کرم فرمایا اور آپکی توبہ کو
قبول کیا اور یہ عجز و انکسار و خضوع و خشوع کہ جو شان عبدیت ہی اور بھی زیادہ
آپکے اعلاے مراتب کا باعث و مقبول بارگاہ صمدیت ہوا پس ثابت ہوگیا کہ مٹی
آگ سے افضل ہے کہ وہ مادہ ہی اطاعت و عبادت کا اور یہ مادہ ہی تمرد و سرکشی و
عصیان و طغیان کا خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا اب مین اصل مطلب کیطرف رجوع

کرتا ہون کہ ساتوان علاج اون حکایات عذاب کا ذکر ہی کہ جو محبت دنیا کے سبب سے
لوگون پر نازل ہوا ہی اور اس طرح کے واقعات بہت سے ہین او خود قرآن مجید و فرقان حمید
مین حکایات قوم نوح ؑ و عاد و قوم ہود ؑ و ثمود و قوم صالح ؑ و قوم لوط ؑ و قوم
شعیب ؑ بکرات و مرات مذکور ہین و نیز اہل انطاکیہ و اصحاب الاخدود و اصحاب الرس
و قوم تبع کا بہی ذکر ہی اگرچہ اس مین کچہ شک نہین ہی کہ ان لوگون کی ہلاکت کا باعث
زیادہ تر یہی محبت دنیاے فانیہ تہی کہ اونہون نے رسولون کا کہنا نہ مانا لیکن سوا اس
محبت کے اور بہی خصائل رذیلہ ان مین پاے جاتے تہے مثل تعصب مذہب آبائی
وغیرہ کے لہذا مین یہان فقط اون لوگون کا ذکر کرتا ہون کہ جو محبت دنیا کے سبب سے
عذاب الٰہی مین مبتلا ہوئے ہین از انجملہ حکایت قارون ہی کہ جو معروف و مشہور اور
قرآن مجید کے جزو بستم سورۂ قصص کے اواخر مین اسطرح مذکور ہی اِنَّ قَارُوْنَ
كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَاٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓءُ
بِالْعُصْبَةِ اُولِي الْقُوَّةِ اِذْ قَالَ لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِيْنَ
وَابْتَغِ فِيْمَآ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيْبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَاَحْسِنْ
كَمَآ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْاَرْضِ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ
قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ط اَوَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ
مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ جَمْعًا ط وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ
الْمُجْرِمُوْنَ ۝ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ط قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ
الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ لا اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَا يُلَقّٰهَآ
اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ
يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ق وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ

تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ وَيْكَأَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ
مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَأَنَّهُ لَا يُفْلِحُ
الْكَافِرُونَ ترجمہ تحقیق قارون موسی کی قوم مین سے تہا پس بغاوت کی اوسنے اوپر
اونکے اور ہم نے اوسکو اسقدر خزانے دیے تہے کہ تحقیق اوسکی کنجیون کا اوٹہانا ایک گروہ
صاحب قوت کو دشوار تہا یاد کر تو کہ جسوقت اوس سے اوسکی قوم نے کہا کہ تو (ان
خزانون کے سبب سے) خوش نہو یعنی غرور و ناشکری نہ کر کہ تحقیق اللہ نہین دوست
رکہتا ہی خوش ہونے والونکو (مال دنیا سے) اور طلب کر تو اوس چیز مین کہ دی ہی
تجکو خدا نے خانہ آخرت کو (یعنی مال کو راہ خدا مین خرچ کر) اور نہ بہول تو اپنے حصہ کو
دنیا سے اور نیکی کر تو بندگان خدا سے جیسا کہ نیکی کی ہی اللہ نے تجہسے اور نہ طلب کر تو
فساد کو زمین مین تحقیق اللہ نہین دوست رکہتا ہی مفسدونکو (اونکے جواب مین)
قارون نے کہا کہ سوا اسکے نہین ہی کہ یہ مال مجکو اوس علم کے اوپر دیا گیا ہی کہ جو میرے
پاس ہی (احادیث سے ثابت ہوتا ہی کہ قارون حضرت موسیٰ کے سکہلانے سے علم
کیمیا جانتا تہا اب حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی) کہ کیا نہین جانتا تہا قارون کہ تحقیق اللہ
نے ہلاک کیا ہی اون قرنون مین سے کہ جو اوس سے پہلے تہے لوگونکو کہ وہ لوگ
اوس قارون سے زیادہ سخت تہے قوت مین اور بہت تہے از روے جمعیت کے
اور نہین پوچہے جاتے ہین گنہگار اپنے گناہون سے (بلکہ بیحساب داخل نار کردیے
جاتے ہین اور یہ خاص ہی بعض مجرمون کے ساتہہ) پس نکلا قارون اپنی قوم پر اپنی
زیب وزینت مین (یعنی عمدہ لباس اور زیور پہنے ہوئے اپنے حشم وخدم کے ساتہہ
کہ وہ سب عمدہ سواریون پر تہے) کہا اون لوگون نے کہ چاہتے تہے زندگانی دنیا کو کہ ای کاش
ہوتا ہمارے واسطے (اسباب دنیا) مثل اوسکے کہ دیا گیا ہی قارون کو تحقیق کہ وہی
قارون صاحب ہی بڑے حصہ کا (دنیا مین) اور کہا اون لوگون نے کہ جنکو علم دیا گیا تہا

کرواے ہو تمہیر (اے طالبان دنیا) ثواب اللہ کا بہتر ہی دنیا سے آخرت مین) واسطے اُس
شخص کے کہ ایمان لاے اور عمل نیک کرے اور نہین سکہلائی جاتی ہی ایسی بات (کہ جیسے
اہل علم نے کہی) مگر صبر کرنے والونکو پس دہنسا دیا ہم نے قارون کو اور اوسکے گھر کو زمین
مین (یعنی حضرت موسیٰ کی بد دعا سے قارون مع اپنے گہر اور کل خزانون کے زمین مین دہنس
گیا) پس نہ تہا واسطے اوسی قارون کے کوئی گروہ کہ اوسکی مدد کرتا (اور عذاب الٰہی سے بچاتا)
علاوہ خدا کے اور نہ تہا وہی قارون بدلا لینے والون مین سے (کہ موسیٰ سے اوس بد دعا کا
بدلا لیتا) اور ہوگئے وہ لوگ کہ جنہون نے قارون کے مرتبے کی کل آرزو کی تہی (آج ایسے
کہ آپس مین کہتے ستے کہ حق یہ ہی کہ تحقیق اللہ کشادہ کرتا ہی روزی کو واسطے جس شخص کے
کہ چاہتا ہی اور تنگ کرتا ہی روزی کو واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہی اگر نہوتی یہ بات
کہ احسان کیا اللہ نے ہمارے اوپر تو البتہ دہنسا دیتا اللہ ہم کو بہی زمین مین مثل
قارون کے حق یہ ہی کہ نہین رستگاری پاتے ہین کفر کرنے والے انتہی احادیث سے
ثابت ہوتا ہی کہ یہ قارون حضرت موسیٰ کا عزیز قریب تہا اور نہایت خوبصورت تہا۔
اور حالت فقر مین نہایت متواضع وخلیق تہا اور توریت کو سب بنی اسرائیل سے
زیادہ اچہی طرح پڑہتا تہا لہذا حضرت موسیٰ اوسکو بہت دوست رکہتے تہے اور اوسکو
علم کیمیا سکہا دیا تہا جب اوسکے پاس مال واسباب بہت ہوا تو تکبر وغرور کرنے لگا اور
حضرت موسیٰ نے جب اوسکو زکوٰۃ دینے کا حکم دیا تو آپ کا کہنا نہ مانا اور محبت دنیا ایسی
غالب ہوئی کہ آپ سے عداوت کرنے لگا آخر اوسکے تمرد وعصیان وسرکشی وطغیان کا
جو نتیجہ ہوا وہ تو نے قرآن ہی سے سن لیا نہ اوسکو حضرت موسیٰ کی قرابت سے کچہہ فائدہ
ہوا نہ اوسکی خوبصورتی کام آئی نہ اوسکے مال ودولت نے عذاب الٰہی سے بچایا نہ اُسکے
اعوان وانصار نے اوسکی مدد کی جیں [illegible] کے ملاحظہ کرنے کی
بعد بہی محبت دنیا مین ایسا مبتلا [illegible] کو دونہ [illegible] اور عذاب الٰہی سے مطلق

نہ ہوگا اگر دنیا مین توبسبب برکت جناب سید المرسلین وخاتم النبیین بچگیا کہ اون کی
امت پر سے عذاب دنیا مرتفع ہوگیا ہی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین تو آخرت مین عذاب
الٰہی سے کیونکر بچیگا اگر تو اون حضرت کے طریقہ وسنت پر دنیا مین عمل نکریگا اور
وہی باتین کیے جائیگا کہ جو اونکی ناراضی کا باعث ہین تو پہر تجکو کیونکر امید ہوسکتی
ہی کہ وہ حضرت آخرت مین تیری شفاعت کرینگے کیا وہ اسواسطے نہین تشریف لائے
تہے کہ سب کو عبادت واطاعت خدا کا حکم کرین ومعصیت ونافرمانی سے منع فرماوین
پس اگر تو انکی کسی بات پر عمل ہی نکریگا تو اونکو تجسے کیا غرض باقی رہجائیگی کہ وہ
آخرت مین تیری شفاعت کرینگے **دوسری حکایت** دو شخصون کی ہی کہ ایک
اون مین سے طالب دنیا اور دوسرا طالب آخرت تہا اور یہ حکایت جزو پانزدہم
سورہ کہف مین حق سبحانہ وتعالیٰ نے اسطرح بیان فرمائی ہی وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا
رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَحَفَفْنَاهُمَا بِنَخْلٍ وَجَعَلْنَا
بَيْنَهُمَا زَرْعًا ۝ كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ آتَتْ أُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا
خِلَالَهُمَا نَهَرًا ۝ وَكَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ
مِنْكَ مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۝ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ قَالَ مَا أَظُنُّ
أَنْ تَبِيدَ هَٰذِهِ أَبَدًا ۝ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَلَئِنْ رُدِدْتُ إِلَىٰ رَبِّي
لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِنْهَا مُنْقَلَبًا ۝ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ
بِالَّذِي خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاكَ رَجُلًا ۝ لَٰكِنَّا
هُوَ اللَّهُ رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۝ وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ
مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِنْ تَرَنِ أَنَا أَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَوَلَدًا ۝
فَعَسَىٰ رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنِ خَيْرًا مِنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا
مِنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحَ صَعِيدًا زَلَقًا ۝ أَوْ يُصْبِحَ مَاؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيعَ لَهُ

طَلَبًا ٭ وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَا اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى
عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ٭ وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ترجمہ اور بیان کر تو ای محمد اونکے واسطے ایک مثال
حال یہ کہ دو مرد تھے (بنی اسرائیل مین) کر کر دیئے تھے ہم نے واسطے ایک کے اون دونون
سے دو باغ انگورونکے اور گھیرے مین کیا تھا ہم نے اون دونون باغونکو ساتھ خرمے کے
درختونکے اور پیدا کیا تھا ہم نے درمیان اون دونون باغونکی کھیتی کو وہ دونون باغ
دیتے تھے میوہ اپنا پورا اور نہین کمی کرتے تھے اوس میوے کے دینے سے کچھہ اور جاری
کیے تھے ہم نے درمیان اُن دونون باغونکے نہر اور تھا واسطے اون باغون والے کے پھل پس کہا
اوس باغون والون نے اپنے ساتھی سے (یعنی دوسرے مرد سے کہ جو مفلس تھا) ایسی
حالت مین کہ وہی باغون والا اوس مفلس سے گفتگو کرتا تھا کہ مین تجھسے زیادہ ہون مال
مین اور تجھسے زیادہ عزت والا ہون باعتبار آدمیون کے اور داخل ہوا وہی باغون والا
اپنے باغ مین (مرد مفلس کو اپنے ساتھہ لیکے) ایسی حالت مین کہ وہ باغون والا ظلم کرنیوالا
تھا واسطے اپنے نفس کے (بسبب تکبر وغرور کے) کہا اوسنے مرد مفلس سے کہ نہین گمان کرتا ہون
مین کہ نیست ونابود ہو جائے یہ باغ کبھی اور نہین گمان کرتا ہون مین قیامت کو قائم
ہونے والی اور البتہ اگر پہیرا جاؤن مین (جیسا کہ تو گمان کرتا ہے) طرف پروردگار اپنے کے (یعنی
بالفرض اگر موافق تیرے قول کے قیامت قائم بھی ہو) تو البتہ پاؤنگا مین بہتر اوس باغ
سے جگہہ بازگشت کی (یعنی قیامت مین مجکو اس سے زیادہ دولت ملیگی) جواب دیا اوس
باغون والے کو ساتھی اوسکے مومن مفلس نے کہ جسوقت وہ اوس سے گفتگو کرتا تھا کہ کیا کافر
ہو گیا ہے تو ساتھہ اوس خالق کے کہ پیدا کیا اوسنے تجکو مٹی سے بعد اوسکے نطفے سے بعد اوسکے
بنایا تجکو ایک مرد مستوی الخلقہ لیکن وہی اللہ پروردگار میرا ہے اور نہین شریک مقرر
کرتا ہون مین ساتھہ پروردگار اپنے کے کسی کو اور جسوقت کہ داخل ہوا تھا تو اپنے باغ مین

توکیون نہ کہا تونے کہ نہین قوت ہو مگر ساتھ خدا کے (احادیث صحیحہ مین وارد ہوا ہو کہ جو شخص اپنے مال و متاع کو دیکھکر ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ کہے تو وہ نظر بد سے محفوظ رہتا ہو اور اوس مین برکت ہوتی ہو) اگر تو مجہکو دیکھتا ہو کہ مین مال مین اور اولاد مین تجہسے کم ہون (تو کچہہ مضائقہ نہین ہو) پس قریب ہو کہ پروردگار میرا عطا کرے مجکو وہ چیز کہ بہتر ہو تیرے باغ سے اور بہیجدے اوس تیرے باغ پر ایک عذاب کو آسمان سے پس ہو جائے وہ تیرا باغ زمین صاف کہ اوسپر گہاس بہی نہو یا ہو جائے پانی اوس باغ کا غائب زمین کے اندر پس نہ قدرت رکہے تو اوسکے طلب کرنے کی پس (بموجب اوسی مرد مومن مفلس کے کہنے کے) گہیر لیئے گئے پہل اوس شخص کے (یعنی عذاب نے اوسکے باغ کو ایسا گہیر لیا کہ وہ سب جل کے خاک ہو گیا جیسا کہ احادیث سے ثابت ہو) پس صبح کی اوس شخص نے کہ اپنے ہاتہو نکو ملتا تہا (افسوس کرکے) اوس مال پر کہ جو اوسنے اوس باغ کی تیاری مین خرچ کیا تہا اور وہ باغ گرا ہوا تہا اپنی چہتو نپر (یعنی حالت یہ تہی اوس باغ کی کہ سب چہتین بہی گر گئی تہین اور دیوارین بہی گر گئی تہین لیکن پہلے چہتین گری تہین بعد اوسکے دیوارین گری تہین یا یہ کہ سب چہتین جو انگور کے واسطے بنائی گئی تہین وہ گر گئی تہین اور صرف دیوارین رہ گئی تہین) اور کہتا تہا وہی صاحب باغ کہ ای کاش نہ شریک کرتا مین ساتہہ پروردگار اپنے کے کسی کو (تاکہ اس عذاب مین نہ مبتلا ہوتا) اور نہ تہا واسطے اوسی صاحب باغ کے کوئی ایسا گروہ کہ اوسکی مدد کرتا سوائے خدا کے اور نہ تہا وہی صاحب باغ بدلا لینے والا (خدا سے) انتہی یہ حکایت مین نے قرآن مجید و فرقان حمید سے اسواسطے نقل کی ہو کہ جو طالبان دنیا آخرت کو بالکل بہولے ہوئے ہین اور دنیا مین عذاب الٰہی سے بے خوف ہین وہ اس بات کو سمجہین کہ ناشکری و کفران نعمت سے کبہی یہ بہی ہوتا ہو کہ مال و دولت دنیاوی پر بہی زوال آجاتا ہو اور یہ اس امت مین بہی ممکن ہو اور عذاب آخرت اسکے علاوہ ہو و ھو لا کبر **تیسری حکایت** وہ ہو کہ جو سبت و نعم سورۃ ن والقلم مین مذکور ہو چنانچہ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہو انا بلونھم

كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ۝ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ۝ فَطَافَ
عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ۝ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۝ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۝
أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ۝ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ۝ أَن
لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ۝ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ۝ فَلَمَّا رَأَوْهَا
قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ۝ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ۝ قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا
تُسَبِّحُونَ ۝ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ۝
قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ۝ عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا
رَاغِبُونَ ۝ كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ تحقیق آزمایا ہم نے اونہین کافرونکو جسطرح کہ آزمایا تہا ہم نے صاحبان باغ کو یاد کرو
اسوقت قسم کہائی اونہین صاحبان باغ نے کہ البتہ کاٹینگے ہم اوسکے ثمر کو صبح کے وقت
اور انشاء اللہ تعالیٰ بہی نہ کہا پس پہر گیا اوس باغ پر ایک پہیرنیوالا (یعنی عذاب) تیرے
پروردگار کی جانب سے ایسی حالت مین کہ وہ لوگ سب سو رہے تہے پس ہو گیا وہی
باغ مانند ایسے باغ کے کہ جسکا ثمر کٹ گیا ہو پس جسوقت کہ وہ لوگ سوکے اوٹہے تو اونہون نے
آپس مین ایک دوسرے کو صبح کے وقت پکارا کہ سویرے چلو تم اپنی کہیتی پر (یعنی باغ پر)
اگر ہو تم ثمر کے کاٹنے والے پس چلے وہ لوگ اپنے گہرون سے اور آپس مین چپکے چپکے باتین
کرتے تہے کہ نہ داخل ہونے پاوے اوسی باغ مین آج کے دن تمہارے اوپر کوئی فقیر (یعنی
ایسا نہ ہو کہ اوسکو کچہہ دینا پڑے) اور سویرے ہی گئے وہ لوگ فقیرونکے محروم کرنے کی قسم
ایسی حالت مین کہ اپنے زعم مین وہ لوگ فقیرونکے منع کرنے پر یا ثمر کاٹنے پر قادر تہے پس
جسوقت کہ دیکہا اونہون نے اوس باغ کو تو کہا کہ ہم راستہ بہول گئے ہین (یعنی چونکہ باغ
کی حالت متغیر ہو گئی تہی لہذا پہلے اونہون نے اوسکو نہ پہچانا اور یہ سمجہے کہ ہم راستہ بہول کے
دوسرے باغ مین چلے آئے ہین لیکن جب اوسکو غور سے دیکہا اور پہچانا تو کہنے لگے کہ بلکہ

یہ لوگ بے نصیب ہین کہا اونمین کے بہتر شخص نے کہ جو پہلے فقیرونکے منع کرنے پر راضی تھا
کیا نہین کہا تہا مین نے تم لوگونکو کہ کیون نہین پاک او منزہ جانتے ہو تم اللہ کو کہا اونہون
لوگون نے کہ پاک ہے پروردگار ہمارا تحقیق ہم لوگ ظلم کرنے والے تہے پس متوجہ ہوئے بعض
اونکے بعض پر درآنحالیکہ ملامت کرتے تہے آپس مین ایک دوسرے کو کہا اونہون نے کہ ای
وای ہمپر تحقیق ہم لوگ تہے حد سے گذرنے والے قریب ہی کہ پروردگار ہمارا بدل دے
ہمکو بہتر اوس باغ سے (یعنی بسبب توبہ و انابت کے) تحقیق ہم لوگ طرف اپنے پروردگار
کے رغبت کرنے والے ہین (اب حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہی کہ ایسا ہی ہوتا ہی عذاب دنیا
مین اور البتہ عذاب آخرت کا بہت بڑا ہی اس عذاب دنیا سے کاش جانتے ہوتے وہ لوگ
کہ ایسے افعال نکرتے کہ باعث نزول عذاب ہون انتہی احادیث صحیحہ مین ان آیات کی
تفسیر مین جو کچہہ وارد ہوا ہی مین اوسکا خلاصہ تفسیر صافی سے لکہتا ہون کہ ایک شخص
مومن تہا اور ایک باغ اوسکے ملک مین تہا اور وہ اوسکا میوہ اپنے گہر مین کچہہ نہین لاتا تہا
جبتک کہ مستحقین کو نہ دے لیتا پس جب اوس بڈہے نے وفات پائی تو اوسکے پانچ
بیٹے تہے وہی اوس باغ کے وارث ہوئے اور اوسکے انتقال کے بعد پہلے سال وہ باغ
اسقدر پہلا کہ اوس سے قبل کبہی ایسا نہین پہلا تہا پس جب اون پانچون بیٹون نے دیکہا
تو بغاوت وطغیان مین مبتلا ہو گئے اور آپس مین کہنے لگے کہ ہمارا باپ بہت بڈہا ہو گیا
تہا اور اوسکی عقل جاتی رہی تہی آؤ ہم آپس مین عہد کرلین کہ اگلی سال اس باغ کے
میوے مین سے فقیرونکو کچہہ ندین تاکہ ہم تونگر ہو جائین اور ہمارا مال بہت ہو جائے
بعد اوسکے سال آئندہ مین ہم بہی فقیرونکو دینگے پس چار بہائی تو اسپر راضی ہو گئے اور
ایک نہ راضی ہوا اوسی کو حق سبحانہ وتعالی نے اوسطہم فرمایا ہی اور اوسی کا قول ذکر کیا ہی
پس اون چارون بہائیون نے اوس بہائی کو پکڑکے خوب مارا یہانتک کہ اوسکو یقین
ہوگیا کہ یہ لوگ مجہکو مار ڈالینگے لہذا وہ بہی مجبوری سے انکے مشورے مین داخل ہوگیا اور

جب اس باغ پر عذاب نازل ہوا تو اونہنے اپنا قول بہائیوں کو یاد دلوایا اور اون سب نے ملکے توبہ کی جیسا کہ آیات اخیرہ سے ظاہر ہے اور احادیث سے ثابت ہے کہ اون لوگونکی توبہ قبول ہوئی اور حق سبحانہ وتعالی نے اوس سے بہتر باغ اونکو عطا فرمایا تنبیہ یہ حکایت مین نے اسواسطے لکھی ہے کہ شاید طالبان دنیا اسکو ملاحظہ کرکے اپنی غفلت وعصیان وطغیان سے باز آئین اور توبہ کرین اور حق سبحانہ وتعالی کیطرف رجوع کرین چوتھی حکایت مین اصول کافی سے لکھتا ہون چنانچہ باب حب الدنیا والحرص علیہا مین منقول ہے عدۃ من اصحابنا عن احمد بن محمد بن خالد عن منصور بن العباس عن سعید بن جناح عن عثمان بن سعید عن عبد الحمید بن علی الکوفی عن مهاجر الاسدی عن ابی عبداللہ قال مر عیسی بن مریم علی قریۃ قد مات اهلها وطیرها ودوابها فقال اما انهم لم یموتوا الا بسخطه ولو ماتوا متفرقین لتدافنوا فقال الحواریون یا روح اللہ وکلمته ادع اللہ ان یحییهم لنا فیخبرونا ما کانت اعمالهم فنتجنبها فدعا عیسی ربه فنودی من الجو ان نادهم فقام عیسی باللیل علی شرف من الارض فقال یا اهل هذه القریۃ فاجابه منهم مجیب لبیک یا روح اللہ وکلمته فقال ویحکم ما کانت اعمالکم قال عبادۃ الطاغوت وحب الدنیا مع خوف قلیل وامل بعید وغفلۃ فی لهو ولعب فقال کیف کان حبکم للدنیا قال کحب الصبی لامه اذا اقبلت علینا فرحنا وسررنا واذا ادبرت عنا بکینا وحزنا قال کیف کانت عبادتکم للطاغوت قال الطاعۃ لاهل المعاصی قال کیف کان عاقبۃ امرکم قال بتنا لیلۃ فی عافیۃ واصبحنا فی الهاویۃ فقال وما الهاویۃ فقال سجین قال وما سجین قال جبال من جمر توقد علینا الی یوم القیامۃ قال فما قلتم وما قیل لکم قال قلنا ردنا الی الدنیا فنزهد فیها قیل لنا کذبتم قال ویحک کیف لم یکلمنی غیرک

ربهم فقال یا روح الله وکلمته انهم ملجمون بلجام من نار بایدی ملٰئکة
غلاظ شداد وانی کنت فیهم ولم اکن منهم فلما نزل العذاب عمنی
معهم فانا معلق بشعرة علی شفیر جهنم لا ادری اکبکب فیها او انجو منها
فالتفت عیسی الی الحواریین فقال یا اولیاء الله اکل الخبز الیابس بالملح الجریش
والنوم علی المزابل خیر کثیر مع عافیة الدنیا والاخرة ترجمہ حضرت ابو عبدالله
یعنی حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہو کہ آپنے فرمایا کہ حضرت عیسی بن مریم کا ایک
ایسے قریے پر گذر ہوا کہ اوسکے سب رہنے والے اور پرندو چرند مر گئے تھے پس فرمایا حضرت
عیسی نے کہ آگاہ ہو کہ یہ لوگ نہین مرے ہین مگر بسبب عذاب کے اور اگر متفرق مرتے تو البتہ
ایک دوسرے کو دفن کرتا پس کہا حواریون نے کہ ای روح الله وکلمۃ الله دعا کیجیے الله تعالی
سے کہ وہ ان لوگونکو ہمارے لیے زندہ کر دے پس یہ لوگ ہم کو آگاہ کرین کہ انکے اعمال کیا تہے
تاکہ ہم اون اعمال سے پرہیز کرین پس دعا کی حضرت عیسی نے اپنے پروردگار سے پس آسمان
وزمین کے بیچ سے انکو آواز آئی کہ پکار او نکو پس کہڑے ہوے حضرت عیسی رات کے وقت اوپر
ایک اونچے مقام کے زمین سے اور کہا کہ ای اہل اس قریہ کے (یعنی اون لوگون کو پکارا)
پس جواب دیا اونہین حضرت کو اون لوگون مین سے ایک جواب دینے والے نے کہ لبیک
یا روح الله وکلمۃ الله پس فرمایا آپ نے کہ وائے ہو تمہارے اوپر کیا تہے اعمال تمہاری
کہا اوس شخص نے کہ عبادت طاغوت کی اور محبت دنیا کے ساتھ خوف قلیل کے اور آرزوی
دور دراز کے اور غفلت کی لہو ولعب مین پس فرمایا حضرت عیسیٰ نے کہ کسطرح تہی محبت
تمہاری واسطے دنیا کے جواب دیا اوس شخص نے کہ مانند محبت طفل صغیر کے واسطے اپنی ماں
کے جسوقت کہ آتی تہی ہماری طرف تو ہم خوش وخرم ہوتے تہے اور جسوقت کہ ہم سے پیٹھہ
پہیر لیتی تہی تو ہم روتے تہے اور غمگین ہوتے تہے فرمایا حضرت نے کہ کسطرح تہی عبادت تمہاری
واسطے طاغوت کے جواب دیا اوس شخص نے کہ اطاعت کرنا واسطے اہل معاصی کے فرمایا

آپ نے کہ کیا ہوا انجام تمہارے کام کا جواب دیا اوس شخص نے کہ رات کو سوے ہم لوگ عافیت
مین اور صبحکو داخل ہوے ہم لوگ ہاویہ مین پس فرمایا آپ نے کہ کیا چیز ہی ہاویہ پس
جواب دیا اوسنے کہ سجین ہی فرمایا آپ نے کہ کیا چیز ہی سجین جواب دیا اوس شخص نے
کہ پہاڑ ہین انگارون کے کہ بہڑکائی جاتینگی ہم لوگو پر روز قیامت تک فرمایا آپ نے کہ
پس کیا کہا تم نے اور کیا کہا گیا تم سے جواب دیا اوس شخص نے کہ کہا ہم نے کہ پہیر دیے
جائین ہم طرف دنیا کے تاکہ اب ہم اوس مین جا کے زہد اختیار کرین کہا گیا ہم سے کہ تم
لوگ جہوٹہ کہتے ہو فرمایا آپ نے کہ واے ہو تیرے اوپر کیا سبب ہی کہ سوا تیرے دوسرے
شخص نے اون لوگون مین سے مجھسے کلام نہین کیا جواب دیا اوسنے کہ یا روح اللہ وکلمۃ اللہ
تحقیق اون لوگون کے منہہ مین آگ کی لگام دی ہوئی ہی اور وہ لگام ایسے فرشتون
کے ہاتہہ مین ہی کہ جو سخت اور شدید ہین اور مین اون لوگون کے درمیان مین رہتا تہا
اور اون لوگون مین سے مین نہین تہا یعنی مین اون لوگون کے سے اعمال بد نہین
کرتا تہا پس جسوقت کہ نازل ہوا عذاب عام تو مجکو بہی اون لوگون کے ساتہہ لے لیا
پس لٹکا ہوا ہون ساتہہ ایک بال کے جہنم کے کنارے پر نہین جانتا ہون مین کہ
گرا دیا جاؤنگا مین اوس مین یا اوس سے نجات پاؤنگا پس متوجہ ہوے حضرت عیسی
طرف حواریون کے اور فرمایا کہ ای دوستان خدا کہانا سوکہی روٹی کا ساتہہ کچلے ہوے
نمک کے اور سونا گہورو پر بہت بہتر ہی جبکہ ساتہہ عافیت دنیا و آخرت کے ہووے
چونکہ طول بہت ہو گیا ہی لہذا ہم انہین چار حکایتون پر اکتفا کرتا ہون جس شخص کا
مادہ قابل ہی اور روشنی ایمان کی اوسکے دل مین باقی ہی اوسکو اسی قدر کافی ہی اور جو
لوگ کہ طبع علی قلوبهم فهم لا یفقهون کے مصداق ہین اونکا مرض لاعلاج ہی
آٹہوان علاج اون تمثیلات دنیا مین نظر و فکر کرنا کہ جو پیشوایان دین و مذہب
نے بیان فرمائی ہین اور اونکا ذکر کرنا اور یاد رکہنا اور ہم بیان دس مثالین کتاب

مستطاب بین العبادات سے اردو مین ترجمہ کیکے بالجملہ دو افسانہ نقل کرتا ہون **تمثیل اول**
حضرت امام جعفر صادق ؑ سے منقول ہر کہ جو شخص دنیا کے جمع کرنے مین حریص ہوتا ہے
اوسکی مثال ریشم کے کیڑے کی ہر کہ جسقدر اپنے اوپر ریشم کو زیادہ بنتا ہر اوسیقدر اوسکی
راہ بند ہوتی جاتی ہر اور نکلنا اوسکا مشکل ہوتا جاتا ہر یہان تک کہ اپنے نکلنے کی راہ کو بالکل
بند کر دیتا ہر اور اوسکے اندر مرجاتا ہر **تمثیل دوم** حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہر
کہ مثال دنیا کی مثل آب شور کے ہر کہ جتنا آدمی اوسکو زیادہ پیتا ہر اوتنا زیادہ پیاسا ہوتا
ہر یہان تک کہ پیتے پیتے مرجاتا ہر اور اوسکی پیاس نہین بجھتی **تمثیل سوم** حضرت امام
جعفر صادق ؑ سے منقول ہر کہ جناب امیر المومنین ؑ کی کتاب مین لکھا ہوا ہر کہ دنیا مثل افعی
کے ہر کہ پشت اوسکی نہایت نرم و ملائم ہوتی ہر اور شکم اوسکا زہر قاتل سے بھرا ہوتا ہے
عاقل اوسکے زہر سے پرہیز کرتا ہر اور طفل نادان اوسکی نرمی و خط و خال کیطرف مائل ہوجاتا
ہر اور اوس سے کھیلنے لگتا ہر آخر کو وہ سانپ اوسکو مار ڈالتا ہر **تمثیل چہارم** جناب
رسول خدا ؐ نے فرمایا ہر کہ مجکو دنیا سے کیا کام ہر مثال میری اور دنیا کی مثل کسی سوار کے
ہر کہ وہ دھوپ اور گرمی کی شدت مین کسی درخت سایہ دار کے نیچے پہونچے اور کچھہ دیر
وہان قیلولہ کرے اور بعد اوسکے اوس درخت کو چھوڑ کے چلا جائے **تمثیل پنجم** حضرت
امام موسی کاظم علیہ السلام سے منقول ہر کہ دنیا حضرت عیسی کے سامنے مانند ایک عورت
کے متشکل ہوکے آئی حضرت نے اوس سے پوچھا کہ تو نے کتنے شوہر کیے اوسنے جواب دیا
کہ بہت آپ نے پوچھا کہ سب نے تجکو طلاق دی اوسنے جواب دیا کہ نہین بلکہ مین نے سب کو
مار ڈالا حضرت عیسی نے فرمایا کہ وائے ہر حال پر باقی ماندون شوہرونکے کہ اونکو کیون
نہین غیرت ہوتی اون شوہرونکے حال سے کہ جو مار ڈالے گئے **تمثیل ششم** حضرت امام
موسی کاظم ؑ سے منقول ہر کہ حضرت لقمان نے اپنے صاحبزادے کو وصیت کی کہ اے فرزند
دنیا ایک دریائے عمیق ہر بہت سے لوگ اوس مین غرق ہوگئے پس چاہیے کہ تیری کشتی

اس دریا مین تقوی و پرہیز گاری ہو اور اس کشتی مین تو ایمان اور اعمال صالحہ کا توشہ جمع کرے اور بادبان اس کشتی کا توکل ہو کر بغیر خدا پر توکل کیے ہوے یہ کشتی نہین چلتی ہو اور ناخدا اس کشتی کا عقل ہو اور لنگر اس کشتی کا صبر ہو **تمثیل ہفتم** حضرت امام موسی کاظم ؑ سے منقول ہو کہ دنیا مثل ایسے گہر کے ہو کہ جسکی چہت بہت نیچی پٹی ہوئی ہے اگر تو سر اوٹہائیگا تو چہت مین لگیگا اور ٹوٹ جائیگا اور اگر سر کو نیچے جہکائیگا اور تواضع اور انکسار کریگا تو صحیح و سلامت دنیا سے باہر جائیگا **تمثیل ہشتم** جناب رسول خدا ؐ سے منقول ہو کہ دنیا مثل طعامہای لذیذ کے ہو کہ کہانے کے وقت لذت دیتے ہین اور جب معدے مین پہونچتے ہین تو وہ متعفن و بدبو ہو جاتے ہین اور جسقدر کہانا زیادہ لذیذ و چرب و شیرین ہوتا ہو اوتنا ہی اوسکا مدفوع و فضلہ زیادہ بدبو و کثیف ہوتا ہو اور طعامہای لذیذ کے کہانے مین زیادہ فساد پیدا ہوتا ہو اور کہانے والا زیادہ درد بیماری مین مبتلا ہو جاتا ہو اسی طرح جس قدر دنیا مین زیادہ تصرف ہوتا ہو تو مرنے کے وقت کہ دفع کرنیکا زمانہ ہو اوسکی برائی و نقصان زیادہ ظاہر ہوتا ہو یا دنیا مانند ایسے گہر کے ہو کہ چور اوس مین آئے اور سب مال و اسباب اوٹہا لیجائے پس جسقدر کہ مال و اسباب زیادہ اور عمدہ ہوگا اوسی قدر صاحب مال کو زیادہ حسرت ہوگی اسی طرح جب انسان کو موت آتی ہو تو جسقدر اوسنے دنیا مین مال و اسباب جمع کیا ہو اوسی قدر اوسکی مفارقت دشوار و سخت معلوم ہوتی ہو **تمثیل نہم** حضرت عیسیٰ ؑ سے منقول ہو کہ آپ نے فرمایا کہ مین تم سے سچ کہتا ہون کہ جسطرح کوئی بیمار طعام عمدہ کیطرف دیکہتا ہو اور بیماری اور مرض کے سبب سے اوسکے کہانے کی خواہش نہین کرتا اسیطرح ہو بیمار محبت دنیا کا کہ لذت و شیرینی عبادت و بندگی اوسکو نہین معلوم ہوتی اور مین تم سے سچ کہتا ہون کہ گہوڑے پر جب تک سواری نکرو اوسکی شوخی اور بدی برطرف نہین ہوتی اسی طرح جب تک دل کو یاد مرگ اور مشقت عبادت کے ساتہہ نرم نکرو اوسکی قساوت برطرف نہین ہوتی اور حق کی اطاعت نہین کرتا

تمثیل دہم قصۂ یوذ آصف و بلوہر مین یہ مثال جامع دنیا کی بلوہر کی زبانی لکھی ہوئی ہو کہ ایک
فیلمست نے ایک آدمی کا پیچھا کیا اور وہ بہاگتا ہوا ایک کنوین کے قریب پہونچا اور دو شاخین
ولی کنارے پر اوگی ہوئی تہین اون دونون شاخونکو پکڑکے اوس کنوین مین لٹک گیا بعد
اوسکے جب اوپر دیکہا تو معلوم ہوا کہ دو چوہے کہ ایک کا رنگ سفید اور ایک کا سیاہ ہو اون
شاخونکو کاٹ رہے ہین جب نیچے نظر کی تو دیکہا کہ چار افعی اپنے سوراخون سے سر باہر کیے ہین
جب قعر چاہ مین نظر کی تو دیکہا کہ ایک اژدہا منہ کہولے ہوے ہی کہ جسوقت یہ اوپر سے گرے
تو اسکو نگل جائے جب پہر اوپر دیکہا تو معلوم ہوا کہ اون دونون شاخون کے پاس تہوڑا سا شہد
لگا ہوا ہی پس یہ شخص شہد کے چاٹنے مین ایسا مشغول ہوا کہ اوسکی شیرینی نے ان سب آفتون سی
غافل کر دیا حالانکہ نہین جانتا تہا کہ وہ چارون سانپ اسکو کب کاٹ کہا ئینگے اور وہ دونون
چوہے اون دونون شاخونکو کب قطع کرینگے اور جب اوس اژدہے کے منہ مین جایگا تو اوسکا
کیا حال ہوگا پس وہ کنوان دنیا ہی کہ آفتون اور بلاؤن اور مصیبتون سے بہری ہوئی ہی اور
وہ دو شاخین رشتۂ حیات ہین اور وہ دو موش سفید و سیاہ دن و رات ہین کہ آدمی کے
رشتۂ حیات کو قطع کرتے ہین اور وہ چار سانپ اخلاط اربع ہین یعنی سودا و صفرا و بلغم و خون
کہ آدمی نہین جانتا ہی کہ کسوقت ہیجان مین آوینگے اور اوسکو ہلاک کر دینگے اور وہ اژدہا موت
ہی کہ انتظار مین ہی اور ہمیشہ آدمی کی طلب مین رہتی ہی اور وہ شہد کہ جسپر یہ شخص فریفتہ ہوا ہی
اور اوسکے سبب سے سب چیزونکو بہول گیا ہی لذتین اور خواہشین اور نعمتین دنیا کی ہین
نوان علاج خاص ایک مرض مہلک کا ہی کہ جو ہندوستان مین چند روز سے مثل طاعون اور
وبا کے پہیل گیا ہی اور اگر غور اور فکر کی جائے تو معلوم ہو جائے کہ اس مرض کا ضرر اون
دونون بیماریون سے بہت زیادہ ہی اس سبب سے کہ وہ دنیا مین باعث موت ہین اور یہ
آخرت مین سبب ہلاکت اور یہ مرض سارے وہی محبت دنیا و طلب مال و دولت و جاہ و حشمت
ہی اور یہ عبد ذلیل بتوفیق رب جلیل اس مرض کا علاج دو طرح پر لکہتا ہی اول چند آیات

کثیر الدلالات مین نظر و فکر کرنا اور اونکا ذکر کرنا اور یاد رکہنا اور قبل ذکر ان آیات کے ایک لطیفہ
غیبی کو بیان کرتا ہون کہ جو ایک معجزہ ہی معجزات قرآنی مین سے اور مین نے اسکے بیان کرنیکا
وعدہ بہی تبصرہ اولی مین کیا ہی وہ یہ ہی ہذہ مجکو خوب یاد ہی کہ جب میرا عنفوان شباب تہا تو
مین نے بعض رسالے طالبان دنیا و تارکان آخرت کی ایک تصنیف دیکہی کہ جو زبان اردو مین
تہی چونکہ یہ لوگ ایسی تلمیع کرتے ہین کہ خواہ مخواہ عوام کی نظرون مین بالکل حق سے مشابہ
ہو جاتا ہی اور مین اوس زمانے مین ان حضرات کے حال سے بخوبی واقف نہ تہا لہذا اوس
کتاب کے مطالعہ سے مجکو نہایت تاثر ہوا اور مین نے اپنے دل مین کہا کہ یا اللہ یہ کس قسم کا
آدمی ہی کہ اس طرح کی باتین لکہتا ہی کہ جو ظاہر مین حق معلوم ہوتی ہین اور غور و فکر کرنے سے
محض باطل چونکہ مجکو ابتداے شعور و کمال عقل سے قرآن مجید فرقان حمید سے ایک
محبت مفرطہ تہی اور میری ابتک عادت ہی کہ ہر مسئلہ مشکلہ مین کہ جو پیش آتا ہی اسی
کتاب عزیز کیطرف رجوع کرتا ہون اور حق سبحانہ و تعالی کے فضل و احسان سے اسی کے
آیات بینات سے وہ مسئلہ حل ہو جاتی ہی اور امر حق منزل ہوتا ہے کہ روشن ہو جاتا ہے
لہذا مین نے قرآن مجید کو ہاتہہ مین لیا اور حق سبحانہ و تعالی کیطرف رجوع کی اور کہا کہ
یا خداوند عالم یہ تیری کتاب عزیز ہی اور اسی باب مین تو نے فرمایا ہی لَا یَاْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ
بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَکِیْمٍ حَمِیْدٍ مجہے اسی کتاب سے بتا دے کہ
جسکی یہ تصنیف ہی یہ کس قسم کا آدمی ہی بعد اوسکے قرآن شریف کو کہولا تو ایسی آیات نکلے
کہ جو باوصف ایجاز و اختصار و قلت الفاظ ایسے جامع ہین کہ کوئی طریقہ اور کوئی مذاق
اور کوئی مکر و خدعہ اس فرقہ مستحدثہ کا ایسا نہین ہی کہ جو اوسکے عموم مین داخل نہ ہو چنانچہ
وہ آیات یہ ہین قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِیْنَ اَعْمَالًا ۝ اَلَّذِیْنَ ضَلَّ سَعْیُهُمْ فِی الْحَیٰوةِ
الدُّنْیَا وَهُمْ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ یُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ
وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِیْمُ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَزْنًا ۝ ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ

حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ وَاتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا جزو شانزدہم سورہ کہف ابتدا میں
نے پارت لبئہ الهدايات کے ہر فقرے کو علیحدہ نقل کرکے اوسکا ترجمہ لکھتا ہون اور بطور
اجمال و اختصار اوسکی مطابقت بہی اس فرقہ مستحدثہ کے کلیات اور جزیات سے کچھ دیتا ہون
تعالیٰ مدد کی وہ شروع آیت یہ ہے قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ترجمہ کہہ
اے محمد کیا آگاہ کرون مین تم کو کہ کون لوگ ہین زیادہ نقصان اوٹہانے والے اعمال مین
انتہی ظاہر ہے کہ یہ آیہ کریمہ کیسا جواب صریح ہے مجیب عبد ذلیل کے سوال کا الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ترجمہ وہ لوگ ہین کہ ضایع ہو گئی ہے ساری کوشش اونکی بیچ زندگانی
دنیا کے انتہی ظاہر ہو کہ جو لوگ ہمہ تن تحصیل دنیا مین مصروف رہتے ہین اور سب وقت
اپنا اسی مین صرف کرتے ہین اور ساری سعی و کوشش اسکے حاصل کرنے مین برباد کر دیتے
ہین اور آخرت کا نہ کبہی نام لیتے ہین نہ اوسکے واسطے کوئی کام کرتے ہین اون سے زیادہ
زیانکار اور نقصان اوٹہانیوالا کون ہو سکتا ہے کہ دنیا کو اونہون نے کہ جو ایک فانی و ناپائدار
چیز ہے آخرت کو بیچ کے کہ جو باقی و دائم ہے مول لیا اب اسکی مطابقت زمانہ حال کے طالبان
دنیا پر ملاحظہ کیجیے کہ صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ان لوگو نکو یہی فکر رہتی ہے
کہ کسیطرح دنیا مین ترقی حاصل کرین اسی کے واسطے تحصیل علوم کرتے ہین اور اسی کیواسطے
سفر دور و دراز اور اسی کے واسطے محنت و مشقت اور آخرت کا کبہی کوئی کام نہین کرتے
افضل عبادات نماز ہے اوسکے لیے اول تو اونکے انگریزی کپڑے جھکنے نہین دیتے رکوع و سجود
کیونکر کرین دوسرے فرصت کہان نماز ظہر و عصر کیونکر پڑہین وہ تو اونکے کچہری کا وقت ہے
جب محنت شاقہ کرکے گہر مین آئے تو مغرب کی نماز کے لیے کہان دماغ و فراغ ہے کچھ دیر
آرام کی ضرورت ہے پہر قانون دیکہنا ہے مقدمات کو سمجہنا ہے یا تجویزین لکہنا ہے مشغلین ہزار
آئی مین پہر کہانا بہی کہانا ہے اور دن بہر کے تہکے ماندے کو سویرے سونا بہی ضرور ہے
پہر نماز عشا کی فرصت کہان مل سکتی نماز صبح کے لیے خواب شیرین سے بیدار ہونا

یہ کس سے ممکن ہے حالانکہ اگر خیال کیا جاے تو نماز پڑہنے مین کچہ دیر نہین لگتی دس منٹ مین
چار رکعتے نماز بخوبی ادا ہو سکتی ہے اور تین رکعتے اور دو رکعتے اس سے بھی کم مین ممکن ہے کہ
یہ لوگ اپنا کام بھی کرین اور نماز بھی پڑہ لین مگر نہین پڑہتے اور اگر کسی صاحب بہادر نے مسلمانون
سے شرم کرکے کبھی کسی وقت کی نماز پڑھی بھی تو کنقر الغراب یعنی مانند کوے کے ٹھونگ مارنیکے
سجدہ کرتے ہین کہ پیشانی بھی اچھی طرح زمین مین نہین لگنے پاتی روزہ احادیث صحیحہ سے ثابت
ہی کہ سپر ہی آتش جہنم سے مگر ان لوگونکو ڈاکٹر صاحب منع کرتے ہین کیونکہ روزہ رکھین سال بہر
یہ لوگ اچھے رہتے ہین مگر ماہ مبارک آیا اور بیمار بن گئے اور ڈاکٹر سے سارٹیفکٹ بیماری
حاصل کر لیا حالانکہ سب اپنا کام اس ماہ مبارک مین بھی ہمیشہ کیطرح کرتے ہین اوسکے لیے انکی بیماری
مانع نہین اس صنف مین سے یہ ادن لوگون کا ذکر ہی کہ جو کچہ روزہ نہ رکھنے سے شرماتے ہین
لہذا یہ حیلہ کرتے ہین ورنہ بعض حضرات کہ جو عہدہاے جلیلہ پر متمکن ہین وہ تو علانیہ ماہ مبارک
مین اپنے اجلاس پر شراب پیتے ہین کیسا حیلہ او حوالہ زکوۃ کیونکر دین اوس مین تو مال کا
نقصان ہی اوسکے عوض مین سود البتہ لیتے ہین کہ باعث نفع ہی حالانکہ حق سبحانہ وتعالی فرماتا
ہی وَمَآ اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ رِّبًا لِّیَرۡبُوَا۟ فِیۡۤ اَمۡوَالِ النَّاسِ فَلَا یَرۡبُوۡا عِنۡدَ اللّٰہِ ۚ وَمَاۤ
اٰتَیۡتُمۡ مِّنۡ زَکٰوۃٍ تُرِیۡدُوۡنَ وَجۡہَ اللّٰہِ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُضۡعِفُوۡنَ (جزو بست ویکم
سورۃ الروم) ترجمہ اور جو کچہ مال کہ دیتے ہو تم سود لینے کی غرض سے تاکہ بڑہے لوگون کے
اموال مین پس نہین بڑہتا ہی وہ نزدیک اللہ کے اور جو مال کہ دیتے ہو تم زکوۃ مین ایسی حالت
مین کہ ارادہ کرتے ہو تم خدا کی رضامندی کا پس زکوۃ کے دینے والے وہ لوگ ہین کہ جو
دونا نفع پاتے ہین انتہی حج کو جانا ایک فعل عبث اور سوانگ اور تماشا سمجھتے ہین پہر اوسکے
لیے محنت سفر و صرف مال و زر کیون پسند کرنے لگے اوسکے عوض مین ولایت کا جانا واجب
و لازم جانتے ہین کہ آلہ تحصیل دنیاے فانی ہی اور اسی کے اوپر سب امور شرعیہ واجبہ و مندوبہ
کا قیاس کر لینا چاہیے کہ بعض تو بالکلیہ ہی تارک ہین اور بعض نے اگر کوئی عمل خیر کیا بھی تو

نہایت بے اعتنائی و لاپروائی کے ساتھ کاش جسقدر اہتمام و محنت و مشقت تحصیل دنیا کے لیے
کرتے ہین اوسکا عشر عشیر بھی تحصیل آخرت کے لیے کرتے وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ
صُنْعًا ترجمہ اور وہ لوگ جانتے ہین کہ تحقیق یہ ہے کہ وہ اچھا کام کرتے ہین انتہی ظاہر ہے
کہ یہ لوگ اپنے ان کامونکو کسقدر اچھا سمجھتے ہین اور کسقدر اسپر فخر و ناز کرتے ہین اور اور
مسلمانونکو بھی کس شد و مد سے اسکی طرف دعوت کرتے ہین اور اسی کا نام اونھون نے ہمدردی
قوم اور ترقی اسلام رکھا ہے حالانکہ یہ عین تنزل اسلام و عداوت مسلمین ہے چنانچہ اسکی
تصریح و تبیین انشاء اللہ المستعان اسی مبحث مین بیان کیجائیگی باینہمہ ان لوگون مین
سے جس شخص کو کچھ بھی پاس اسلام باقی ہے اور نور ایمان کسی قدر بھی اوسکے دل مین ہے
اوسکے اوپر اس آیت کا اطلاق نہین ہے بلکہ جو لوگ اس آیت کے مصداق ہین اونکی طرف
خود ہی حق سبحانہ و تعالی آیت مابعد مین اشارہ فرماتا ہے کہ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ
رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ ترجمہ یہ لوگ وہ ہین کہ جو کافر ہوے ساتھ آیات پروردگار اپنے اور
لقا اوسکی کے انتہی آیات کا اطلاق دو چیز و نپر ہوتا ہے اول آیات قرآن دوم معجزات انبیا
علیہم السلام ظاہر ہے کہ جو اس فرقے کے راس و رئیس ہین اور ان دونون چیزونکے منکر ہین
انکار آیات تو اسطرح ثابت ہے کہ صدہا آیات بینات سے وجود ملائکہ و شیطان ثابت ہے اور
یہ لوگ قطعًا انکار کرتے ہین اور بہت سی آیتون سے حضرت عیسی کا بغیر باپ کے خدا کی
قدرت سے پیدا ہونا ثابت ہے اور یہ لوگ کہتے ہین کہ وہ حضرت یوسف نجار کے بیٹے تھے
اور اس قول سے فقط آیات قرآنیہ کا انکار نہین ہے بلکہ توریت و انجیل کا بھی انکار لازم
آتا ہے کہ اون کتابون سے بھی حضرت عیسی کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ثابت ہے اور معجزات
انبیا علیہم السلام کے بھی صریحًا منکر ہین از قبیل احیاے اموات و تسخیر بحر و شق قمر وغیرہا
کے اور کہتے ہین کہ خرق عادت محال ہے حالانکہ ان معجزات کا انکار بھی مستلزم ہے انکار آیات
قرآن و توریت و انجیل کا کہ صدہا آیات سے معجزات انبیاے کرام ثابت ہین اور تعاقب بقیہ

امور اخرویہ مراد ہین چنانچہ جلالین میں اس لفظ کی تفسیر میں چار الفاظ جامع لکھے ہیں یعنی بعث
وحساب وثواب وعقاب اور یہ لوگ اکثر امور اخرویہ کے منکر ہین مثل حور وقصور واشجار
واثمار وانہار بہشت وغیرہ کے اور انکا انکار بھی مستلزم ہے انکار آیات قرآن کا بس ہے
کہ صدہا آیات بینات سے یہ امور ثابت ہین جسکا جی چاہے ان معتقدات کے انکار کو تفسیر
بالراے مین ملاحظہ کرے کہ جو انکے بانی ومخترع مذہب کے افکار انکار کے نتایج مین سے ہے
بعد اسکے حق سبحانہ وتعالی فرماتا ہے حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَزْنًا ترجمہ پس برباد ہوگئے اعمال اونکے پس نہ قائم کرینگے ہم واسطے اونکے قیامت کے
دن ترازو کو انتہی ظاہر ہے کہ وزن کرنے کی جب ضرورت ہو کہ اعمال خیر وشر دونوں ہوں اور
جب اونکے اعمال خیر کچھہ ہی نہین تو پہر تولنے کی اور ترازو کے قائم کرنے کی کیا ضرورت ہے
یا وزن نہ قائم کرنے سے یہ مراد ہے کہ قیامت کے دن بسبب اعمال بد کے کچھہ اون لوگوں کا
وزن ووقار نہ ہوگا ذٰلِكَ جَزَاؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوا وَاتَّخَذُوا اٰيَاتِيْ وَرُسُلِيْ
هُزُوًا ترجمہ یہ جزا اونکی ہے جہنم بسبب اوس چیز کے کہ کفر کیا اون لوگوں نے اور مقرر کیا
میری آیتوں کو اور رسولوں کو ہنسی ٹھٹھا انتہی اسکا اطلاق بھی اون لوگوں پر اظہر من الشمس ہے
کہ ان لوگوں کی نظر مین نہ کچھہ آیات قرآنی کی وقعت ہے نہ رسولوں کی اپنے راے کے موافق جس
آیت کے جو معنی چاہے وہ کہدے اور رسولوں کے جس حکم کو چاہا مانا اور جسکو نہ چاہا نہ مانا
جو شخص انکی تفسیر بالراے وتہذیب الاخلاق کو ملاحظہ کرے اوسکو معلوم ہو جائیگا کہ رسولوں کو
کس بے وقعتی کی نگاہ سے یہ لوگ دیکھتے ہین اور کیسے کیسے کلمات نالائق اونکی جناب مین
لکہتے ہین اور معجزات کے تو قطعاً منکر ہی ہین اور آیات قرآن کے جو معنی چاہتے ہین وہ
ہی [illegible] لیتے ہین خواہ وہ اوسکے الفاظ کے مطابق ہوں یا نہوں پہر یہ ہنسی ٹھٹھا نہ ہوا
تو کیا ہوا علاوہ اسکے اکثر فقرات اوس تفسیر بالراے کے ایسے ہین کہ جنسے صریحاً آیات
قرآن و [illegible] پیغمبر آخر الزمان پر مضحکہ کرنا ثابت ہے چنانچہ ایک فقرہ اوسی تفسیر کا مجھکو

بادا ہے کہ مفسر صاحب فرماتے ہین کہ مسلمانون کا یہ اعتقاد ہو گیا ہو کہ بہشت ایک ایسا مقام ہے
جیسے کسبیوں کا بالاخانہ ہوتا ہو اور ایک مقام پر فرماتے ہین کہ مسلمان کہتے ہین کہ حورین
پاؤن میں پہنے ہوئی جیسے کہ ہمارے یہان کی کسبیان پہنے ہوتی ہین سبحان اللہ
کیا اسلام و ایمان ہو اور کیا خیر خواہی اسلام اب کوئی منصف ہم کو انصاف سے جواب دے
کہ اس اعتقاد کے لوگونکی ترقی باعث ترقی اسلام ہو یا موجب تنزل بلکہ انہدام جو شخص
کہ صاحب دل ہو وہ بچشم بصیرت ملاحظہ کرے کہ کیا جامعیت قرآن بلکہ یہ کیسا اعجاز ہو
کہ جو فرقہ تیرہ سو برس بعد پیدا ہوا اوسکے اصول و فروع کلیۃً چند الفاظ مبارکہ کے تحت
مین پہلے ہی سے مندرج ہین سچ ہو لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین دوسرا علاج
اس مرض مہلک کا یہ ہو کہ ان لوگونکی راے کی غلطی ثابت کر دی جاۓ اور مین اس کو
بعون اللہ تعالی کلام الٰہی سے بہت آسانی کے ساتھہ ثابت کیے دیتا ہون واضح ہو کہ
ان لوگونکا یہ قول ہو کہ اسلام ضعیف ہو گیا ہو اوسکی ترقی کی فکر کرنا چاہیے یہ قول
حق و صدق ہو بیشک اسلام ضعیف ہو گیا ہو اور ہر مسلمان پر واجب ہو کہ اسکی ترقی کی فکر
کرے لیکن یہ لوگ اس قول مین کلام معجز نظام جناب امیر المؤمنین علیہ السلام کے مصداق
ہین کہ آپ نے جب خوارج کا یہ قول سنا کہ ان الحکم الا للہ یعنی حکم نہین ہو مگر خدا کے
لیے تو فرمایا کہ کلمة حق یراد بہا الباطل یعنی یہ کلمہ حق ہو مگر اس سے باطل کا ارادہ
کیا جاتا ہو بیان اوسکا یہ ہو کہ یہ لوگ کہتے ہین کہ وہ علوم پڑہو کہ جن سے دنیا حاصل ہو
اور وہ تدبیرین کرو کہ جس سے مسلمان عہدہ ہاے جلیلہ پر کرسی نشین ہون پہلے تو مین
یہ کہتا ہون کہ جو لوگ نئی روشنی کے طریقے سے تعلیم پاتے ہین مشاہدہ اسکا شاہد ہے کہ
احکام شرعیہ کی پابندی اونکو باقی نہین رہجاتی اور اعتقادات مین بھی فرق آجاتا
ہو الا ماشاء اللہ جیسا کہ تفسیر آیات مین بیان ہو چکا ہو پس جو لوگ کہ ایمان کے
طریقے پر باقی نہین اونکی ترقی سے اسلام کی کیا ترقی ہو سکتی ہو اسلام کوئی قوم نہین ہو

بلکہ دین ہی اور مسلمان وہی شخص ہی کہ جو اسکے احکام پر عمل کرے سید ہو یا شیخ مغل ہو یا
پٹھان یا اور کسی قوم کا آدمی ہو یا کسی اور مذہب سے تائب ہو کے اسلام مین داخل
ہوا ہو اور ایمان لایا ہو کیا خیر خواہی اسلام اسی کا نام ہی کہ خود اسلام سے خارج ہو کے
مسلمانون کی ترقی کے خواہان ہون اور قومی ہمدردی اسی کو کہتے ہین کہ سب مسلمانون کو
چاہتے ہین کہ ہر چند یا فاسق و فاجر ہو جائین انصاف سے جواب دینا چاہیے کہ اگر کوئی مسلمان
زادہ انگریزی کپڑے پہنکے جج یا ڈپٹی کمشنری کی کرسی پر بیٹھے اور علانیہ شراب پیے اور
نماز و روزہ قطعًا ترک کر دے تو اوسکو دیکھکر مسلمان کیونکر خوش ہونگے اور اسلام کی ترقی
کی کیا اوس سے امید ہو سکتی ہی کاش اس شخص کو مسلمانون کے سے کپڑے پہنے ہوئے
کرسی پر بیٹھے ہوئے دیکھتے اور نماز و روزہ کا پابند پاتے تو مسلمانون کا کچھ دل بھی خوش
ہوتا ہم تو جب جانتے کہ یہ لوگ خیر خواہ اسلام ہین کہ مسلمانونکو ایسی تعلیم دیتے کہ وہ لوگ اپنی
اعتقادات صحیحہ کے دل و زبان سے معتقد رہتے اور نماز و روزہ کے پابند ہوتے اور امر
الٰہی کو بجا لاتے اور اوسکی نواہی سے پرہیز کرتے مسجدین نماز جماعت سے معمور ہوتین قرآن
و ذکر الٰہی کی آوازین سنائی دیتین مدرسون مین علوم دینیہ کا درس ہوتا مسلمان آپس مین
ایک دوسرے سے اتفاق رکھتے اور اپنے برادر ایمانی کو مثل برادر عینی کے سمجھتے پیر اسکے
ساتھ دنیاوی ترقی کا بھی مضائقہ نہ تہا اور ان دونون باتون مین کچھہ منافات نہین ہی
احکام دین ایسے نہین ہین کہ جو مانع اشغال دنیا ہون مسلمانان قرون اولی کے حالات
دیکھنے سے ہر شخص پر ثابت ہو سکتا ہی کہ بعض نفوس زکیہ اون مین سے قائم اللیل و
صائم النہار رہتے اور پیر ملک کا انتظام بھی کرتے تھے اور سب سے قطع نظر کرکے جناب
رسول خدا کے حالات کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ آپکی خوبی بیان نہین باری باری سب اون
سب کے پاس جانا ضروری تہا اور اسکے علاوہ کسقدر کام تہا وعظ و نصیحت بیان احکام
الٰہی تجہیز عساکر و جیوش جہاد فی سبیل اللہ تقسیم غنائم انتظام ملک وطن فیصلہ قضایا اور

ممکن ہو کہ ظاہر میں اپنے ولی نعمت کی خوشنودی کے لیے اظہار امانت کرے اور باطن میں
خیانت اور اوسکا ولی نعمت اوسپر مطلع نہو اور حق سبحانہ وتعالی جو احکم الحاکمین ومالک الملوک
وسید السادات ہی وہ تو ہر مقام پر حاضر وناظر ہی اور ہر شخص کے اسرار وخیالات قلبی سے
بخوبی واقف ہی پس جس شخص کو اوسکا خوف ہوگا وہ کبھی خیانت نکریگا اور حاضر وغائب
وظاہر وباطن میں اوسکی ایک سی حالت رہیگی اب میں تجھکو وہ بات بتاتا ہون کہ جسکے حاصل
ہونے پر ترقی اسلام موقوف ومنحصر ہی اور اسکو بھی قرآن مجید وفرقان حمید سے ثابت
کیے دیتا ہون لہذا اب اہل اسلام کو چاہیے کہ متفق ہوکے اوسکی تحصیل کی فکر کرین پہلے
یہ جاننا چاہیے کہ اسلام کیا چیز ہی واضح ہو کہ اسلام کے معنی لغت مین اطاعت کے ہین
اور اصطلاح شرع مین اسلام سے مراد خدا کی اطاعت کرنا اور اوسکے دین پر قائم رہنا پس
جو شخص کہ خود رسول ہی اوسپر فقط خدا کی اطاعت واجب ہی اور یہ جو شخص کہ امتی ہی اوسپر
خدا ورسول دونون کی اطاعت اور جو دین کہ وہ خدا کے یہان سے لایا ہو اوسپر عمل کرنا
اور قائم رہنا واجب ہی پس اطلاق اسلام بمعنی عام اون ادیان وملل سابقہ پر بھی ہوسکتا ہی
کہ جو حق ومنجانب اللہ تھے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی نے حضرت ابراہیم علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام
کے باب مین ارشاد فرمایا ہی اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ
(سورہ بقرہ جزو اول) ترجمہ جبوقت کہا اوسی ابراہیم سے پروردگار نے اوسی ابراہیم کے کہ
اسلام لا تو کہا ابراہیم نے کہ اسلام لایا مین واسطے رب العالمین کے انتہی اور حضرت ابراہیم
نے خاص کرکے اپنے دین کا نام اسلام اور اوس شخص کا نام جو آپکی پیروی کرے مسلمان
رکھا ہی چنانچہ حق سبحانہ وتعالی اسکی خبر دیتا ہی کہ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ
(سورۂ حج جزو ہفدہم) ترجمہ اوسی ابراہیم نے نام رکھا ہی تمہارا مسلمان پہلے سے انتہی
پس پیروان حضرت ابراہیم کے لیے یہ اصطلاح خاص ہوگئی کہ وہ لوگ اپنے تئین مسلمان
کہتے تھے چنانچہ سورہ بقرہ جزو اول مین ہی وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ

بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ أَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ إِلٰهَكَ وَإِلٰهَ اٰبَآئِكَ إِبْرٰهِيْمَ وَإِسْمٰعِيْلَ وَإِسْحٰقَ إِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ترجمہ اور وصیت کی ساتھ اوسی ملت کے ابراہیم نے اپنی اولاد کو اور یعقوب نے کہ ای میرے بیٹو تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا ہی واسطے تمہارے دین کو پس نہ مرو تم مگر ایسی حالت مین کہ تم لوگ مسلمان ہو آیا موجود تھے تم جسوقت کہ سامنے آئے حضرت یعقوب کے موت جسوقت کہ کہا اوسی یعقوب نے اپنے بیٹون سے کہ کس چیز کی عبادت کروگے تم لوگ میرے بعد جواب دیا اون لوگون نے کہ عبادت کرینگے ہم تیرے معبود کی اور تیرے آبا کے معبود کی کہ وہ ابراہیم و اسمعیل و اسحاق ہین کہ وہ معبود واحد ہی اور ہم واسطے اوسکے مسلمان ہین انتہی جب یہ مطلب آیات بینات سے ثابت ہو گیا تو آگاہ ہو کہ حق سبحانہ و تعالی نے اولاد حضرت ابراہیم کو ملک عظیم عطا فرمایا تھا چنانچہ وہ خود ارشاد فرماتا ہی فَقَدْ اٰتَيْنَآ اٰلَ إِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا (سورہ نسا جزو پنجم) ترجمہ پس تحقیق دی تھی ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت اور دیا تھا ہم نے اونہین لوگونکو ملک عظیم انتہی اور یہ ظاہر ہی کہ بنی اسرائیل کے ملک کی جسقدر عظمت و وسعت ہوئی اوسقدر ابھی تک مسلمانون کی بادشاہت کی نہین ہوئی چنانچہ اہل اسلام مین کوئی بادشاہ مثل حضرت سلیمان کے نہین ہوا پس ای ناظر کتاب اب تجھکو یہ امر دریافت کرنا چاہیے کہ باعث خرابی ملک و سلطنت و سبب ضعف بادشاہت بنی اسرائیل کہ جو سب اولاد ابراہیم مین سے تھے کیا ہوا اور کیون وہ لوگ تخت سلطنت سے اوترکے فقر و نکبت مین مبتلا ہوے اور غیر قومونکے محکوم و رعیت بنگئی اگر تو بنظر غور و فکر ملاحظہ کرے تو تجھکو بخوبی ثابت ہو جائے کہ باعث اون لوگون کے ادبار کا کثرت معاصی و نافرمانی الٰہی و عدم اطاعت انبیا و رسل تھا اور یہ مراد عوی کتب سماویہ و الہامیہ ماسبق سے بخوبی ثابت ہی لیکن چونکہ طول بہت ہوگیا ہی لہذا مین اس

دعوے کے اثبات مین چند آیات قرآن مجید نقل کرتا ہون چنانچہ سورہ بقرہ جزو اول مین ہے
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ
بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ
ترجمہ اور ڈالی گئی اوپر اونہین بنی اسرائیل کے ذلت اور فقیری اور پھرے وہ لوگ ساتھ غضب کے
خدا کی جانب سے یہ اس سبب سے ہوا کہ وہ لوگ انکار کرتے تھے ساتھ آیات خدا کے اور قتل
کرتے تھے نبیونکو ناحق یہ اس سبب سے ہوا کہ وہی بنی اسرائیل گناہ کرتے تھے اور حد سے بڑھ
گذر جاتے تھے انتہی اور سورہ بنی اسرائیل جزو پانزدہم مین ہے وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ
فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّتَيْنِ وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا
بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَنَا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ وَكَانَ وَعْدًا
مَفْعُولًا ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ
أَكْثَرَ نَفِيرًا إِنْ أَحْسَنْتُمْ أَحْسَنْتُمْ لِأَنْفُسِكُمْ وَإِنْ أَسَأْتُمْ فَلَهَا فَإِذَا جَاءَ
وَعْدُ الْآخِرَةِ لِيَسُوءُوا وُجُوهَكُمْ وَلِيَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَ
لِيُتَبِّرُوا مَا عَلَوْا تَتْبِيرًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَنْ يَرْحَمَكُمْ وَإِنْ عُدْتُمْ عُدْنَا وَجَعَلْنَا
جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ حَصِيرًا ترجمہ اور حکم کیا ہم نے طرف بنی اسرائیل کی کتاب مین یعنی توریت
مین کہ البتہ فساد کروگے تم زمین مین دو مرتبہ اور البتہ تکبر کروگے تم تکبر کرنا بڑا پس جس وقت کہ آوے گا
وعدہ عذاب پہلے فساد کا تو بھیجینگے ہم تمہارے اوپر ایسے اپنے بندونکو کہ جو بڑے لڑنے والے ہین
پس وہ لوگ تمہارے گھرونمین داخل ہونگے اور یہ وعدہ کیا ہوا ہے بعد اوسکے پھر دینگے ہم تمکو غلبہ
اون لوگونپر اور مدد کرینگے ہم تمہارے ساتھ اموال اور اولاد کے اور کر دینگے ہم تمکو کثیر العدد
اگر نیکی کروگے تم تو نیکی کروگے تم واسطے اپنی نفسونکے اور اگر برائی کروگے تم تو اونہین نفسونکے
لیے پس جس وقت کہ آویگا دوسرا وعدہ تاکہ بری کردین وہی لوگ منھ تمہارے اور تاکہ داخل ہون
وہ لوگ مسجد مین یعنی بیت المقدس مین جسطرح کہ داخل ہوئے تھے پہلے لوگ اوسی مسجد مین

پہلی مرتبہ اور تاکہ ہلاک کردین وہ لوگ اوس چیز کو کہ غالب ہوئے ہین وہ لوگ اوسپر ہلاک کرنا کرکے
قریب ہی کہ پروردگار تمہارا رحم کرے تمپر اور اگر عود کروگے تم عصیان وطغیان مین تو ہم بھی عود کرینگے
عذاب بھیجنے مین اور گردانا ہم نے جہنم کو واسطے کافرونکے قید خانہ انتہی اب ہم مسلمانون کے
حالات کو بنی اسرائیل سے مطابقت کرتے ہین لیکن قبل اسکے ضرور ہی کہ ہم مشابہت فیما بین بیان
کرین اور یہ چند وجوہ سے ہی اول یہ کہ جسطرح اب ہم مسلمان کہلاتے ہین اسیطرح پہلے بنی اسرائیل بھی مسلمان کہلاتے
تھے اور اسکو آیات ماسبق مین ہم ثابت کرچکے ہین دوم ہمارے پیغمبر آخر الزمان اور حضرت
موسی علیہ السلام مین مشابہت تامہ ہے اور یہ ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل کا عروج حضرت موسی کے
سبب سے ہوا ورنہ پہلے سب فرعون کی رعایا تھے بلکہ اوسکے غلام کہلاتے تھے اور وہ ظلم ان
غریبوں پر انواع واقسام کے ظلم کرتا تھا جیسا کہ توریت وقرآن سے ثابت ہے اور یہ مشابہت
فیما بینہما بھی توریت وقرآن سے ثابت ہے چنانچہ سفر پنجم توریت کہ جسکو کتاب استثنا کہتے
ہین اوسکے باب ہجدہم مین یہ مضمون مکرر لکھا ہوا ہے کہ حق سبحانہ وتعالی نے حضرت موسی
سے بنی اسرائیل کے بابت مین خطاب کرکے فرمایا کہ مین اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا
ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے منہ مین ڈالونگا اور جو کچھ مین اوسے فرماؤنگا
وہ سب اونسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا
تو مین اوسکا حساب اوس سے لونگا انتہی ظاہر ہے کہ ہمارے پیغمبر آخر الزمان بنی اسمعیل مین
سے ہین اور سب بنی اسرائیل بنی اسحاق ہین اور حضرت اسحاق اور حضرت اسمعیل حضرت
ابراہیم کے صاحبزادے تھے پس بنی اسمعیل بنی اسرائیل کے بھائی ہوے اور انہین بنی اسمعیل
مین سے ہمارے پیغمبر مبعوث ہوے ہین اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اپنا کلام جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منہ مین ڈالنے سے مراد قرآن مجید کا نازل کرنا ہے اور تمام
علماے اسلام سنی ہون یا شیعہ متفق ہین کہ یہ بشارت ہے جناب سید المرسلین خاتم النبیین
کی اور یہ مشابہت نزول توریت سے ہمارے حضرت کی نبوت تک اسقدر مشہور ہے کہ عموماً ہر شخص

جو کچھ بھی توریت سے واقف تھا یا اہل کتاب کی صحبت مین رہا تھا اسکو جانتا تھا چنانچہ حضرت ابو طالب
نے جو قصاید مدح سے حضرت کی نعت مین انشاد فرمائے ہین اون مین سے ایک قصیدہ بائیہ کا ایک
مصرع یہ ہی رسول کموسی خط فی اول الکتب یعنی جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
رسول ہین مانند حضرت موسی کے لکھے ہوے ہین پہلے کتابون مین اور یہ قصیدہ بہت طویل ہی
اور اکثر کتب شیعہ و سنی مین مرقوم و مشہور ہی جب قرآن مجید نازل ہوا تو حق سبحانہ و تعالی نے
اس کتاب عزیز مین بہی اس مشابہت کا ذکر فرمایا ہی چنانچہ سورۂ مزمل جزو بست و نہم مین
اس طرح آیا ہی اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰى فِرْعَوْنَ
رَسُوْلًا ترجمہ تحقیق کہ بہیجا ہی ہم نے طرف تمہارے ایک رسول گواہی دینے والا اوپر تمہارے
جیسا کہ بہیجا تہا ہم نے طرف فرعون کے رسول انتہی اسکے سوا اور بہت سے وجوہ مشابہت ہین
مثل اسکے کہ جسطرح بنی اسرائیل کا عروج حضرت موسی کے سبب سے ہوا اوسی طرح بنی اسمعیل کا
عروج ہمارے پیغمبر کے سبب سے ہوا اور جسطرح حضرت موسی پیغمبر اولوالعزم صاحب شریعت و
کتاب تہے اسی طرح ہمارے حضرت بہی تہے اور جسطرح حضرت موسی کی زندگی مین آپ کے دین کا
شیوع ہوا اوسی طرح ہمارے حضرت کی زندگی مین دین اسلام کا شیوع ہوا اور جس طرح حضرت
موسی کو جہاد کا حکم تہا اسی طرح ہمارے حضرت کو تہا اور جس طرح حضرت موسی ع کے
ساتھ بنی اسرائیل کی فوج کثیر تہی اسی طرح ہمارے حضرت کے ساتھ بنی اسمعیل کی
فوج کثیر تہی اور جسطرح حضرت موسی کے بہائی حضرت ہارون تہے اسی طرح ہمارے حضرت کے
بہائی علی مرتضی ہوتے چنانچہ خود آپ نے فرمایا ہی یا علی انت منی بمنزلة هارون من
موسی الا انه لا نبی بعدی ترجمہ ای علی تم مجہ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسی سے مگر یہ کہ
میرے بعد کوئی نبی نہین ہی انتہی اور یہ حدیث صحیحین و دیگر صحاح اہل سنت مین منقول ہی
اور جسطرح حضرت ہارون کے دو صاحبزادے امام تہے شبر و شبیر اسی طرح حضرت علی ع کے دو
صاحبزادے تہے امام حسن و امام حسین اور جسطرح بعد حضرت موسی کی امامت و وصایت حضرت

ون کی اولاد مین قائم رہے جیسا کہ توریت سے ثابت ہے اسی طرح ہمارے حضرت کے بعد
امت و وصایت جناب علی مرتضیٰ کی اولاد مین قائم رہے اور جسطرح حضرت موسیٰ حق سبحانہ و
تعالیٰ سے کوہ طور پر ہمکلام ہوتے تھے اوسی طرح ہمارے حضرت معراج مین بالاے عرش ہمکلام
ہوے اور جسطرح حضرت موسیٰ نے عصا سے شق بحر کیا اوسی طرح ہمارے حضرت نے انگشت
مبارک سے شق قمر کیا اور جسطرح حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے پتھر سے پانی جاری کیا
اسی طرح ہمارے حضرت نے بنی اسمعیل کے لیے اپنی اونگلیون سے پانی جاری کیا اور جس طرح
حضرت موسیٰ کی علامت نبوت آپکے جسم مین موجود تھی یعنی ید بیضا اسی طرح ہمارے حضرت
کی علامت نبوت بھی آپکے جسم مبارک مین موجود تھی یعنی مہر نبوت اور جسطرح حضرت موسیٰ
نے کفار مصر مین نشو ونما پائی اسی طرح ہمارے حضرت نے کفار مکہ مین اور جسطرح حضرت موسیٰ
نے مصر سے مدین کیطرف ہجرت کی اسی طرح ہمارے حضرت نے بھی مکے سے مدینہ کیطرف ہجرت
فرمائی اور جسطرح حضرت موسیٰ نے قبل نبوت شبانی کی ہے اوسی طرح ہمارے حضرت نے بھی
کی ہے اور جسطرح حضرت موسیٰ نے گوسالہ وغیرہ بتونکو توڑا ہے اسی طرح ہمارے حضرت نے بھی
مکہ مین بت شکنی کی ہے اور جسطرح حضرت موسیٰ کی شریعت مین ختنہ ضروری تھا اوسیطرح ہمارے
حضرت کی شریعت مین بھی شعار اسلام ہے اور جسطرح توریت کا نام فرقان ہے اسی طرح قرآن کا
نام بھی فرقان ہے اور جسطرح توریت کا نام ذکر ہے اسی طرح قرآن کا نام بھی ذکر ہے اور اسکے
سوا اور بہت سے وجوہ مشابہت ہین مین نے برعایت اختصار اسیقدر پر اکتفا کی اور
یہ تشابہ اس حد تک پہونچا کہ جسطرح کہ صفورا بنت شعیب زوجہ حضرت موسیٰ حضرت یوشع
بن نون خلیفہ وجانشین حضرت موسیٰ سے لڑین اسی طرح حضرت ام المومنین عائشہ
علی مرتضیٰ ہمارے حضرت کے خلیفہ وجانشین سے لڑین سوم احادیث کثیرہ مستفیضہ
صحاح ستہ سے ثابت ہی کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو حضرت
موسیٰ کی امت سے تشبیہ تام دی ہی اور مین یہان صحیح بخاری جلد ثانی کتاب بدا الخلق

لہٰذا ہم یہاں بنی اسرائیل کی حالت کے متعلق ایک حدیث کے نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہوں عن ابی سعید رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا بذراع حتی لو سلکوا جحر ضب لسلکتموه قلنا یا رسول الله الیهود والنصاری قال فمن ترجمہ ابو سعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ پیروی کروگے تم طریقے کی اون لوگوں کی کہ جو قبل تمہارے تھے کہ اون میں بالشت بھر اور گز بھر کا بھی فرق نہ ہوگا یہان تک کہ اگر گئے ہونگے وہ لوگ سوراخ سوسمار میں البتہ جاؤگے تم لوگ بھی اوس میں کہا ہم گروہ اصحاب نے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ یہود و نصاری ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر اور کون ہیں۔ انتہی اے مسلمانو جب تم کو یہ سب معلوم ہوگیا تو اب تمہیں انصاف سے بتلاؤ کہ بنی اسرائیل کا سبب تنزل و انتزاع ملک و سلطنت و حکومت و بادشاہت کیا تھا کیا ہم نے آیات قرآنی سے نہیں ثابت کر دیا کہ یہی عصیان و طغیان و نافرمانی خدا و رسولان خدا اسکا باعث تھا پس کیا تم اس بات کا یقین نہ کروگے کہ مسلمانوں کا سبب تنزل و ضعف و انتزاع ملک و حکومت بھی یہی ہی اور یہ ظاہر ہی کہ جب تک سبب زائل نہ ہو گا مسبب بھی زائل نہیں ہوسکتا مثلاً اگر کسی شخص کو شدت و ہیجان صفرا کے سبب سے تپ لاحق ہو تو جب تک اصلاح صفرا نہ کی جاوے کیونکر ممکن ہی کہ وہ تپ زائل ہو پس اگر کوئی طبیب نادان و سفیہ یا خود مریض ایسی ادویہ و اغذیہ کا استعمال کرے کہ جس سے روز بروز زیادہ ہیجان صفرا ہوتا جائے تو خواہ مخواہ تپ میں بھی شدت ہوتی جائیگی یہان تک کہ آخر کو انجام یہ ہوگا کہ وہ مریض ہلاک ہوجائیگا پس اسی طرح اسلام کا حال ہی کہ سبب تو اوسکے ضعف و تنزل کا عصیان احکام و نافرمانی الٰہی ہی اور نئی روشنی والے ایسی تدبیرین بتلاتے ہیں کہ یہ سبب یوماً فیوماً بڑھتا جائے پس ایسی صورت میں سوا روز بروز ضعف و تنزل کے بڑھنے کے اور کیا امید ہوسکتی ہی اور اگر بنظر غور و فکر دیکھو تو اون آیات بینات

اگرچہ ہم نے سورۂ بنی اسرائیل سے نقل کی ہین صاف صاف ثابت ہی کہ بنی اسرائیل نے دو
مرتبہ عصیان وطغیان کیا اور اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوسکی پاداش مین دونون مرتبہ ان لوگون
سے انتزاع ملک وسلطنت ہوگیا اور غیر قومون کے قبضے مین آگیا اور یہ لوگ سب ذلیل و
خوار و بیمقدار ہوگئے یہ بہی بعینہ مطابق ہی مسلمانون کے حالات سے کہ پہلا عصیان و
طغیان سب سے زیادہ انکا یہ تہا کہ جسطرح بنی اسرائیل انبیا و اولاد انبیا علیہم السلام کو قتل
کرتے تہے اوسی طرح ان لوگون نے اپنے رسول کی اولاد کو قتل کرنا شروع کیا چنانچہ بنی امیہ
وبنی عباس کے عہد خلافت مین جسقدر کہ سادات بنی فاطمہ کے خون ہوے تمام دنیا اس سے
واقف ہی آخر اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حق سبحانہ وتعالی نے تاتاریونکو انپر مسلط کردیا ورلاکہون
بلکہ کرورون مسلمانونکو چنگیز خان اور اوسکے پوتے ہلاکو خان نے تیغ بیدریغ سے قتل کیا
اور مسلمانون سے سلطنت وحکومت نکل کے غیر قوم کے قبضے مین آگئی کہ جو کافر نعمت خدا
ناشناس تہے لیکن حق سبحانہ وتعالی نے اپنے حبیب ورسول کی برکت سے پہر مسلمانونکو
قوت عطا فرمائی اور ایسا ہوا کہ جو قوم فاتح تہی وہ اسلام کی خوبیان دیکہ کے خود مسلمان
ہوگئے اور اوسکی نظیر تواریخ عالم مین کہین پائی نہین جاتی کہ قوم فاتح قوم مفتوح کا مذہب
اختیار کرے غرضکہ پہر مسلمانونکی حکومت وسلطنت از سر نو قائم ہوگئی لیکن ان لوگون نے
اپنے تمرد وعصیان وسرکشی وطغیان کو نہ چہوڑا آخر اوسکا انجام یہ ہوا کہ اکثر ممالک
واقالیم سے مسلمانون کی سلطنت وحکومت جاتی رہی اور غیر قومون کے قبضہ مین آگئی
اور مسلمان اونکی رعیت ومحکوم بنگئے اور جو ملوک وسلاطین اسلام باقی ہین انکی دولت
وحکومت بمقابلہ دولت غیر کے نہایت ضعیف سمجہی جاتی ہی پس تم لوگ کیونکر اس بات پر
یقین کرتے ہو کہ اس حالت مین بہی مسلمانونکو تنبیہ ہوگئی اور اپنے عصیان وطغیان سے
باز آئینگے اور پہر ان لوگونکی اسی حالت مین ترقی بہی ہوگی حاشا وکلا یہ کبہی نہین ہوسکتا
یہ کوئی ترقی نہین ہی کہ چند اشخاص جو نام کے مسلمان ہون وہ عہدہ ہاے جلیلہ پر فائز ہوجاتے ہین

اور صاحب بہادر بنجاتے ہین اگر حقیقت مین غور سے دیکھا جائے تو جسقدر ان لوگون نے اس
ذریعے سے روپیہ کمایا ہو اور اوس سے ریاست حاصل کی ہو اسی سبب سے بہت زیادہ ریاستین
ہین کہ جو مسلمانونکی شرع شریف پر عمل نکرنے کے سبب سے اونسے نکل گئین اور ہندو مہاجنون
کے قبضے مین آگئین ظاہر ہو کہ باعث اسکا اسراف و تبذیر ہو اور کلام مجید مین اسقدر مذمت
شدید اسکی وارد ہوئی ہو کہ حق سبحانہ وتعالی نے (سورۂ بنی اسرائیل) مین فرمایا ہو وَاٰتِ
ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا
اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ترجمہ اور دے تو صاحبان قرابت کو
حق اونکا اور دے تو مسکین کو اور مسافر کو اور نہ حد سے زیادہ خرچ کر تو حد سے زیادہ خرچ
کرنا کرکے تحقیق حد سے زیادہ خرچ کرنے والے بھائی ہین شیطان کے اور شیطان اپنے
پروردگار کا بڑا کفر کرنیوالا ہو انتہی اور اسی سورے مین حق سبحانہ وتعالی نے طریقہ خرچ
کرنیکا بھی بتادیا ہو چنانچہ فرماتا ہو وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا
كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ترجمہ اور نکر تو اپنے ہاتھ کو بندھا ہوا طرف اپنی
گردن کی یعنی اسقدر امساک نکر کہ کچھ خرچ ہی نکرے گا اور نہ کشادہ کرے تو اوسی ہاتھ کو
بالکل کشادہ کرنا پس بیٹھ رہیگا تو ملامت کیا ہوا درماندہ یعنی جو کچھ تیرے پاس ہو جب
تو سب خرچ کر ڈالیگا تو پھر جو کوئی تجھسے سوال کریگا تو اوسکو کیا دیگا پس خواہ مخواہ وہ
ملامت کریگا اور تو اوسکے دینے پر قادر نہوگا انتہی لیکن مسلمان بسبب اپنی جہالت اور نادانی
و خواہش نفسانی کے تابع اور تماشا اور انواع و اقسام کے معاصی اور پابندی رسوم
آبائی مین کہ جو بعض خلاف شرع ہین اسقدر خرچ کرتے ہین کہ امیر سے فقیر اور غنی سے
محتاج ہو جاتے ہین اور کچھ اسی حکم پر موقوف نہین اکثر احکام شرعیہ ایسے ہین کہ اونپر
عمل نکرنے سے علاوہ آخرت کے دنیا مین بھی نقصان عظیم ہوتا ہو از انجملہ آپس کی نااتفاقی
اور نفاق ہو اور یہم گیا رہوین صفت اصلاح ذات البین مین قواعد اتفاق بین المسلمین کو

بتفصیل مناسب بیان کر چکے ہین اور بہت سے آیات و احادیث لکھ چکے ہین کہ اونکے دیکھنے
سے ہر شخص سمجھ سکتا ہی کہ مسلمانون کو آپس مین اتفاق رکھنے کی اور آپس مین ایک دوسرے کو
مثل برادر عینی سمجھنے کے کسقدر تاکید ہی پس اى مسلمانو تم لوگون مین سے ہر شخص کو چاہیے
کہ احکام خدا و رسول کے خود بہی پوری پابندی کرے اور اپنے اور بہائیون کو بہی سکہائے
او سمجہائے اور بتائے اور یہ بات بہی بخوبی سمجہ لو کہ احکام الٰہی پر عمل نہ کرنے کے سبب سے
جو امور دنیا مین بہی اختلال و تنزل و ضعف ہوتا ہی اسکے دو سبب ہین اول یہ کہ احکام
شرعیہ مصالح دنیا و آخرت دونو پر مشتمل ہین پس اونپر عمل نہ کرنے سے جسطرح آخرت کا نقصان
ہوگا اوسیطرح دنیا مین بہی خرابی و بربادی متصور ہی چنانچہ ہم ابہی دو مثالین فضول خرچی
او نااتفاقی کی دیکہ چکے ہین کیا تم نہین دیکہتے ہو کہ قوم غیر کہ تم لوگ اکثر اونکے محکوم و رعایا
ہو آپس مین اتفاق رکھنے کے سبب سے اور امور معاش کا انتظام کرنے کے باعث سے
یوماً فیوماً کسقدر ترقی کر رہی ہی حالانکہ اگر غور سے دیکہو تو یہ دونون امر تمہارے ہی شرع
شریف کے احکام و قواعد و ضوابط مین سے ہین کہ تم نے باوصف او عاے اسلام اونپر
عمل کرنا ترک کر دیا ہی اور اون لوگون نے تمہین سے اخذ کر کے ان قواعد کی پابندی
کی ہی لہذا تم لوگ روز بروز تنزل و ضعف و نکبت مین مبتلا ہو جاتے ہو اور وہ لوگ
یوماً فیوماً ترقی کرتے جاتے ہین اسی اتفاق کی ایک فرع شوری و مشورہ ہی کہ جسکی کلام مجید
مین طرح تاکید ہی لیکن تم نے آپس کی نااتفاقی کے سبب سے اسکو مطلقاً ترک کر دیا ہی اور
اون لوگون کا دار و مدار سلطنت اسی اصل اصیل پر ہی کہ جسکو وہ پارلیمنٹ کہتے ہین اور
اس سجیۂ رضیہ و خصلت مرضیہ کا اختیار کرنا بغیر آپس کی اتفاق کے غیر ممکن ہی و قس علی
ھذا غیرھا دوم یہ کہ ہر مسلمان اس بات کا اعتقاد رکہتا ہی کہ حق سبحانہ و تعالی قادر مطلق
ہی اور ملک و سلطنت عطا کرنا اور اوسکا انتزاع اور عزت دنیا او ذلت دنیا یہ سب کچہہ اوسی کے
اختیار مین ہی چنانچہ وہ خود فرماتا ہی قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاۗءُ وَتَنْزِعُ

الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ترجمہ کہہ تو اے محمد کہ یا اللہ مالک ملک کے دیتا ہی تو ملک جسکو چاہتا ہی اور چھین لیتا ہی ملک جس سے چاہتا ہی اور عزت دیتا ہی تو جسکو چاہتا ہی اور ذلت دیتا ہی تو جسکو چاہتا ہی تیرے ہی دست قدرت میں خیر ہی بیشک تو ہر چیز پر قادر ہی انتہی پس مسلمانون کو چاہیے کہ احکام الٰہی پر عمل کرین اور اوسی سے ترقی اسلام کی دعا مانگین جب وہ راضی وخوشنود ہوگا وہ چاہیگا تو پہر مسلمانون کو ترقی دولت وملک وسلطنت عطا فرمائیگا اور حضیض ذلت سے نکال کے اوج عزت ورفعت تک پہونچائیگا اور ایسے اعمال کر نیمین جو باعث اوسکے سخط وغضب کا ہون کیونکر امید ترقی ہوسکتی ہی اور بلا شبہہ وشک قرآن وحدیث سے ثابت ہی کہ معاصی کے مرتکب ہونے مین مثوبات اخروی کے ساتھ دنیا مین بہی برکت جاتی رہتی ہی اور انواع واقسام کے نقصانات ہوتے ہین مثل اسکے کہ احادیث کثیرہ مستفیضہ سے ثابت ہی کہ جس قوم مین زنا کی کثرت ہوتی ہی اوس مین وبا پہیلتی ہی اور جس محلہ مین زنا ہوتا ہی اوس کی برکت جاتی رہتی ہی اور جو قوم کیل ووزن یعنی ناپ اور تول مین کمی کرنا اختیار کرتی ہی وہ قحط وخشک سالی مین مبتلا ہوتی ہی چنانچہ یہ مطالب فصل دوم مین کسیقدر بیان بہی ہو چکے ہین اور حق سبحانہ وتعالی کی اطاعت کرنا اور اوسکے احکام پر عمل کرنا اور معاصی سے پرہیز کرنا علاوہ فوز عظیم آخرت کے باعث برکات دنیا بہی ہی چنانچہ وہ خود فرماتا ہی وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ترجمہ اور اگر بستیون کے رہنے والے ایمان لاتے اور پرہیزگاری کرتے تو البتہ کشادہ کرتے ہم اونکے اوپر برکتین آسمان سے اور زمین سے ولیکن تکذیب کی اون لوگون نے پس گرفتار کیا ہم نے اون لوگونکو بسبب اون اعمال کے کہ جو وہ کرتے تھے انتہی اس آیہ کریمہ سے ثابت ہوگیا کہ فقط ایمان لانا موجب برکات نہین ہی جب تک کہ اوسکے ساتھ پرہیزگاری نہو پس مسلمانونکو اسقدر رکہنا کافی

نہ ہوگا کہ ہم مسلمان ہین جب تک کہ پرہیزگاری نہ اختیار کرین اور جو پرہیزگاری باعث
اونکی ترقی اور بہبودی کا ہے دنیا و آخرت مین اب مین یہان دو مثالین اور قرآن مجید سے
لکہتا ہون کہ جو مسلمانون کے حال پر منطبق ہین اول حالات قوم سبا ہین کہ یہ لوگ یمن
کے رہنے والے تہے اور حق سبحانہ تعالی اونکی اپنے کلام مجید مین اسطرح خبر دیتا ہے لَقَدْ
كَانَ لِسَبَاٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتٰنِ عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ
وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ
الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ
قَلِيْلٍ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ترجمہ البتہ تہی قوم
سباکو اپنے رہنے کے مقام مین نشانی خدا کی قدرت و احسان کی دو باغ تہے داہنی جانب
سے اور بائین جانب سے کہا گیا اونکے واسطے کہ کہاؤ تم روزی سے اپنے پروردگار کی اور
شکر کرو تم اوسکا یہ شہر اچہا ہے اور پروردگار بخشنے والا ہے پس منہہ پہیر لیا اون لوگون نے
شکر لذات الہی سے پس بہیجا ہم نے اونکے اوپر سیلاب سخت (کہ اوسنے اونکے شہرونکو ڈبا دیا
اور درختونکو اوکہاڑ ڈالا) اور بدلے مین دیا ہم نے اونکے دونون باغون کے کہ جو نہایت
عمدہ تہی دو ایسے باغونکو کہ جنکا میوہ بد مزہ تہا اور اون مین درخت جہاؤ کے تہے اور تہوڑے سے
درخت بیر کے بہی تہے سزا دی ہم نے اونکو بسبب اونکی ناشکری کے اور نہین سزا دیتے ہین
ہم مگر ناشکر کو انتہی نظر پر ہے کہ یہی حال مسلمانون کا ہے کہ پہلے انکے ملک و سلطنت مین کسقدر
وسعت نضارت تہی اور اب بسبب انکے کفران نعمت و گناہ و معصیت کے فقط تہوڑی سی
بادشاہت و حکومت انکے پاس باقی رہ گئی تہی اب اسکے بعد حق سبحانہ و تعالی پہر بقیہ
حالات قوم سبا بیان فرماتا ہے وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى
ظَاهِرَةً وَّقَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا اٰمِنِيْنَ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ
بَيْنَ اَسْفَارِنَا وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ ترجمہ اور کردیے ہمنے درمیان اون لوگون کے اور
درمیان اون بستیونکے کہ جن مین ہم نے برکت دی تہی (یعنی شام کی بستیان) دیہات ظاہر
دکہ جو قریب قریب آباد تہا) اور اندازہ مقرر کیا ہمنے اون بستیون مین چلنے کا (یعنی وہ دیہات
ایسے قریب تہے کہ مسافر ایک بستی مین دن کو قیلولہ کرتا تہا اور دوسری بستی مین شام کیوقت
پہونچ جاتا تہا اور شب باش ہوتا تہا) کہا ہم نے کہ سیر کرو تم اون بستیون مین راتون کو
اور دنونکو حالت امن وامان مین (یعنی بسبب کثرت آبادی کے درندون اور رہزنونکا
کچہہ خوف نہ تہا اور ... نے پینے کی بہی تکلیف نہ تہی) پس کہا اونہین قوم سبا نے کہ اے پروردگار
ہمارے دور کردے تو ہمارے سفر کی منزلونکو اور ظلم کیا اونہین لوگون نے اپنی جانون پر
(یعنی اسطرح کی دعا کرنا صریح اونکی ناشکری ومعصیت تہی) پس کردیا ہم نے اون لوگون کو
حکایتین (کہ لوگ اونکے سن کے تعجب کرین اور متنبہ ہون) اور متفرق کردیا ہم نے ان لوگونکو
بالکل متفرق کرنا (یعنی بعض شام کو چلے گئے اور بعض مکے مین اور بعضے مدینے مین اور بعضے
بحرین وغیرہ مین جیسا کہ تفاسیر سے ثابت ہی) تحقیق کہ بیچ اس قصے کے البتہ نشانیان مین
واسطے ہر صبر کرنیوالے شکر گزار کے انتہی غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ بہی مسلمانونکے
حالات کے مطابق ہی کہ انکو چاہیے تہا کہ بعد اپنے رسول کے ایک خلیفہ کے مطیع ومنقاد رہتے
کہ جو منصوص من اللہ ومن الرسول تہا تاکہ فیما بین اختلاف نہ ہوتا اور آپس مین نزاع وجدال
وجنگ وقتال کی نوبت نہ آتی اور ملک آباد اور رعایا امن وامان مین رہتی اور روز بروز
ترقی اسلام کی ہوتی لیکن انہون نے خدا ورسول کے انتخاب کو پسند نہ کیا اور خلیفہ کا بنالینا
اپنے اختیار مین سمجہا نعمذ! اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ خلافت نبوت مثل بادشاہت کے ہوگئی اور رفتہ
رفتہ بہت سے دعویدار خلافت پیدا ہوگئے جہان جس ملک مین چند آدمیون نے کسی پر اجماع کیا
اور اوسکی حکومت کو تسلیم کیا وہی خلیفہ بنگیا اور آپس مین جنگ وجدال وخونریزی شروع ہوگئی
اور ایک سلطنت کی بہت سی سلطنتین ہوگئین اور ایک دین ومذہب کے تہتر فرقے ہوگئے

ور اہل اسلام پر بھی سرتا پا ہر کل مصرع صادق آگیا اور آخر کو اس اختلاف اور نزاع کا یہ نتیجہ ہوا
کہ غیر قومین انکے اوپر غالب آگئین اور اسلام ضعیف ہو گیا اور بیشک اس مین نشانیان ہین
قدرت خدا کی اور ناشکرون اور گنہگارون اور بے صبرون کی سزا پانے کی ہر صبر اور شکر
کرنے والے کے لئے کہ حق سبحانہ و تعالی اوسکے دل کو روشن کر دیتا ہی اور اوسکو چشم بصیرت
عطا فرماتا ہی تاکہ وہ حق کو حق اور باطل کو باطل سمجھے اور شیاطین جن و انس کے مکر و فریب مین
نہ آجاوے اب ان آیتون کے بعد پھر حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہی وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ إِبْلِيسُ
ظَنَّهُ فَاتَّبَعُوهُ إِلَّا فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ترجمہ اور البتہ تحقیق راست کر دیا اونہین لوگون پر
(یعنی قوم سبا پر) ابلیس نے اپنے گمان کو پس پیروی کی اونہین لوگون نے اوسی ابلیس کی
مگر ایک گروہ نے مومنون مین سے نہین پیروی کی انتہی یعنی ابلیس نے جب سجدہ حضرت آدم سے
انکار کیا اور مردود بارگاہ صمدیت ہوا تو اوسنے یہ کہا تھا کہ مین اکثر بنی آدم کو گمراہ کر دونگا فقط
بعض گمراہی سے بچینگے یہ گمان اوسکا قوم سبا پر صادق آیا یہی حال مسلمانون کا ہی کہ تہتر فرقے
ہو گئے اور بالاتفاق ایک فرقہ ناجی ہی اور باقی سب ناری و ہالک و پیرو ابلیس ہین فانا للہ
وانا الیہ راجعون دوسری مثال ایک قریہ کی ہی کہ جسکا ذکر حق سبحانہ و تعالی نے سورۂ
النحل مین فرمایا ہی وَضَرَبَ اللَّهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ آمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَأْتِيهَا رِزْقُهَا
رَغَدًا مِّن كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِأَنْعُمِ اللَّهِ فَأَذَاقَهَا اللَّهُ لِبَاسَ الْجُوعِ وَالْخَوْفِ
بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ترجمہ اور بیان کی اللہ نے مثال ایک قریے کی کہ وہ قریہ امن [illegible]
مین تھا آتا تھا اوسکے پاس رزق اوسکا فراغت سے ہر جگہ سے (یعنی اوس قریہ کے رہنے والے
امن و امان مین بعیش و فراغت بسر کرتے تھے) پس ناشکری کی اوس قریے نے (یعنی اوسکے
باشندون نے) ساتھ نعمتہاے خدا کے بسبب کفران و عصیان و طغیان کے پس چکھایا اوسکو
اللہ نے مزہ بھوک اور خوف کے لباس کا بدلے مین اون اعمال بد کے کہ جو وہ لوگ کرتے تھے
انتہی مفسرین نے اس قریے کی تعیین مین اختلاف کیا ہی مجکو اس مقام پر کچھ اس سے بحث

نہین ہو کوئی قریہ ہو غرض یہ ہی کہ یہ مثال مسلمانون کے حال پر منطبق ہی لیس اے مسلمانو کیا بعد
اسقدر آیات بینات کے مطالعہ و ملاحظہ کرنیکے بھی تمکو اسکا یقین نہین آیا کہ تمہارے ضعف
و تنزل کا باعث کثرت معاصی و نافرمانی و سرکشی ہو اور کیا تم یہ نہین سمجھکر نئی روشنی والے
جن امور کیطرف تمہاری دعوت کرتے ہین وہ ہرگز باعث ترقی اسلام نہین ہو سکتی بلکہ موجب
تنزل بلکہ سبب انہدام ہین تنبیہ اس مقام پر کسی کو یہ شبہہ نہ ہو کہ غیر قومین جو بالکل قواعد
اسلام سے ناواقف ہین اور خدا و رسول کو نہین پہچانتین نہ احکام دین مبین و شرع متین کو
جانتے ہین کیون اسقدر ترقی کر رہے ہین اس سبب سے کہ سنتہ اللہ اسطرح جاری ہوئی ہو
کہ جس زمانہ مین جو دین و مذہب حق ہوتا ہو اوسکے اختیار کرنے والے اگر اپنے دین کے
پابندی کرتے ہین اور احکام خدا و رسول پر عمل کرتے ہین اور عصیان و طغیان سے باز
رہتے ہین تو اونکے ترقی ہوتے ہی اور اسکے خلاف مین اونکا تنزل جیساکہ ہم آیات کثیرہ سے
ثابت کر چکے ہین لیکن کفار و مشرکین ان لوگون کی ہمیشہ دنیا مین ترقی ہی رہی ہو اور اکثر
ملک و سلطنت کے یہی لوگ مالک رہے ہین انکو انکے کفر کا عوض دنیا مین نہین ملتا بلکہ آخرت پر
موقوف رہتا ہو اس سبب سے کہ ان لوگونکو بھی آخر خدا ہی نے پیدا کیا ہو اور آخرت مین
بسبب کفر و شرک سوا عذاب و نکال کے اور کچھ حصہ تو انکو نہین ملتا ہو دنیا ہی مین عیش و
آرام کر لین اور حکومت و سلطنت کا مزہ اوٹھا لین اور آخرت مین اور زیادہ اونکے عذاب کا
باعث ہو [illegible] دنیا مین روز بروز اونکا عصیان و طغیان و تمرد بڑھتا جائیگا چنانچہ حق سبحانہ
و تعالی فرماتا ہو وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِأَنْفُسِهِمْ إِنَّمَا
نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا وَلَهُمْ عَذَابٌ مُهِينٌ ترجمہ اور نہ گمان کرین وہ لوگ
کہ جو کافر ہوے ہین کہ جو مہلت دیتے ہین ہم اونکو دنیا مین یہ بہتر ہو اونکی جانون کے لیے
سوا اوسکے نہین ہو کہ مہلت دیتے ہین ہم اونکو دنیا مین تاکہ زیادہ کرین وہ لوگ گناہ کو اور
واسطے اونکے عذاب ہو ذلیل اور خوار کرنیوالا یعنی آخرت مین انتہی کیون اے مسلمان بھائیو

کیا تم بھی یہی چاہتے ہو کہ اسلام سے خارج ہو کے مہلت پاؤ اور دنیا میں ترقی حاصل کرو اور
عزت میں مثل اہل کفار کے خدا پرستی میں مبتلا ہو جاتا تا و کیا کوئی مسلمان اسکو گوارا نہ کریگا
ذرا سی آیت کو پڑھو اور بنظر غور و فکر دیکھو اور سمجھو اور خیال کرو کہ حق سبحانہ و تعالی سورہ زخرف
مین اسطرح فرماتا ہے وَلَوْلَا أَنْ يَكُونَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً لَجَعَلْنَا لِمَنْ يَكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ
لِبُيُوتِهِمْ سُقُفًا مِنْ فِضَّةٍ وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُونَ وَلِبُيُوتِهِمْ أَبْوَابًا
وَسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِئُونَ وَزُخْرُفًا وَإِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِينَ ترجمہ اور اگر نہوتی یہ بات کہ سب آدمی ایک گروہ
ہو جاوینگے (یعنی بسبب طمع دنیا کے کوئی مسلمان باقی نہ رہیگا) تو البتہ کر دیتے ہم واسطے اون
لوگوں کے جو کافر ہوے ہیں ساتھ رحمان کے اونکے گھروں کے لیے چھتین چاندی سے اور زینے
یعنی اوسی چاندی سے) کہ اونپر چڑھتے اور واسطے اونکے گھروں کے دروازے اور تخت (یعنی
وسی چاندی کے) کہ اون تختوں پر تکیہ لگا کے بیٹھے اور سونا دیتے (یعنی کل کافروں کو ہم اسقدر
مال دنیا عطا کرتے کہ وہ اپنے گھروں کی چھتین اور دروازے اور بیٹھنے کے تخت چاندی اور
سونے کے بناتے) اور نہین ہین کل وہ چیزین جو مذکور ہوئین مگر فائدہ زندگانی دنیا کا
(کہ جو چند روزہ ہے) اور آخرت (کہ جو باقی و دائم ہے وہ) تیرے پروردگار کے نزدیک واسطے
پرہیزگاروں کے ہے انتہی اب مجکو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند حدیث عمدۃ البیان سے کہ
جو اسی آیت کی ذیل تفسیر مین لکھی ہوئی ہین نقل کردون تاکہ طالبان دنیا و تارکان
آخرت کو اور زیادہ عبرت ہو تفسیر عمدۃ البیان حضرت امام حسین علیہ السلام سے کسی نے پوچھا
کہ خدا کے نزدیک کونسا عمل ہے کہ وہ افضل ہے سب اعمال سے فرمایا کہ بعد معرفت خدا کے دنیا کی
دشمنی سے زیادہ کوئی عمل افضل نہین ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہایت
تعجب ہے اوس شخص سے کہ عمل کرے واسطے گھر فنا ہونے والے کے اور ترک کرے ہمیشہ کے
گھر کو اور حضرت صادق ع نے فرمایا ہے کہ ایک مرتبہ رسول خدا صلعم باہر نکلے اوسوقت خبر نہ تھی قدموں کو

ملال تہا پس ایک فرشتہ آیا اور ہمراہ اوسکے کنجیان تہین زمین کے خزانون کی کہا کہ ای محمد صلعم
یہ کنجیان ہین زمین کے خزانون کی پروردگار تیرا کہتا ہی کہ خزانونکو کہولکر جسقدر تو
چاہے لے کر جو کچہہ تیرا مرتبہ میرے نزدیک ہی اوس مین سے بہی کم نہوگا فرمایا کہ دنیا
اوس شخص کا گہر ہی کہ جسکے واسطے گہر نہین ہی اور دنیا کے واسطے وہ شخص جمع کرتا ہی کہ جسمین
عقل نہین ہی اوس فرشتے نے کہا کہ قسم ہی خدا کی جو تجہے آسمان پر مین نے یہی کلام سنا تہا ایک
فرشتے سے جسوقت مجکو کنجیان دی گئی تہین اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ای علی جسکے
روبرو پیش کیجا ئین دنیا اور آخرت پس اختیار کرے وہ آخرت کو اور ترک کرے دنیا کو
تو اوسکے واسطے بہشت ہی اور جو کوئی لیوے دنیا کو آخرت کو بقدر وسبک جانکر تو اوسکے
واسطے آتش دوزخ ہی اور حضرت امام رضا ؑ نے فرمایا کہ روایت کی ہی امیر المومنین ؑ نے
کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ ایک مرتبہ میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا کہ ای محمد تجکو خدا تعالی
بعد سلام کے کہتا ہی کہ اگر تو چاہے تو تیرے واسطے مکے کے سنگریزونکو سونا کر دون حضرت
فرماتے تہین کہ مین نے سر اٹہایا آسمان کی طرف بلند کیا اور کہا کہ ای پروردگار میرے سیر رہون
میں ایک روز اور گرسنہ رہون مین ایک روز اور جسوقت کہ سیر ہون مین تو تیرا شکر کرون
اور اگر بہوک لگے تو تجہ سے سوال کرون غرض حضرت کی اس سے یہ ہی کہ مجکو مال دنیا
درکار نہین ہی تبصرۂ پنجم بیان توبہ مین اور یہ دسوان علاج ہی واضح ہو کہ جب کوئی شخص
مکلف کسی گناہ کا مرتکب ہو تو فورًا اوسکو توبہ کرنا واجب ہی اگر دیر کریگا تو ترک واجب
کے گناہ مین مبتلا ہوگا اور یہ دوسرا گناہ اوسکے نامۂ اعمال مین لکہا جائیگا اور جب تک کہ
توبہ نکریگا ہوتا نہوگا بلکہ آنًا فآنًا اوسکے گناہون کی تعداد بڑہتی جائیگی مثلاً کسی نے بعد ارتکاب معصیت ایک گہنٹہ توبہ
نکی تو ایک گناہ ترک واجب کا اوسکے ذمے ہوا اور دو گہنٹے کے دیر کرنے مین دو گناہ ہوے اور اگر ایک دن دیر کی تو
بارہ گناہ ہوے اور اگر ایک شب و روز دیر کی تو چوبیس گناہ ہوے اور ایک مہینے کی دیر کرنے مین سات سو بیس گناہ
ہوے اور ایک سال کے دیر کرنے مین آٹہہ ہزار چہ سو چالیس گناہ ہوے اسیطرح جسقدر دیر کرتا جائیگا اوسی قدر

ہزارون گناہ ترک واجب کے اوسکے ذمے ہو جائینگے یہی باعث ہو کہ جو احادیث صحیحہ کثیرہ اور
احکام شرعیہ سے ثابت ہو کہ گناہ کبیرہ جلد توبہ کرنے سے بخشدیا جاتا ہو اور گناہ صغیرہ
اصرار کرنے سے گناہ کبیرہ سے بہی بڑہجاتا ہو اور نہین بخشا جاتا لیکن چونکہ حق سبحانہ وتعالیٰ
رحیم وغفار ہو اور اوسکی رحمت بہت وسیع ہو لہذا اوسنے باب توبہ کو اسقدر کشادہ کیا ہو کہ
اگر کوئی گناہگار مرتے وقت بہی قبل معائنہ آخرت توبہ کریگا تو اوسکی توبہ قبول ہو جائیگی
لیکن جب آثار موت کے ظاہر ہو گئے اور احتضار کی حالت مین مبتلا ہو گیا اور بعد معائنہ
امور آخرت اوسنے توبہ کی توپہر یہ توبہ قبول نہین ہو سکتی چنانچہ حق سبحانہ تعالیٰ خود فرماتا ہے

اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ يَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِيْبٍ فَاُولٰٓئِكَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰٓى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ اِنِّىْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَلَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ وَهُمْ كُفَّارٌ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝

ترجمہ سوا اسکے نہین ہو کہ توبہ قبول کرنا واجب ہو اللہ پر اون لوگونکے واسطے کہ جو لوگ
کرتے ہین برائی کو (یعنی گناہ کو) بسبب نادانی کے بعد اوسکے توبہ کرتے ہین وہ لوگ جلد پس
یہ لوگ وہ ہین کہ توبہ قبول کرتا ہو اللہ اون لوگونکی اور ہو اللہ جاننے والا (یعنی توبہ
کرنے والے کی نیت خالص وغیر خالص کا) حکمت والا (کہ توبہ کرنے والون کو عذاب نکریگا
اگر یہ نیت خالص ہو تو واقع ہوگی) اور نہین ہو توبہ (یعنی قبول کرنا توبہ کا) واسطے
اون لوگونکے (جو) عمل کرتے ہین برے یہانتک کہ جسوقت آوے کسی ایک کو اون مین سے
موت کہے وہ شخص کہ تحقیق توبہ کی مین نے اسوقت (یعنی جو شخص جان کندنی مین مبتلا
ہوا اور گویا موت کو دیکہلے پہر اوسکی توبہ قبول نہین ہو سکتی) اور نہ اون لوگونکی توبہ قبول
ہوتی ہو کہ جو مرتے ہین ایسی حالت مین کہ وہ لوگ کافر ہین (یعنی اگر کافر بہی موت کو
دیکہکے توبہ کرے تو قبول نہین ہو) یہ لوگ وہ ہین کہ مہیا کیا ہو ہم نے واسطے ان کے

آنحضرت پہونچا عذاب دردناک انتہی اس آیت کے ضمن تفسیر مین عمدة البیان مین یہ حدیث لکھی ہے عمدة البیان اور من لا یحضرہ الفقیہ مین لکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم نے خطبۂ آخر مین فرمایا کہ جو کوئی مرنے سے ایک برس پہلے توبہ کرے خدا یتعالی توبہ اوسکی قبول کرتا ہے پھر فرمایا حضرت نے کہ ایک سال بہت ہے معلوم نہین کہ توبہ نصیب ہو یا نہین جو کوئی ایک مہینے پیشتر مرنے سے توبہ کرے خدا یتعالی توبہ اوسکی قبول کریگا پھر فرمایا حضرت نے کہ ایک مہینہ بھی بہت ہے جو کوئی ایک دن پہلے مرنے سے توبہ کرے خدا یتعالی اوسکی توبہ قبول کریگا پھر فرمایا حضرت نے کہ ایک روز بھی بہت ہے جو کوئی مرنے سے ایک ساعت پہلے توبہ کریگا تو توبہ اوسکی خدا یتعالی قبول کریگا انتہی مؤلف کہتا ہے کہ یہ حدیث جناب رسول خدا صلعم کی دلالت کرتی ہے مراتب توبہ پر یعنی جتنا جلد توبہ کریگا اوتنا ہی اوسکے حق مین بہتر ہوگا لیکن بعد ایک ساعت پہلے مرنے کے بھی توبہ کرے تو بسبب وسعت رحمت حق سبحانہ وتعالی اوسکی توبہ قبول ہو جائیگی گو اوسکا مرتبہ اوس تائب کے برابر نہ ہوگا کہ جسنے توبہ کرنے مین تعجیل کی تنبیہ مین نے اس آیت کی تفسیر مین توبہ قبول ہونے کے لیے جو نیت خالص کی شرط ٹھہرائی ہے اوسپر یہ حدیث دلالت کرتی ہے انما الاعمال بالنیات یعنی سوا اوسکے نہین ہے کہ اعمال بسبب نیتون کے ہوتے ہین ونیز اس آیت مین خاص کرکے توبہ خلوص کے ساتھ قید ہے چنانچہ حق سبحانہ وتعالی سورۂ تحریم مین فرماتا ہے یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ترجمہ ای لوگو جو ایمان لائے ہو توبہ کرو تم طرف اللہ کے ایسی توبہ جو خالصۃً لوجہ اللہ ہو قریب ہے کہ پروردگار تمہارا دور کرے تم سے برائیون کو یعنی تمہارے گناہون کو بخشدے اور داخل کرے تم کو ایسی بہشتون مین کہ جاری ہین اونکے درختون کے نیچے سے نہرین انتہی پس ہر مسلمان کو چاہیے کہ اگر اوس سے گناہ سرزد ہو تو فوراً توبہ کرے اور بیت ولعل مین نہ پڑے اسلیے کہ اول تو دیر کرنے مین اوسکا

[illegible]

تمرد و عصیان اور زیادہ ثابت ہوتا ہو اور گناہ اوسکے ذمے بڑہتے جاتے ہین جیسا کہ پہلے
بیان ہو چکا ہو دوم موت کے آنیکا کوئی وقت معین نہین ہو ایسا نہ ہو کہ امروز فردا مین
آجائے او بغیر توبہ کیے دنیا سے چلا جائے اور وہان عذاب و نکال مین مبتلا ہو ہر چند کہ جن
لوگونکا دین و مذہب حق ہو وہ اگر بے توبہ کیے بھی دنیا سے جائینگے اور مرتے دم تک
با ایمان رہینگے اور اسی پر اونکا خاتمہ ہوگا تو وہ مخلد فی النار نہ ہونگے یعنی ہمیشہ دوزخ مین
نہ رہینگے اور کبھی نہ کبھی آگ سے نکلکر بسبب شفاعت رسول مختار و اہلبیت اطہار و
رحمت ایزد غفار بہشت مین داخل ہونگے لیکن اپنے گناہون کے عوض مین جتنے دنون
کہ دوزخ مین رہینگے وہی کیا کم ہو جہنم مثل دنیا کے قید خانون کے نہین ہو وہانکا عذاب
نہایت سخت ہو اول تو آگ مین جلنا اور پہر کونسی آگ کہ جو دنیا کی آگ سے بہت زیادہ تیز
ہو چنانچہ احادیث سے ثابت ہو کہ اگر ایک چنگاری اوسکی پہاڑ پر رکہدی جائے تو وہ پگہلکر
بہجائے اور کیونکر نہ ہو کہ یہ آگ خدائے جبار و قہار کے قہر و غضب سے بہڑکائی گئی ہو پس
کون اوسکے عذاب و نکال کا متحمل ہو سکتا ہو آسمان و زمین مین بہی تو یہ قوت نہین ہے
انسان ضعیف البنیان کی کیا حقیقت اور وہ خود فرماتا ہو فَيَوْمَئِذٍ لَا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ
أَحَدٌ وَلَا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ یعنی اوس روز وہ ایسا عذاب کریگا کہ کسی نے نہ کیا ہوگا
اور ایسا مستحکم باندہیگا کہ کسی نے نہ باندہا ہوگا دوم آخرت کا ایک دن دنیا کے ہزار برس کے
برابر ہو چنانچہ حق سبحانہ و تعالی فرماتا ہو إِنَّ يَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ كَأَلْفِ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ
یعنی ایک روز تیرے پروردگار کے نزدیک مانند ہزار برس کے ہو اوس حساب سے کہ جو تم شمار کرتے ہو
پس اگر دس روز مومن عاصی دوزخ مین رہا تو دس ہزار برس رہا حالانکہ اس سے بہت زیادہ فساق
مومنین کا جہنم مین رہنا ثابت ہوتا ہو پس ای غافل تو کہان تک اور کیونکر اس عذاب سخت پر
صبر کریگا حالانکہ دنیا کی آگ کی ایک چنگاری تو گہڑی بہر کے لیے اپنے ہاتہ مین نہین لے سکتا
چہ جائیکہ وہ نار کبرائے آخرت اور ہزارون برس اوس مین رہنا سوم تجہکو کہان سے معلوم ہوا

کہ تیرا ایمان سلامت رہیگا گناہ نہین صرزد ہوتے ہین مگر شیطان کے غلبہ کے سبب سے اور جب شیطان
غالب ہوا تو وہ بندہ کو کب چھوڑنے والا ہے اسی کا تو سب سے زیادہ وہ خواہان ہے اور یہی تو وہ
چاہتا ہے کہ سب بنی آدم کو کافر کردے پس ممکن ہے کہ تجھسے ایسے فعل وہ کروا دے کہ تیرا ایمان جاتا رہے
اور تجکو خبر بھی نہ ہو اور فعل سے زیادہ اندیشہ قول کا ہے ایک بات خلاف ایمان واسلام کہنے مین تو
آدمی کافر ہوجاتا ہے مثلاً کوئی فعل یا قول کہ جو باعث اہانت و استخفاف قرآن و حدیث و
احکام الٰہی و شرع شریف رسالت پناہی یا موجب استہزا یا مستلزم انکار ضروریات دین ہو
بلاشبہ کفر ہے اور یہ ایک زمانہ ایسا آیا ہے کہ اکثر عام مسلمانون کی نظر مین احکام دین مبین
و قواعد شرع متین کی وقعت بہت کم ہوگئی ہے پس ان لوگون سے کسی فعل و قول کا سرزد ہونا
کہ جو انکو دائرہ اسلام سے خارج اور ان [illegible] مین داخل کردے کیا بعید ہے [illegible] اعاذنا اللہ
وجمیع المؤمنین من مکائد الشیطان اللعین بحق محمد سید المرسلین وآلہ الطیبین
الطاہرین اے ناظر کتاب اب تجکو یہ سمجھنا چاہیئے کہ توبہ کیا چیز ہے توبہ کے اصل معنی رجوع و
بازگشت کے ہین اور جب عبد کیطرف اس لفظ کی نسبت ہوتی ہے تو اوس سے مراد اعمال بد سے
اعمال خیر کیطرف رجوع کرنا ہوتا ہے اور جب معبود کیطرف نسبت ہوتی ہے تو بسبب توبہ عبد
غضب سے رحمت کیطرف بازگشت کرنا مراد ہوتا ہے اور اصل توبہ یہ ہے کہ عاصی اپنے گزشتہ
گناہون سے نادم اور پشیمان ہو اور حق سبحانہ و تعالی سے عہد کرے کہ اب مین کبھی اپنی زندگی بھر
انکا مرتکب نہ ہونگا اور فقط اسی قدر مین توبہ محقق ہوجاتی ہے لیکن اگر اس ندامت و عہد کے
ساتھ وہ ادعیہ بھی پڑھے کہ جو معصومین علیہم السلام سے منقول ہوا تو رہین تو ہر طرح بہتر و افضل
و باعث قبول توبہ ہے اسلیئے کہ جو کلام معصومین مین اثر ہے وہ کلام غیر معصوم مین نہین ہوسکتا اور
توبہ کے جہت سے مدارج ہین اول یہ کہ بعض گناہون سے توبہ کرے اور بعض سے نکرے ہر چند
اگر ایسی توبہ بھی جائز ہے مگر ظاہر ہے کہ ناقص و ناتمام ہے دوم یہ کہ کل گناہون سے توبہ کرے اور
یہ اکمل و اشمل ہے اور اقرب بقبول و باعث نجات اسلیئے کہ جب عبد عاصی نے بعض گناہون سے

توبہ کی اور بعض سے نہ کی تو بہ ترین سے نہ کی اور نیز اصرار ثابت ہوا اور یہ پہلے بیان ہو چکا کہ اصرار باعث عدم مغفرت اور توبہ مین دیر کرنا سبب تزاید گناہ ہے پس ممکن ہے کہ جسقدر گناہ اوسکے سبب توبہ کے کم ہوے ہین اوسی قدر یا اوس سے زیادہ بسبب اصرار کے باقی گناہ بڑہ گئے ہین پس توبہ اوسکی بیکار ہو جائے سوم باوجود گناہ نکرنے کے توبہ و استغفار کرنا اس نیت سے کہ میری کوئی عبادت نقص و عیب سے خالی نہین ہے اور اگر فضل و احسان رحمان منان نہو تو ممکن نہین ہے کہ درجۂ قبولیت کو پہونچے پس اپنے حتی الوسع اون نقائص کے رفع کرنیکا ارادہ کیے و نیز اس نیت سے کہ ممکن ہے کہ مجھسے ایسے گناہ سرزد ہوے ہون کہ مین بسبب غفلت و عدم مبالات اونپر مطلع نہوا ہون لہذا توبہ و استغفار ضروری ہے اور یہ اعلای مراتب توبہ ہے چہارم حضرات معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ تائب کو چاہیے کہ جو گوشت اوسکے بدن مین حالت معصیت مین حرام کے سبب سے اوگا ہے اوسکو بسبب اندوہ و حزن و مشقت کے گہلا دے تاکہ فقط پوست و استخوان باقی رہجاوے اور پہر بسبب حلال کے تازہ گوشت پیدا ہو پنجم جسقدر کہ لذت معصیت کی چکہی ہو اوسی قدر محنت و مشقت عبادت و اطاعت کی اپنے بدن کو چکہاوے جب یہ سب کچہہ معلوم ہو گیا تو پہر اب جاننا چاہیے کہ گناہونکی چار قسمین ہین اول حقوق اللہ کا ضایع کرنا پس اس قسم کے لیے مجرد توبہ کافی نہین ہے بلکہ توبہ کے ساتہہ تلافی مافات بہی ضروری ہے مثلاً کسی کی نماز قضا کی ہو تو اوسکو ادا کرے اور روزہ نہ رکہا ہو تو اوسکو ادا کرے اور کفارہ واجب ہوا ہو تو وہ بہی دے مثلاً اگر روزہ ماہ مبارک رمضان بغیر عذر شرعی نہین رکہا ہے تو فقط اوسکی قضا کافی نہوگی جب تک کہ دو مہینے کے روزے پے درپے علاوہ روزۂ قضا نہ رکہے یا ایک لونڈی یا غلام نہ آزاد کرے یا ساتہہ مستحقین کو کہانا نہ کہلاوے اور بعض صورتین ایسی بہی ہین کہ بعض علما کے نزدیک یہ تینون کفارے ساتہہ ہی واجب ہو جاتے ہین اور اگر زکوۃ نہ دی ہو تو اوسے ادا کرے اور اگر خمس نہ دیا ہو تو اوسے دیدے اور اگر باوصف استطاعت حج

نہ کیا ہو تو اوسے بجالائے ورنہ حکم ظاہر شرع شریف یہی ہے کہ فقط توبہ کرنے سے یہ گناہ نہ بخشے جائینگے جب تک کہ ان واجبات کو ادا نہ کرے اور یون تو حق سبحانہ وتعالی رحیم و غفار ہے ممکن ہے کہ مجرد توبہ کو قبول کرے اور گناہ کے ساتھ اپنے حقوق کو بھی بخش دے خصوصًا ایسی حالت مین کہ جب تائب تلافی مافات پر قادر نہ ہوگا لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ دوم حقوق الناس اور اس قسم کے لیے بھی فقط توبہ کافی نہین ہے بلکہ اون حقوق کو بھی رد کرنا چاہیے مثلاً کسی کا مال چھین لیا ہو یا زمین غصب کرلی ہو تو اوسکو پھیر دینا چاہیے یا کسی کی غیبت کی ہو یا اور کسی طرح کی اذیت دی ہو تو اوس سے بخشوا لینا چاہیے وقس علی ھذا غیر ھا اور اگر ایسا نہ کرے گا تو پھر ان گناہون کا بخشا جانا قسم اول سے بھی زیادہ دشوار ہے اس سبب سے کہ حق سبحانہ وتعالی تو رحیم و غفار ہے ممکن ہے کہ اپنے حقوق کو بخشدے لیکن بندون مین قیامت کے دن یہ قابلیت کہان ہوگی کہ وہ اپنے حقوق کو بخشین بلکہ اوس روز تو ہر شخص کو حاجت ہوگی اور ہر نفس اپنے حال مین مبتلا ہوگا پس خواہ مخواہ وہ لوگ یہ چاہینگے کہ ان حقوق کے عوض مین ہم کو کچھ ملے یعنی ممکن ہے کہ ظالم کے حسنات مظلوم کو مل جائین پس وہ لوگ ایسی حالت مین ظالم کی محبت و مروت کیون کرنے لگے کہ خود ہی محتاج اور اپنے حال مین گرفتار ہونگے اور حق سبحانہ وتعالے عادل ہے وہ ہر ظلم کا بدلا ظالم سے ضرور لیگا اور مظلوم کی ضرور فریاد رسی کریگا ہان البتہ یہ ممکن ہے کہ حق سبحانہ وتعالے بسبب ظالم کی عبادات و ریاضات کے ایسا خوش ہو کہ مظلوم کو نعمات بہشت اوسکے حقوق کے عوض مین عطا فرماے اور وہ خوش ہوکے ظالم کے گناہ بخشدے اور اپنے حقوق سے۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اس قسم مین سب سے بڑا گناہ قتل مومن ہے اسکا بخشا جانا بہت مشکل ہے مگر

یہ کہ قاتل کو چاہیے کہ اولیاے مقتول کے پاس جائے اور اگر وہ دیت پر راضی ہون
تو دین کو ادا کرے اور اگر نہ راضی ہون او قصاص کے خواہان ہون تو اپنے
قتل ہونے گوارا کرے شاید اس صورت مین بخشدیا جائے سوم ایسا گناہ کہ جو
لوگون کی گمراہی کا باعث ہو مثلاً کسی نے کوئی مذہب باطل اختراع کیا ہے یا
کوئی بدعت سیئہ دین مین قائم کی ہے اور لوگ اوس کی پیروی کرکے گمراہ ہوگئے
ہین پس یہ شخص مجرد توبہ سے ہرگز نہ بخشا جائے گا جب تک کہ سب گمراہون کو راہ
راست پر نہ لائے چہارم مجرد معصیت و فعل حرام ہے اوس کی بھی دو قسمین ہین
ایک وہ کہ جس پر حد معین نہین ہے مثل حریر محض پہننے کے یا ایسا جہوٹھ بولنے
کے کہ جس کے سبب سے کسی مومن کا نقصان نہ ہو تو ایسے گناہ بلا شبہہ بمجرد توبہ
مقبول بخش دیے جائین گے دوسرے وہ گناہ کہ جس پر شرع شریف مین حد
معین ہو مثل شراب پینے کے پس یہ گناہ حاکم شرع کے نزدیک ثابت ہو جائیگا
اور اوس کو قدرت ہوگی تو بالضرور وہ اس پر حد جاری کرے گا اور وہ حد
اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی پس اس شرط پر کہ آیندہ سے یہ عہد کرے
کہ پھر ایسا گناہ نہ کرے گا اور اگر ثابت نہین ہوا ہے تو ظاہرا مجرد توبہ کافی
ہے اور اظہار کی ضرورت نہین ہے خصوصاً ایسے ملک و مقام مین کہ جہان
حاکم شرع صاحب اختیار موجود نہ ہو اب مین یہان کتاب عین الحیوۃ سے ایک
حدیث جامع و مختصر کی نقل کرنے پر اکتفا کرتا ہون عین الحیوۃ از حضرت
امیر المؤمنین ع منقول است کہ شخصے در حضور آنحضرت گفت استغفر اللہ
حضرت فرمود کہ میدانی کہ استغفار چیست استغفار درجۂ علیین است و
آن اسمے است کہ بر شش چیز اطلاق مے کنند و شش جزو دارد اول پشیمانی
بر گذشتہ دوم عزم بر اینکہ دیگر عود نکنی ہرگز سوم آنکہ حق مخلوقین را با ایشان

برسان کہ فرمان خدا را طاعات نمائی پاک باشی و ہیچ حقے از مردم در ذمہ تو
نباشد چہارم آنکہ ہر واجب کہ از تو فوت شدہ باشد بجا آوری پنجم آنکہ گوشتے
کہ بحرام در بدن تو روئیدہ آن را باندوہ و حزن و مشقت بگدازی تا پوست
واستخوان بچسپد و گوشت تازہ در میان پوست و استخوان بروید ششم آنکہ
بہ بدن خود الم اطاعت بچشانی آن قدر کہ لذت معصیت را بآن چشانیدہ ۔

اب میں بحمد اللہ تعالیٰ فاتحۃ الکتاب کو ختم کرتا ہوں سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ
الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

هو الرحمن ذو بطش وحول	هو الديان ذو من وطول
هو القهار ذو الفضل العظيم	هو الجبار ذو المجد القديم
اله واحد رب رحيم	رؤف واسع عال عظيم
حليم ذو اناة ذو نعيم	كريم صاحب اللطف العميم
قريب للاقاصي والاداني	مجيب منزل السبع المثاني
بنى من فوقنا سبعا شدادا	دحى من تحتنا ارضا مهادا
وقد جعل الجبال الراسيات	بوجه الارض اوتاد الثبات
انار الشمس والقمر المنيرا	اضاء هما ضياء مستطيرا
مصابيح الدجى جعل النجوما	وايضا للشياطين الرجوما

الهی انت خلاق حکیم — الهی انت رزاق علیم
الهی انت فعال لما یرید — الهی انت تفعل ما ترید
الهی انت حی لا یموت — فقلبی لا یزال ولا یفوت
اذا ناداک مضطر تجیب — ولو نادی سواک فلا یجیب
[illegible] — [illegible]
[illegible] من تشاء ولا [illegible] — وتغنی من تشاء بلا سؤال
الهی انت ستار العیوب — الهی انت غفار الذنوب
انا عبد ذلیل مستجیر — قصیر الباع مسکین فقیر
ضعیف ذو عنا ومستکین — ضئیل بائس عاص مهین
ذنوبی یا الهی لا تعد — ولا تحصی ولیس لتلک حد
فمنها ما جنیت ارب سرا — ومنها ما ارتکبت ارب جهرا
ومنها ما نسیت فلا ابالی — ومنها ما احتوی قلبی وبالی
ولکن انت تحصیها لقهری — ومطلع علی سری وجهری
فان تغفر فانت لذاک اهل — وغفران الذنوب علیک سهل
وان عذبتنی ربی بذنبی — فانی مستحق کل عتب
ولکن لست اعصی من عباد — ستعفو عنهم یوم التنادی
وایضا قد غفرت بلا حساب — وقد نجیت من سوء العذاب
عبادا کان ذنبهم کذنبی — وازید من ذنوبی یا رجائی

وکم قوم لقد کفروا وداقوا ۔ سوی الاسلام دینا حیث کانوا

وکم قد اشرکوا افکا مبینا ۔ ولما یعلموا شرعا ودینا

فلما اسلموا والیک تابوا ۔ وللداعی ودعوتک استجابوا

عفرت لهم وادخلت الجنانا ۔ وقیتهم عذابک والهوانا

وانی ماکفرت وان جنیت ۔ وما اشرکت قط وان عصیت

ولکن قد عصیتک یا الٰهی ۔ خلافا للاوامر والنواهی

لقد غرتنی الدنیا غرورا ۔ وزین شهوتی الشیطان زورا

ونفسی طاوعت جهلا الذین ۔ وعمیا اسدلت حجبا لعینی

بنعمات ولذات ومال ۔ فما میزت الیمین من الشمال

وما میزت عن غث سمینا ۔ فصرت بما کسبت لها رهینا

فبین انا بذاک العمی والغی ۔ ومتبع لاهل البدو والحی

اذا ادرکتنی ربی بمن ۔ صرفت السوء والفحشاء عنی

ببرهان توفیق وفضل ۔ وما عاملتنی ربی بعدل

ولولا ذا لکنت من الذینا ۔ شقاء الحقق بالخاسرینا

وکنت علی شفا حرف الجحیم ۔ فقد انقذت بالفضل العظیم

هتیت الیک فی وقت الشباب ۔ وخفتک رب من سوء العذاب

ولکن ما برئت من العیوب ۔ وکلا ما انتهیت من الذنوب

لقد صلیت من غیر الخشوع ۔ وقمت الیک من غیر الخضوع

سجدت لك وفي قلبي خضوع ‌ ‌ ‌ ركعت لك وكان به فطور

كتابك قد قرءت وما تفطنت ‌ ‌ ‌ بمعنا قد نسيت اذا حفظت

وكنت اسوء من اكل وشرب ‌ ‌ ‌ ولكن لم اكن اهلا لقرب

فما امسكت عن سوء لساني ‌ ‌ ‌ وما فرغت عن اثم جناني

لقد انفقت من غير اقتصاد ‌ ‌ ‌ على سرف لحاضرهم وباد

كذلك كان مني ما فعلت ‌ ‌ ‌ وما اخلصت ربي ما عملت

فمن هذا النجاة كيف ارجو ‌ ‌ ‌ ومن من هذه الاعمال ينجي

فلو لا فضلك يا ذا المعالي ‌ ‌ ‌ لما احد زكي من ذي افعال

ولكن انت ذو الفضل العظيم ‌ ‌ ‌ كريم صاحب المنّ القديم

لعبد انت ارحم من ابيه ‌ ‌ ‌ ومن امّ واحفى من اخيه

تقبل منه يا ربي يسيرا ‌ ‌ ‌ وتعفو عنه يا ربي كثيرا

فرب اغفر لي الذنب العظيما ‌ ‌ ‌ تقبل مني العمل السقيما

فان لم تغفر ربي وترحم ‌ ‌ ‌ فمن لي غيرك يغفر ويرحم

اتوجب انت في شيبي عذابا ‌ ‌ ‌ وكنت رحمتي ربي شبابا

وظني انت تنجي لي شقائي ‌ ‌ ‌ فيا غفار لا تقطع رجائي

رضيتك رب معبودا وربا ‌ ‌ ‌ فخذني انت مملوكا وعبدا

اتمتحني بذنبي من عبادك ‌ ‌ ‌ وتبعدني باثمي من بلادك

واشهد انت معبودي وربي ‌ ‌ ‌ وساتر عيبي ومحيط ذنبي

فادخلنی الٰہی بامتنانک ۔۔۔ خطائی قد رسات فی جنانک

وھب لی ھھنا ملکا کبیرا ۔۔۔ نعیما دائما فیھا کثیرا

ارحنی قبل ذلک من شرور ۔۔۔ من الان الی یوم النشور

ففی الدنیا اقض عن رب دینی ۔۔۔ بفضل واسع لتقر عینی

من الشیطان یا ربی اعذنی ۔۔۔ وفی الدارین عبدا فخذنی

علی نفسی الٰہی لا تکلنی ۔۔۔ وتوفیقا لخیرات ادللنی

وھب لی صحۃ ما دمت حیا ۔۔۔ ولا الفی بفضل منک غنیا

فما دام الحیاۃ اکن سعیدا ۔۔۔ اذا جاء الممات اکن شہیدا

اذا جاء الاوان لنزع روحی ۔۔۔ فیا رحمن اکمل لی فتوحی

ارحنی من صعوبات النزاع ۔۔۔ وسھل لی من الدنیا وداعی

اذا ودعت فی جدث الیم ۔۔۔ فمن لی من صدیق او حمیم

اذا ما لم یکن احد جلیسی ۔۔۔ کن اللھم انت ھنا انیسی

ودائم وحشتی یا ذا الجلال ۔۔۔ ولقن حجتی عند السؤال

اذا ما نمت نمت قریر عین ۔۔۔ اذا ما قمت قمت بکل زین

اذا ما جئتک من بین رمس ۔۔۔ فبیض وجھی البالی کشمس

اذا حاسبت حاسبنی یسیرا ۔۔۔ فانک انت کنت بنا بصیرا

کتابی اعطنیہ فی یمینی ۔۔۔ بقرآن وبالاسلام دینی

وثقل رب میزانی ھنالک ۔۔۔ فانک انت معبودی ومالک

كبير هما هو المحسن الزكی ... لنا صحرا مة ولها حفی

صغير هما هو السبط الشهيد ... بيوم الطف مظلوم فقيد

حسينين حين يذكر با لشجون ... ليجری الدمع من كل العيون

واسئلك بحق المصطفين ... هداة الحق من ولد الحسين

ائمتنا وسادتنا العظام ... وسائلنا وقادتنا الكرام

فان الهنا نعم الاله ... ولست اقيم معبود اسواه

وان نبينا نعم النبی ... وان ولينا نعم الولی

وان ائمتی نعم الائمه ... بهم ارجو النجاة من الملمه

الهی انت حنان حميد ... الهی انت منان مجيد

فصل علی محمد ن الرسول ... وصل علی علی والبتول

وصل علی ائمتنا الكرام

موالاة الی يوم القيام

تمت

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۲۲	۱۴	مبشلۃً	مشاءً	۲۶۱	۱۴	اَمُوَ	اَمَرَ	۲۹۹	۱۲	احمق	الحمقا
۲۲۴	۱۷	تُبکرُ کُمۡ	بمکرِ کُمۡ	″	۱۹	دنکے بدکی	ادنکی کی	۳۰۳	۳	دشزاری	دشواری
۲۲۵	۲۰	کتا	کہت	۲۶۸	۱۶	ہوتی	ہوئی	۳۰۴	۹	بجابۃ نعل	بجانبۃ بجسل
۲۲۶	۱۶	تدعُونَ	تدعُوناً	۲۷۰	۱	ھرحوف	ھوحوفی	۳۰۶	۱۴	بشرک	بشرک
۲۲۷	۷	حق	قول	″	۳	ناصبروداو نصبروا	ناصبرو اولاتصبروا	۳۱۰	۱۴	ہول ہو	ہولی ہے
۲۳۷	۱۵	اگہ	اگر	۲۷۳	۲	بات	باپ	۳۱۳	۳	دہ نیدی	ای نیدن
۲۴۱	۹	کرتاہے	غیبت کرتاہی	۲۷۸	۷	اشغرا	اشرار	″	۲	زحت	رحمت
۲۴۹	۲۱	یت	نیب	۲۸۱	۱۰	کنا	رکھتا	۳۱۵	۱۴	صلوہ	صلوۃ
۲۵		پرداہ	پروا	۲۸۴	۷	دکہاتا	دکہاتا ہی	۳۲۴	۲	جہنّم	جہنّم
	۲۰	پرداہ	پروا	۲۸۶	۲	برگار	پرہیزگار	″	۷	جہنم	جہنم
۲۵۳	۱	پرواہ	پروا	۲۸۷	۳	ارنکے	دونکے	۳۲۵	۲۰	ڈرتی	دوڑتی
۲۵۶	۱۵	ادسکے	ادان کے	۲۹۶	۷	دوجبتین	ذوجبتین	۳۲۸	۳	لوگ	لوگ ہین
۲۵۹	۲۱	پبیرنےوالا	پہیرنے والا	″	″	کی ہین	کیا ہے	۳۳۰	۱۰	لیعلم	لیعلم
۲۶۰	۲	دوقسمین	قسمین	۲۹۸	۲	مسا	مما	۳۳۴	۸	آدازہ	آوازہ
″	۲	شدڈرد	شدۃڑو	″	۷	حیر	خیر	۳۳۶	۱۲	لوبات	لغویات